

# ارتھ سٹاسٹر

آچاریہ چانکیہ

مترجم  
شان الحق تھی



قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند

فروغ اردو بھون FC-33/9، انسٹی ٹیوٹنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی 110025

© قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

پہلی اشاعت	:	1999
دوسری طباعت	:	2010
تعداد	:	550
قیمت	:	109/- روپے
سلسلہ مطبوعات	:	830

## Arthashastra

by

**Acharya Chanakya**

**ISBN :978-81-7587-342-1**

ناشر: ڈاکٹر قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوٹل ایریا،

جسولہ، نئی دہلی 110025

فون نمبر: 49539000، فیکس 49539099

ای۔میل: urducouncil@gmail.com، ویب سائٹ: www.urducouncil.nic.in

طابع: سلسلہ سارامچنگ سسٹمز آف سیٹ پرنٹرز، C-7/5 لارننس روڈ انڈسٹریل ایریا، نئی دہلی۔ 110085

اس کتاب کی چھپائی میں TNPL Maplitho، GSM 70 کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔

## پیش لفظ

انسان اور حیوان میں بنیادی فرق نطق اور شعور کا ہے۔ ان دو خدا داد صلاحیتوں نے انسان کو نہ صرف اشرف المخلوقات کا درجہ دیا بلکہ اسے کائنات کے ان اسرار و رموز سے بھی آشنا کیا جو اسے ذہنی اور روحانی ترقی کی معراج تک لے جاسکتے تھے۔ حیات و کائنات کے مخفی عوامل سے آگہی کا نام ہی علم ہے۔ علم کی دو اساسی شاخیں ہیں باطنی علوم اور ظاہری علوم۔ باطنی علوم کا تعلق انسان کی داخلی دنیا اور اس دنیا کی تہذیب و تہذیب سے رہا ہے۔ مقدس پیغمبروں کے علاوہ، خدا رسیدہ بزرگوں، سچے صوفیوں اور سنتوں اور فکر رسا رکھنے والے شاعروں نے انسان کے باطن کو سنوارنے اور نکھارنے کے لیے جو کوششیں کی ہیں وہ سب اسی سلسلے کی مختلف کڑیاں ہیں۔ ظاہری علوم کا تعلق انسان کی خارجی دنیا اور اس کی تشکیل و تعمیر سے ہے۔ تاریخ اور فلسفہ، سیاست اور اقتصاد، سماج اور سائنس وغیرہ علم کے ایسے ہی شعبے ہیں۔ علوم داخلی ہوں یا خارجی ان کے تحفظ و ترویج میں بنیادی کردار لفظ نے ادا کیا ہے۔ بولا ہوا لفظ ہو یا لکھا ہوا لفظ، ایک نسل سے دوسری نسل تک علم کی منتقلی کا سب سے موثر وسیلہ رہا ہے۔ لکھے ہوئے لفظ کی عمر بولے ہوئے لفظ سے زیادہ ہوتی ہے۔ اسی لیے انسان نے تحریر کا فن ایجاد کیا اور جب آگے چل کر چھپائی کا فن ایجاد ہوا تو لفظ کی زندگی اور اس کے حلقہ اثر میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔

کتابیں لفظوں کا ذخیرہ ہیں اور اسی نسبت سے مختلف علوم و فنون کا سرچشمہ۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کا بنیادی مقصد اردو میں اچھی کتابیں طبع کرنا اور انہیں کم سے کم قیمت پر علم و ادب کے شائقین تک پہنچانا ہے۔ اردو پورے ملک میں سمجھی جانے والی، بولی جانے والی اور

پڑھی جانے والی زبان ہے بلکہ اس کے سمجھنے، بولنے اور پڑھنے والے اب ساری دنیا میں پھیل گئے ہیں۔ کونسل کی کوشش ہے کہ عوام اور خواص میں یکساں مقبول اس ہر دلہیز زبان میں اچھی نصابی اور غیر نصابی کتابیں تیار کرائی جائیں اور انھیں بہتر سے بہتر انداز میں شائع کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے کونسل نے مختلف النوع موضوعات پر طبع زاد کتابوں کے ساتھ ساتھ تنقیدیں اور دوسری زبانوں کی معیاری کتابوں کے تراجم کی اشاعت پر بھی پوری توجہ صرف کی ہے۔

یہ امر ہمارے لیے موجب اطمینان ہے کہ ترقی اردو بیورو نے اور اپنی تشکیل کے بعد قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نے مختلف علوم و فنون کی جو کتابیں شائع کی ہیں، اردو قارئین نے ان کی بھرپور پذیرائی کی ہے۔ کونسل نے ایک مرتب پروگرام کے تحت بنیادی اہمیت کی کتابیں چھاپنے کا سلسلہ شروع کیا ہے، یہ کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو امید ہے کہ ایک اہم علمی ضرورت کو پورا کرے گی۔

اہل علم سے میں یہ گزارش بھی کروں گا کہ اگر کتاب میں انھیں کوئی بات نادرست نظر آئے تو ہمیں لکھیں تاکہ جو خامی رہ گئی ہو وہ اگلی اشاعت میں دور کر دی جائے۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھٹ  
ڈائریکٹر



## عرض مترجم

تاریخ کے عجیب واقعات میں سے ایک عجوبہ یہ بھی ہے کہ ایک نیم لڑکا جسے ایک گڈریے نے اپنا بیٹا بنا لیا تھا، اور پھر غلام کے طور پر بکا، چند برس میں ایک طاقتور بادشاہ بن گیا، اور ایک وسیع سلطنت کا بانی ہوا۔ یہ لڑکا اسی سرزمین میں پیدا ہوا تھا جو آج پاکستان کا علاقہ پوٹھوہار ہے، اور اس نے ابتدائی تعلیم و تربیت اس مقام پر پائی تھی جہاں ٹیکسلا کے کھنڈرواقع ہیں۔ یہ تھا چندرگپت موریہ جو تقریباً ۳۲۱ ق م میں مگدھ کے تخت پر بیٹھا اور وہ شخص جس نے اسے اس مقام تک پہنچایا ایک برہمن تھا جسے آج دنیا کو بلیہ جانتی ہے۔

مگر ٹھہریے۔ چندرگپت موریہ جو بڑے دبدبے کے ساتھ ۲۴ برس حکمران رہا آخر میں کیونکر اس دنیا سے رخصت ہوا؟ جنوبی ایشیا ہمیشہ سے قحط اور وباؤں کی زد میں رہا ہے۔ اس عہد میں بھی ایک بار زبردست کال پڑا۔ ہزاروں آدمی بھوک سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گئے۔ راجہ کا دل ان ساخت سے تڑپ اٹھا۔ اس نے راج پاٹ چھوڑ دیا۔ آخر عمر میں جین مت کی طرف مائل ہو گیا تھا۔ ایک آشرم میں جا بیٹھا۔ ان کو اپنے اوپر حرام کر لیا۔ مرن برت رکھا اور بھوکوں کے جم غفیر کے پیچھے خود بھی اسی راہ سے ملک عدم کو جا پہنچا جس راہ سے اُس کی رعیت گئی تھی۔ یہ اپنی قسم کا ایک ہی تاریخی واقعہ ہے۔ یہ شہنشاہ

سہ یہ واقعات جین مت کے مآخذ پر مبنی ہیں۔ قریبی حوالے کے لئے دیکھیے "انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا" میں چندرگپت موریہ کا ترجمہ۔

جس نے پر جگہ کے ساتھ مرٹنے کی انوکھی مثال قائم کی، آچار یہ کوٹلیہ چانکیہ کا پرورش کردہ تھا جو اس کا تالیق بھی رہا اور وزیر بھی۔ اُس عہد اور خود چانکیہ کی بابت تاریخی مآخذ بہت محدود اور ناکافی ہیں۔ کچھ تذکرہ میگتھنیز اور دوسرے ہم عہد یونانی وقائع نگاروں کے ہاں ملتا ہے، کچھ دھرم شاستروں میں اور دشا کھ دت کا ایک نائک "مدراراکشس" بھی ہے (آٹھویں صدی عیسوی کی تصنیف) جس میں چانکیہ چندرگپت موریہ کے وزیر اور ڈرامے کے بنیادی کردار کے طور پر ابھرتا ہے جس کی حکمت عملی سے آخری اندراجہ کا سابق وزیر "راکشس" جو چندرگپت کے خلاف سازش میں سرگرم تھا بالآخر اس کا مطیع ہو گیا اور چانکیہ راجہ کو اپنا نعم البدل دلا کر خود سبکدوش ہو گیا۔ یہ تو بہر حال ایک کہانی ہے، لیکن مورخین کے خیال میں یہ چانکیہ کی تالیقی کا فیض تھا کہ چندرگپت موریہ نے اتنی عظیم سلطنت قائم کر لی جو ہنگال سے لیکر مغرب میں افغانستان تک اور جنوب میں دندھیا چل تک پھیلی ہوئی تھی۔

چانکیہ اور اتھو شاستر کی نسبت سے کئی مختلف فیہ تاریخی اور علمی مسائل پیدا ہوتے ہیں اور ان پر طولانی بحثیں ہیں جنہیں یہاں چھڑنا ممکن نہیں کہ ابھی تو پہلی بار اردو داں طبقے کو اس کتاب سے روشناس کرایا جا رہا ہے جو خود اپنی جگہ خاصی ضخیم ہے۔ یہ کتاب دنیا کی اکثر زبانوں میں پہلے ہی ترجمہ ہو چکی ہے اور محققین نے ہر پہلو سے متعلقہ مسائل پر خوب خوب داد تحقیق دی ہے۔ حتیٰ کہ اس سلسلے میں مستشرقین کچھ زیادہ ہی سرگرم اور پیش پیش رہے ہیں۔ یوں تو چانکیہ کے وجود سے لے کر متن کے پایہ اعتبار تک کئی امور معرض شک میں رہے ہیں لیکن کثرت رائے اسی پر ہے کہ یہ دشنوگپت کوٹلیہ چانکیہ کی تصنیف ہے جو چندرگپت موریہ کا وزیر تھا۔ میری ناچیز رائے میں اسے موریہ عہد یعنی چندرگپت

س کوٹلیہ = فطین، کانیاں، چانکیہ کا اشتقاق یہ بتایا گیا ہے کہ رشی چنک یا چن کی اولاد (مونیر لیمز، سنسکرت لنگش ڈکشنری، مدراراکشس ۳۹)۔

کی تخت نشینی سے ذرا قبل کی تصنیف قرار دینا چاہیے۔ اس طرح یہ اعتراض رفع ہو جاتا ہے کہ اس میں چند رگبت کے عہد کا کوئی حوالہ اور پٹلی پتر کا نام کیوں نہیں آنے پایا اور یہ کہ چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے علاوہ کسی بڑی سلطنت کو کیوں مد نظر نہیں رکھا گیا۔ علاوہ ازیں کوٹلیہ نے ایک عملی ضابطہ مرتب کیا تھا، تاریخ نویسی کے لئے قلم نہیں اٹھایا تھا۔ یہ اور بات کہ اس کی تصنیف ایک اہم تاریخی دستاویز بن گئی۔ پروفیسر ایف۔ ایم۔ ٹامس اسے تاریخی مآخذ کے اعتبار سے تمام سنسکرت ادب میں سب سے زیادہ قیمتی تصنیف قرار دیتے ہیں۔

اس میں اس معاشرت کی پوری تصویر تمام جزئیات کے ساتھ سامنے آ جاتی ہے۔ یہ معنوی طور پر پوری زندگی برہادی اور لغوی اعتبار سے ایک ٹھکی ہوئی تحریر ہے، حشو و زوائد سے پاک ماقول و دل کی مصداق و نظیر۔ یہ ”سوتروں“ کے طرز میں لکھی گئی ہے جس میں نثر کے ساتھ نظم ملی جلی ہوتی ہے۔ ہر جز کا آخری نکتہ بالالزام شلوک کی بحر میں ہے اور کہیں کہیں ”وچر“ چھند بھی بڑا لگتا ہے۔ جہاں تک عنوان کا تعلق ہے تو ارنھ کے وہی معنی ہیں جو فارسی میں ”آرژ“ یا ”آرز“ کے (جیسے ارجمند، گراں ارز، ہیچ میرز) یعنی قدر و قیمت۔ دونوں ہم اصل آریائی الفاظ ہیں۔ ارنھ کی سنسکرت لغات نے کسی تعبیر میں کی ہیں مگر اصطلاحاً اسے دھرم سے متمیز کیا جاتا ہے۔ دھرم، ارنھ اور کام ہندو فلسفے کی رُو سے زندگی کے تین بنیادی لوازم ہیں۔ دھرم شاستر کا تعلق مذہبی امور سے ہوگا، کام شاستر کا جنس و تولید سے، ارنھ شاستر کا دیگر کاروبار زندگی سے۔ آجکل ”ارنھ ودیا“ اگناکھ (معاشیات) کو کہتے ہیں۔ کوٹلیہ کا ارنھ شاستر معاشیات اور سیاسیات دونوں پر حاوی ہے، بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر، ایک مکمل نظام حیات اور معلومات کا خزانہ۔ اس میں امن و جنگ کے جملہ مسائل کے علاوہ قواعد اور رموز انشائیک سما گئے ہیں۔

عبارت میں اوقاف کے استعمال پر بھی زور ہے (جو ہماری اردو تحریروں میں آج بھی جم ہی جم ہوتا ہے۔) اگرچہ شاستر بلاشبہ دانش مشرق کے عظیم شاہکاروں میں ہے۔

آچار یہ چاکیہ نے اب سے قرونوں پہلے سنن قبل مسیح میں جور موزانشاپنی اس معرکہ الآرا تصنیف میں درج کیے تھے آج بھی ہمارے اہل قلم کے لیے غور طلب ہیں۔ یہ کتاب دراصل بادشاہوں کا دستور العمل ہے۔ دوسرے سیاسی، انتظامی، عسکری، سماجی اور اخلاقی موضوعات و مطالب کے ساتھ ساتھ اس نے یہ بھی جتلیا ہے کہ بادشاہ کی طرف سے اجرا ہونے والے فرامین، مراسلات وغیرہ کس طرح لکھے جائیں۔ تحریریں کس کس نوعیت کی ہوتی ہیں اور ان کے لیے کیا پیرائے اختیار کرنے چاہئیں۔

انشا کے عیوب و محاسن کیا ہیں، وعلیٰ ہذا القیاس۔

یہاں ایک مختصر اقتباس شاید بر محل ہو۔ وہ لکھتا ہے:

”مضمون کے نکات کو ان کی اہمیت کے لحاظ سے ترتیب کے ساتھ لکھنا، حسن ترتیب ہے۔ مندرجات آنے والے حقائق سے متناقص نہ ہوں۔ مسلسل اور آخر تک باہم مربوط رہیں تو اسے مربوط تحریر کہا جائے گا۔ الفاظ ضرورت سے زائد ہوں نہ کم، بات کو دلیل و نظیر کے ساتھ موثر طور پر ادا کیا جائے اور جہاں زور دینے کی ضرورت ہو زور دیا جائے تو اسے بحکیل کہیں گے۔ حسن تحریر کے ساتھ یا خوش آئند طریق سے کہی جائے تو یہ کثافتگی ہے۔ عوامی بول چال کے الفاظ سے پرہیز، یہ وقار (اُوداریہ) ہے۔ مانوس الفاظ کا استعمال سلاست کی تعریف میں آتا ہے..... لفظ ”اتی“ عبارت کے ختم پر بحکیل ظاہر کرنے کے لیے درج کیا جائے، اور کبھی زبانی پیغام کے اشارے کے لیے بھی۔ جیسے ”واج کا مس پچی“: اس کے ہٹک و ملامت (ہندا) تعریف و توصیف، استفسار، بیان واقعہ، درخواست، انکار، تنقیص ممانعت، حکم، مصالحت، وعدہ اعانت، دھمکی، ترغیب۔ یہ تیرہ مقاصد ہیں جن کے لیے شانی مراسلات جاری ہوتے ہیں..... بھڑی، بھونڈی تحریر، بے ربط باتیں، بے جا تکرار، قواعد کی اغلاط اور بے ترتیبی انشا کے عیوب ہیں..... میلا بد زیب ورق، ناہموار پھسکی سیاسی بد نمائی پیدا کرتی ہے پچھلی تحریر کے بعد کا اختلاف تناقص ہے۔ کہی ہوئی بات کو دوہراتا تکرار ہے۔ تذکیر و تابیہ، واحد جمع، زمان، ضمیر معروف مجہول کے برتنے میں غلطی کرنا قواعدی اغلاط ہیں۔ عبارت میں بے جگہ وقفہ دینا، غیر معقول ٹکڑے (پیرے) بنانا اور اس طرح کی دوسری بے اصولی باتیں عیب گنی جاتی ہیں۔“

یہ اطالوی سیاست کار میکیا ولی (۱۵۲۷-۱۵۶۹ء) کی Il principe

کی طرح بہت کچھ ہدفِ ملامت بھی بنی ہے۔ دونوں سیاسی مفکرین نے عملی سیاست کے گڑسکھائے ہیں اور اخلاقیات کو حصولِ اقتدار یا مصالحِ حکمرانی کی راہ میں حائل نہیں ہونے دیا۔ مگر چانکیہ میکیا ولی پر نہ صرف زمانی تقدیم رکھتا ہے کہ اس سے سترہ سو برس پہلے پیدا ہوا تھا، بلکہ دوسری فضیلتوں میں بھی اس سے بڑھا ہوا ہے۔ یہ کہنا قرینِ انصاف نہیں کہ ”ارتھو شاستر“ محض شیطنیت کی پوٹ ہے۔ تصویر کا ایک روشن رخ بھی ہے۔ اس کے ۱۵ ابواب اور ۱۵۰ سے زائد تحتی عنوانات سے جو نظمِ حکومت پر ایک بسطِ ضابطہ عمل کی حیثیت رکھتے ہیں، چانکیہ کی سیاسی و سماجی بصیرت کے دونوں رخ واضح ہو سکیں گے۔ کتاب کے اوراق میں پرمغز اقوال بکھرے پڑے ہیں جو عملی فراست کے علاوہ اعلیٰ اخلاقی شعور کے بھی شاہد ہیں۔ جہاں تک سیاست گری کا تعلق ہے جو گرفت ”ارتھو شاستر“ پر کی جاسکتی ہے، کیا ہمارے زمانے کی ”ارتھو وڈیا“ پر نہیں ہو سکتی، جس کے بے لچک فارمولے اخلاق کو ایک ہمل یا منفی قدر گردانتے ہیں اور ان کٹھور کنٹک اصولوں پر کھلے بندوں عمل ہو رہا ہے۔ عین اسی طرح جیسے سیاسی ہتھکنڈے آج بھی فی المعنی وہی ہیں کہ جو تھے۔ ہمیشہ ہر دور میں وہی رہے ہیں۔ اور نگ زیب کے اتالیق کی طرح کسی نے

---

مدا اہل ادب کے ضمیر پر اس کے بعض پہلوؤں کا گراں گزرنا لازمی تھا۔ کا دہری کا مصنف

بان (تقریباً ۶۲۲ء) کہتا ہے: کوٹلیہ شاستر کے ظالمانہ و بے دلائل اصولوں کو ماننے والوں کی نظر میں

کیا چیز ہے جس کا تقدس باقی رہ جاتا ہو..... الخ

بادشاہ کو منشی بنانے کی کوشش کی تو اسے بھی ڈبویا اور خود بھی منہ کی کھائی۔

افلاطون، ارسطو، ابن خلدون، الماوردی، نظام الملک طوسی جیسے دوسرے سیاسی مفکرین کی نظری بحثوں میں بھی بہت کچھ خلطِ مبحث ہے۔ پھر بھی اخلاقی گرفت سے مبرا نہیں۔ مثلاً چانکیہ کے معاشی نظام میں غلامی کوئی مستقل سماجی ادارہ یا طبقہ نہیں جیسے کہ افلاطون کی ”ری پبلک“ میں ہے، اگرچہ چار جاتوں کی ازلی تقسیم محکم اور مستقل ہے۔ عورتوں کے حقوق اور ان کے ساتھ حسن سلوک پر اصرار بھی یونانی حکماء کے بالمقابل چانکیہ کا ایک امتیاز ہے۔ وہ ان کے ساتھ بدکلامی کا بھی روادار نہیں:

خود سر عورتوں کو تمیز سکھانے کے لئے نہ ایسے الفاظ استعمال کئے جائیں جیسے ارئی ننگی، ارئی مادر زاد (غالباً مراد بے شرم) ارئی دیدے بھوٹی کمر ٹوٹی، باپ کو روئی ماں کو پیٹی، نہ انھیں بانس کی کھجکتی یا رستی یا ہاتھ سے کوٹھوں پر چار چوٹ کی مار دی جائے، اگر اس کے خلاف کیا گیا تو اس سزا سے جو بدنام کرنے یا جسمانی آزار پہنچانے کے لئے مقرر ہے، نصف دی جائے گی۔ باب ۲۷۳

عام طور پر بھی تہذیب و تپاک کو ہر شہری کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے:

ایسی بدکلامی جیسے کسی کے جسمانی عیب، عادت، لیاقت، پیشے یا قومیت پر فقرہ کسنا، تو اگر اتنی ہی بات کہی گئی جتنی کہ سچ ہے یعنی لنگڑا وغیرہ تو تین پن جرمانہ ہو، اور اگر بھوٹے نام سے پکارا جائے تو ۶ پن۔ اگر نابینا وغیرہ پر یوں طنز کیا جائے کہ ”واہ کیا خوبصورت آنکھیں ہیں“ و علیٰ ہذا القیاس تو جرمانہ ۱۲ پن ہونا چاہئے۔ باب ۱۸۰۲۳

مذاہم مسلم سیاسی مفکرین کے نظریات بہت بعد کے ادوار سے تعلق رکھتے ہیں اور علیحدہ مطالعہ کے محتاج ہیں۔ ان میں گہرے غور و فکر اور پرمغز مقالات کے ساتھ ساتھ بہت کچھ انتشارِ فکر بھی ملتا ہے۔ حکمران کو قیدِ شریعت میں رکھنے پر زور چانکیہ کے ہاں بھی ہے۔

سیاسی معاملات میں چانکیہ کا فکر میکیاولی سے قریب ترین ہے جو کہتا ہے کہ دشمن پر اوچھا دار نہ کرو، پوری شدت سے تباہ کرو کہ سر اٹھانے کا امکان نہ رہے۔ میکیاولی چرچ کے خلاف تھا اور اس کے عتاب کا شکار رہا۔ چانکیہ دھرم کا حامی اور ہوا خواہ ہے۔ یہ اور بات کہ ضرورت پر مندر کو لوٹنے اور دھوکا دہی سے اس کا مال غصب کرنے میں راجہ کے لئے کوئی روک نہیں۔

عربی کا مقولہ ہے : اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ ، عِلْمُ اللِّسَانِ وَعِلْمُ  
الْاَبْدَانِ یعنی علم صرف دو ہیں، ایک علم زبان اور ایک اعضائے جسمانی  
کا علم جس سے مراد طب و حفظانِ صحت یا لٹریچر ہو سکتی ہے جسے انگریزی  
میں ”آئی ٹی“ کہتے ہیں۔

یہ ان دو علوم کی اہمیت کو جاننے کا ایک پیرایہ ہے۔ چانکیہ نے بھی اپنی  
کتاب کا آغاز اس بحث سے کیا ہے کہ علم کیا ہے۔ اپنے پیشروؤں کے مختلف  
اقوال کو دہرانے کے بعد آخر میں اپنی رائے یوں دی ہے :

”کوٹلیہ کا قول ہے کہ علم چار اور صرف چار ہیں، اور انہی سے اخلاق اور  
دولت کی بابت سب کچھ معلوم ہوتا ہے۔ آنوکشکی جس میں فلسفہ، ریاضی،  
یوگا اور لوکایت آتے ہیں۔ نیک و بد اعمال (دھرم و مہمویا اخلاقیات) کی  
بابت علم ویدوں سے ہوتا ہے، دولت یا قدر اور نفی قدر کی بابت ’وارتا‘ سے،  
اور مناسب و نامناسب (نیا نیو یا حکمت عملی) نیز کسبِ قوت و محرومی قوت  
کی بابت علم سیاست یا ’دند نیتی‘ سے، (دند کے معنی تعزیر و ہی جو لفظ ”سیاست“  
کے لغوی معنی ہیں)۔

اس کا کہنا ہے کہ راجہ کے لئے سب علم ضروری نہیں، البتہ عالموں سے  
سمجھ رکھے۔ لیکن اگر اسے راج کرنا ہے تو دند نیتی اس کے لئے لازمی علم ہے جو

یہ کتاب سکھائے گی۔ وہ صاف کہتا ہے کہ حکومت کرنا آسان نہیں اگر فطری صلاحیت موجود ہو تو اس کے ساتھ کڑی ریاضتیں بھی شرط ہیں۔ ایک خاص ڈسپلن اپنانا ہوگا۔ پھر اگر دھرم کا پالنہ کرو گے، عوام کو انصاف دینا کرو گے اور دشمنوں سے قطع نظر) پر جا کو سکھی رکھو گے تو راج کرو گے ورنہ وہی پر جا تمہارے برخلاف ہو جائے گی اور کوئی دوسرا اس کا فائدہ اٹھائے گا۔

اگرچہ ارتھ شاستر کا ذکر ہندوستانی ادب اور شاستروں میں خاصے تو اتر کے ساتھ ملتا ہے لیکن کتاب کا نسخہ اس صدی کے شروع تک ناپید تھا۔ اسے پہلے پہل ڈاکٹر شام شاستری نے دریافت کیا جو راج میسور کی میوزیم لائبریری کے نگراں تھے اور ۱۹۰۹ء میں اس کا پہلا انگریزی ترجمہ شائع کیا۔ اس کے بعد ایک نسخہ میونخ (جرمنی) کے کتب خانے میں دریافت ہوا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے بعد کے ایڈیشنوں (۱۹۱۵ء) میں اس سے بھی استفادہ کیا۔ دونوں مخطوطے بڑی حد تک مماثل ہیں۔ میونخ کا نسخہ ڈاکٹر جان جولی Jolly اور آر شمیٹ R Schmidt نے ۱۹۲۳ء میں لاہور سے شائع کر دیا تھا۔ پھر کچھ اور ناقص حصے بھی ادھر ادھر سے ملے اور کچھ شرحیں بھی جن میں تاملی ملیالم شرحیں اور ملیالم حروف میں بعض اجزاء کے مخطوطے لائق ذکر ہیں۔

میں نے ڈاکٹر شام شاستری کے انگریزی ترجمے کو بنیاد بنایا ہے۔ نسخے کی دریافت اور اس کے پہلے ترجمے کی بنا پر ان کا نام اس کتاب کے ساتھ دو امانت منسلک ہو گیا ہے۔ میرے پیش نظر ڈاکٹر رام پرشاد کانگلے کا انگریزی ترجمہ (دوسرا ایڈیشن ۱۹۶۲ء) اور ڈاکٹر وائس پتی گیروالا کا ہندی ترجمہ بھی رہا ہے؛ اور میں نے اصل متن سے بھی حسب مقتدرہ استفادے کی کوشش کی ہے اور جسے جہت اختلافات کی نشاندہی کی ہے جو تہمتی حواشی اور نوٹس کے درمیان کی عبارتوں میں (معجہ برائے حقی) نظر آئے گی۔ تینوں تراجم میں مسلسل جزوی اختلافات ملتے ہیں بعض جگہ جملہ بہ جملہ اور سطر بہ سطر مضمون



کچھ کا کچھ ہے۔ ان سب اختلافات کا احاطہ مشکل تھا۔ جہاں فحوائے کلام ایک ہے جزوی اختلاف کو نظر انداز کیا گیا ہے۔

اصل کتاب میں جو بھجان غالب کا لیداس سے چھ سات سو برس پہلے ہی کی تصنیف ہے، موضوعات و مطالب میں جس قدر پھیلاؤ ہے انداز تحریر میں اتنا ہی اختصار ہے جسے اجمال کی حد آخر کہنا چاہیے۔ بقول کریسٹوفر اسٹروڈ سنسکرت ٹیلیگرافک سٹائل میں ہوتی ہے۔ یہی تراجم کے اختلاف کا سبب ہے کہ چند الفاظ سے مفہوم پہلی کی طرح بوجھنا پڑتا ہے۔ انگریزی تراجم میں اکثر نکتے سے زیادہ لفظ پر نظر رکھی گئی ہے جس کا نتیجہ جگہ جگہ ابہام و اہمال کی شکل میں ظاہر ہوا ہے۔ ڈاکٹر گیرولانے اپنے ہندی ترجمے میں اختصار کی جگہ تشریح و توضیح سے کام لیا ہے۔ سچ یہ ہے کہ بعض نکتے انہی کی دقت نظر سے روشن ہوئے ورنہ مبہم رہ جاتے۔ لیکن ان کا ترجمہ متن سے بہت آگے بڑھ جاتا ہے اور وہ ایسی جزویات یح میں لے آتے ہیں جو اصل میں موجود نہیں ہوتیں۔ شرح و تفصیل کی ذیل میں آتی ہیں۔

سنسکرت کے اجمال و اختصار کی ایک مثال دیکھئے:

دوا بھیا میکو وا	توئے کین	سہ	دیشکائ کا زیوشین
(۸ لفظ)	منتر ثبت	ساخز بھنیہ	یتھا

کا لگے :

However, in conformity with the place, time and work to be done, he (the king) should deliberate with one or two or alone by himself, according to (their and his own) competence.

(۳۳ الفاظ)

## شام شاستری :

In accordance with the requirements of place time and nature of the work in view, he may, as he deems it proper, deliberate with one or two ministers or by himself,

( ۳۱ الفاظ )

گیرؤلا : اس لئے دیش کال اور کازیرہ کے انوسار، ایک یاد دوتریوں کے ساتھ بھی راجہ متزنا کرے۔ اپنی وچار شکتی کے انوسار وہ اکیلا بیٹھ کر کچھ کاریوں کو سوس ہی نیرنے کرے۔ ( ۳۵ الفاظ )

یہ اصل متن کے ۱۸ الفاظ کے تراجم ہیں۔ اگر ترکیبات کو متفرق بھی کر دیا جائے تو کل مفرد الفاظ ۱۱ سے زیادہ نہیں۔ ”دیشکا نکازیرہ و شین“ (نظریہ ساعت و مقام و مسئلہ) ایک لفظ ایک فقرے کے برابر ہے۔ طویل عبارتوں کی گنجائش نہیں۔ اختلاف معنی کی ایک چھوٹی سی مثال یہ ہے :

کالٹکے کا مفہوم : پرنے اساتذہ کا خیال ہے کہ ایسے حالات میں راجہ کو صلح کر لینی چاہیے۔ کوٹلیہ کہتا ہے اس بارے میں دورائیں نہیں ہو سکتیں۔

شام شاستری : کوٹلیہ کہتا ہے بیشک اس کے لئے کوئی دوسرا راستہ نہیں۔ گیرؤلا : کنتو آچار یہ کوٹلیہ کا کہنا ہے کہ پرنے آچار یوں کا یہ سبھاؤ بہت ہی آن اُپیکٹ (خلاف مصلحت) ہے۔

یہ صرف اس مختصر کلام کی تعبیریں ہیں : ”نئے ت دو بھاشنا متی کوٹلیہ۔“ اس میں ”اتی“ بھی شامل ہے جس کے معنی ہیں ”فقط“ (عربی : انتھی)۔ یہ ایسی ہی مثال ہے جیسے : رو کو مت جانے دو؛ یا رو کو۔ مت جانے دو؛ یہاں

انگریزی مترجمین نے اس بات کو نظر انداز کیا کہ کوٹلیہ جہاں کہیں پڑنے آچاریوں کا قول نقل کرتے ہیں تو تردید یا ترسیم نہ کرتا یہ کہ لئے۔ ویسے انھوں نے شروع ہی میں واضح کر دیا ہے کہ یہ اربعہ شاستران شاستروں کا خلاصہ ہے جو ان کے پیشروؤں نے مرتب کئے تھے جنہیں وہ جگہ جگہ "میرے گرو" کہتے ہیں۔ چنانچہ کوٹلیہ کا زمانہ خواہ کچھ بھی قرار پائے، یہ موضوع اور مواعظ اور وہ افکار و مطالب جو اس شاستر میں منضبط ہوئے ہیں، نہایت قدیم ہیں۔

میں ان تینوں مترجمین کے سامنے سر نیاز خم کرتا ہوں جن سے میں نے استفادہ کیا۔ جن نکتوں کو وہ صاف کر چکے تھے (جن میں اولیت کا سہرا ڈاکٹر شام شاستری کے سر ہے) میرا مقدر نہ تھا کہ ان کو اپنے طور پر حل کر سکتا جہاں اختلاف کی جرأت کی ہے اس کے لئے بھی ادباً معذرت خواہ ہوں۔

حواشی میں جہاں اشارۃً اسمی (ح) درج ہے، وہ حاشیہ میرا ہے۔ باقی ڈاکٹر شام شاستری کے حواشی ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ ان میں سے بعض (جن میں مختلف شرحوں کا اجمالی حوالہ تھا) درج ہونے سے رہ گئے۔ مجھے املا میں کسی قدر بے قاعدگی کا بھی اعتراف ہے (مثلاً جز، جزو؛ گانو، گاؤں؛ نسبت، نسبتاً؛ شلوک، اشلوک؛) کچھ اوقات کی فروگزاشتیں بھی ہوں گی کہ کتابت کے وقت قلم مصنف کے ہاتھ میں نہیں ہوتا۔ کچھ ناہموار کتابت اور بخطی کے نمونے بھی کہ اردو نستعلیق جتنا خوشما ہے، اتنی ہی آسانی سے بدتر بھی ہو جاتا ہے۔

شان الحق حقی

## اشارات و مخففات

الخ	إلى آخره
ح	حقّی
رک	رجوع کریں
شارح	بھٹہ سوامی
شرح	بھٹہ سوامی کی شرح
شش	ڈاکٹر شام شاستری
قب	مقابلہ کریں
ک	ڈاکٹر کانگلے
کذا	نقل کا الاصل
گ	ڈاکٹر گیرولا
م	مثلاً
✱	پھول کا نشان اس بات کی علامت ہے کہ اصل عبارت شلوک چھند میں ہے۔

# بابت تنظیم و تربیت راجہ کا دستور حیات

شکر اور برہنیت کو پر نام سا

یہ ارتھ شاستر ان تمام تالیفات کے خلاصے کے طور پر مرتب کیا گیا ہے جو اس عنوان سے قدیم اساتذہ نے ملک گیری و ملک داری کے تعلق سے تحریر کی تھیں۔

۱۔ ارتھ شاستر کے مندرجات بہ ترتیب ابواب و اجزاء حسب ذیل ہیں:

باب ۱: راجہ کی تربیت اور دستور حیات

۱۔ مہم علوم کی غایت ۵۹۔ بڑے بوڑھوں کی صحبت ۶۰۔ حواس پر قابو

۸۔ مشنریوں کا تقرر ۹۔ مشنریوں اور بھاریوں کا تقرر ۱۰۔ توفیق و تحریر کے ذریعے

مشنریوں کے کردار کی پرکھ، مخبری کا جال ۱۱۔ اپنی عملداری کے اندر موافق و مخالف

عناصر کو توڑنا، مشنریوں کے اجلاس کی کارروائیاں، ۱۲۔ سفیروں کا کام ۱۳۔ راجکاروں

کی نگرانی، ۱۴۔ زیر نگرانی شہزادے کا متوقع لازم عمل اور اس کا چاندو کار، ۱۵۔ والی

محکمات کے فرائض، ۱۶۔ عزم کے تعلق سے اس کی ذمہ داریاں، ۲۱۔ اس کی جان

کا تحفظ۔

باب ۲: عمال حکومت کے فرائض

۱۔ دیہ بندی، ۲۔ اراضی کی تقسیم، ۳۔ زمینوں کی تعمیر و تعلقے کے اندر کی مکانت؛

۵۔ وارد و اخراجات کے فرائض، ۶۔ صدقہ و فصل کے ذریعے مالے کی وصولی، ۷۔

محاسبین کے سینے میں حساب داری، ۸۔ زمین کی قیمت، ۹۔ سرکاری ملازمین کے کردار

۱۰۔ اہل شکر اور آچارہ برہنیت کو کوٹلیب کے مشورے اور ان کے حوالے اس کتاب میں آتے ہیں (ج)

کی چھان بین: ۱۔ شاہی پروانوں کے چہرہ کا طریق کار، ۱۱۔ خزانہ دار کا منصب، خزانے میں جمع کیے جانے والے جواہر کی پرکھ، ۱۲۔ کان کنی اور صنعت کا نظام، ۱۳۔ صرمانے کا ننگراں، ۱۴۔ سرکاری قواف کے فرائض، ۱۵۔ مال خانے کی نگرانی، ۱۶۔ تجارتی لین دین کی نگرانی، ۱۷۔ پیداوار جنگلات کا ننگراں، ۱۸۔ اسلحہ خانے کا ننگراں، ۱۹۔ اوزان و آلات پیمائش کا ننگراں، ۲۰۔ فاصلے، رقبے اور ذلت کی پیمائش، ۲۱۔ جنگی کا منتظم، ۲۲۔ جنگی کے زخموں کا تعین، ۲۳۔ پارچہ بانی کا منتظم، ۲۴۔ زراعت کا ننگراں، ۲۵۔ آب کاری کا ننگراں، ۲۶۔ کیلوں کا ننگراں، ۲۷۔ قحبہ خانوں کا ننگراں، ۲۸۔ جہاز رانی کا ننگراں، ۲۹۔ گھوڑوں کی نگہداشت، ۳۰۔ گھوڑوں کا منتظم، ۳۱۔ ہاتھیوں کا منتظم، ۳۲۔ ہاتھیوں کی تربیت، ۳۳۔ رقصوں کی دیکھ بھال، پیادہ فوج کا ننگراں، ۳۴۔ سالار کے فرائض، ۳۵۔ راہداری کے پروانوں کا ننگراں، چہرہ گاہوں کا ننگراں، ۳۶۔ مصلحین کے فرائض، گھوڑوں، بیوپاریوں اور فقیروں کے بیس میں جاسوس، ۳۷۔ حاکم شہر کے فرائض۔

### باب : ۳ : متعلق بہ قانون ص ۱۸

۱۔ معاہدات کی تشکیل، قانونی تنازعات کا تصفیہ، ۲۔ مراد و اجبی امور، ۵۔ ترکے کی تقسیم، ۸۔ عمارت کے قیضے، ۱۰۔ چہرہ گاہوں اور سرکوں وغیرہ کو نقصان پہنچانا، معاہدات کی عدم تعمیل، ۱۱۔ قرضوں کی وصولی، ۱۲۔ امانتوں سے متعلق امور، ۱۳۔ واسوں اور مزدوروں کی بابت قوانین، ۱۴۔ شرکاتی معاملات، ۱۵۔ خرید و فروخت میں ہر معاملگی، ۱۶۔ ہسبہ کی واپسی، فروخت بلا ملکیت و قبضہ، ۱۷۔ وکیلیاں، ۱۸۔ ازالہ اثینیت عرفی، ۱۹۔ مار پیٹ، ۲۰۔ قمار بازی اور دوسرے جرائم۔

### باب : ۴ : کھٹکتے خاڑوں کا صفایا ص ۲۴

۱۔ کاریگروں سے بننا، ۲۔ بیوپاریوں پر نظر، ۳۔ قومی آفات سے بٹنا، ۴۔ بدعاشوں کی بیخ کنی، ۵۔ مجرمینت سا دھوؤں کے ذریعے بے راہ رونا جو انوں کا پاتا لگانا، ۶۔ مجرموں کو رنگے ہاتھوں یا شبہ کی بنا پر پکڑنا، ۷۔ اچانک اموات کی تحقیق، ۸۔ اعتراف مجرم کرانے کے لیے ایذا دہی اور قانونی کارروائی، ۹۔ سرکاری محکموں اور کارخانہ جات کی نگرانی، ۱۰۔ قطع اعضا یا متبادل طریقے، ۱۱۔ ایذا دہی کے ساتھ یا اس کے بغیر سزائے موت، ۱۲۔

نابالغ لکھنؤ کے ساتھ جنسی فعل ۱۳، انصاف سے تجاوز یا انحراف کا آوان ۔

باب : ۵ : درباریوں کے آداب و قواعد ص ۲۸۹

۱۔ تعزیری کارروائی : ۲۰، خالی خزانے کو بھرنے کے طریقے ۲۶، سرکاری ملازموں

کے لیے گزارہ : ۴۰، درباری کا چلن اور قرینہ : ۵۰، موقع کی مناسبت سے عمل : ۶۰، ریت کا استحکام اور کٹی خود بخود ۔

باب : ۶ : ملکی حاکمیت کے وسائل ص ۳۱۲

۱۔ حاکمیت کے بنیادی لوازم : ۲۔ حالت امن اور محنت ۔

باب : ۷ : شمش گانہ حکمت عملی کے مقاصد ص ۳۱۹

۱۔ حاکمیت کے چھ بنیادی رکن : منزل، مہراز اور ترقی کی چارنگ ۱۸، اتحاد و محنت،

۳۔ ہمسر، برادر، کمتر، راجاؤں کا کردار، کمتر راجا سے معاہدے کی شکل : ۳۰، اعلان جنگ

یا معاہدہ امن کے بعد غیر جانبداری، اعلان جنگ یا معاہدہ امن کے بعد چٹھاٹی، حلف

قوت، کی مشرک یلغار، ۵۔ کمزور اور قوی دشمن کے خلاف کارروائی کے لیے حکمت اندیشی

فوج سے سپاہیوں کے قرار و اصول، لایح اور تدارکی میں مبتلا ہونے کے اسباب، طاقتوں کے

اتحاد کے مسائل : ۶۰، حلیف فوجوں کی یلغار، وقف شراٹھ کے ساتھ یا غیر شرط معاہدہ امن،

عہد کف کرنے والوں کے ساتھ معاہدہ امن : ۷۰۔ دوغلی پالیسی کے ساتھ صلح یا جنگ : ۸۰

منعوب کرنے کے لائق دشمن، مدد کرنے کے لائق دوست، ۹۔ حصول زیر حاصل دوشی

کے لیے معاہدہ، ۱۰۔ زمین کے حصول کے لیے معاہدہ امن، ۱۱۔ ناقابل منسوخ معاہدہ : ۱۳، کسی منصوبے

کی تکمیل کے لیے معاہدہ جوئی : ۱۳، عقبی دشمن کے بارے میں چوکس رہنا : ۱۴، کھولی ہوئی

فوج کی جگہ نئی بھرتی، ۱۵۔ طاقتور اور چھوٹے ہوئے دشمن سے معاہدہ صلح کرنے کی تدابیر

۱۶۔ فاتح راجہ کا طرز عمل، مغلوب راجہ کا طرز عمل : ۱۷۔ عہد نامہ کرنا اور اس کا توڑنا، بیچ

کے راجہ کے ساتھ راجہ کا طرز عمل، غیر جانبدار فریق یا غلبہ ریاستوں کے ملنے کا طرز عمل ۔

باب : ۸ : عتیس اور آفات ص ۳۸۸

۱۔ حاکمیت کے بنیادی اصول سے انحراف کی آدوہ عتیس اور قدرتی آفات :

۲۔ راجہ اور راج کی مشکلات کا جائزہ : ۳۰، آفات، انسانی : ۳۰، معوثیں، رکاوٹیں

مالی دشواریاں، ۵۔ بر فوجی مشکلات، دوست یا حلیف سے تعلق رکھنے والی مشکلات۔

### باب ۹: حملہ آور کی کارروائی ص ۱۷

۱۔ طاقت کا اندازہ، محاذ اور وقت کا تعین، ۲۔ لام بندی کا وقت، ساز و سامان کی نوعیت، دفاعی فوج کی تربیت و صف آرائی، ۳۔ مضیی دفاع، اور اندر کی ویرانی فتنوں کا تدارک، ۴۔ جہان مال اور منافع کے نقصان کا جائزہ، ۵۔ اندر کی ویرانی خطرات، ۶۔ باغیوں اور دشمنوں سے میل رکھنے والے، حصول متاع اور احتمال ضرر کی بابت شکوک و محصور فتح کے لیے مختلف اور بادل چالیں۔

### باب ۱۰: جنگی کارروائی ص ۲۲

۱۔ چھاؤنی کا قیام، ۲۔ چھاؤنی سے کوچ، ناگہانی مصیبت یا حملے سے بچاؤ، ۳۔ دھوکے کی چالیں، اپنی فوج کی حوصلہ افزائی، اپنی فوج کی دشمن کی فوج سے مدد بخیر، ۴۔ جنگ کے محاذ و میدان، پیدل فوجوں کا کام، سواروں کے رسالے، زمینیں اور ہاتھی، میزب سرزمین بازوؤں اور قلب کی صف بندی، طاقتور اور کمزور فوج کا فرق، پیاموں سواروں، رتھوں اور ہاتھیوں کے ساتھ معرکہ صف آرائی کی مختلف شکلیں، لاشیں، لہریاں، لٹل یا گڈے دار ترتیب، دشمن سے آگے سامنے کی صف بندی۔

### باب ۱۱: ریاستی گروہوں سے بننے کے طریقے ص ۲۷

گروہوں کے درمیان اختلاف کے اسباب، خفیہ تعزیری کارروائیاں۔

### باب ۱۲: طاقتور دشمن سے نبٹنا ص ۳۲

انچپوں کے فرائض، خفیہ دواہیاں، سپر لار کو قتل کرنا، مختلف دوسری ریاستوں کو شہر دلانا، ہتھیار، آتش زنی اور زہر خورانی سے کام لینے والے جاسوس، رسد، قوتور خانوں اور غلے کے کھیتوں کی تباہی، خفیہ چال یا چرمائی کے ذریعے دشمن کو قابو میں کرنا، بھل فتح۔

### باب ۱۳: قلعہ سر کرنے کی جنگی چالیں ص ۳۸

۵۔ اتفاق کے بیج بوتا، محصور راجہ کو خفیہ تدابیر سے درغلانا اور بچھانا، محاصرے کی کارروائی یا محاصرے کا عمل مضبوط علاقے میں امن قائم کرنا۔



## باب ۱۴ : خفیہ ذرائع ص ۵۰

دشمن کو فریب دینے کے طریقے، عجیب و غریب چالیں، دغاؤں اور تھروں کی تاثیر، اپنی فوج کو غرض سے بچانے کی تدابیر۔

## باب ۱۵ : ترتیب تالیف ص ۵۲

اس باب میں منایں کی تقسیم کی وضاحت کی گئی ہے چنانچہ یہ میں اس علم کے اسرار و معارف اس میں کل ۱۱۵ ابواب، ۱۵۰ اجزاء اور ۱۸۰ فصلیں ہیں جو ہزار اشلوکوں پر مشتمل ہیں۔ ہر شاخ و برشاخ و دروازہ سے پاک اور آسانی سے قابل فہم ہے۔ کوئی لکھنے والے ایسے الفاظ میں مرتب کیا ہے جو زبان ظاہر و مفہوم حتیٰ بکلی اور مکمل ہیں۔

جوہر علوم کی غایت اور انوکھی کامقام  
ان دشمن کی مجموعہ ہے، بین ویدوں (ترائے)، وارتا (جس میں زراعت  
موشی پالنا اور ان کی نسل کشی نیز تجارت بھی شامل ہے) اور دندمتی (سیاست بدن)  
کلیہ سب مل کر علوم چہاگانہ کہلاتے ہیں۔

منو کے مکتب فکر کی رو سے علوم صرف تین ہیں اور انوکھی ویدوں کی محض ایک  
شاخ ہے۔

برہمتی کے مکتب فکر کا کہنا ہے کہ علوم صرف دو ہیں، وارتا اور علم سیاست مہن اور مین  
ویداس شخص کے لیے جوہر نوئی (لوک یا تارودہ) کا تجربہ لکھا ہو، صرف ایک فلا صے کی حیثیت  
رکھتے ہیں۔

اوشن کے مکتب والوں کا قول ہے کہ علم تو صرف ایک ہے اور وہ ہے  
علم سیاست مہن یا نظم حکومت۔ یہی سب علموں کا منبع ہے اور منتہی بھی۔

مگر کوئی لکھنے کا قول ہے کہ علم چار اور صرف چار ہیں، اور انہی سے اخلاق اور

---

غلط اس لفظ کی تشریح میں موجود ہے۔ یہی اصل کتاب کا موضوع ہے۔ (ج) سیکرولا، دنیا  
داروں کی روزی کا وسیلہ ہے۔ (ج)

۔ رستہ کی بابت سب کچھ معلوم ہوتا ہے۔

اَوَّلُکِ شُکُی میں فلسفہ، ریاضی، یوگا ۱۱۔ رنابرتیا آتے ہیں۔

نیک و بد اعمال (دھرم و اَدھرم) کی بابت، ویزر۔ ۱۱۔ اے اور دولت یا قدر اور نفی قدر کی بابت دانتا سے، اور مناسب و نہ مناسب (نیانیا نوبالکت عملی) نیز قوت و محوری قوت کی بابت علم سیاست مَدَن سے۔

اس تقسیم علوم کی روشنی میں دیکھتے تو اَوَّلُکِ شُکُی دنیا کے لیے نہایت مفید

علم ہے یہ ذہن کو اچھے اور بُرے حالات میں استوار اور مضبوط رکھتا ہے؛ نیز پیش بینی، گفتار اور عمل کی اعلیٰ خصوصیات نشا ہے۔ ہر قسم کے علم، ہر طرح کے عمل اور ہر طرح کی اعلیٰ خصوصیات کے حصول کے لیے، اَوَّلُکِ شُکُی ایک متقل قود ہدایت ہے۔ (میان ہم تھا کوٹلیہ کے ارتھ شاستر کے باب اول کا جزو ۲) بابت علوم میں اَوَّلُکِ شُکُی کا مقام۔

جزو ۳ : تینوں ویدوں کا مقام

یہ تین وید سام، رِگ اور یجور ہیں۔ یہ اتھروید اور اتھاس وید سے مل کر مقدس وید کہلاتے ہیں۔

شِکِنَا (علم الاصوات) کَلپ (ادا سے رسوم کے احکام) دیا کرٹڑ (قواعد زبان) نرکت (ویدک اصطلاحات کی فرہنگ) چنڈس (عروض) ادھیوتش (علم نجوم) انگ کہلاتے ہیں چونکہ تین وید چاروں جاتیوں کے فرائض نیز چاروں مذہبی اسوؤں کا تعین کرتے ہیں۔ اُن کی افادیت مسلم ہے۔

برہمن کے فرائض مطالعہ کرنا، تعلیم دینا، قربانیاں کرنا، دوسروں کی قربانیوں میں خیرات کے لینے دینے میں قائم مقامی کرنا۔

کھتری کے فرائض پڑھنا، قربانیاں کرنا، خیرات دینا، سپاہیانہ کام انجام دینا اور جانوں کی حفاظت کرنا۔

ویشیہ کے فرائض پڑھنا، قربانیاں کرنا، خیرات دینا، کھیتی باڑی، گدہ بانی کرنا اور تجارت۔

ہانتا کے اصطلاحی معنی دہریت، لیکن شاید یہاں ملو، طبعی سے مراد ہے۔ (ج)

شودر کے فرائض حیات مکرر پانے والوں (ذو سچائیوں) کی خدمت، کھیتی باڑی،  
فکر بانی، اور میو پار (دارت)؛ کاریگری اور درباری بھاؤں کا کام (کار کو شلا و کرم)؛  
گھر گریستی والے عام شہری کا کام اپنے پیشے سے کھائی کرنا، اپنے ہم رتبہ  
لوگوں میں بیاہ کرنا جو ایک مورث اعلیٰ کی اولاد نہ ہوں (کے اسی گفت کے نہ ہوں)  
اپنی استری سے طہر کے بعد صحبت کرنا، دیوتاؤں، پرتکھوں، بہانوں اور سودیروں کو  
ندیں چڑھانا اور بچھا ہوا خود کھانا۔

طالب علم (برہمچاری) کا کام ہے، ویدوں کا سبق لینا، اگنی پوجا، اشنان، بھیک  
مانگ کر پیٹ پالنا اور اپنے گرد کی دل و جان سے سیوا، نیز اس کے بیٹے اور اپنے  
سے بڑے طالب علم کی سیوا۔

جنگل کے باسی جوگی کا کام، پرہیز کاری، زمین پر سونا، بٹی ہوئی جٹائیں رکھنا،  
ہرن کی کھال (مرگ پھال) پہننا، اگنی پوجا، اشنان، دیوتاؤں، پرتکھوں اور مہانوں  
، پوجا اور جنگلی پھل پھلاری پر گزارہ کرنا۔

تارک الدنیا سنیا سی (پہر یو راجک) کا کام ہے جو اس پر پورا قابو، ہر  
نام سے قنطی پرہیز، روپے پیسے سے لاتعلقی، سماج سے علمی دگی، مختلف جگہوں پر  
بھیک مانگنا، دیرانوں میں رہنا اور اندرونی و بیرونی طہارت۔  
بے آزاری، سچائی، صفائی، بغض و بیر سے یکسر بے تعلقی، ظلم سے پرہیز،  
عفو و درگزر، یہ سب پروا جب ہیں۔

اپنے فرائض کی ادائیگی انسان کو سورگ (جنت) اور آنت یابے پایاں  
روحانی سمرت کی طرف لے جاتی ہے۔ اگر اندسے انحراف کیا جائے گا تو جاتیوں اور  
فرائض کے خلط ملط ہونے سے دنیا ختم ہو جائے گی۔  
لہذا راجا اپنی پوجا کو فرائض سے روکوانی نہیں کرنے دے گا، کیونکہ جو  
کوئی اپنے فرائض بجا لائے گا سختی سے آبروں کے دستور حیات کا پالن کرے گا۔

اور حیاتیوں کی تقسیم اور غنجد۔ نہ ہی گروہوں کے مقررہ اُسدوں کا پاس رکھے گا۔ وہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی شاد کام رہے گا۔ دنیا جیسا تک تینوں دیدوں کے ہدایت کردہ احکامات پر چلے گی، پہلے چولے گی اور ہرگز تباہ نہ ہوگی۔  
(یہاں ختم ہوتا ہے کوٹلیہ کے ارتعاشات کے باب اول کا جزو ۳: علوم میں تینوں دیدوں کے مقام کا تعین)۔

### جزو ۴: علوم کی غایت، وارتا اور زندگی

زراعت اور گزبانہ اور تجارت کو ملا کر وارتا کہتے ہیں۔ یہ مفید علم ہے کیونکہ اس سے علم مویشی، سونا، جھیل کی پیداوار (کوپر) اور مکت سرد در (وٹمی) حاصل ہوتے ہیں۔ وارتا ہی کے ذریعے حاصل ہونے والے خزانے اور فوج کے بل پر راجہ اپنے اور اپنے دشمن کے رفقا کو قابو میں رکھ سکتا ہے۔ وہ گز یا حصائے شاہی جس پر اکوٹشکی تینوں دیدوں اور وارتا کی سلامتی اور ترقی کا انحصار ہے دند (تعزیر) کہلاتا ہے، اور جو علم اس سے تعلق رکھتا ہے وہ زندگی یا علم سیاست مڈ کہلاتا ہے۔

یہی وسائل کو حاصل کرنے، انہیں محفوظ رکھنے، بڑھانے اور بڑھوتری کے فوائد کو مستحقوں میں تقسیم کرنے کا ذریعہ ہے۔

میسے گرو کا قول ہے کہ جو کوئی دنیا کی ترقی کا خواہاں ہے وہ ہمیشہ حصائے شاہی کو اونچا رکھنا چاہے گا (جسے اوتیا دند کہتے ہیں) شاہی اقتدار کے سوا مخلوق کو تابع رکھنے کا کوئی اور ذریعہ نہیں ہو سکتا۔

کوٹلیہ کہتا ہے "جی نہیں" کیونکہ جو کوئی سخت تعزیریں دے گا خلق میں بدنام اور قابل نفرت ہو جائے گا اور جو ہلکی سزائیں دے گا اس کا مان جانا ہے گا اور بد اسامیہ جائے گا۔ لیکن جو کوئی واجب اور قرار واقعی سزا دے گا۔ اس کی

سزا دینا یعنی سزا دینا ہے۔ سزا اور سزا یعنی سزا۔

عزت کی بلانے لگی۔ کیونکہ جب دُند (تغزیر) سے سوچ سمجھ کر مناسب طور پر کام لیا جائے تو لوگوں کو نیک چلنی اور منید و بارور کام سے لگے رہنے کی ترغیب ہوتی ہے جس سے دولت اور فرحت حاصل ہو؛ اور جب سزا غلط طور پر دی جائے، خواہ دانستہ حرم ہو یا نہ ہو، اس کی بنا پر ہو یا نادانی میں یا غصے کے تحت، تو اس سے جنگل میں رہنے والے بے نفس جوگی اور سنیاسی تک برا فروخت ہو جاتے ہیں، غلام لوگوں کا تو پوچھنا ہی کیا۔

البتہ اگر تغزیر کے اصول کو بالکل برطرف رکھا جائے تو اس سے افزائش پیدا ہوتی ہے، حاکم منصف ہو جو نہ ہو تو بقول معروف بڑی پھیلیاں چھوٹی پھیلیوں کو نکلنے لگتی ہیں۔ اس کی موجودگی میں کمزور کا دل مضبوط رہتا ہے۔ یہ خلقت جو چار جاتیوں اور چار عبادت گزار امتی گروہوں پر مشتمل ہے، بادشاہ کے ”دُند“ کے نیچے اپنے اپنے راستے پر دلچسپی کے ساتھ چلتی رہے گی اور اپنے اپنے فرائض اور کام خاطر خواہ طور پر انجام دیتی رہے گی۔

(یہاں تک تھا، کوئلیہ کے ارتھ شاستر کے باب اول کا جزد ۴، بابت دارنا و دُند یعنی کا مقام، بسلسلہ تنظیم، علوم کی غایت کا بیان ختم ہوا۔)

### جزو ۵ : بڑے بوڑھوں کی صحبت

پنچانچہ معلوم ہوا کہ (اول) تین علوم (منجملہ چہار) اپنی بقا و فروغ کے لیے علم سیاست مدن پر انحصار رکھتے ہیں۔ دُند یا تغزیر جو زندگی کے تحفظ کا واحد اور حتمی ذریعہ ہے، بجائے خود تنظیم (و نائے) پر منحصر ہے۔

تنظیم دو طرح کی ہوتی ہے: فطری اور مصنوعی (کریا) سے صرف دُند طبیعت کے لوگ ہی بندشوں میں بندہ کر خوش رہ سکتے ہیں اور علوم کے مطالعے سے بھی صرف اُن لوگوں کو ضابطے میں رہنے کی ترغیب ہوگی جو بعض خصوصیات سے بہرور ہوں جیسے کہ تابعداری، توجہ، فہم، حافظہ، تمیز و تفریق، استدلال، غور و فکر اور دِل

کو نہیں ہو گا۔

علوم کا تحصیل ماہر استاد کی نگرانی میں کی جانے لگی اور علوم کے احکام پر سختی سے عمل کیا جائے گا۔ سرمنڈا کی رسم کے بعد طالب علم حرف ہشتاسی سیکھے گا اور سادہ حساب، جنیو پینے کے بعد وہ ماہر استاد اور کوش گدی میں تینوں وید پڑھنے شروع کرے گا اور اس کے ساتھ انوکش کی اور وائنا سرکاری افسروں کی نگرانی میں وزیر دھرمینی جو ماہر اور تجربہ کار استاد سکھائیں گے۔

وہ (یعنی راجہ ۱۶ سال) کی عمر تک کنوارا اور مختصر رہے گا۔ پھر وہ مونیوں کی رہائی کے بعد بیاہ کرے گا۔

مونیوں پر نظم و ضبط سیکھنے کے لیے وہ مولانا عمر سیرہ فاضل استادوں کا ہم صحبت رہے گا کہ وہی کامل طور پر نظم و ضبط کے حامل ہوتے ہیں۔ صبح کے اوقات میں وہ توتی تربیت، ہاتھوں گھوڑوں، رقصوں اور شعیاروں کی بابت حاصل کرے گا، اور سہ پہر کو تاریخی واقعات (اتہاس) سنے گا۔

پران، علم التواریخ، حکایات، تمثیلی کہانیاں، اور دھرم شاستر سب انہماک میں شامل ہیں۔

باقی اوقات میں وہ نہ صرف نئے سبق لے گا اور پرانا سبق دہرائے گا بلکہ تو کچھ نہ سمجھا ہوگا اسے بار بار سنے گا۔

کیونکہ علم سننے سے حاصل ہوتا ہے، علم ہی سے باطلہ عمل (یوگا) ممکن ہے اور یوگا کے ذریعے خود پر قابو (آنا دتھا) ممکن ہے۔ اسی کا نام حسن تحصیل (ودیا سائنس) ہے۔

جو راجہ اچھی طرح پڑھا لکھا ہوگا اور علوم پر عبور رکھتا ہوگا وہی رہنما پر خوبی و سند کے ساتھ حکومت کرے گا، اور اس کا بیٹا چاہے گا، وہی دھرتی پر بے روک ٹوک قابض رہے گا۔

(یہاں تک نہ کہ کوٹلیہ کے اتھ شاستر کے باب اول کا جز ۵ جس کا موضوع تھا بزرگ لوگوں کے ساتھ رابطہ)

## جزد ۶: حواس پر قابو

اعضائے حسی پر قابو جس پر اکتسابِ علم اور تنظیم کا دار و مدار ہے، چھ چیزوں کے ترک سے حاصل ہو سکتا ہے: ہوس، غفہ، حس، انا (مان)، نیک عیاشی (ہرش)۔

کان، جلد، نگاہ، زبان اور ناک کے ذریعے ساعت، لمس، رنگ، بو اور بُو کے احساس سے بے پردا ہو جانا، حواس پر قابو کہلاتا ہے۔ احکامِ حکمت کی پابندی کا یہی تقاضا ہے، کیونکہ تمام علوم کا مقصد یہی ہے کہ حواس پر قابو رکھا جائے۔ جو اس کے خلاف جائے گا، جسے حواس پر قابو نہ ہوگا۔ جلد تباہ ہو جائے گا، چاہے تمام روئے زمین کا حاکم اور چار دانگ عالم پر قابو کس کیوں نہ ہو۔ مثال کے طور پر لاپرواہی جو داندلیا کی کعب سے مشہور ہے، ایک برہمن نیز اپر دست ہوس و راز کرنے کی پاداش میں اپنا راج پاٹ کھو بیٹھا اور کتبے لٹے سمیت، عرق ہوا۔

اسی طرح کرا لہنے دیدیہہ کہتے ہیں، اسی طرح پنجا کے برہمنوں پر غضب ناک ہونے کی بنا پر، اور لالگنا، بھڑکاووں کو آنکھیں دکھانے پر تباہ ہوا۔ اسی طرح اہل جس نے حس میں آکر برہمنوں کو کھسٹا، اور آج بندو (کہ اس نے بھی ایسا ہی کیا تھا)۔

اور رادنا بھی جس نے زعم میں، اگر غیر کی زدِ جہ کو واپس کرنے سے گریز نہ کیا اور درلودھن، چو اپنی سلطنت کا ایک شکرانہ انگ کرنے پر راضی نہ ہوا، اور دہبودھ اور ارجن جو ہے ہے کے خاندان سے تھا اور اتنا مغرور کہ ساری خلقت کو حقیر سمجھتا تھا۔ اور واپس جس نے ترک میں آکر آگستہ پر حملہ بول دیا اور دیشنیوں کا گٹھ پوڑ دوے پائین کے خلاف۔ الغرض یہ اور بہت سے اور بھی راجہ حواس پر قابو رکھنے

---

سکسی پلان میں ان ربابوں کی بابت کسی ایسے واقعے کا ذکر نہیں۔ (لیکن دوسری کتاب میں ہے جن کا حال کانگے لے دیا ہے۔ ج) سے سخت تعزیر دینے والے، مارتے خاں۔ سے باکو (ج)

سے انہی چھ دشمنوں کے ہاتھوں زیر ہو کر اپنے راج اور کنبے کے ساتھ تباہ ہوئے۔ اس کے برخلاف انہی چھ دشمنوں کو زیر کر کے، جامندگنی کا اُمبارش جو خواص پر قابو رکھنے کے لیے مشہور تھا اور نا بھاک، عرصے تک زمین پر حکمران رہے۔  
(یہاں تک تھا کوٹلیہ کے ارتھ خاستر کے باب اول کا جزو ۶)

جزو ۷ : ایک درویش صفت راجہ کا ضابطہ حیات  
مذکورہ بالا چھ دشمنوں کو نیچا دکھا کر وہ نفس پر قابو پائے گا اور دانا بزرگوں کی صحبت سے دانائی حاصل کرے گا؛ اپنے جا سوسلوں کے ذریعے حالات کا شاہدہ کرے گا جو کس اور چوکتارہ کو تحفظ حاصل کرے گا؛ اپنے اختیار سے کام لے کر رحمت کو اپنے کاموں پر لگائے رکھے گا؛ علوم کے سبق لے کر اپنی ذات کی تنظیم کرے گا؛ اور لوگوں کی بھلائی اور خوشحالی کا سامان کر کے ان کے دلوں میں گھر کرے گا۔

اس طرح اپنے خواص کو قابو میں رکھ کر، وہ دوسروں کی بیویوں اور مال پر بڑی نظر نہیں ڈالے گا؛ نہ صرف ہوس کو خواب میں بھی پاس نہ پھٹکنے دے گا، بلکہ جھوٹ، تکبر اور بُرائی کی ترغیبات سے بھی پرہیز اور بے راہ روی اور فضول خرچی سے گریز کرے گا۔ نیکی اور کفایت شعاری پر کار بند رہ کر وہ اپنے معاہدہ پر رے کر سکے گا۔ سچی مسرتوں سے کبھی محروم نہیں رہے گا۔ وہ زندگی میں مین چیزوں کا مساوی طور پر لطف لے سکتا ہے یعنی بخشش دولت اور خواہش جن میں سے مینوں ایک دوسرے پر انحصار رکھتی ہیں۔ ان میں سے کسی ایک میں بھی اعتدال نہ رہے تو وہ اپنے ساتھ دوسری دو کو بھی لے ڈو جیگا۔ کوٹلیہ کا خیال ہے کہ صرف دولت ہی اہم ہے، کیونکہ خیرات اور خواہشات کی تکمیل اس کے بغیر ممکن نہیں۔

وہ گروہ اور وہ ختری جو اس کو خطرات میں پڑنے سے بھائیں اور مقررہ ساعتوں پر گر گئے بھا کر (جن کی تقسیم سائے کو ناپ کر کی جاتی ہے) اسے خبردار کرتے رہیں، علانیہ بھی اور خفیہ میں بھی، وہ ضرور قدر و منزلت پائیں گے۔

سہا یہاں غالباً دوسروں کے کچھ اقوال نقل نہونے سے روکے گئے ہیں۔



حکومت کرنے کے لیے تعاون درکار ہوتا ہے، کیونکہ ایک پستیہ کبھی نہیں چل سکتا۔ چنانچہ وزیر مقرر کرنا اور اُن کی بات سننا ضروری ہے۔  
(یہاں تک تھا کوٹلیہ کے ارتھ شاستر کے باب اول کا ساتواں جزو بابت نیک بادشاہ کا دستور حیات۔) ۱۸

### جزو ۸ : منترپوں کا نقشہ

بھارو واج کا کہنا ہے کہ ”راجہ اپنے ہم سبق لوگوں میں سے منتری بنائے، کیونکہ ان کی دیانت اور لیاقت پر ذاتی واقفیت کی بناء پر اعتبار کیا جاسکتا ہے۔  
وفاکش کہتا ہے ”نہیں، کیونکہ وہ اس کے ساتھ کے کھیلے ہوئے بھی ہوتے ہیں، اس لیے اس سے جلیں گے، مگر وہ ان لوگوں کو منتری بنا سکتا ہے جن کے ساتھ اس کی رازداری ہو۔ مشترک عادات اور مشترک عیبوں کی بناء پر وہ اسے نقصان پہنچانے سے بچیں گے تاکہ وہ بھان کی پردہ پوشی کرے۔“

پراشتر کہتا ہے ”یہ خوف تو دونوں جانب موجود ہوگا، اور بھانڈا پھوٹنے کے خوف سے راجہ اُن کی بھلی اور بُری سب طرح کی باتیں ماننے پر مجبور ہوگا۔

”اتنے سارے لوگوں کے قابو میں رہ کر جو اس کے رازوں کے واقف ہوں، راجہ شرمسار رہے گا۔ لہذا وہ ایسے لوگوں کو منتری بنائے جو اپنے کو اس کا وفادار ثابت کر چکے ہوں اور جان جو کھوں میں ساتھ دے چکے ہوں۔“

پشون کہتا ہے ”نہیں، کیونکہ یہ تو صرف وفاداری ہوئی، عقل و فراست (بھگن) اور چیز ہے۔ وہ ان لوگوں کو منتری کے منصب پر فائز کرے جو مالی معاملات میں مقررہ محمول یا اس سے بڑھ کر وصول کر کے دکھا چکے ہوں اور اپنی اہلیت ثابت کر چکے ہوں۔“

کوٹھر پنڈت کہتا ہے ”نہیں، کیونکہ ان لوگوں میں دوسری صلاحیتوں کی کمی ہوگی جو وزیر کے لیے ضروری ہیں۔ لہذا وہ ایسے لوگوں کو وزیر بنائے جن کے باپ دادا پہلے وزیر رہ چکے ہوں۔ ایسے لوگ کھلی باتوں سے واقف ہونے اور راجہ سے تدبیر متعلق کی بناء پر اگر

ناراض بھی ہوئے تو اسے دھوکا نہیں دیں گے اور ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔ ایسی وفاداری جانوروں میں بھی پائی جاتی ہے۔ مثلاً گائیں اجنبی گائیوں سے الگ رہتی ہیں۔ اپنے جانے پہچانے گٹے سے مل کر رہنا پسند کرتی ہیں۔“

وات و یادہ کہتا ہے، نہیں، کیونکہ ایسے لوگ بادشاہ پر پورا قابو حاصل کر کے، خود بادشاہ کا انداز اختیار کر لیتے ہیں۔ لہذا وہ ایسے نئے لوگوں کو وزیر بنائے جو سیاست میں ماہر ہوں۔ ایسے نئے لوگ ہی راجہ کو راجہ سمجھیں گے اور اس سے بگاڑنا پسند نہیں کریں گے۔  
 باہنشتی کا جابا کہتا ہے کہ چونکہ جو شخص صرف نظری علم رکھتا ہو اور عملی سیاست کے تجربے سے عاری ہو۔ وہ اپنے کام میں سخت غلطیوں کا مرتکب ہو سکتا ہے لہذا وہ ایسے لوگوں کو وزیر بنائے جو اعلیٰ خاندان کے ہوں، صاحب فراست ہوں، نیک نیت اور وفادار ہوں۔ خلاصہ یہ کہ وزیروں کا تقرر سر اسرار و صاف کی بنا پر ہونا چاہیے۔“

کونٹیلیہ تاہد کرتا ہے کہ یہ بات درست اور سامع ہے۔ آٹھی کی لیاقت کا پتہ اس کے کام سے جلتا ہے اور دوسروں کے ساتھ مقابلے سے عیاں ہوتا ہے۔  
 ہر ایک کے کام کی مناسب تقسیم اور تقرر کے مقام اور وقت کے تعین کے بعد ایسے ہی لوگ مشیر نہیں بلکہ وزیر بنائے جائیں گے۔“

### حصہ ۹ : مشیروں اور حکمرانوں کا تقرر

مقامی، اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھنے والے، ذی اثر، فنون میں تربیت یافتہ، دور اندیش، عاقل، اچھے حافظے کے مالک، بھری، خوش گفتار، باہنر، ذہین، پرورش باوقار، با تحمل، پاکیزہ کردار، پسندیدہ، وفاداری میں پکے، مثال، مشور کی عادت، اور متلون مزاجی سے بری، بامروت اور ایسی تمام باتوں سے پاک جن سے تشدد اور عداوت پیدا ہوتی ہے۔ یہ ہیں خصوصیات اس شخص کی جسے وزارت کے منصب پر فائز کیا جائے۔  
 جن میں مذکورہ بالا خصوصیات میں سے آدھی یا ایک جو تعالیٰ پائی جائیں وہ اوسط یا اولیٰ

سے گہرے: باہنشتی پتر (اندر) ملے اشوک کی بکریں۔ آئندہ پھول کا نشان پڑے۔ اسی کی علامت ہوگا کہ عبارت اشوک کی بکریں ہے۔ (ج)

درجے کے سمجھ جائیں گے۔

ان خصوصیات کے ضمن میں ملکی اور باہر ہونے کی تصدیق باوثوق لوگوں سے کرائی جائے گی، تعلیمی استعداد کو مناسب، استعداد کے اساتذہ برکھیں گے، نظروں، علم اور تجربہ، دور اندیشی، دانش اور پسندیدہ اطوار کی جانچ کارکردگی سے ہوگی، خوش گفتاری، ہنرمندی اور ذہانت کی تیز رفتاری سے بیان سے ظاہر ہوگی، تحمل، جوش و ہلا اور مشکلات میں ثابت قدمی، نیک چلنی، دوستانہ رویہ اور وفا شعار میل جوڑا سے دریافت ہوگی، کردار، قوت، اصحت و تندرستی، دتوں سے بڑی ہونے کا پتہ قریبی دوستوں سے چلے گا، دوستانہ اور فیاضانہ طبیعت کا اندازہ ذاتی تجربے سے ہوگا۔ راجہ کے کام ظاہری بھی ہو سکتے ہیں، خفیہ بھی اور بعض اوقات وہ قیاس سے بھی کام لے گا۔

جو کچھ وہ دیکھتا ہے وہ ظاہر، آشکار ہے، جو دوسرے اس کو بتائے، وہ پوشیدہ معلومات ہوگی اور جو کچھ ہوا یا جو کچھ ہوا اس کو دیکھ کر نتیجہ اخذ کرنا استدلال یا قیاسی علم ہے۔

جو نوسب باتیں ایک ساتھ واقع نہیں ہوتیں اور ایک جگہ پر بھی نہیں ہوتیں بلکہ مختلف مقامات پر ہوتی ہیں، اس لیے راجہ مختلف اوقات میں اور مختلف مقامات پر حسب ضرورت دزیر مقرر کرے گا۔ یہ تھا خیر لوں کا کام۔

جس کے گھرنے کی اچھی شہرت ہو، جو دید اور انگ اچھی طرح پڑھے ہوئے ہو، قدرتی یا اچانک رونما ہونے والی علامات کو تازہ کرنے اور سمجھنے کی مہارت رکھتا ہو۔ کاروبار حکومت کی بابت خاطر خواہ علم رکھتا ہو، فرماں بردار ہو اور رسوم و کثارت ادا کر کے نظری یا انسانوں کے آئندہ حادثات کی روک تھام کر سکتا ہو جس کے طریقے انفرادیت میں بتائے گئے ہیں، اُسے راجہ اپنا خاص پدمت مقرر کرے گا اور جس طرح جیلا گرو کی اور بیٹا باپ کی اور نوکر آقا کی اطاعت کرتا ہے اس طرح اس کی اطاعت کرے گا۔ وہ کھڑی

جنھیں برہمن تربیت دیں، جو اچھے مشیروں کے مشوروں سے تاثر قبول کریں، اور شاستروں کے احکام پر چلیں ان پر کوئی قابو نہیں پاسکتا، اور وہ ہتھیاروں کے بغیر

بھی نعمیات ہو سکتے ہیں۔

### جزو ۱۰ : منتر یوں کے کردار کی پرکھ

اپنے مہانتری اور بڑے پردہ پہننے والی مدد سے راجہ اپنے وزیروں کو لالچ دلا کر اپنے وزیروں (امایتوں) کے کردار کا پتہ چلائے گا جنہیں مختلف شعبوں میں مقرر کیا گیا ہوگا۔

مثلاً راجہ اپنے پردہت کو برطرف کر دے گا کیونکہ وہ کسی ذات باہر کے آدمی کو وید پڑھانے کا حکم ماننے سے انکار کرے گا یا ایسی قربانی کی رسم میں جسے بظاہر ذات باہر کا آدمی (اجایا) ادا کرنے والا ہو، شرکت یا قائم مقامی کرنے پر تیار نہ ہو گا۔ تب وہ پردہت اپنے غبروں کے ذریعے جو ہم سبق شاگردوں کے بھیس میں ہوں گے ہر وزیر کو قسم دے کر اس طرح اُکسائے گا کہ ”راجہ بے دھرم ہے۔ کیوں نہ ہم اس کی جگہ کسی دھرماتما کو گدھی پر بٹھائیں جو نیک ہو، اس راجہ کے گھرانے سے ہو یا قید میں پڑا ہو، یا اس پاس کے کسی راجہ کو لائیں جو اسی کا ہم نگو ہو اور اپنی ذات سے پوری طرح اہل ہو، یا کسی قبائلی سردار کو یا کسی معمولی آدمی ہی کو کیوں نہ اوپنچے رتے پر پہنائیں۔ ہم سب تو اسی خیال کے ہیں، تم کیا سمجھتے ہو؟“

اگر کوئی ایک یا سب وزیر اس سازش میں شرکت سے انکار کریں تو وہ نیک چلن سمجھے جائیں گے۔ اسے کہتے ہیں دھرمی ترغیب۔

فوج کا کماندار ناقص یا ناجائز اشیاء وصول کرنے پر غبروں کے ذریعے، جو ہم جماعت طالب علموں کے بھیس میں ہوں گے، ہر وزیر کو اُکسائے گا کہ راجہ کو قتل کر دیں تو بڑی دولت ہاتھ آئے گی اور ہر وزیر سے پوچھے گا ”ہم سب تو یہی چاہتے ہیں، تم کیا کہتے ہو؟“ اگر وہ انکار کریں تو نیک چلن سمجھے جائیں گے۔ اسے مالی ترغیب کہتے ہیں۔ ایک مختصر مروت جو پارسان کر عمل میں پڑا مان رکھتی ہوگی، باری باری ہر بڑے وزیر کو اُکسائے گی کہ رانی مجھے بہت پسند کرتی ہے اور کسی ترکیب سے تجھے اپنے محل میں بلانے کی سوچ رہی ہے۔ اس بہت سی دولت بھی ہاتھ لگنے والی ہے۔

”امایت“ وزیر کے لیے ہیں، آگاہ اور دوسرے ارکان دولت کے لیے ہیں۔ ج

اگر وہ اس تجربہ کو رد کر دیں تو نیک چلن ہونگے۔ اسے کہتے ہیں آشنائی کا لاپرواہ۔ کسی بیماری کی کشتی میں بیٹھ کر نہانے کے ارادے سے کوئی ایک وزیر دوسرے وزیروں کو اپنے ساتھ آنے کی صلاح دے گا خطرے کا احساس کر کے راجا ان سب کو گرفتار کر لے گا۔ اب ایک تجربہ جو ناچلنا بن کر جسے ناحق قید کر دیا گیا تھا، ہر وزیر کو جسکی دولت اور منصب چھین گیا ہے، یہ کہہ کر اُسے لگا کر ”راجہ بر عقل کی راہ پر چل پڑا ہے۔ آذاسے ٹھکانے لگا کر کسی اور کو راج پات دلائیں۔ سب کا یہ خیال ہے تم بتاؤ؟“

اگر وہ ماننے سے انکار کریں تو نیک چلن میں۔ یہ ہے خوف کے ذریعے ترغیب۔ ان آزمائے ہوئے وزیروں میں سے جن کی مذہبی ترغیب کے ذریعے آزمائش کی گئی، دیوانی اور فوجداروں عدالتوں میں متعین ہونگے جنہیں مالی لاپرواہیہ ذریعے آزمایا گیا، مالیات کے محفل اور عہدہ مقرر ہوں گے جنہیں آشنائی کی ترغیب کے ذریعے آزمایا گیا۔ وہ عمل کے اندر اور باہر تفریح کا ہوا، وہاروں کے نگران مقرر ہوں گے جنہیں خوف دلا کر آزمایا گیا راجہ کے قرب میں مقرر کئے جائیں گے اور جنہیں ہر طرح آزمایا گیا ہو گا وہ فتری نہیں گے جو ان میں سے ایک آزمائش میں بدخواہ ثابت ہوں وہ کانوں، عامی لکڑی اور ہاتھوں کے جنگل اور کارخانوں میں لگائے جائیں۔

یہ گردن کا قول ہے کہ آزمائش کی روشنی میں راجہ ان لوگوں کو عہدے دے گا جو مذہبی، مالی اور آشنائی کی ترغیب سببے مانع نکلیں گے۔ کوئی کہتا ہے کہ اس سلسلے میں راجہ ہرگز رانی کی ذات کو ملحوظ نہ کرے۔ یہ گویا ستم ہے پانی میں نہر گھوننا ہو گا۔

بعض اوقات تجربہ مند اخلاقی روگ پر اثر نہیں کرتا۔ سو بیروں کا من چاہے فطرۃ مضبوط ہو، اگر ایک دفعہ چار مذکورہ ترغیبات کے ذریعے ہلا دیا جائے تو اپنی اصلی حالت پر پوری طرح واپس نہیں آئے گا۔

لہذا راجہ چار قسم کی آزمائشوں کے لیے دوسرے چار بیرونی ذرائع کو کام میں لائے۔

۱۔ سمن دی راستہ پر جانے والے تاجر سے سمن دلا کر ”پرواہن“ کشتیوں میں بھجوا کر دے،

(اثر آدمیانی سوتر کی تشریحات ص ۱۳۴)

## جزو ۱۱، مخبری کا جلال

اپنے وزیروں کی کونسل کی مدد سے جو خبروں کے ذریعے آنے لگے چاچکے ہوں، راجہ اب خود اپنے خبروں کی بھرتی کرے گا۔ یہ بناوٹی جیلوں، جوگیوں، عام گھرداروں، تاجروں، تپتہ کرنے والے سادھوؤں، طالب علموں یا ہم سبقوں، پھیلے بد معاشوں، زہر دینے کے ماہروں اور فقیر نیوں کے پیس میں کام کریں گے۔

بناوٹی جیلوں سے بنایا جائے گا جو دوسروں کے سن کا بھید ہانے کی صلاحیت رکھتا ہو گا۔ ایسے شخص کو نقد انعام اور رتبہ کی آس دلا کر وزیرانہ سے کہے گا "تیرا راجہ کے اور میرے ساتھ بچن ہے کہ تو ہر قسم کی شرارت کی اطلاع جس کی بھٹک تو دوسروں میں پائے نہیں دے گا۔"

جوگی سے مراد سدھا ہوا جوگی جو دورانیش اور پاکہاز ہو۔ یہ مخبر بہت سی رقم اور بہت سے چیلے ساتھ لے کر کھیتی باڑی، گلہ بانی یا بیوپار کرے گا، جس کے لیے اسے زمین دی جائے گی، باس سے جویانہ ہوگی اس سے وہ اپنے جیلوں کا خرچ اٹھائے گا اور ان میں سے ایسوں کو جو کمانے کا شوق رکھتے ہوں مخبری پر لگائے گا اور ہر ایک کو ہدایت دے گا کہ اسے راجہ کے مال میں کس قسم کی خیانت یا خورد برد کا پتہ لگاتا ہے۔ اور جب وہ اپنی اجسرت لینے آئیں تو خبر ساتھ لائیں۔ سب جوگی جو اس قسم کے کام چر مقرر ہوں گے علیحدہ علیحدہ اپنے اپنے جیلوں کو اس طرح کی باتوں کے کھوج کے لیے بھیجیں گے۔

کوئی کاشت کار جس کا کام چھوٹ گیا ہو، لیکن دورانیش اور سچا ہو، وہ گھردار مخبر کہلاتا ہے۔ اسے زمین دی جائے گی جس پر یہ کاشت کرے گا اور اپنے ساتھ دوسروں کو اسی طرح کام پر لگائے گا جیسے ادبربیان ہوا۔ بیوپاری مخبر وہ ہے جس کا کام ٹھپ ہو گیا ہو۔ لیکن دورانیش ہو اور قابل اعتبار ہو۔ اسے بھی اپنا کام جاری رکھنے کے لیے اس متعدد سے زمین ملے گی۔

سرمثلاً یا جنادھاری سادھو جو روزی کمانے پر تیار ہو وہ مخبر چھسوی ہو گا۔ اس کے گرد بھی بہت سے چیلے ہوں گے اور سب سبق کے آس پاس ڈیرا ڈال کر رہیں گے

اور ظاہر کریں گے کہ وہ تھوڑی سی بہتری اور گھاس پھوس پر گزاران کرتے ہیں۔ وہ بھی مہینے میں ایک بار یا ایک مہینہ بیچ مگر خفیہ طور پر اپنی پسند کی خوراک کا ذخیرہ رکھیں گے۔

یو پاری خمبر اس کے چیلے بن کر اس کی پوجا اور سیوا کریں گے اور ظاہر کریں گے کہ وہ بڑی کرامات والا ہے۔ اس کے دوسرے ساتھی چاروں طرف چرچا کریں گے کہ سادھو میں بڑی مافوق الفطرت صلاحیتیں ہیں۔

جو لوگ اس کے پاس مستقبل کا حال جاننے کے لیے آئیں گے ان کو وہ ہاتھ دیکھ کر ان کے حالات بتائے گا، جن کی بابت اس کے چیلے اسکو اشارے کرتے جائیں گے اور وہ اعلیٰ طبقے کے لوگوں کا حال بتائے گا، مثلاً یہ کہ فلاں کام میں تھوڑے سے فائدے کی امید ہے یا آگ لگنے کا ڈر ہے یا ڈاکوؤں سے کھٹکا ہے، باغیوں کے قتل، پھلے لوگوں کے انعام پانے کا ذکر، بیرونی معاملات کے بارے میں پیشین گوئی مثلاً فلاں بات آج ہوگی، فلاں کل، ادریہ کر راج کیا کرنے والا ہے۔ اس کے چیلے اس کی ہاں میں ہاں ملاتے جائیں گے۔ وہ راج کی طرف سے بعض لوگوں کے لیے بہادری دور اندیشی، خوش کلامی، اے انعام اور بعض انسروں کے تبادلے کی بھی پیشین گوئی کرے گا۔ راجہ کے فخری اس، اے پیشین گوئی کے مطابق عمل کر کے انھیں سچا ثابت کر دیں گے اور وہ ان لوگوں کو جنھیں کوئی واجیو شکایت ہو انعام و اکرام سے خوش کر دے گا اور جو بلا وجہ کبیدہ خاطر اور شر پر آمادہ پلٹے جائیں انھیں چپکے ہی چپکے سزا دلوا دے گا۔

یہ راجہ کی بخششوں، اور عزت افزائیوں سے سرفراز جاسوسوں کے یہ پانچوں حلقے اُس کے ملازمین کے کردار کو پرکھیں گے۔

### جزو ۱۲: مجبوری کا نظام چلتے پھرتے جاسوس

وہ تیم لاء وارث، جن کا خرچ لازمی طور پر سرکار کو اٹھانا ہے، انھیں دنیا (علم) دست شناسی، جادو ٹوٹوں، مختلف دھماکے طریقوں، ہاتھ کی سفائی کے تماشے دکھانے اور علامتوں بشارتوں کو پڑھنے کی تربیت دی جائے گی۔ یہ شگرد جاسوس کھلائیں گے

یا ایسے جاسوس جو لوگوں میں گھل مل کر معلومات حاصل کریں گے۔

ایسے نڈر لوگ جو جان پر کھل کر مہیوں سے بھڑ جائیں یا تیروں سے لڑ جائیں، جانناز جاسوس کہلاتے ہیں۔

جو لوگ ماں باپ کی اطاعت سے بالکل آزاد ہو چکے ہوں اور بالکل سخت دل بن چکے ہوں، زیر خورانی کرنے والے جاسوس (رمد) کہلاتے ہیں۔

کوئی برہمن ذات کی بیوہ جو بڑی چا تر تیز طراز ہو اور کھانا چاہتی ہو، سنیا سن بلوس ہوگی۔ اسے راجہ کے محل میں رہنے کی عزت ملے گی اور وہ راجہ کے وزیروں کے گھروں میں جایا آیا کرے گی۔

سرمنڈی عورتیں اور شودر ذات کی عورتیں بھی اسی زمرے میں آتی ہیں۔ ان جاسوسوں میں سے جو اچھے گھرانے کے ہوں گے، وفادار قابل اعتماد، اپنے اپنے کاموں میں پوری طرح تربیت یافتہ ہوں گے اور کئی زبانیں اور کئی قسم کے ہنر جانتے ہوں گے۔ انھیں راجہ اپنی راجدھانی کے اندر اپنے وزیروں، پجاریوں، فوجی کمان داروں، راجیکار، حاجب، محلدار، منصف، رکابدار، افسر مل، کمشنر، کوتوال، حاکم شہر، منتظم کاروبار، منتظم کارخانہ جات، مشینوں کی منڈی کے ارکان، مختلف شعبے کے سربراہوں، محلات کے داروغہ، سعادوں کے محافظ، جنگلات کے نگراں وغیرہ کی نقل و حرکت پر نظر رکھنے پر مامور کرے گا۔

جاں باز جو شاہی چھتر برداری، کنش برداری، پنکھا برداری جیسے کاموں پر لگے ہوں یا شاہی تخت، شاہی رتھ اور دوسری سواروں کی دیکھ بھال پر مامور ہوں، وہ ان عہدہ داروں کے پبلک برٹاڈ پر نظر رکھیں گے۔

شاگرد جاسوس، جاننازوں کی حاصل کردہ معلومات کو جاسوسی کے مرکزی ادارے تک پہنچائیں گے۔

زیر خورانی کرنے والے، جیسے کہ آچار مر بے بنلنے والے، باورچی، حمامی، حجام، قریش، مائیشے، سقے، کپڑے بنے ہوئے ملازم، بولنے، بھاٹ، کلاکار، بہروپئے رقص، گیتے، سازندے، مسخرے، نیز عورتیں یہ سب عہدہ داروں کی نجی زندگی



پر نظر رکھیں گے۔ ان کی حاصل کردہ اطلاعات بھکاریوں پہنچائیں گی۔  
ادارہ جاسوسی کے افسران اشاروں یا تحریر کے ذریعے اپنے جاسوسوں کو (ان خبروں کی تصدیق کے لیے) روانہ کریں گے۔

مرکزی ادارہ اور چلتے پھرتے جاسوس ایک دوسرے سے بالکل واقف نہیں ہوں گے۔

اگر کسی بھکارن کو دروازے پر روکا جائے گا تو دربان، بنے ہوئے ماں باپ دستکار عورتیں، درباری بھاٹ یا طوائفیں سازوں کو لے جانے کے بہانے یا خفیہ تحریر کے ذریعے یا اشارات سے خبر کو صحیح جگہ تک پہنچا دیں گے۔  
(ادارہ جاسوسی کے مخبر کسی بہانے بھاٹک باہر جاسکتے ہیں مثلاً یہ کہ عرصہ سے بیمار ہیں، دورہ پڑا ہے، یا کہیں آگ لگی ہے یا زہر کا اثر ہو گیا ہے یا برطرف کر دیے گئے ہیں۔ اگر اطلاع کی تینوں ذرائع سے تصدیق ہو جائے تو اسے مصدقہ سمجھا جائے گا۔ اگر تینوں ذرائع سے ملنے والی اطلاعات میں اکثر و بیشتر فرق پایا جائے تو متعلقہ مجنوں کو یا تو خفیہ طور سے سزا دی جائے یا برطرف کر دیا جائے۔ وہ جاسوس جن کا ذکر باب چہارم میں ہے وہ ابھی یعنی بیرونی راجاؤں سے تنخواہ پائیں گے جن کے ہاں ملازم رکھوائے جائیں گے، لیکن جب وہ ڈاکوؤں وغیرہ کو پکڑوانے میں دونوں راہدہانیوں کی مدد کریں تو دونوں طرف سے تنخواہ پائیں گے۔

بلاجن کے بال بچوں کو یہ خیال بنایا جائے انھیں دونوں راہدہانیوں سے تنخواہ ملے گی اور دشمن کے مامور کردہ سمجھے جائیں گے۔ ان کے چال چلن کا پتہ انہی کے ہم پیشہ لوگوں کے ذریعے چلایا جائے گا۔

چنانچہ جاسوس دوسرے راجاؤں پر بھی مامور کیے جائیں گے جو دشمن یا حلیف یا غیر جانبدار ہوں اور کم درجے کے ہوں یا ہم رتبہ ہوں۔ اور ان کے ہمارے حکموں پر بھی۔

۱۔ انگریزی ترجمہ میں بہت اکثر گنجلک ہوئی ہے کیونکہ ان میں سے عبادت تہذیب کا ذکر تشریح  
۲۔ بریکٹن مہابن انگریزی متن میں شاید سزا سے بچنے کے لیے (انگریزی مترجم کا حاشیہ ہے۔ مکرزین  
قیاس نہیں، مراڈمیر پنہانے کے لیے موقع سے قرار دے۔ ۱۷۰

کڑا، بونا، زرخا، ہنر مند عورت، گونگا بچہ ذاتوں کے مختلف لوگ اُن کے گھروں میں جبری کریں گے۔

یوہاری جاسوسی قلموں کے اندر، سیاسی بیراگی قلموں کے آس پاس، کاشتکار مضافات میں چرواہے سرحدوں پر جنگل کے باسی جنگلی قبائل کے سوار اور بجاری جنگلوں میں دشمن کی حرکات کا پتہ لگائیں گے۔ اور یہ سب لوگ خبریں پہنچانے میں بڑی پھرتی سے کام لیں گے۔

مقامی جاسوس، بیرونی جاسوسوں کا بھی کھوج لگائیں گے۔ ہر جاسوس اپنے ہم پیشہ جاسوس کو تالے گا۔ مرکزی ادارہ تمام جاسوسوں کی کارروائی کا تحرک ہوگا۔ وہ سردار جن کے مخالفانہ ارادوں کی اطلاع جاسوسوں کے ذریعے ملے گی راج کی سرحدوں پر لے جا کر رکھے جائیں گے تاکہ دشمن کے جاسوسوں کو مارنے کا موقع دیا جاسکے

### جزو ۱۳۔ جاسوسوں کی زندگی

اپنے وزیر اعظم (مہاشتری) پر جاسوس بٹھا کر، راجہ اب اپنی شہری اور دیہی آبادی کی نگرانی کے لیے جاسوس مقرر کرے گا۔

شاگرد جاسوس، دو مخالف فریقوں میں بٹ کر یا ترا کے مقلدات (تیرتھوں) اور مجمع کی دوسری جگہوں پر، دکانوں میں، اداروں میں جھگڑے کھڑے کر دیں گے مثلاً ایک کہے گا ”راجہ کے گن بڑے اچھے سنے گئے ہیں۔ وہ ایسا نہیں جو شہریوں اور دیہاتیوں پر ظلم توڑے اور بڑے بڑے ٹیکس یا جرمانے لگائے“

ایک دوسرا جاسوس اس کی بات کاٹ کر بولنے لگا ”پیلے مزاج اور افزائشی تھی اور جیسا کہ کہاوت میں ہے، بڑی پھلی چھوٹی پھلیوں کو نکل جاتی تھی۔ تب لوگوں نے حنوکو اپنا راجہ بنایا اور اپنے آگائے ہوئے غلے کا چٹا اور تجارتی مال کا دسواں حصہ شاہی خسراج کے طور پر اُس کی نذر کیا۔ اُس کے عوض راجاؤں نے اپنی رعیت کے تحفظ کی ذمہ داری لی، اور سوائے اس صورت میں کہ کسی نے منصفانہ سزا اور

منصفانہ ٹیکس کے اصول کی خلاف ورزی کی ہو، رعیت کے گناہوں کے خود جواب دہ بنے۔ تو اب سنیاسی بھی اپنی فصل کا چٹا حصہ راجہ کو دیتے ہیں یہ سمجھ کر یہ اس کا حق ہے جس نے حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ راجہ کی ذات میں آمد (جو بخش کر نہ والا ہے) اور تم (جو سزا دینے والا ہے) دونوں کے منصب یکجا ہو گئے ہیں اور وہی ظاہری صورت میں سزا اور جزا دینے والا ہے۔ لہذا جو کوئی راجہ کا مان نہ کرے وہ سزا کا مستحق ہے۔ راجہ سے بیرہنیں رکھا جاسکتا۔

یہ باتیں راجہ کے بارے میں مخاف باغیوں کی زبان بند کرنے کے لیے کہی جائیں گی۔ سونہ سے جاسوس اور جہاد ہاری جاسوس پتہ چلائیں گے کہ ان لوگوں میں اطمینان ہے یا بے اطمینانی جو راجہ کے تختے ہوئے غلے، مویشیوں اور مال پر پل رہے ہیں اور ان میں جو یہ چیزیں بادشاہ کو اچھے اور بُرے وقت میں نذر کرتے ہیں، راجہ کے رشتہ دار کو جو کسی بات پر دلبرداشتہ ہو اور باغی اضلاع کو قابو میں رکھتے ہیں اور کسی بیرونی راجہ یا دشمنی قبیلے کے حملے کو پسپا کرنے میں بھی مددگار ہوتے ہیں۔ یہ لوگ جتنے مطمئن نظر آئیں اتنے ہی اعزاز و اکرام کے مستحق ہوں گے۔ اور وہ جو نا مطمئن ہوں، انھیں تالیف قلب کے لیے انعام سے نوازا جائے گا یا ان کے درمیان پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی جائے گی، تاکہ وہ ایک دوسرے سے یا بیرونی دشمنوں یا قبیلوں یا کسی متوجہ شدہ راجہ یا حکمران سے بے تعلق ہو جائیں۔ یہ ترکیب کار گر نہ ہو تو انھیں جبراً انے اور ٹیکس جمع کرنے پر لگا دیا جائے تاکہ لوگ ان سے بے مل ہو جائیں۔ جن کے دلوں میں عداوت بھری ہو انھیں یا تو پھپھچاے کیفر کردار تک پہنچا دیا جائے یا پورے ملک کو ان کے خلاف بھڑکا دیا جائے۔ یا ان کے بیوی بچوں کو یرغمال بنا کر خود انھیں کٹاؤں (کٹاؤں کا خالوں) میں رہنے کے لیے بھیج دیا جائے تاکہ دشمنوں کو پناہ نہ دے سکیں۔

جو دل جلتے ہوں، ہوس میں مبتلا ہوں یا خوف زدہ ہوں یا راجہ سے نفرت کرتے ہوں وہی دشمن کے آلہ کار بن سکتے ہیں، جو تفسیوں تعبیر تانے والوں کا بھیس بھرے جاسوس ایسے لوگوں کے آپس کے اور دشمن کے ساتھ گٹھ جوڑ کا سراغ لگائیں گے۔

نہ تو اپنی لاپسٹھ کا چٹا حصہ دان کرتے ہیں (میرزا)

جو مطمئن ہوں انھیں انعام و اکرام سے نوازا جائے، اور جو بگڑے دل ہوں، ان سے تالیف قلب یا انعامات کے ذریعے، در نہ ان میں پھوٹ ڈال کر، یا تعزیر کے ذریعے بننا جائے۔

\* چنانچہ راجہ اپنی عملداری میں مختلف موافق و ناموافق، زبردست اور کمزور گروہوں پر نظر رکھے گا تاکہ بیرونی دشمن کی سازش کا تدارک ہو سکے۔

جزو ۴۔ دشمن کی عملداری میں گروہوں کو توڑنا

اپنی عملداری کے اندر مختلف گروہوں کو قابو میں رکھنے کی بحث ہو چکی ہے بیرونی اور داخلی میں اس طرح کے حربوں کا ذکر باقی ہے۔

وہ جن کے ساتھ بڑے بڑے انعامات کے وعدے نہ کیے گئے ہوں، وہ جن کے کالیہ یا کارناموں کو نظر انداز کر کے دوسروں کو فوقیت دی گئی ہو، وہ جو دیاریوں کے ہاتھوں ٹنگ ہوں، وہ جنہیں بلا کر ذلیل کیا جائے، وہ جنہیں شہر بدر کر کے سرگرواں رکھا جائے، وہ جو بہت سا سرمایہ لگانے کے باوجود خاطر خواہ نفع حاصل نہ کر سکے ہوں، وہ جو اپنے اختیار کو استعمال کرنے یا اپنی درانت پر قبضہ کرنے سے روک دیے جائیں، وہ جو سرکاری منصب سے معزول یا معطل کر دیے جائیں، وہ جنہیں ان کے ہی اپنے عزیزوں نے بے دخل کر دیا ہو، وہ جن کی عورتوں کے ساتھ زبردستی کی گئی ہو، وہ جو قید میں ڈال دیے جائیں، وہ جنہیں خفیہ طور پر سزا دی جائے، وہ جنہیں ان کی حرکتوں پر دھکی دی گئی ہو، وہ جن کی جائیداد ضبط کر لی گئی ہو، وہ جو عرصے تک قید رہے ہوں، وہ جن کے عزیزوں کو دس نکالا دیا گیا ہو، اس طرح کے سب لوگ بھڑکے ہوئے گروہ میں شامل ہیں۔

وہ جو اپنے ہی ہاتھوں مصیبت میں پڑا ہو، وہ جس نے خود (راجہ کو) ناراضگی کا موقع دیا ہو، وہ جس کی بد اعمالیاں کھل کر سامنے آ گئی ہوں، وہ جو کسی دوسرے کو اپنے عیسے کیے پر سزا ملتی دیکھ کر چونک گیا ہو، وہ جس کی زمین ضبط ہو گئی ہو، وہ جس کے جذبہ بغاوت کو سمجھتی سے پایا گیا ہو، وہ جس نے سرکاری شعبوں کی افسری میں بڑا مال مارا ہو، یا وہ جو ایسے کسی مالدار کے رشتے دار یا وارث کی حیثیت سے اس کی دولت پر دانت دکھاتا

ہو، وہ جسے راجہ ناپسند کرتا ہو اور وہ جو خود راجہ سے متنفر ہو، یہ سب لوگ سراسیمہ گودہ کے لوگ کہلا ئیں گے۔

وہ جو مفلس ہو گیا ہو، وہ جس نے بڑی دولت کھوئی ہو، وہ جو کنبوس ہو، وہ جس کے نفس میں شربہ ہو، اور وہ جو خطرناک کاروبار میں پڑ گیا ہو۔ یہ سب ہوس کا گردہ میں آتے ہیں وہ جو آسودہ خاطر ہو، وہ جو اعزاز کا دلدادہ ہو، وہ جو اپنے ہجشم کے اعزازات نہ دیکھ سکے۔ وہ جسے شام بھجا جائے۔ وہ جو بہت جو شیلہ اور منچلا ہو، وہ جو بے دھڑک اور جلد باز ہو، اور وہ جو اپنے انماٹے پر قناعت نہ کرے، ایسے سب لوگ ”گھنڈی“ یا سر پھرے گردہ میں آ جاتے ہیں۔

ان میں سے وہ جو کسی دھڑے سے وابستہ ہو اسے سر منڈے اور ٹٹا دھاری ٹاسکا بھر کا کسارتش برآمدہ کریں گے۔ مثلاً دلبرداشتہ دھڑے کو یہ کہہ کر توڑا جاسکتا ہے کہ ”جس طرح مست ہاتھی جس پر نشے میں دھت مہادت بیٹھا ہو ہر چیز کو روندتا چلا جاتا ہے اس طرح یہ راجہ جو علم سے بے بہرہ ہے، اندھا دھند شہریوں اور دیہاتیوں پر ظلم ڈھار رہا ہے اسی کا علاج یہی ہے کہ اس کو کسی اور ہاتھی سے جڑ دیا جائے۔ لہذا صبر کو اور دیکھتے رہو۔

اس طرح جو کتنے لوگوں کو یہ کہہ کر رام کیا جاسکتا ہے کہ ”جس طرح چھپا ہوا سانپ براس جیز پر ٹنک مارتا اور زہر چھوڑتا ہے جس سے اسے خوف ہو، اسی طرح یہ راجہ جسے تجھ سے خوف ہے اپنے فیظ و غضب کا زہر تجھ پر بھوڑے گا۔ لہذا تم جان بچا کر کہیں اور چل دو تو بہتر ہے۔

اس طرح عزیمت والے لوگوں کو یہ کہہ کر اپنا یا جاسکتا ہے کہ ”جس طرح کتے پالنے والوں کی گلے کتوں کو ددھ دیتی ہے، برہمن کو نہیں دیتی، اسی طرح یہ راجہ بھی ان لوگوں کو دیتا ہے جو حملہ مندی، دور اندیشی، خوش گفتاری اور بہادری سے عاری ہوں، ان کو نہیں جو اعلیٰ کردار رکھتے ہوں، تو بس دوسرے راجہ سے تعلق پیدا کرو جو آدمیوں کی پہچان رکھتا ہے۔

اسی طرح خود دوسرا انسان کو یہ کہہ کر درغلایا جاسکتا ہے کہ ”جیسے چنڈالوں کے

تالاب سے چندال ہی پانی پلا سکتے ہیں دوسرے نہیں، اس طرح یہ کینڈہ راجہ بھی کینوں کو نوازتا ہے آریہ پشوروں کو نہیں۔ تو تم اس دوسرے راجہ سے میل پیدا کرو جو آدمیوں کی شناخت رکھتا ہے۔

\* جب یہ سب لوگ جاسوسوں کے کہنے پر چلنے کی ہامی بھریں تو جاسوس اُن سے قہما دھرمی کرانے کے بعد مل کر ایک جھٹا بنائیں۔

دشمن راجہ کے دوستوں کو بھی اس طرح انعام و اکرام کا لالچ دے کر توڑا جاسکتا ہے، اور کٹر مخالفوں کو آپس میں پھوٹ ڈلو کر، یا دھمکیاں دے کر اور ان کے راجہ کے صیب جتا کر راہ پر لایا جاسکتا ہے۔

جزو ۱۵: کونسل کے اجلاس کی کارروائیاں

اندرونی اور بیرونی عناصر پر اس طرح قابو پانے کے بعد راجہ اشتہامی امور کی طرف متوجہ ہوگا۔

سو بھڑو مجھ سے بنائی ہوئی کونسل میں تمام امور خورد و خوض کے بعد طے پاتے ہیں، کونسل کی کارروائیاں خفیہ رہنی چاہئیں، جن کی بھٹک پڑے بھی نہ پاسکیں۔ کیونکہ سنا گیا ہے کہ بعض اوقات طوطوں یا میناؤں نے رازاگل دیا اور کشتوں یا دوسرے ذیل جانوروں نے بھانڈا پھوڑ دیا۔ اس لیے راجہ اچھی طرح رازداری کا یقین کر لینے کے بغیر کونسل میں لب کشائی نہ کرے۔

جو کوئی مشورہ دل کو طشت از بام کرے، اس کے ٹکڑے اڑا دیے جائیں۔

راز کے فاش ہونے کا پتہ انچپیوں، وزیروں اور سرداروں کے چہروں سے لگایا جاسکتا ہے۔ نیت کا فرق انداز کے فرق سے ظاہر ہو جاتا ہے اور انداز کا آئینہ چہرہ ہوتا ہے۔ کونسل کے معاملات کی رازداری اور جن لوگوں نے اس میں حصہ لیا ان کی نگرانی اس وقت تک جاری رکھی جائے گی جبکہ عمل درآمد کا آغاز ہو۔

بے خیال، غمخواری، سوتے میں بڑبڑانا، عشق و اشتہام اور کونسلوں کی دوسری بدحرکت عموماً راز کے افشا ہونے کا سبب بنتی ہیں۔

گھٹی طبیعت کا یا دل بھلا آدمی عموماً افشائے راز کرتا ہے۔ اس لیے مشوروں کو

رازیں رکھنے کے لیے بوری احتیاط کی ضرورت ہے۔ رازدوں کے اختا ہونے سے راجہ اور اس کے ساتھیوں کو نہیں، دوسروں ہی کو فائدہ پہنچتا ہے۔

لہذا "بھردواج کہتا ہے۔ راجہ خفیہ معاملات پر خود ہی غور کرے، کیونکہ وزیروں کے اپنے وزیر (راشیئر) ہوتے ہیں، اور پھر ان کے مشیروں کے بھی اپنے مشیر۔ اس طرح واسطہ در واسطہ راز دور تک پہنچ جاتا ہے۔

لہذا "کوئی دوسرا آدمی بادشاہ کے ارادے سے باخبر نہ ہونے پائے صرف وہی اس سے واقف ہو جن کے ذریعے سے کام کرنا ہے، وہ بھی اس وقت جب کام کا آغاز ہو یا اختتام کو پہنچے۔"

وخلال کش کا کہنا ہے کہ "کوئی تجویز جو صرف ایک آدمی کے ذہن کا نتیجہ ہو کامیاب نہیں ہو سکتی۔ راجہ کے دل میں جو ارادہ ہو اس کے کچھ چھپے اور کچھ کھلے اسباب (نتائج) ہو سکتے ہیں اور دونوں پر غور کرنا ہو گا۔ نظر سے چھپی ہوئی باتوں کو خیال میں لانا اور جو کچھ نظر آ رہا ہے اس سے صحیح نتیجہ اخذ کرنا، اور جس امر میں دو راہیں ممکن ہوں ان کے بارے میں شکوک رفع کرنا اور جلدی مشاہدے سے نکلنے کی بابت حکم لگانا یہ سب ذہن ہی حل کر سکتے ہیں۔ لہذا راجہ ایسے لوگوں کو ساتھ بٹھا کر غور و خوض کرے گا جن کی نظر اور ذہن وسیع ہو۔

وہ کسی کو حقیر نہیں گردانے گا بلکہ سب کی سُنے گا۔ عاقل آدمی پتختے کے منہ سے نکلی ہوئی معقول بات کو بھی نظر انداز نہیں کرتا۔"

پتراشر کہتا ہے کہ اس طرح دوسروں کی رائے دریافت ہوگی مگر اس میں راز داری کہاں رہی۔ وہ اپنے وزیروں کی رائے کسی ایسے امر میں طلب کرے جو اس امر کے مماثل ہو جو اس کے دل میں ہو۔ وہ کہے گا "یہ بات یوں ہے اگر ایسا ہوا تو کیا ہوگا اور ایسا ہو تو کیا کرنا چاہیے؟"

پھر وہ ان کی رائے کی روشنی میں فیصلہ کرے گا۔ اگر ایسا ہو تو مشورہ بھی مل جائے اور راز داری بھی قائم ہے۔

یہ سنا کو اس سے اختلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں "نہیں کیونکہ اگر وزیروں سے

بعید بات کے لیے رائے مانگی جائے یا کسی تکمیل شدہ یا کسی غیر تکمیل شدہ (فرضی) منصوبے کی بابت پوچھا جائے تو وہ نیم دلی سے رائے دیں گے پوری دلچسپی سے نہیں۔ یہ بہت بڑی تباہت ہے۔ لہذا وہ ایسے افراد سے مشورہ کرے جو صاحبِ اثر رائے ہوں اور جو مسئلہ درپیش ہے اس کی بابت فیصلہ کن بات کہہ سکیں۔ اس طرح مشورہ لیا جائے تو اچھی رائے بھی ملے گی اور رازداری بھی قائم رہے گی۔

جی نہیں۔ کوئلیہ اس سے اختلاف کرتا ہے، کیونکہ اس طرح تو مشاورت کا سلسلہ لاتنا ہی ہوگا۔ وہ تین یا چار منتروں سے رائے طلب کرے۔ پیچیدہ معاملات میں کسی ایک سے مشورہ شاید فیصلہ کن ثابت نہ ہو۔ تنہا ایک وزیر بے دھڑک اور ہما ہمی کے ساتھ بات کرتا ہے۔ دو سے بات کی جائے تو شاید وہ متفق لڑکے ہو کر بادشاہ کو مجبور کر دیں یا آپس میں الجھ کر معاملے کو منحرف بنادیں لیکن تین یا چار وزیروں سے بات کرنے میں ایسی صورت پیدا نہیں ہوگی، اور خاطر خواہ نتیجہ نکل سکے گا۔ چار سے زیادہ وزیر ہونے تو فیصلہ بڑی مشکل سے ہو سکے گا اور رازداری کا بھی بھروسہ نہیں ہوگا۔ بعد میں وہ وقت موقع اور مسئلے کے نوعیت کے لحاظ سے اپنی صوابدید کے مطابق ایک یا دو وزیروں سے بھی مشورہ کر سکتا ہے یا خود ہی فیصلہ کر سکتا ہے۔

کونسل کے غور طلب مسائل یہ ہیں: بہت سے لوگوں اور بہت سے مال کو قابو میں لانا، کسی کام کے وقت اور مقام کا تعین، خطرات کا تدارک، کامیابی کی تلافی۔

راجا اپنے وزیروں سے رائے مانگے۔ خواہ فرداً فرداً خواہ سب سے ایک ساتھ اور ان کی کیاقت کا اندازہ اُن کے دلائل سے لگائے۔ وہ موقع آنے پر تاخیر روا نہ رکھے اور ان لوگوں کے ساتھ جنہیں چوٹ دینی ہے گفت و شنید کو طول نہ دے۔

متو کے ہینال کہتے ہیں کہ وزیروں کی کونسل (منتری پریشد) میں بارہ آدمی



ہوتے چاہئیں۔ برسرِ پست کے حامیوں کا خیال ہے کہ سولہ ہوں۔  
 اسٹاف کے مکتب فکر والے ہر کی تعداد کے حق میں ہیں۔ مگر کوئٹہ  
 کے خیال میں ارکانِ استنہ ہونے چاہئیں جتنا کہ راجہ ہانی کی ضروریات کا تقاضا ہو۔  
 یہ وزیر اپنے راجہ احمد اس کے دشمن سے تعلق رکھنے والے تمام امور کو  
 زیرِ غور لائیں گے۔ وہ اس کام کا جو شروع نہ کیا گیا ہو آغاز کریں گے، جو جاری  
 ہو اس کی تکمیل کریں گے، اور جو مکمل ہو چکا ہو اس میں اور بہتری پیدا کرنے کی  
 سوچیں گے۔

✽ وزیر اپنے ماتحت افسروں کے ساتھ مل کر کام کی نگرانی کرے گا جو اس کے  
 قریب ہوں، اور جو دور ہوں ان سے احکام و پیغام کے ذریعے مشورہ طلب کرے گا  
 اندر کی مجلسِ وزراء میں ایک ہزار گیارہ ہیں۔ وہ اس کی انکھیں ہیں۔ اسی  
 لیے اُسے ہزار چشم کہا جاتا ہے، حالانکہ اُس کے چہرے پر صرف دو  
 آنکھیں ہیں

✽ ہنگامی صورت میں راجہ اپنے وزیروں نے مجلسِ وزراء کو بلائے گا اور ان  
 کو صورتِ حال سے آگاہ کرے گا۔ وہ اکثریت کی رائے پر عمل کرے گا۔ کسی  
 کارروائی کے دوران میں اس کے کسی مخالف کو اُس کے رازوں کی خبر نہ ہوگی  
 لیکن وہ خود ان کی کمزوریوں سے واقف ہوگا۔ وہ کچھوے کی طرح اپنے اعضاء  
 خول کے اندر سمیٹ لے گا۔

✽ جس طرح پُرکھوں کو نذر کیا جانے والا کھانا کسی ایسے شخص کے ہاتھوں سے  
 جو دیدوں سے ناواقف ہو، سمجھدار آدمی کے لیے کھانا ٹھیک نہیں،  
 اسی طرح جو کوئی بھی علم سے بے بہرہ ہو وہ کونسل کے سوچ بچار کو سننے کا  
 مستحق نہیں۔

### جزو ۱۶ : سفیروں کا کام

جو کوئی کونسل کے طور پر کامیاب رہا ہو وہ سفارت کے لائق ہے، جو کوئی  
 وزیر کے منصب کی اہلیت رکھتا ہو وہ نائبِ سفیر ہوگا۔ جو اس سے چوتھائی کم

قابلیت کا حامل ہو وہ کسی فاس مشن پر نائندہ (ایجنٹ) بن کر جاسکتا ہے۔ جس کی لیاقت نصف ہو وہ شاہی ایلی بن سکتا ہے۔

سیفرائی سواری، سامان سفر، ہمراہی ملازمین اور خوراک کا اعلیٰ بندوبست کرنے کے بعد سفارت پر روانہ ہوا، اور سوچا ہے کہ دشمن سے یہ بات کہی جائے گی، وہ اس پر یہ کہے گا، اس کا یہ جواب دیا جائے گا، اوریوں اسے قائل کیا جائے گا۔

سیف دشمن کے افسروں سے دوستی پیدا کرے گا مثلاً ان سے جو ویران علاقوں سرحدوں اور شہروں اور قلعوں کے حاکم ہوں۔ وہ دشمن کے فوجی ٹھکانوں، لاؤشکر اور مورچوں کا اپنے راجہ کی انہی چیزوں سے مقابلہ کرے گا۔ وہ قلعوں اور ریاست کے رقبے اور وسعت کی تحقیق کرے گا، نیز خزانوں اور دوسرے ٹھکانوں کی بابت بھی، اور تہہ چلائے گا کہ کہاں حملہ کر رہا ہو سکتا ہے کہاں نہیں۔

اجازت حاصل کرنے کے بعد وہ راجہ دھانی میں داخل ہوگا اور اپنے آنے کا ٹھیک وہی مقصد بیان کرے گا جس کی ہدایت کی گئی ہوگی، خواہ اس میں جان بھیلی پر رکھنی پڑے۔

شگفتہ لہجہ، چہرے اور آنکھوں کی چمک، ہر تپاک خیر مقدم، دوستوں کی خیریت دریافت کرنا، گن بیان کرنے میں شریک ہونا، تخت کے قریب جگہ دینا، ملاحظے سے پیش آنا، واقف کاروں کو یاد کرنا اور بات چیت کو خیر و خوبی سے ختم کرنا۔ ان سب باتوں سے خلوص نیت کا اظہار ہوتا ہے۔ اس کے برعکس ہو تو خفگی و ناراضگی کا۔

بگڑے ہوئے دشمن سے یوں خطاب کیا جائے،

”سیف بادشاہ کی زبان اور ترجمان ہوتے ہیں، نہ صرف آپ کے سیف بلکہ اوڑوں کے بھی۔ اس لیے انھیں ہتھیاروں کی زد میں بھی وہی کہنا ہوتا ہے جس کی انھیں ہدایت کی گئی ہو، اور خواہ غیر سہی، موت کے مستحق نہیں ہوتے۔ برہمن ذات کے سیفروں کو تو مارنے کا ویسے بھی جواز نہیں۔ یہ میری اپنی تقریر نہیں۔ یہ (جو کچھ میں

دوہرا رہا ہوں) فرض کے طور پر ادا کر رہا ہوں۔

سفیر اپنی عزت افزائی پر پھولے گا نہیں اور وہاں اس وقت تک رہے گا جب تک نصرت کی اجازت نہ ملے۔ وہ دشمن کے دہلے سے مرعوب نہیں ہو گا تو قتل اور شہاب سے جگر پر میسر کرے گا۔ اکیلا سونے گا، کیونکہ معلوم ہے کہ سفیروں کے ارادے سوتے میں یا نشے کی حالت میں جاننے کی کوشش کی جاتی ہے۔

وہ فقیروں اور تاجروں کے بھیس میں کام کرنے والے جاسوسوں اور ان کے چیلوں کے ذریعے یا دید طبیب یا مذہب سے پھرے ہوئے افراد کا روپ بھرے ہوئے مجبوروں کے ذریعے یا دونوں طرف سے سخاوت پانے والوں کے ذریعے پہنچائے گا کہ اس کے مانک کے طرفداروں نیز مخالف گروہوں کے درمیان کیا سازشیں چل رہی ہیں اور تحقیق کرے گا کہ پہلک اس دشمن راجہ کی کس حد تک وفادار ہے، اور یہ کہ اس کی دکھتی رگیں کونسی ہیں۔

اگر براہ راست اس قسم کی گفتگو کا موقع نہ ہو (یعنی وفاداری جانچنے کے لیے) تو وہ بھکاریوں، شہزادیوں، بنگلوں یا سونے میں بڑبڑانے والے اشخاص کی طرف کان لگا کر باتیں تمعوں وغیرہ میں دکھائی دینے والی علامات و نظامہ کے ذریعے یا تصویروں اور خفیہ تحریروں سے مطلب افذکر کے حقائق کو جاننے کی کوشش کرے۔ اس طرح جو باتیں معلوم ہوں ان کو دوسری ترکیبوں سے پرکھا جائے۔ اس کے اپنے راجہ کے اختیار اور طاقت کی بابت جو اندازے لگائے جائیں وہ ان پر رائے زنی نہیں کرے گا۔ صرف اتنا کہے گا کہ تم تو سب کچھ جانتے ہی ہو، نہ وہ ان تیاریوں کا کوئی ذکر کرے گا جو اس کے راجہ نے اپنے معمول مقصد کے لیے کی ہوں گی۔

اگر وہ اپنی سفارت کے مقصد میں کامیاب نہ ہو اور پھر بھی ٹھہرایا جائے تو وہ اس کا مطلب سمجھنے کے لیے اس طرح غور کرے گا:

”یا تو مجھے اس لیے روکا گیا ہے کہ اس نے اُس خطرے کا احساس کر لیا ہے جو میرے راجہ کو درپیش ہے، یا یہ خود کسی خطرے سے بچنا چاہتا ہے، یا یہ

ہمارے کسی عقیقی دشمن کو جس کی سرحد میرے راجہ کی سرحد سے ملی ہوئی ہے۔ یا دور بے اور کچھ دوسرا علاقہ بھی درمیان میں پڑتا ہے، میرے راجہ کے خلاف اگسار ہا ہے، یا یہ میرے راجہ کی ریاست میں، بذات پھیلا نے کی سوچ رہا ہے۔ یا کسی وحشی قبیلے کے سردار کو ایسی ہی شدہ دے رہا ہے، یا یہ اپنے کسی دوست یا کسی بڑے راجہ سے جس کی ریاست میرے راجہ کی ریاست سے ملحق ہے کام لینا چاہتا ہے۔ یا یہ اپنی ریاست میں کسی ہونے والی بغاوت، کو فرو کرنے یا کسی بیرونی حملے یا قبائلی یلغار کو روکنے کی فکر میں ہے، یا یہ میرے راجہ کے منصوبے کے مقررہ وقت کو ٹلانا چاہتا ہے۔ یا یہ اپنی قلعہ بندیوں کی درستی کے لیے سالہ جمع کر رہا ہے یا مدافعت کے لیے ایک مضبوط فوج اکٹھی کرنے والا ہے۔ یا اپنی فوجی تربیت کو مکمل کرنے کی مہلت چاہتا ہے یا بیرونی اتحادی پیدا کرنے کی کوشش میں ہے تاکہ اس خطرے سے جو اس نے غفلت سے کھڑا کر دیا ہے نجات حاصل کر سکے۔

پھر وہ موقع کے مطابق یا تو ٹھہرا رہے یا بھاگ نکلے۔ یا مطالبہ کرے کہ اس کے سفارتی مشن کا جلد تصفیہ کیا جائے۔

یا دشمن کو دھمکی دینے کے بعد، اپنی جان کے خوف یا قید سے بچنے کے بہانے بلا اجازت ہی روانہ ہو جائے، ورنہ ممکن ہے کہ اُسے سزا دی جائے۔

سفارتی پیغام رسانی، معاہدات کی تعمیل، الٹی میٹم حوالے کرنا۔ دوست پیدا کرنا، سازش، تعزیر اندازی، معزیتوں یا قیمتی جواہر کو اڑا لانا، جاسوسوں کی نقل و حرکت پر نظر رکھنا، معاہدہ امن کی خلاف ورزی، دشمن کے ایلچیوں اور افسروں کو توڑنا۔ یہ ایلچی (راج دوت) کے کام ہیں۔

راجہ ان کاموں کے لیے اپنے خاص ایلچی مقرر کرے گا اور خود کو مخالف ایلچیوں کی کارروائی سے بچنے کے لیے حریف ایلچی، جاسوس اور کھلے یا خفیہ محافظ تعینات کرے گا۔

اپنے آپ کو پہلے اپنی بیویوں اور بیٹیوں کی طرف سے محفوظ کر لینے کے بعد ہی راجہ اپنی راجدھانی کے تحفظ کی فکر کر سکے گا جسکو قریبی یا بیرونی دشمنوں سے خطرہ پیش ہو سکتا ہے۔

ہم بیویوں کے تحفظ کی بابت ”حرم کی نسبت سے ذمہ داریاں“ کے بیچونان بحث کریں گے۔

راجہ اپنے بیٹوں کی پیدائش کے وقت سے ان پر خاص نظر رکھے گا۔ ”کیونکہ“ بھر دواج کہتے ہیں ”شہزادے کی کمرلوں کی طرح اپنے جنم دینے والوں کو کھا جائے گی“ طرف میلان رکھتے ہیں یہ جب ان میں محبت و اطاعت و فرمانبرداری کا فقدان پایا جائے تو انہیں بہتر ہے کہ چپکے سے سزا دی جائے۔  
ویشالائش کا خیال ہے کہ ”یہ ظلم ہے۔ کھتری کے پوت کو تباہ کرنا اور اس کی تقدیر کو طیامیٹ کرنا ہے۔ اس لیے اُن کو کسی خاص جگہ کے محافظوں کی نگرانی میں رکھنا بہتر ہوگا۔“

پدائش کے مکتب فکر کا کہنا ہے کہ ”یہ تو ایسا ہے جیسے استین میں سانپ پالنا۔ کیونکہ راجہ کا رے سوچے گا کہ اس کے باپ نے خطرے کے احساس سے اسے بند کر رکھا ہے، اور وہ خود اسے اپنی آغوش میں بٹلنے (باپ کی جگہ لینے) کی کوشش کرے گا۔ اس لیے بہتر ہے کہ راجہ کو سرحدی محافظوں کی نگرانی میں یا کسی قلعے کے اندر رکھا جائے۔“

پتشنہ کہتے ہیں کہ ”تو ایسا ہے جیسے بیٹروں کے ریوڑ میں بھیڑیے کا خوف۔ (گیرولا جیسے مینڈھا حملہ کرنے سے پہلے دو قدم پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ ک: جیسے ادا کا مینڈھے کا خطرہ) اپنے دور پھینکے جانے کا مطلب بھانپ کر وہ سرحدی محافظوں کے ساتھ (باپ کے خلاف) گٹھ جوڑ کر سکتا ہے۔ اس لیے بہتر ہے کہ اسے اپنی عملداری سے بہت دور کسی بیرونی راجہ کے قلعے میں بند کیا جائے۔“

کوٹنر پرنس کا قول ہے کہ ”یہ پچھڑے کی مثال ہوتی ہے کیونکہ جس طرح گوالا

پھڑے کو ساتھ رکھ کر دودھ دوہتا ہے۔ اسی طرح بیرونی راجہ راجکمار کی مدد سے اس کے باپ کو مٹوس لے گا۔ لہذا بہتر ہے کہ راجکمار اپنی ننھیاں میں رہے۔  
 واث ویا دگی کہتے ہیں کہ یہ تو جھنڈے کی مثال ہے کیونکہ راجکمار کے ننھیاں رشتہ دار اس جھنڈے کو لہرا کر اداقی اور کونٹک کی طرح مانگتے ہی چلے جائیں گے۔  
 اس لیے بہتر ہے کہ راجکمار کو عیش و عشرت میں پڑا رہنے دیا جائے، کیونکہ عیاش پوت اپنے خطا پوش پتا سے بیزار نہیں ہوتے۔“

کوٹلیہ کہتا ہے کہ یہ تو زندہ درگور کرنا ہوا، کیونکہ کوئی شاہی گھڑانا جس کے راجکمار یا راجکمار کی عیاشی میں پڑے ہوں بیرونی حملے کی تاب نہیں لاسکتا اور گھن کھائی لکڑی کی طرح ڈھے جاتا ہے، لہذا جب رانی بوع کی عمر کو پہنچے، بچاری اندر دبوچتی کو مقررہ ندریش کریں۔

جب وہ حاملہ ہو تو راجہ زمانہ حمل اور ولادت کی خود نگرانی کرے۔ ولادت ہونے سے بعد طہر کی بابت مقررہ رسوم ادا کریں۔ جب راجکمار بڑا ہو تو ولادت اتالین اس کی تربیت کریں۔“

آمبھیہ (سیاسی مفکروں کا ایک گروہ) کہتے ہیں کہ اس کے ہم سبقوں میں سے کوئی جاسوس، راجکمار کو ننگا، قمار بازی، شہاب نوشی اور عورتوں کی طرف رغبت دلانے اور اسے اپنے باپ کے خلاف اکسائے اور راج پاٹ پر قبضہ کرنے کی شہ دے۔ دوسرا مخبر اسے ایسے ارادے سے باز رہنے کی تلقین کرے۔“  
 کوٹلیہ کہتا ہے کہ کسی معصوم جان کو بری باتوں کی طرف بھٹکانے اور درغلانے سے بڑھ کر کوئی جرم نہیں ہو سکتا۔

سب طرح ایک صاف ستھری چیز کسی دوسری چیز سے مس ہو کر افسردہ ہو سکتی

۱۔ نگیرولا: جسے کہ اداقی نامی بھانگی اور کونٹک نامی پھیرا اپنا ہیٹ پالنے کے لیے کتب دکھاتے پھرتے تھے  
 ۲۔ آسمان کا دیوتا سے مشتری (ج) سیارہ آجیا۔ آسمانی کے پیر۔

ہے، اسی طرح ایک شہزادہ جس کا ذہن تانہ اور ناپختہ ہو، جو کچھ سنے گا اس پر یقین کرے گا۔ اس لیے اسے صرف نیکی کی ترغیب دی جائے۔ صحیح اقدار سکھائی جائیں، بدی اور بے مغز باتوں کی تلقین نہ کی جائے۔ اس کے ہم سبق جاسوس اس کے ساتھ تپاک بریں اور کہیں کہ ہم تیرے دغاوار ہیں۔ جب وہ جوانی کے تھلنے سے عورتوں کی طرف نظر کرے، تو طوائفیں، آریہ (شریف) بن کر راتوں کو ایسی جگہ اسے ڈرائیں (کے ہشتگرہ کر لیں) اگر شراب کا شوق کرے تو اسے ایسی شراب پلا کر بدول کیا جائے جس میں ”لوگ پان“ (خاص خواب آور منشی مشروب) ملا ہوا ہو، اگر جوئے کی طرف رغب ہو تو مخمر دھوکے باز بن کر اسے بدول کریں، اگر شکار کا شوق رکھے تو جاسوس اسے ڈاکو بن کر ڈرائیں۔ اور اگر اپنے راجہ پتا کے خلاف کھڑا ہو تو رفیق بن کر اسے خوش اسلوبی کے ساتھ اس ارادے سے باز رکھیں اور کہیں کہ راج صرف راج کرنے کی خواہش سے ہاتھ نہیں آتا، اگر تو ناکام ہو تو مارا جائے گا۔ کامیاب ہو اتب بھی جہنم میں جائے گا اور خلعت تیرے باپ کی موت پر سوگ منائے گی اور اکیلے ڈھیلے کو (مراد تیری ذات) غارت کر دے گی۔<sup>۱</sup>

جب بادشاہ کا ایک ہی لڑکا ہو جو یا تو دنیوی لذتوں سے محروم رکھا گیا ہو یا بہت لاڈلا ہو، تو اسے بادشاہ زنجیر میں رکھے۔ اگر اس کی کئی اولادیں ہوں تو وہ ان میں سے بعض کو ایسے راج میں بھیج دے جہاں وارث تخت موجود نہ ہو، نہ پیدا نہ ہیٹ میں۔

اگر راجہ بڑا چھٹا اور پسندیدہ خلعت رکھتا ہو تو اسے فوج کا سپہ سالار بنایا جائے گا یا ولی عہد مقرر کر دیا جائے۔<sup>۲</sup>

۱۔ لگ، کورا برتن کسی چیز سے بھر کر اس کا اثر جذب کر لیا جائے (ح)  
۲۔ ڈھیلے کا اشتہار ہم اور عجیب ہے، غالباً مطلب یہ کہ تمہیں ڈھیلے کی طرح ٹھکرا دے گی (ح)

۳۔ گروہ والا مفہوم یہ ہے کہ بگڑے ہوئے بچے کو تید میں ڈال دے (ح)

بیٹے تین قماش کے ہوتے ہیں۔ بہت ذہین، کند ذہن، بدظنیت۔ جو نیکی اور ابھی اتھار کی بابت سکھائی ہوئی باتوں پر عمل کرے، وہ ذہین، شہرہ ہرگا، جو ان پر عمل نہ کرے وہ کند ذہن کہلاتے گا، اور وہ جو خود کو جو کھوں میں ڈالے اور اچھے اعمال اور اچھے اخلاق سے متنفر ہو وہ بدظنیت ہوگا۔

اگر راجہ کا ایک ہی بیٹا ہو اور وہ اسی (مؤخر الذکر) قماش کا ہو تو کوشش کی جائے کہ اس کے ہاں ایک اولاد اور ہو، یا اس کی بیٹیوں کے ہاں بیٹے پیدا ہوں۔ اگر وہ بہت بوڑھا اور اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو تو اپنے کسی نخیالی عزیز یا قومی عزیز یا ہمسایہ حکمرانوں میں سے کسی خوش اطوار حکمران کو اپنے باغ میں بیج بونے کے لیے مقرر کرے (یعنی اپنی بیوی کو اس سے عاقل کر لے)۔

لیکن کسی بدخصلت شہزادے کو ہرگز گدی پر نہ بٹھایا جائے۔

✽ راج پتا جو بہت سے لوگوں کا واحد سہارا ہوتا ہے۔ اپنے بیٹے کا خیر خواہ ہوگا۔ عام حالات میں جبکہ کوئی خطرہ نہ ہو بڑے بیٹے کی وراثت کو قبول کیا جاتا ہے۔ راج بعض صورتوں میں پورے قبیلے کی وراثت ہوتا ہے۔ مگر کیونکہ اجتماع حکومت ناقابلِ تسخیر ہوتی ہے اور لانا، ارنیت کی خرابیوں سے میرا ہونے کی بناء پر پائیدار ہوتی ہے۔

جزو ۱۸، نرینگرانی شہزادے کا کردار اور چپ روباہ

شہزادہ خواہ تکلیف میں کھا گیا ہو، یہ شہزادہ کام پر لایا گیا ہو، پہچاننا، اپنے باپ کا وفادار رہے، سوائے اس صورت میں، اس کام میں جان کا خطرہ ہو یا رعیت کے پھر جانے یا کسی اور وجہ بت کا امکان ہو، اگر اسے کسی ستم سے مبرا رہا، پر لگایا جائے تو وہ اپنے نژاد کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ کام کو توقع سے بڑھ کر خوش اسلوبی کے ساتھ پورا کرے اور اس کا حاصل راجہ کو ہند کرے۔ بلکہ اس سے کچھ زیادہ بھی جو اس نے اپنی نیاقت سے پیدا کیا ہو، اگر راجہ اس سے



پھر بھی خوش نہ ہو اور کسی دوسرے شہزادے یا دوسری بیویوں پر ضرورت سے زیادہ مہربان ہو تو وہ راجہ سے بن باس کی اجازت مانگے۔

اور اگر اسے قید یا قتل کیے جانے کا ڈر ہو تو کسی ہمسایہ ریاست کے حکمران کی پناہ حاصل کرے جو نیک دل، مہربان اور قول کا سچا مانا جاتا ہو، چالاک حیار نہ ہو، بلکہ شریف مہانوں کے ساتھ مدائت سے پیش آتا ہو۔ وہاں رہ کر وہ ساتھی بنائے اور رقم جمع کرے بذی اثر لوگوں کے ساتھ اندوچی رشتے داریاں قائم کرے اور نہ صرف وحشی قبائل کے ساتھ اتحاد کرے بلکہ اپنے ملک میں بھی مختلف گروہوں کو توڑنے کی کوشش کرے۔ یا اکیلا اور اپنے بل پر رہ کر سونے یا جواہر کی کان کنی کرے یا سونے چاندی کے زیورات تیار کرے یا اور کوئی صنعت اختیار کرے۔ ادھر می پاشندوں کے ساتھ ربط ضبط بڑھائے جو سمندری تجارت کرتے اور بڑے رئیس ہوتے ہیں، پھر مدین میں کے زہر سے ان کو ٹھکانے لگا دے اور ان کی دولت پر قبضہ کر لے، لیکن زمین کی دولت پر ہاتھ صاف نہ کرے یا ایسے طریقے اختیار کرے جتنے کسی بیرونی راجہ کے دیہاتوں پر قبضہ کیا جاسکے یا وہ اپنے باپ کے خلاف اپنی ماں کے ملازمین کے ذریعے کارروائی کرے۔

یادہ نقاش، بڑھئی، درباری بھاٹ، وید، مسخرے یا ادھر می کا جیس بنا کر اور دوسرے ایسے ہی جیس بدلے ہوئے ساتھیوں کو لے کر موقع پاتے ہی ہتھیار سے لیس اور زہر ساتھ لیے، راجہ کے سامنے آدھکے، اور اس سے یوں کہے:

میں ولی عہد ہوں۔ تمہارے لیے مناسب نہیں کہ تنہا اس ریاست پر قابض ہو جیکہ ہم دونوں اس میں برابر کے شریک ہو سکتے ہیں۔ یا جب دوسرے بھی اس میں شرکت کا حق رکھتے ہوں۔ مجھے دگنا وظیفہ دے کر دوڑھیک دینا روا نہیں۔ زیرِ عقاب شہزادے کے ساتھ حسب ذیل کارروائیاں ممکن ہیں، اسکے مخبر یا اس کی ماں، سگی یا منہ بولی، صلح صفائی کر کے اسے دربار میں واپس بلوائے۔

یا خفیہ ایجنٹ ہتھیار اور زمرے کے معتب اور مردود شہزادے کو مرادیں۔  
اگر وہ بالکل رد نہ کر دیا گیا ہو تو اسے کار گزار عورتوں کے ذریعے یا فتنہ پلا کر یا شکار  
کے ہنگام میں گرفتار کر کے دربار میں بلایا جائے۔

بہذا اس طرح واپس بلا کر بادشاہ اس سے یہ کہہ کر صفائی کر لے کہ وہ اس کے  
بعد گدی نشین ہوگا (یعنی راجہ کی موت کے بعد) اور اسے کسی خاص جگہ نظر بند  
رکھا جائے۔ یا اگر راجہ کے اور لڑکے ہوں تو سرکش کو دیس نکالا دے دیا جائے۔  
جزو ۱۹: والی مملکت کے فرائض

اگر بادشاہ مستعد ہو تو اس کی رعیت بھی سرگرم ہوگی۔ اگر وہ لاپرواہ ہو  
لوگ بھی نہ صرف اتنے ہی لاپرواہ ہو جائیں گے بلکہ اس کے کاموں کو اور لگائیں  
گے۔ علاوہ ازیں لاپرواہ بادشاہ کو دشمن آسانی سے مغلوب کر لیں گے چنانچہ بادشاہ  
کو ہر وقت مستعد اور چوکنا رہنا چاہیے۔

وہ دن اور رات کو آٹھ آٹھ ”نکیوں“ میں تقسیم کرے گا (فی نکی ڈیڑھ گھنٹہ) یا  
سائے کے طول کے مطابق تقسیم کرے گا (یعنی دھوپ گھڑی کی مدد سے) تین پرش  
کے برابر سایہ (۶ سہ انگل یا پچھرا پچھرا) ایک پرش (۱۲) ۴ انگل (۳) سائے کا  
غائب ہونا نصف النہار یا زوال کے وقت کو ظاہر کرے گا۔ یہ ہیں زوال سے  
پہلے کے چار پہرے دو پہر کے بعد اسی طرح اسی ترتیب سے چار پہرے نہیں گئے۔  
اس تقسیم اوقات میں سے دن کے پہلے آٹھویں حصے میں وہ محافظ کھڑے

سے یہ عادت دلچسپ ہے۔ بادشاہ کو ہدایت کی گئی ہے کہ دن اور رات کو ہر (برابر کے) حصوں  
میں نکی یا نکی کی مدد سے تقسیم کرے۔ اس کے بعد سائے کے طول بتائے گئے ہیں۔ یہ دن کے لیے ٹھیک  
ہے، مگر رات کو کیا ہوگا جب سایہ نہ رہے ہوگا؟ کیا رات کا وقت نکی سے ناپا جائے گا جو چوبیس منٹ  
کی ہوگی جس کا حوالہ آئندہ (اصل متن کے صفحہ ۱۱) پر دیا گیا ہے، یعنی باب ۲، جزو ۱۔ یہ تو خاص مشکل  
ہوگا کیونکہ دن یا رات کا ہر حصہ یعنی ۹ منٹ یا ہر ۳ نکلے ہوئے تو پانی کا کٹورا پھونکے کو کیسے  
ظاہر کرے گا؟ میرا خیال ہے کہ اس صفحے کے نکلے کا اس صفحے کے نکلے سے کوئی تعلق نہیں، نیز یہ  
کاس کا پورا نام چھپا یا نکلا ہے۔

کر کے، آمد و خرچ کا حساب دیکھے گا، دوسرے حصے میں وہ مشہریوں اور دیہاتیوں دونوں کے معاملات پر توجہ کرے گا؛ تیسرے حصے میں وہ نہانے اور کھانا کھانے کے علاوہ مطالعہ بھی کرے گا، چوتھے حصے میں وہ نہ صرف مالیہ سونے کے سکے میں وصول کرے گا بلکہ منتظمین کے تقرّر بھی کرے گا، پانچویں حصے میں اپنے ذریعوں کی مجلس سے ملاقات کرے گا اور مخبروں کی فراہم کردہ خفیہ اطلاعات وصول کرے گا، چھٹے حصے میں وہ اپنے شوق کی تفریحات میں مشغول ہو گا یا غور و فکر میں وقت گزارے گا؛ ساتویں حصے میں وہ ہاتھیوں، گھوڑوں، رتھوں اور پیدل فوج کے انتظام کی طرف توجہ دے گا۔ آٹھویں حصے میں وہ اپنے سپہ سالار کے ساتھ فوجی کارروائیوں کے منصوبوں پر صلاح مشورہ کرے گا۔  
 دن چھپے وہ شام کی عبادت (سندھیا) سے فارغ ہو گا۔ رات کے پہلے ۱۲ حصے میں وہ خفیہ خبر رسالوں سے ملاقات کرے گا و دوسرے حصے میں اشراف کرے گا، کھانا کھائے گا اور مطالعہ کرے گا؛ تیسرے حصے میں وہ نفیریوں کی آواز کے ساتھ خواب گاہ میں داخل ہو گا اور چوتھے پانچویں حصے میں استراحت کرے گا۔ چھٹے حصے میں وہ شاستروں کی ہدایات اور ان کے فرائض پر غور کرے گا۔ ساتویں حصے میں وہ اٹھ کر انتظامی کارروائیوں پر غور کرے گا اور مخبروں کو اپنے کام پر روانہ کرنے کا رات کے آٹھویں حصے میں وہ بڑے پجاری کی آشیہ وادے گا، اور اپنے طبیب، رکابدار اور جوتش سے ملنے اور گائے اور اس کے بچھڑے اور بیل کے گرد پھرنے اور انہیں پرنام کرنے کے بعد دربار میں داخل ہو گا۔  
 یا وہ اپنی تاب و طاقت کے مطابق اوقات میں تبدیلی کر کے اپنے فرائض کو انجام دے سکتا ہے۔

۱۔ اگرچہ یا جنو کلیہ نے بھی یہی تقسیم اختیار کی ہے لیکن اس نے یا کسی اور مصنف نے واضح طور پر ۹۰ منٹ کے وقفے کا ذکر نہیں کیا۔ (ڈاکٹر فلیٹ۔) یا جنو کلیہ نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا ہے اور چانکیہ جی کے الفاظ استعمال کیے ہیں (شش)۔

دربار میں آنے کے بعد وہ درخواست گزاروں کو دروازے پر کھڑا نہیں رکھے گا، کیونکہ اگر بادشاہ خود کو رعیت کی پہنچ سے دُور رکھے اور اپنا کام بیچ کے آدمیوں پر چھوڑ دے تو ہفتہ قیامت پیدا ہوتی ہے۔ ہلک بھل ہوتی ہے اور دشمن کو اسے زک بینہ مانے کا موقع ملتا ہے۔

ہندوہ بذاتِ خود رحم (دیوتاؤں) یا ادھر میوں کے معاملات، رید داں برہمنوں، مولیوں، مقدس مقامات، نابالغوں، ضعیفوں، مجبوروں، دکھیادوں نیز عورتوں کے معاملات سنے گا۔ یا تو اس ترتیب سے جو یہاں بیان کی گئی ہے یا پھر فوری ضرورت و اہمیت کے لحاظ سے۔

✽ فوری اہمیت کے معاملات وہ فوراً سنے گا اور انھیں اُنہو کے لئے اٹھا نہیں رکھے گا کیونکہ ملتی ہو جانے کے بعد وہ اور بھی دشوار اور ناقابلِ حل ہو جائیں گے۔ ایوان میں بیٹھ کر جہاں مقدس آگ جل رہی ہوگی وہ ویدوں (طبیعیوں) راہبوں کے معاملات پر توجہ کرے گا۔ اس میں اس کا بڑا بچا ہی اس کے ساتھ رہے گا اور راجہ عرضداشت سننے سے پہلے (فرا دیوں کو) پیر نام کرتے گا۔

تینوں ویدائیں پڑھے ہوئے شخص کو ساتھ لے کر نہ کہ تنہا، کہ کہیں درخواست گزار بُرا نہ مانیں، وہ تپسیا کرنے والے سادھوؤں نیز جادو منتر اور یوگا کے ماہروں کے معاملات پر نظر کئے گا۔

بادشاہ اس عہد کا مذہباً پابند ہے کہ جلد عمل کرے اپنے فرائض کو خاطر خواہ طور پر ادا کرے، خصوصاً قربانی کے سلسلے میں اور دان دگنا، اشتنان، وغیرہ کے معاملے میں سب کے ساتھ ایک ماسلوک کرے۔

اس کی خوشی اس کی رعیت کی خوشی میں مضمر ہے، اس کی فلاح، ان کی فلاح و بہبود میں۔ جیسا کہ بات وہ نہیں جو اُسے بھلے، بلکہ وہ جو اس کی رعایا کو پسند آئے۔

چنانچہ راج کا والی ہمیشہ مستعد اور مصروف کار رہے گا، اپنے فرائض کو ادا کرنے میں غفلت نہیں برتے گا۔ کیونکہ دولت کی بنیاد عمل پر ہے اور عمل

کے بعد ان کا تجربہ خرابی عمل کے بغیر ہاتھ آئی ہوئی دولت بھی ہاتھ سے جائے گی اور آنے والی بھی ہاتھ نہ آئے گی عمل کی بدولت وہ اپنے دلی مقاصد بھی حاصل کر سکے گا اور دولت بھی۔

جزو ۲۰: حرم کے تعلق سے راجہ کی ذمہ داریاں  
 راجہ کسی موزوں مقام پر اپنا محل تعمیر کرے جس کے کسی حصے ایک کے اندر ایک واقع ہونگے اور گردا گرد تفصیل اور کھائی اور داخل ہونے کے لیے ایک دروازہ۔

وہ اپنے رہنے کا محل اپنے خزانے کی عمارت کے طرز پر بنائے گا یا ایک طرح کی بھول بھلیاں کے اندر بسیرا کرے گا جس میں خفیہ راستے ہوں، بوداؤں کے اندر سے جاتے ہوں؟ یا وہ زمیں دوز محل میں جسے دروازے کے چوکھٹوں پر دیوؤں کی شبیہیں اور قربان گاہوں کے نقشے کھدے ہوں اور باہر نکلنے کے لیے کئی برنگیں ہوں یا وہ بالائی منزل میں قیام کرے جس کا خفیہ زمین دیوار کے اندر سے چھٹنا ہو اور باہر نکلنے کے لیے کھوکھلے ستون میں چھپا ہو اور پوری تعمیر اس طرح قائم کی جائے کہ ضرورت پر ایک جنت کے ذریعے ڈھائی جاسکے۔  
 یا یہ جنت صرف ایسے حالات میں بنائے جائیں جبکہ اسے خطرہ درپیش ہو کیونکہ ان کا مقصد تحفظ حاصل کرنا ہے۔

ایسے حرم کو جس کے گرد دائیں سے بائیں تین بار انسانی ہاتھوں کے جلائی ہوئی مقدس آگ سے حصار باندھا گیا ہو کوئی دوسری آگ تباہ نہیں کر سکے گی نہ وہاں کوئی اور آگ بھڑک سکے گی۔ نہ آگ ایسے حرم کو جلا سکتی ہے جو مٹی میں ایسی راکھ ملا کر بنایا گیا ہو جو آسمانی بجلی سے پیدا ہوئی ہو اور اداؤں کے پانی میں ڈبوئی گئی ہو۔

زہریلے سانپ ایسی عمارت میں داخل نہیں ہو سکتے جہاں جیوتی سیوتی، خشک پھول، ونداک اُگے ہوں اور بیجیات اور آشوتھ کی شاخوں سے محفوظ کی گئی ہو۔

بلیاں، مور، نیولا، اور چٹیل سانپ کو کھا جاتے ہیں۔  
تو تے مینا اور مالا باری چڑیا سانپ کے زہر کو سونگھ لیں تو شور مچاتے  
ہیں۔ بیکلا زہر کے اس پاس ہو تو یہ ہوش ہو جاتا ہے تینتر پریشان ہو جاتا ہے  
جوان کو بل مر جاتی ہے، بچکر کی آنکھیں لال ہو جاتیں ہیں۔  
تو اس طرح آگ اور زہر سے بچنے کی تدابیر کی جائیں گی۔

حرم کے عقبی ضلع میں ایک طرف عورتوں کے رہنے کے لیے کمرے  
بنے ہوں گے جہاں ضرورت کی سب دوائیں جو زچگی یا بیماری میں کام آتی ہیں،  
مہیا رہیں گی اور ضروری جڑی بوٹیاں بھی آگائی جائیں گی اور ایک حوض بھی ہوگا  
اور اس ضلع کے باہر کی طرف شہزادوں اور شہزادیوں کی اقامت گاہیں ہونگی، نہانے  
دھونے کی جگہ ہوگی۔ دریا کی مشاورت گاہ ہوگی، نیرولی عہد کا دہارا اور منتظمین کے  
دفاتر ہونگے۔

دونوں ضلعوں کے درمیان حرم سرا کے محافظ کا مسلح دستہ تعینات ہوگا۔  
حرم سرا کے اندر راجہ تب ہی رانی سے ملے گا کہ کوئی بوڑھی خادمہ اس کے پاک  
ہونے کی تصدیق کر دے۔ (تصدیق کرائے بغیر) وہ کسی عورت سے نہیں ملے  
گا۔ کیونکہ رانی کے محل میں چھپ کر راجہ مہر سین کو اس کے بھائی (ویر سین)  
نے قتل کر دیا تھا۔ راجہ کا گوش کے بیٹے نے اپنی ماں کے محل کے اندر چھپ  
کر باپ کو قتل کر دیا تھا۔ بگھارے چاولوں میں شہد کے بہانے زہر ملا کر کاشی راج  
کو اس کی اپنی رانی نے مار دیا تھا۔ اور ویرنتیہ کی بیوی نے اسے ایک زہر ملا  
روغن چڑھے ہوئے پاؤں کے پھوسے کے ذریعے۔ سو ویر کو اس کی رانی نے  
زہر میں ڈبوئے ہوئے ایک ٹنگینے کے ذریعے زہر چڑھے آئینے کے ذریعے  
جاوہر کو اس کی رانی نے اور وڈوڑتھ کو اس کی رانی نے ایک ہتھیار سے  
ٹھکانے لگا دیا تھا۔ جو اس نے اپنے بالوں میں چھپا رکھا تھا۔ اس لیے راجہ کو  
ہمیشہ ایسے خطروں سے ہوشیار رہنا چاہیے۔ وہ اپنی بیویوں کو سر منڈائے اور جادو کا  
سادھوں، مہروں اور باہر کی رندیلوں سے الگ رکھے۔ ادب سے درجے کی عورتیں بھی

جب چایں نہ مل سکیں گی۔ صرف جنولنے والی دایاں وقت پر جانی جائیں گی۔  
 ہمسوائیں اشتنان سے پاک صاف ہونے اور نئے کپڑوں اور زیورات سے  
 خود کو سہنے سنوارنے کے بعد راجہ کے پاس جائیں۔

اسی آدمی اور پچاس عورتیں بزرگ بن کر، اور بوڑھے لوگ اور خواجہ سرا  
 نہ صرف رانیوں کی پاکیزگی پر نظر رکھیں بلکہ ایسی تدبیریں اختیار کریں جن سے راجہ  
 کی سمیرت کا سامان ہو۔

۱۰۔ حرم کے اندر کے سب افراد اپنے اپنے مقام پر رہیں، دوسرے کی جگہ  
 نہ لیں اور ان کا باہر کے کسی آدمی سے واسطہ نہ ہو۔ حرم کے اندر کی کوئی چیز  
 باہر اور باہر کی اندر نہ لے جانی جائے، جب تک کہ اس کی پوری طرح پہچان نہ کر  
 لی جائے، اور اس پر مہر تصدیق ثبت نہ کر دی جائے۔

### جزو ۲۱: راجہ کی جان کا تحفظ

مہرم جب راجہ بستر سے اٹھے گا تو تیرکھان سے مسلح عورتوں کا ایک  
 دستہ اسے اپنی حفاظت میں لے لے گا۔ خواب گاہ سے نکل کر جب راجہ محل کے  
 دوسرے حصے میں جائے تو اس کے گوشہ بدو اور دوسرے خدمت گار اس کا استقبال کریں۔  
 تیسرے ضلع میں کپڑے اور بونے خوش آمدید کہیں، اور چوتھے ضلع میں مہمانتری  
 قریبی رشتہ دار اور شاہی دربان جو کانٹے دار تلم اٹھائے ہوں۔

راجہ اپنے ذاتی ملازمین میں ایسے لوگوں کو رکھے گا جو مورد وثق جان نثار ہوں،  
 جو اس کے قریبی رشتہ دار ہوں، جو پوری طرح تربیت یافتہ ہوں، وفادار ہوں اور  
 اچھی خدمات انجام دے چکے ہوں۔ اجنبی، بدیشی لوگ یا وہ جنہوں نے کبھی  
 کوئی بڑی خدمت انجام نہیں دی اور انعام نہیں پایا، اور وہ جو سازشوں میں

سہاگروں، اسی سال کے بڑھے اور پچاس سال سے اوپر کی عورتیں (ح)؛ گروں، ایسی عورتیں  
 جن سے رانیوں راجہ کی نگہبند اور نگہبان ہیں۔ (ح)

نص گروں اور جڑ پر بچہ چاہا جائے (ح)

ص گروں؛ ذاتی محافظین (ح)

بہت تھکے ہوئے ہوں، راجہ کے محافظ دستے میں یا فوج میں یا حدم کے قدام میں شامل نہیں کئے جائیں گے۔

کسی محفوظ مقام پر جہاں محافظ تعینات ہوں، راجہ کا بڑا رسدوئیہ خوش ذائقہ کھانے اپنی ذاتی تنگانی میں تیار کرائے۔ راجہ خود خاصہ تبادلہ کر لے سے پہلے آگ کو اور پھر برتنوں کو دان کرے۔ اگر آگ میں سے چٹائے نکلیں، شعلہ اُٹھ دھواں نیلا ہو جائے یا برتنوں سے کھاکر دم دے دیں تو سمجھ لیا جائے کہ کھانے میں نسر ہے۔ اگر کھانے پر سے اٹھنے والی بھاپ مود کی گردن کی ہمرنگ (لاجوردی) ہو اور ٹھنڈی لگے، جب ترکاریوں کا رنگ بدلا ہو اور ہوا اور ہنسیانی ہوئی یا سخت لگیں جیسے کہ کیا یک سو کہ لگیں اور ان پر کلوس آگئی ہو اور دیکھنے چوٹے یا کھنسنے میں مود سے مختلف معلوم ہوں۔ جب برتن معمول سے کچھ زیادہ یا کچھ کم چمکدار لگیں اور ان کے کناروں پر جھاگ نمودار ہوں۔ جب کسی سیال غذا کی سطح پر دھاریاں دکھائی دیں، جب دودھ کی سطح کے نیچے میں نیلا ہٹ محسوس ہو جب شراب یا پانی میں سرخی مائل دھاریاں نظر آئیں جب دہی میں سیاہی مائل گہرے دھبے ہوں جب شوبے دار کھانا سوکھا لگے جیسے کہ زیادہ پکا دیا گیا، جب خشک غذا سکڑی ہوئی اور بڑے ہوئے رنگ کی لگے۔ جب سخت چیز نرم یا نرم چیز سخت لگے جب کھانے کے قریب بھگے پتنگے وغیرہ مرے ہوئے پائے جائیں جب برتنوں اور فرش پر بریشیا رواں آؤ جانے سے گول داغ پڑے ہوئے ملیں، جب دھات کے مرصع برتن دھندلے دکھائی دیں جیسے کہ جل گئے ہوں اور ان کی آب ماند پڑ جائے رنگ جل جائے اور سطح رُوڑھی یا کھردری ہو جائے تو سمجھو کہ زہر کا اثر ہے۔

۱۔ اگر دھواں اور بھگتا جائے (ج) ۲۔ غالباً مرد خوان پوش اور عورتوں کے نیچے بچپانی جاتی ہیں (ج) ۳۔ اگر بچانے کے کپڑوں کو زہر آؤ دیکھا گیا ہو۔ (اگر دھواں اور کھانسی ترجمہ بعض دوسری تفصیلات میں بھی مشام ناستری کے اخذ کردہ مفہوم سے مختلف ہے۔ (ج)



جس شخص کو زہر دیا گیا ہو اس پر جو آثار نمودار ہوں گے وہ یہ ہیں :-  
 منہ کا لعاب خشک ہو جائے گا، زبان نہ کھڑکے گی، پسینہ چھڑکے گا، جاسیاں  
 آئیں گی، بدن پکپکائے گا، قدم و گھٹائیں گے، چپ لگ جائے گی، کام میں دل  
 نہ لگے گا، ایک جگہ قرار سے نہ بیٹھے گا۔

ضروری ہے کہ ماہر طبیب اور زہر کو تازہ کرنے اور اس کا توڑ کرنے والے  
 ہمیشہ راجہ کے پاس حاضر رہیں۔

دید (معائنہ) دار و خانے سے وہ دو اکلے کا جس کو تجربہ کر کے ابھی طرح جانچ  
 لیا گیا ہو اور دو اسازوں کے ساتھ مل کر اسے خود آٹھ لے گا اور پھر بادشاہ کو  
 پیش کرے گا۔ یہی عمل منشیات اور دوسرے مشروبات کے ساتھ بھی ہو گا۔  
 توشہ خانے کے ملازمین، نہا کرنے والے کپڑے بدل کر راجہ کو لباس اور غسل  
 کا سامان پیش کریں گے جو حرم سرا کا محافظ مہرشرہ، صودت میں ان کے حوالے  
 کرے گا۔ جام، تیل، مالش، بستر، کپڑوں کی دھلائی، گجرے بنانے والی مالن کی  
 خدمات، رنڈیاں انجام دیں گی اور راجہ کو پانی، خوشبو، بات، اُٹھانے، پوشاک اور  
 ہار بھول پیش کریں گی۔ وہ خود اور دوسرے ملازمین پہلے ان چیزوں کو آنکھوں  
 اور سینے سے لگائیں۔ گجر۔

کسی باہر کے آدمی کی طرف سے وصول ہونے والی اشیاء پر بھی یہی عمل ہو گا۔  
 'نہ' بجائے والے راجہ کے سامنے صرف وہی تماشے پیش کریں گے  
 جن میں ہتھیار، آگ یا زہر کا دخل نہ ہو۔ بجانے کے ساز و آلات نیز گھوڑوں  
 رتھوں اور ہاتھیوں کے ساز و سامان کے اندر ہی رکھے جائیں گے۔ راجہ کے  
 سوار ہونے سے پہلے رتھ بان یا مہادت یا ماہی مراتب بردار سواری لے گا۔  
 راجہ کشتی میں تب سوار ہو کہ اس کے کھینے والا معتبر ہو اور دوسری کشتی  
 بھی ساتھ ہی بڑی ہوئی ہو۔ وہ کسی ایسی کشتی میں سوار نہ ہو جس کو پہلے طوفان

سلا کیولا: خود بادشاہ کے سامنے چلے، مراد اسازوں کو دکھا کر (ج) سلا کیولا: دایاں، شاماشتی

Pierrotius لکھا ہے۔ مراد غالباً، خواہ میں، باندیاں، غلامائیں۔ (ج)

کا سامنا رہ چکا ہو، اور راجب راجپوتی میں جلے تو اس کی خون کناریوں پر تعینات ہے۔  
وہ ایسے دریاؤں میں سفر کرے جن میں خطر ناک پھیلیاں یا مگر مجھ نہ ہوں۔  
وہ صرف ایسے جنگلوں میں درائے، جو اثر دہوں اور مگر ٹپھوں سے پاک کر دیا  
گیا ہو۔

دوڑتے ہوئے نشانوں پر تیر چلانے کی مشق کرنے کے لیے وہ صرف  
ایسے جنگلوں میں جائے جہاں سے شکاریوں اور شکاری کتے سدھانے والوں  
نے ڈاکوؤں، سانپوں اور دشمنوں کا صفایا کر دیا ہو۔

وہ سادھوؤں پیسپلوں سے ملاقات کرے تو مسلح محافظ ساتھ رہیں۔  
بیرونی سفیروں سے ملے تو وزیر موجود ہوں۔

وہ فوجی لباس میں گھوڑے یا رتھ یا ہاتھی پر سوار ہو کر فوجی پریڈ کا معائنہ  
کرنے کے لئے جائے۔

راجہ کے باہر جانے اور واپس آنے پر عصا بردار شرک کے دونوں طرف  
استادہ ہوں، اور کوئی مسلح آدمی یا فقیر یا ٹولہ لنگڑا آدمی اس پاس موجود نہ ہو۔  
وہ میلے تماشے، یا ترا اور قربانیاں وغیرہ دیکھنے جائے تو ”دس قبیلوں“  
کے آدمی حفاظت کے لیے موجود ہوں۔

\* جس طرح وہ خفیہ کارروائیوں کے ذریعے دوسروں پر نظر رکھتا ہے اسی  
طرح ایک دانا بادشاہ کو چاہیے کہ وہ خود کو بھی بیرونی خطرات سے محفوظ  
رکھے۔

## باب دوم

## عمالِ حکومت کے فرائض

جزء ۱: دیہہ بندی

راجہ کو چاہیے کہ یا تو باہر کے لوگوں کو آکر بسنے کی ترغیب دے کر یا اپنی عملداری کے گنجان آباد علاقوں سے لوگوں کو بلا کر نئی بستیاں بسائے جو چاہے نئے مقامات پر ہوں یا پرانی بستیوں کے آثار پر۔

نئے گائواں جن میں کم از کم ۱۰۰ گھر آباد ہوں اور شودر ذات کے کاشتکاروں کے گھر ۵۰۰ سے زائد نہ ہوں اور ان کی حدود ایک کوس (۲.۵۰ گز) یا دو کوس تک ہوں، اس طرح بسائے جائیں کہ ایک دوسرے کی مدد کر سکیں۔ ان کی مددندی، ندی، پہاڑ، جنگل، سیری کے درخت، غار، ناشی تعمیر یا سیمیل چھوٹے برگد وغیرہ کے پیڑ لگا کر کی جاسکتی ہے۔

آٹھ سو گائوؤں کے درمیان ایک ”ستھانیہ“ (گوٹھی) چار سو گائوؤں کے درمیان ایک ”ڈرون مکھ“ دو سو گائوؤں کے درمیان ایک کارڈ بک اور ہر دس گائوؤں کے درمیان ایک ”سنگمین“ بنایا جائے۔

سلطنت کی سرحدوں پر کوٹ تعمیر کیے جائیں جن میں محافظ مقرر ہوں۔ اندرونی

سٹ پر دیس سے آنے والوں کی بات اس لفظ (پر دیشا بواہینہ) پر لئی تھانے کا یہ اس رکھوٹش کے کینڈو

۱۵۔ کے بند ۲۱ میں اپنے ماشیے میں یہ سارنی عبارت نقل کی ہے پلا شودر (اور کاشتکاروں کے گھر۔ سٹ

سٹ گیرولا: ان کا درمیانی فاصلہ ایک کوس یا دو کوس سے زیادہ نہ ہوتا کہ وقت پر ایک دوسرے کا بچاؤ

کر سکیں (ج) سٹ گیرولا کھائی۔ (ج)

علاقوں میں پھندے پھانسنے والے شکاری، تیر انداز، پلینڈے، سچنڈال اور دوسرے قبیلے کریں گے۔

قرابانیاں کرنے والے برہمنوں، پروہتوں اور ویدوار کے عاملوں کو زمینیں دی جائیں جو ان کے گزارے کے لائق ہوں اور ان سے کوئی لگان، دتلا وغیرہ نہ لیا جائے زمینیں، عمال، محاسبوں، گوپوں، ستھانکوں، سلوتریوں، ویدوار، گھوڑوں کے سدھلنے والوں اور سپینام رسانوں کو بھی دی جائیں گی جنہیں وہ رہن یا فروخت نہیں کر سکیں گے۔

کاشت کے لیے تیار کردہ زمین صرف تاجیات استعمال کے لیے لگان ادا کرنے والوں کو دی جائے گی۔

ادھر زمین سے ایسے لوگ بے دخل نہیں کیے جائیں گے جو اسے کھیتی کے لیے تیار کر رہے ہوں گے جو لوگ زمین کو بیکار ڈالے رکھیں گے ان سے واپس لے کر دوسروں کو دی جاسکتی ہے۔ یا اس پر گاتوں کے مزدوروں سے کاشت کرائی جائے یا جو پاروں کو دی جائے تاکہ زیادہ لگان وصول ہو سکے۔ اگر کاشتکار آسانی سے لگان ادا کرتے رہیں تو انہیں بیج، مویشی اور مالی مدد دہتیا کی جائے۔

راجہ کھیتی باڑی کرنے والوں کو اتنی ہی امداد اور رعایتیں دے جن سے ریاست کی آمدنی میں اضافہ ہو سکے نہ کہ محض خسارہ اٹھانا پڑے جس راجہ کا خزانہ خالی ہو وہ شہری اور دیہاتی دونوں آبادیوں کے لیے مصیبت بن جاتا ہے۔

نئی زمینوں کی آباد کاری کے وقت یا ہنگامی حالات میں لگان معاف کر دیا جائے۔ اور راجہ وقت گزر جانے پر ان لوگوں سے جنہیں لگان میں چھوٹ دی گئی تھی، پورا نہ شفقت اور مہربانی سے پیش آئے۔

راجہ کا ان گنتی بھی کروائے اور صنعتیں لگوائے، عمارتیں بنوائیں اور ہاتھوں کے

سے دیکھیں باب ۲ کا جزو ۲۵۔ (شش) سے اس عبارت کا یہ مفہوم بھی برکت ہے

کہ کاشتکاروں کو مویشی وغیرہ دینے چاہئیں جو انہیں اپنی سہولت کے مطابق واپس کریں۔ (شش)

سے گیولا: اگر کسان قرض چکادیں تو۔ (ح)

جنگل سے بھی کام لے، مویشیوں کی پرورش و افزائش اور تجارت کے فروغ کے لیے سہولتیں مہیا کرے۔ آمدورفت کی آسانی کے لئے سڑکیں بنوائے۔ پانی کے ذریعے سفر کے لیے بھی (گھاٹ بنائے) اور ڈیاں قائم کرے۔ اُسے تالاب وغیرہ بھی تعمیر کرنے ہوں گے جن میں قدرتی طور پر والی چشموں یا دیگر ذرائع سے پانی جمع کیا جائے گا یا وہ ان لوگوں کو جو اپنے طور پر تالاب باولیاں وغیرہ بنائیں، زمین، تعبیری سامان مہیا کرے۔ اس طرح زیارت کے مقامات کے لیے بھی مدد دے۔

جو کوئی باہمی تعاون سے کیے جانے والے کاموں سے الگ نفع لگ رہے اسے بھی اپنے ملازم اور مویشی مدد کے لیے بھیجنے چاہئیں۔ وہ مصارف میں شرکت کر لے گا مگر منافع میں حصہ طلب نہیں کرے گا۔<sup>۲</sup>  
راجہ جیل تالاب وغیرہ میں اپنے مالکانہ حق کے طور پر راجہ گیری، کنشی رانی اور سبزیوں وغیرہ کی پیداوار میں حصہ بنائے گا۔

راجہ تہیوں، ضیعضوں، اپاہجوں اور تاداروں کو وظائف دے گا۔ وہ بے سہارا عورتوں کا بھی گزارہ مقرر کرے گا جیسک وہ حاملہ ہوں اور ان کے بچوں کا بھی کفیل ہو گا۔ گاؤں کے بڑے لوگ یتیم بچوں کے بالغ ہونے تک ان کی جائیداد کی دیکھ بھال اور درستی کے ذمہ دار ہوں گے، نیز دیوتاؤں کے نام کی جانے والی جائیداد کا بھی بندوبست کریں گے۔

اگر کوئی فرد مال یا قناتج کے علاوہ استطاعت کے باوجود اپنی اولاد، بیوی، ماں باپ، کسنبھائی، بہنوں یا بیوہ لڑکیوں کی پرورش سے گریز کرتا ہے تو (مرد مرد عورت) اس پر بارہ پن (اشرفی) جرمانہ عائد کیا جائے گا۔

۱۔ گیر دلا: مندرجہ کے لیے۔ ۲۔ یگولا، اگر وہ اتنا تعاون بھی دے تو کام پورا ہونے پر اس سے اس کے حصے کا پورا خرچ وصول کیا جائے، مگر فائدہ نہ اٹھانے دیا جائے۔ ۳۔ انگریزی میں apostasia یا prostrate کی جگہ چپ گیا ہے۔ گیر دلا یا لانگلے کے ہاں ”مرتد کا کوئی ذکر نہیں نہ سنسکرت متن میں ہے۔ ج

اگر کوئی شخص اپنی بیوی اور بچوں کے گزارے کا انتظام کیے بغیر سنیاں لے لے لے تو راجہ کو چاہیے کہ اس کو کڑی سزا دے، اور اس شخص کو بھی جو کسی عورت کو سنیاں لینے کی ترغیب دے۔ جو شخص جیسی طور پر ناکارہ ہو چکا ہو تو یہ سنیاں بن سکتا ہے، بشرطیکہ اپنی پیدائش ہوئی اطلاق (اپنے بیٹوں میں) تقسیم کر دے ورنہ اسے سزا دی جائے گی۔

بنوں میں رہنے والے جوگیوں کے علاوہ کوئی جوگی نہ اور مقامی کاروباری یا دوسری جمیتوں کے علاوہ کوئی جماعت ریاست کی کسی سستی میں داخل نہ ہوتے پائے۔ نہ گاؤں میں نانک گھر یا تعزیر گاہیں بنانے دی جائیں۔ ناچنے گانے والے طبلے، نقارچی، سحرے اور بجات بھی، بہت سی گائی کرنے یا مفت خدمت یا غلہ وغیرہ حاصل کرنے کے شوق میں وہاں آکر دھوم نہ مچائیں اور گائو والوں کے کام میں خلل نہ ڈالیں کیونکہ بے چارے گاؤں والے اپنی کھیتی باڑی میں لگے رہتے ہیں جس پر ان کی زندگی کا دار و مدار ہوتا ہے۔

راجہ ایسے علاقے پر قبضہ کرنے سے گریز کرے جہاں دشمن یا جاتی قبائل دھاوے مارتے رہتے ہوں، یا جہاں اکثر قحط پڑتا یا دبا پھونتی ہو وہ مسرقانہ سیر دشمن سے بھی پرہیز کرے گا۔

وہ کاشتکاروں کو ظلم نہ برمانوں، بیگانہ دیکسوں سے بچائے اور مویشیوں کو چوروں، رستہ گروں، شیروں، نہریلے جانوروں اور امراض سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرے۔

شاہراہوں کو بھی ولیعتوں اور سکائی کا زمینوں، نیز ڈاکوؤں اور سرحدات کے محافظوں کی ضرورت سانی سے پکایا جائے، بلکہ مویشیوں کے گلوں سے بھی۔

راجہ نہ صرف ان جنگلات کی حفاظت کرے گا جہاں سے عملاتی لکڑی اور اقمی

ساک، لک، دھن تیل کے دیا جائے گا، سب باسوس اتہا میں سے بھرتی کیے جاتے تھے۔ دیکھئے باب اول کا جزو ۱۲۔ سب گروں: جس سے شاہی خزانے میں اضافہ ہوتا ہے اور ساری آبادی کو دھن اور دھان ملتا ہے۔

حاصل ہوتے ہیں اور قدیم عمارت اور کانوں کی دیکھ بھال رکھے گا، بلکہ ان میں اضافہ کرے گا۔

### جزء ۲ : اراضی کی تقسیم

راجا دمر زمین پر چڑا گاہیں بنانے کا بھی بندوبست کرے۔  
 برہمنوں کو سوم کی کاشت کے لیے کچھ جنگل کے قطعات بھی دیے جائیں۔  
 جہاں وہ مذہبی ریاضت اور تپسیا بھی کر سکیں گے۔ یہاں بے جان اشیاء اور جہاندار  
 مخلوق کو تحفظ حاصل ہو اور ان جنگلات کو اس برہمن کی گوت سے منسوب کیا جائے  
 جو وہاں آباد ہو۔ (ک۔ حد سے حد ایک گروت رقبے تک)۔  
 اتنا ہی بڑا جنگل راجا اپنے سر و شکار کے لیے بھی مخصوص کر دے جس میں واقع  
 کا صرف ایک راستہ ہو اور چاروں طرف خندق۔ اس میں لذیذ پھلوں کے پٹریوں  
 بیلین اور پھولوں کی جھاڑیاں ہوں، بے کانٹوں کے درخت ہوں، ایک وسیع  
 جمیل ہوا دریا ضرر جانہ اور شیر، شکاری جانور، ہتھیلیاں اور ان کے بچے  
 اور جنگلی بیل۔ ان سب کے دانت اور ناخن (کھڑ) نکلوا دیے گئے ہوں۔  
 ملک کی سرحد پر یا کسی اور مناسب جگہ ایک اور شکار گاہ جس میں درندے  
 ہوں سب کے لیے مہیا کی جائے جنگل سے دوسری اشیاء حاصل کرنے کے  
 لیے (جن کا ذکر دوسری جگہ کیا گیا ہے) اور بھی کچھ جنگلات ہونے چاہئیں، اور ان  
 اشیاء کو کارآمد بنانے والے کارخانے بھی۔ ملکی سرحدوں پر ہاتھیوں کے جنگل بھی ہونے  
 چاہئیں جو دوسرے وحشی جانوروں کی آہلوی سے الگ ہوں۔ ہاتھیوں کے جنگل  
 کا دلہہ غاپنے محافظین کے جتنے کے ساتھ نہ صرف ہاتھیوں کی دیکھ بھال کرے گا بلکہ  
 ان میں داخل ہونے اور ان سے باہر نکلنے کے راستوں سے بھی پوری واقفیت رکھتا  
 ہو۔ خصوصاً ان علاقوں میں جہاں پہاڑ، دلدل، ندیاں یا بھیلیں واقع ہوں۔

جو کوئی ہاتھی کو مارے وہ موت کی سزا کا مستحق ہو گا جو کوئی اسے ہاتھی کے دونوں

دانت لے کر آئے جو قدرتی موت مرا ہو، اسے ساڑھے چار پن (سوئے کا سکہ) دینے چاہیئے۔  
 ہاتھیوں کے جنگل کے محافظ، سرحد کے محافظیں، جنگل کے یاسیوں، ہاتھیوں کو  
 زخم کرنے والوں اور ان کے پالنے والوں کی مدد سے، پانچ سات ہتھیوں کو ساتھ  
 لے کر ہاتھیوں کے کھوج میں جائیں، ہاتھی کی لید اور موت کا سراغ لیتے ہوئے بھلاؤں  
 کی شخوں سے ڈھکے ہوئے راستوں پر چلیں اور ان مقلات پر نظر رکھیں جہاں ہاتھی  
 سوئے ہوئے یا ٹھہرے ہوں یا جہاں انھوں نے ڈراویر پہلے کسی ندی یا جھیل کے کنارے  
 کو روندنا ہوا نشانے سے یہی اندازہ کریں کہ ہاتھیوں کا گھر تھا یا کوئی اکیلا آواز گرد ہاتھی، یا  
 ہاتھیوں کا سردار یا دھیتلا یا شیر یا صمت، یا بچہ یا جگڑا ہاتھی۔ ہاتھی پکڑنے والے  
 ماہرین کی ہدایات کے مطابق عمل کریں اور ایسے ہی ہاتھیوں کو پکڑیں جن میں بھاگوان اور  
 شریف النفس ہونے کی نشانیاں پائی جائیں۔ جنگ میں راجہ کی جیت کا دار و مدار  
 ہاتھیوں پر ہوتا ہے جو عظیم الجثہ ہونے کے باعث نہ صرف دشمن کی صفوں کو کچل سکتے  
 ہیں اور اس کی قلعہ بندیوں کو روند سکتے ہیں بلکہ اور بھی جان جو رکھوں کے کام انجام دے  
 سکتے ہیں۔

\* کھنگ، انگ، کروش، اور پورب دیشوں کے ہاتھی بہترین ہوتے ہیں۔ دکھن اور  
 پنجبھی علاقوں کے ہاتھی اوسط درجے کے گئے جاتے ہیں، سوراشر (گجرات) اور  
 پنجاب کے ہاتھی معمولی درجے کے ہوتے ہیں، لیکن سب کے زور اور صلاحیت  
 تربیت سے بڑھایا جاسکتا ہے۔

### جزو ۳، قلعوں کی تعمیر

ریاست کے چاروں طرف سرحدات پر دشمن کی چڑھاؤ کے خلاف قلعہ بندیاں  
 تعمیر کی جائیں اور ان کے لیے قدرتی طور پر موزوں جگہ کا انتخاب کیا جائے۔ قلعہ بند  
 انی بھی ہو سکتی ہے، جیسے کہ دیہات کے بیچ میں کوئی ٹاپو یا میدانی جیسے کہ کوئی اونچا ٹیلہ یا  
 پہاڑی جیسے کہ کوئی چٹان یا غار، یا ریگستانی جیسے کہ کوئی بے آب خطہ زمین جس میں  
 صرف جھاڑیاں ہوں، جنگل جو دلدل اور کانٹے دار جھاڑیوں سے بٹا ہوا ہو۔



ان میں سے آبی اور پہاڑی قلعہ بندیاں بڑی آبادیوں کی حفاظت کے لیے زیادہ موثر ہوتی ہیں۔ صحرا اور جنگل کی قلعہ بندیاں ویرانے کی پناہ گاہیں ہیں۔ مصیبت کے وقت جب کوئی جائے پناہ نہ ہو تو راجہ اپنا پائے تخت ریاست کے وسط میں کسی موزوں مقام پر تعمیر کرے جیسے کہ دریاؤں کا سنگم کوئی زخار قدقدتی جھیل یا تالاب، کوئی قلعہ جو گول ہو یا مستطیل یا مربع جس کے گرد اگر نہر ہو اور اس میں خشکی اور آبی دونوں راستوں سے داخل ہوا جاسکے۔

اس قلعے کے گرد تین خندقیں کھودی جائیں جن کے درمیان ایک ایک ڈانڈ (۶ فٹ) کا فاصلہ ہو، چوڑائی بتدریج ۴، ۱۲، ۱۰ ڈانڈ اور گہرائی اس سے اُدھی یا پونی۔ تہ چوکور ہو اور دہانے کے ایک تہائی کے برابر چوڑی۔ پہلو کی دیواریں پتھر یا اینٹوں سے چُنی جائیں اور ان میں پانی مستطاً بھرا رہے جو کسی نہر یا دھڑ سے ذریعے سے لایا جائے۔ ان میں مگر مجھ چھوڑ دیے جائیں اور کنول کے پودے اُگلے جائیں۔

اندرونی کھائی سے ۴ ڈنڈے (۲۴ فٹ) اندر کی طرف، چھ ڈانڈ اونچی اور اس سے دگنی چوڑی ایک فصیل مٹی پر مٹی ڈال کر اٹھائی جائے جو نیچے سے چوکور اور بیچ میں سے انھری ہوئی ہو۔ مٹی کو ہاتھیوں اور بیلوں سے اچھی طرح دبا کر ٹھوس بنا دیا جائے اور اس پر کانٹے دار زہریلی جھاڑیاں اُگائی جائیں۔ فصیل میں جو خلا رہ جائیں انھیں تازہ مٹی سے بھرا دیا جائے۔  
فصیل کے اوپر ۱۲ سے ۲۴ ہاتھ تک کے فاصلے پر، جفت یا طاق تعداد میں پکے دھس تعمیر کئے جائیں جن کی اونچائی ان کی چوڑائی سے دگنی ہو۔ رتھوں

---

سلاکیر دلا: آفات کے وقت راجہ بھی ان میں پناہ لے سکتا ہے (مٹی میں نے اگلے جملے کا ٹکڑا ادھر جوڑ دیا ہے۔ راج) سلاکیر دلا: جیسی زمین ہو اس کے مطابق گول، مستطیل یا مربع۔ (ح)  
سلاکیر دلا: تہ چوکور ہو۔

سلاکیر دلا: فصیل میں وہی مٹی لگائی جائے جو کھائیوں سے ہے۔

کے لئے رستہ کجور وغیرہ کے تنوں یا پتھر کی سلوں سے بنایا جائے۔ جن پر بند  
کی کھوپڑی کے ابھار ہوں، مگر لکڑی بالکل استعمال نہ کی جائے کیونکہ اس میں ہمیشہ  
آگ لگنے کا ڈر رہتا ہے۔

فصیل کے پاس چند اٹاریاں بھی تعمیر کی جائیں جو مربع شکل کی ہوں اور ان کے ساتھ  
زمین بھی ہو۔ اٹاریوں کے درمیان ۳۰ فٹ کا فاصلہ اور ایک چوڑی سڑک ہو اور اس  
پر دو منزلہ عمارتیں بنجی لمبائی ان کی چوڑائی سے ڈھائی گنا ہو۔ اٹاری اور سڑک کے  
درمیان ایک "انڈر کوش" چوکی بنائے جائے جس میں جالی دار لکڑی لگی ہو اور اس  
میں تین تیر انداز ایک ساتھ بیٹھ سکیں۔ ایک راستہ دیوتاؤں کے لیے بسا بھی رکھا جائے۔  
جو "انڈر کوش" کے اندر ۲۰ فٹ لمبا ہو۔ پہلوؤں میں اس سے چوگنا اور فصیل کے ساتھ  
ساتھ ۸ فٹ تک چلے۔

ایک یا دو ڈانڈ کی چوڑائی کے راستے بھی (دھس پر جانے کے لیے) ح) ہونے  
چاہئیں۔

فصیل کے محفوظ ضلع میں جدھر سے حملے کا خطرہ نہ ہو، ایک چور دروازہ بھی  
لاہ فرار کے طور پر رکھنا چاہیے۔

فصیل کے باہر آمد و رفت کا راستہ کانٹے دار جھاڑیوں، ترشوں، مٹی کے ٹیلوں،  
گڑھوں، کانٹوں کی باڑھ، سانپ کی دم، تاڑ کے پتوں، کتے کے جڑے وغیرہ کی  
شکل کی ڈھالی ہوئی رکاوٹوں لکڑی کے لٹھوں، کانٹوں سے بھری اور مٹی سے ڈھکی ہوئی  
خندقوں وغیرہ سے مسدود کر دیا جائے۔

فصیل کو دونوں طرف سے ایک ایک ڈانڈ کے بعد ابھار کر ایک دروازہ  
(قلعے میں داخلے کے لیے) بنایا جائے جس کی چوڑائی سڑک کی چوڑائی کا ہلکا ہو۔ پانچ  
ڈانڈ سے آٹھ ڈانڈ تک بتدریج اضافہ کر کے یا لمبائی سے پلایا ہلکی نسبت سے  
سے گھیر دیا: فصیل کا اوپری سرا ایسا ہونا چاہیے جس پر ایک ہاتھی آسانی سے چل سکے: تاڑ کی جڑ مرد بگ  
یا بندر کی کھوپڑی کی طرح کے اینٹ پتھروں سے یا بڑی بڑی سلوں سے فصیل کی ساخت ہونی چاہیے۔  
لکڑی کی فصیل کبھی نہ بنائیں۔ (ح) سے سڑنگ سے مراد ہے۔ ح

ایک چوترو بنایا جائے۔

سطح کو بتدریج ۱۵ ہاتھ سے ابتدا کر کے ایک ہاتھ سے ۱۱ ہاتھ تک اونچا کیا جائے۔

کعبہ اس طرح کھڑا کیا جائے کہ چھ حصے اونچائی، اُس سے گنی زمین کے اور ایک چوتھائی صدر۔

فرش کے پانچ حصوں پر مسقف ہال (شالا) ہو، اور ایک کنواں اور ایک سرحدی کمرہ (سیماگرہ) فرش کا دو بٹے دس حصہ پر آٹھ سائے دو چوتروں ہوں۔ ایک بالائی منزل جو اپنی چوڑائی سے گنی اونچائی کی ہو اور تراشی ہوئی طور تیاں۔ ایک سب سے بالائی منزل جس کی چوڑائی فرش سے آٹھ یا تین تہائی ہو، پہلو میں اینٹوں کی دیواریں۔ بائیں جانب ایک چکر دار زینہ جو بائیں سے دائیں مڑے۔ دائیں طرف ایک خفیہ زینہ ہو جو دیوار میں چھپا ہو تعمیر کے اوپر آرائشی محرابیں جو دو ہاتھ اونچی ہوں۔ دعوت کا دروازہ (مر ایک) ہر جگہ گھبرے ہوئے۔ ان کی روک کیلئے دو دوازے، ۲۴ انگلی لمبی آہنی کنڈی، ایک اگلا (چھوٹا ہی) دروازہ پانچ ہاتھ چوڑا، دروازے کو ہاتھوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم شہتیر اور فیصل پر باہر کی طرف گٹھیاں جو اونچائی میں آدمی کے چہرے کے برابر آئیں اور بہتر سے کد وقت پر کھسکانی جاسکیں۔ جہاں پانی کی قلت ہو وہاں کچی گٹھیاں بھی بنائی جاسکتی ہیں۔

دروازے کے اوپر ایک اور گٹھی ہو جس کی گرد کار تین چوتھائی بلندی تک مگر چھ کے مشابہ ہو۔ چار دیواری کے بیچوں بیچ ایک باؤلی ہو جس میں کنول اُگے ہوں۔ ایک اور مستطیل تعمیر بھی ہو جس میں ایک کے اندر ایک چار ضلع ہوں۔ جسے کھاری پورم (کھاری دیوی کا استھان) کہتے ہیں۔ اس کا بیرونی رقبہ اندرونی رقبے

مدا انگریزی ترجمے کی یہ عبارت گنہک ہے۔ گیدولا کا مفہوم یہ ہے جس جگہ قلعہ کا دروازہ ہو وہاں پہلے فیصل کی تھانگوں میں ڈیڑھ دو اندلیبا چوڑا بنا جائے پھر اس کے اوپر دروازے کی طرح چھ کعبے کھڑے کر کے (دیوڑھی) تعمیر کی جائے۔ (الحجہ)

سے ڈیوڑھا ہوگا نیز ایک گول عمارت جس میں غلام گردش بھی ہوگی اور اگر ضروری  
مسلمان سپاہی ہو تو جنگی ہتھیاروں کے لیے نہریں (تہ خانے ہج) بھی بنائیں جن کی  
لمبائی اُن کی چوڑائی سے تین گنا ہو۔ (گیو لا کا مفہوم یہ ہے کہ یہ نہریں ہوں جن  
کے ذریعے جنگی سامان لایا جائے جایا جاسکے اور یہ عام نہروں سے تنگنی چوڑی ہوں ہیں)  
۳۔ ان نہروں میں پتھر، کھریاں (برچیاں)، ہنٹر، ڈنڈے، لاطھیاں، گرز، دوہلہ  
چکر، جنتر اور دوسرے ہتھیار جو سبک وقت سوا آدمیوں کا صفایا کر سکیں، نیز  
برچے، ترشول، بلم، اونٹ کی گردن (کی مثل ہتھیار) تلخکیر مادہ اور دوسری  
تمام چیزیں جو مہیا ہو سکیں جمع کر دی جائیں۔

### جزو ۴: قلعے کے اندر کی تعمیرات

قلعے کا رقبہ پہلے شہر اہوں کے ذریعے تقسیم کیا جائے گا جن میں سے تین شدتاً  
غرباً اور تین شمالاً جنوباً بنائی جائیں گی۔ قلعے کے بارہ دروازے ہونگے جن میں جل  
تھل اور چور راستے بنے ہونگے۔

دھنوں کی سڑک، شاہی سڑک اور قلعے کے باہرستیوں اور چارگاہوں  
کی جانب جانے والی سڑکیں چار چار ڈانڈ (۲۴ فٹ) چوڑی ہوں گی، چھاؤنیوں،  
قبرستان اور مرگھٹ کی طرف، نیز گانوں کی طرف جانے والی سڑک ۸ ڈانڈ  
چوڑی ہوگی باغوں اور جنگل کی طرف جانے والی سڑک ۱۲ ڈانڈ چوڑی ہوگی۔ رتھوں  
کا راستہ پانچ "آرتی" (۱۲ فٹ) چوڑا ہوگا۔ مویشیوں کے آنے جانے کا راستہ چار "آرتی"  
اور چھوٹے جانوروں نیز آدمیوں کے چلنے کا راستہ دو "آرتی" کا ہوگا۔

شاہی عمارات مستحکم زمین پر تعمیر کی جائیں گی۔

چاروں جاتیوں کے مکانات کے درمیان قلعے کے مرکز سے شمال کی جانب  
راجہ کا محل ہوگا جس کا رخ شمال یا مشرق کی جانب ہوگا جیسا کہ ایک اور جگہ  
ذکر کیا گیا ہے (باب ۱، جزو ۲۰) اور اس کا رقبہ قلعے کے کل رقبے کا ۱/۴ ہوگا۔

شاہی گرو، پجاری، قربان گاہ، تالاب اور وزیروں کے مکان محل کے شمال مشرق کی طرف ہوں گے، شاہی بادرچی خانہ، ہتھیوں کا استھان اور توش خانے جنوب مشرق کی طرف مشرق کی سمت عطر، پھول، غلہ، تیل، عرقیات فروخت کرنے والے نیز ماہر کاریگر اور کھتری ذات کے لوگ آباد ہوں گے۔

خزانہ، محاسبی اور مختلف کارخانہ جات جنوب مشرق کی طرف ہوں گے جنگلات کی پیداوار کے گودام اور ہتھیاروں کے ذخیرے جنوب مغرب کی سمت ہونگے جنوب کی طرف شہر کے عمال، کاروبار اور کارخانوں کے نگراں اور فوجی افسر قیام کریں گے۔ اور وہیں پکے چاول، شراب، گوشت بیچنے والے، طوائفیں، ارباب نشاط اور دبش ذات کے لوگ بسائے جائیں گے۔

جنوب مغرب کی طرف گدھوں اور اونٹوں کے اصطبل اور کارخانے ہوں گے۔ شمال مغرب کی طرف سواریوں کے ٹھکانے اور رتھ خانے، مغرب کی طرف اون اور سوت بٹنے والے پچٹائیاں بنانے والے، کپڑے، اسلحہ ساز، دستانے تیار کرنے والے کاریگر اور شور ذات کے لوگوں کے گھر ہونگے۔ شمال مغرب کی جانب دکانیں اور شفا خانہ۔ شمال مشرق کی طرف خزانہ اور گایوں گھوڑوں کے تھان شمال میں راجہ کے مخصوص دیوتا کا مندر ہوگا اور لوہار جوہری اور برہمن آباد ہوں گے۔

مختلف اطراف میں کاریگروں اور بیوپاریوں کے مکان ہونگے۔ بستی کے وسط میں دیوتاؤں کے دیول ہونگے مثلاً اپراجت، اپراتھت، جے نیت، وجے نیت، بشو، ویشر اؤن، آشوین (دیوتاؤں کا طبیب) اور شری مدیرا گنہ ہم۔

مختلف کونوں میں اس زمین کے محافظ دیوتاؤں کے دیول ہونگے۔ اسی طرح دیوتاؤں کے نام پر دروازے بنائے جائیں گے جیسے برہما، آئند، یامہ، سیناپتیہ، اور کھائی سے ۱۰۰ کمان کے فاصلے پر (ایک کمان مساوی ۹۶ انگل)۔ اندرونی پشتے سے پرلی طرف، مندر زیارت گاہیں، پھلوں کے باغ اور تفریح گاہیں تعمیر ہوں گی۔

ہر حصے میں اس کے مخصوص محافظ دیوی دیوتا کے مندر ہوں گے۔

ساگرولا، درگا، وشنو، تینت، اندر، ریشو، ورون، اشوچی، تمار، بکشی اور میرا۔

قبرستان یا شمشان شمال یا شرق کی طرف رکھے جائیں، لیکن اونچی ذاتوں کے شمشان جنوب میں ہوں۔ اس اصول کی خلاف ورزی انتہائی سزا کی مستوجب کی ہوگی۔ ادھری اور چنڈال لوگ قبرستانوں کے باہر رہیں گے۔ کاریگروں کے خاندان اپنے پیشے کے لحاظ سے دوسری مناسب جگہوں پر بھی بسائے جاسکتے ہیں۔ پھولوں کے چمن، بھلوں کے باغ، ترکاری کے کھیتوں اور دھان کے کھیتوں میں کام کرنے والوں کے اہل خانہ کو غلہ اور دوسری اشیاء اخراج سے حاصل کرنے کی اجازت ہوگی۔

ہر دس گھروں کے لیے ایک کنواں ہوگا۔ تیل، غلہ، شکر، نمک، دوائیں، خشک اور ہری ترکاریاں، چربی، سوکھا گوشت، گھاس، پھوس، ایندھن، دھاتیں، کھالیں، کونڈہ، تانیت، سمیات، سنکھ، بانس، بٹے ہوئے کپڑے، مضبوط عمارتی لکڑی، ہتھیار اور پتھر اتنی مقدار میں ذخیرہ کر لیے جائیں گے کہ برسوں کے لیے کفایت کر سکیں اور کوئی کمی محسوس نہ ہو۔ ان میں پرانی چیزوں کی جگہ نئی چیزیں رکھی جاتی رہیں گی۔

ہاتھیوں، سواروں، رنظوں اور پیادوں پر کئی کئی افسر مامور ہوں گے۔ کیونکہ جب کئی افسر ایک ساتھ گئے ہوں تو ایک دوسرے سے خائف رہتے ہیں اور بغاوت کی ترغیب یا دشمن کی سازش سے بمشکل بچ سکتے ہیں۔ یہی اصول سرحدی محافظوں اور موپڑوں کی مرمت کرنے والوں پر بھی صادق آتا ہے۔

\* یاہر والوں کو جن کا وجود شہر یا ملک کے لیے خطرناک ہو قلعے میں ہرگز نہ بسایا جائے۔ انہیں یا تو مختلف علاقوں میں بکھیر دیا جائے یا ان پر ٹیکس عائد کئے جائیں۔

### جزو ۵: دروغہ محلات کے فرائض

پیشکار یا "سینڈھانا" (وہ افسر جو ہمہ وقت راجہ کے حضور میں رہے گا) خزانے کا راز خانہ جات، رغلے کی کٹھنوں، جنگلات، کی پیداوار کے گودام، اسلحہ خانے اور بندی

خانے کی تعمیر کی نگرانی کرے گا۔ وہ ایک چوکور تہ خانہ کھدوائے گا جو اتنا گہرا نہ ہو کہ پانی نکل آئے۔ اور اس میں کھڑی کے مضبوط تختوں سے ایک پنجرہ نما کمانیت تعمیر کرانے گا جس کی تین منزلیں ہوں گی اور سب سے اوپر کی منزل زمین کی سطح کے برابر ہوگی۔ فرش کو کنگروں سے پتہ کیا جائے گا۔ اس کا ایک دروازہ ہوگا جس کے ساتھ ایک بیڑھی لگی ہوگی جو ہٹائی جاسکے گی اور برکت کے لیے اس میں ممانظ دیونا کی عورتی نصب ہوگی۔ (متن میں "کلدار زینہ" ہے جسے گرو لانے لفظ "کھٹا" سے لیا گیا ہے) اس تہ خانے کے اوپر دونوں طرف سے بند پکی اینٹوں کا خزانہ بنایا جائے گا جس کی چھت ہاشیہ دار ہوگی اور اس میں سے مال نکلنے کی طرف راستہ ہوگا۔

راجہ دھر سہرہ ایک مالی شان محل تعمیر کرانے گا جس میں خاصا بڑا خزانہ رکھا جائے گا اور اس کی تعمیر میں ذات باہر کے سونے (نابا سز پائے ہوئے) لوگوں سے مدد لے سکتا ہوگا۔

تجارت گھر ایک بڑے مستطیل صحن کے گرد چار نعلوں پر مشتمل ہوگا جس کا ایک ہی دروازہ ہوگا۔ ستون پکی اینٹوں کے بنائے جائیں گے اور اس میں بہت سے کمرے ہوں گے اور دونوں طرف ستونوں کی قطاریں ہوں گی۔ گوداموں میں بہت سے بڑے بڑے کمرے ہوں گے اور اس میں جنگلات کی پیداوار کا گودام بھی شامل ہوگا جسے دیواریں اٹھا کر عیسویہ کر دیا جائے گا۔

سکے گیر دلا: "کافرشی موٹیلوں سے چنایا جائے۔ اس کے اندر مضبوط کھڑکیوں سے پنجرہ نما کئی کوٹھڑیاں ہوں۔۔۔ اینٹوں منزلیں میں بڑھیا دروازے اور تھمرے فرش ہوں۔ دروازوں پر دیوتاؤں کی مورتیاں بنی ہوں۔ اس تہ خانے کے اوپر خزانہ تعمیر کیا جائے اس میں اندر باہر سے بند کیے جانے والے آؤ گئے ہوں۔ ایک برآمدہ ہو اور وہ پاروں طرف سے معتبر لوگوں سے آباد مکانوں کے گھر ہوں۔ (ج)

سنا انگریز تہ کے میں ایک کثرت پرش سے جو ملدلی گئی ہے درست نہیں معلوم ہوتی۔ کہ گنے سز پاب لکھا ہے (سوت کی) سز پائے ہوئے سنسکرت لغت میں "ایک لکھ (ای ستر) کے معنی مہرون، غنئی بھیدیں شش اور دوسرے تلام کے درمیان اس حصے میں اور بھی بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ (ج)

کو دام ترخانے اور اسلحہ خانے دونوں کے ساتھ ملا ہوا ہوگا۔

عدالت اور وزیروں کے کمرے ایک علیحدہ علاقے میں ہوں گے۔ ایک جیل بھی بنائی جائے گی جس میں عورتوں اور مردوں کے الگ الگ احاطے ہوں اور اسکی بھی طرح حفاظت کی جائے گی۔

ان سب عمارتوں میں بڑے کمرے (شالہ)، حمام، کٹوں، آگ، زہر، بلیوں گھونٹوں نیولوں سے بچھاؤ کا انتظام ہوگا، نیز محافظہ دلچہ تاؤں کی پوجا کی سہولت بھی مہیا کی جائے گی۔ گودام کے آگے بارش کا پانی ناپنے کے لیے ۲۴ انچل چوڑا ایک برتن رکھنا ہوگا۔ داروغہ عجلات، ماہرین کی مدد سے جو ضروری آلات سے لیس ہوں۔ نئے اور پرانے واپر نیز خرام مال کی جانچ پرکھ بھی کرے گا۔

اگر جو اہر جھوٹے نکلیں تو دھوکے باز اور اس کا ساتھی انتہائی سزا کے مستحق ہونگے دوسرے قیمتی مال میں دھوکا کیا جائے تو اوسط درجے کی سزا دی جائے گی اور معمولی سلفان کی صورت میں نہ صرف مال کو تبدیل کرنے کے ذمہ دار ہوں گے بلکہ جرمانہ بھی عینگیں گے۔ جو مال کی قیمت کے برابر ہوگا۔

وہ صرف ایسے طلائی سکے وصول کرے گا جن کے خالص ہونے کی تصدیق صرف نے کر دی ہو۔ جعلی سکوں کے ٹکڑے کر دیے جائیں گے۔ جعلی سکتے لانے والا انتہائی سزا کا مستوجب ہوگا۔ غلہ جو وصول کیا جائے نیا، خالص اور تول میں پورا ہو۔ ورنہ اس کی قیمت سے دگنا جرمانہ لیا جائے گا۔ یہی اصول دوسرے تجارتی مال، خام اشیاء اور ہتھیاروں کی رسید پر بھی عائد ہوگا۔

تمام شعبوں میں جو کوئی افسر یا ماتحت یا ادنی ملازم، خبن کرے جس کی رقم ایک سے ۴۴ اشرفی تک ہو یا کوئی اور قیمتی چیز اڑائے تو وہ بالترتیب اول، دوسری یا انتہائی سزا کا مستحق ہوگا۔

اگر خزانہ دار رقم کا نقصان کرے تو اسے کوٹے لگائے جائیں اور اس کے مددگار اس سے نصف سزا پائیں۔ اگر نقصان نادانہ ہو تو اسے تنبیہ اور طاعت کی جائے۔

---

سلائیولا: پہلے جسم پر ایک سے چار پن (اشرفی) تک جرمانہ کیا جائے۔ (ج)



اگرچہ یک در چوروں کو اشارہ دینے کے لیے ڈرائیں تو انھیں لذت، ناک موت کی سزا دی جائے گی۔

داروغہ، عجلات، معتبر لوگوں کی مدرسے، فاسل، وصولی کا بندر بست، کرے گا اسے آمدنی اور بیرونی مالت سے آمدنی کی اتنی گہری واقفیت ہوگی کہ سو سال پہچھے تک کے محاصل بتا سکے گا اور پوچھنے پر بلا تامل بتا سکے گا کہ اخراجات، نکال کر کس قدر رقم خزانے میں باقی ہے۔

### جزو ۶، صدر محصل کے ذریعے مالیہ کی وصولی

محصل اعلیٰ قلعوں، دیہاتوں، کانوں، عمارتوں، باغوں، جنگلوں، مویشیوں، سڑکوں اور آمد و رفت کی مہلات سے ملنے والے محاصل کا ذمہ دار ہوگا۔

قلعوں کے تحت یہ مالت آتی ہیں، چنگی دراہ، داری، جرمانے، اذنان و چمپانہ جات، شہری و قریہ، محسال، مہر اور پروانہ راہ، داری، شراب، بیکھلے (مذبح) ریشہ جات، تیل، گھی، شکر، صراف، مال، گودام، طوائفیں، تمار خانے، اراضی برائے تعمیرات، ہنرمندوں اور دستکاروں کے منتظم کاروباری ادارے، مندروں کے منتظم اور باہر سے آنے والوں سے وصول کیے جانے والے ٹیکس۔

دیہات کی ذیل میں، سرکاری زمینوں، کی آمدنی، لگان، مذہبی واجبات، نقدی میں ادا کیے جانے والے ٹیکس، تابانہ دریاؤں کے نگران، کشتی رال، چراگاہیں، ٹول ٹیکس، سسے (رجو) اور چوروں کو باندھنے والی رسیاں۔ کانوں کے تحت، سونا، چاندی اور ہیرے، جواہر، موتی، موٹے، سپیدیاں، دھاتیں، (لہجہ) نمک، اور دوسری معدنیات،

مالت سس کا ترجمہ صرف بہم بلکہ مشکوک ہے۔ گیر ولا! اگرچہ سیدھ لگا کر ڈاکہ ڈالیں تو انھیں اذیت ناک موت کی سزا دی جائے گی۔ کانگہ، چور، اگر خزانے پر ڈاکہ ڈالیں۔ (الحمد) سہ گیر ولا، جنگی چور کیوں

(ح) سس اس نقطہ کے صحیح معنی نہیں معلوم۔ جاگہ کہانیوں میں زمین کی پیمائش کے پیمانے ۱۱-۳۶۶

میٹر (شش) پیمانہ اس نقطہ کی تعبیر کی گئی ہیں۔ پیمائش زمین کا محصل، چوروں کی گرفتاری پر جرمانہ۔ (ج)

کالوا، کی مد میں آتی ہیں۔

پھولوں کے پھل، پھولوں کے باغ، ترکاریاں، آبپاشی کے ذریعے کاشت کیے جانے والے کھیت اور دوسری مزرعات جہاں بیج کی بکڑ جڑیں بوئی جاتی ہیں (مثلاً نیشکر) سب مل کر "ستو" کی مد میں آتی ہیں۔

شکار گاہیں، عمارتی مکڑی کے جنگل، ہاتھیوں کے جنگل، جنگلات کے تحت آتے ہیں گامیں، بھینسیں، بکریاں، بھیریں، گدھے، اُونٹ گھوڑے اور خچر زینسی اور دریائی راستے سہراہوں میں شامل ہیں۔ یہی سب محاصل کی مدد میں۔  
مول، بھاگ، بیلج، پرنگیا (؟) معین ٹیکس، سکوت پرستہ (رُڈپکا) معین برمانے، یہ بھی مداخل کی مختلف قسمیں ہیں (اُسے مکھ یعنی وہ مہینہ جب سے آمدنی شروع ہو)

دیو پوجا اور پٹھکوں کی پوجا میں گائے جانے والے بھجن، انعام و اکرام، حرم باد چینیاء، پیغام رسانی کا سلسلہ، گودام، اسلخ خانہ، توشہ خانہ، خام اشیاء کے کھتے کارخانے، بیگار کے مزدور، پیادہ فوج، سوار فوج، رتھیں، ہاتھوں، گایوں کے گلے، چڑیا گھر جن میں درندے، ہرن، پرندے اور سانپ لکھے جاتے ہیں، ایندھن اور چارے کے ذخیرے، اخراجات کی مددات ہیں۔

راجہ (کی گدی نشینی) کا سال، مہینہ، چاند کے چڑھنے اترنے کا زمنا (وِپکش) دن نوروز (شراون دیکھیں نوٹ) تیسرا اور چوتھا پکش (یعنی موسوں کے دور) برسات جاٹا، گرگی (برسات کو الگ کر کے) اور ایک زائد نوںد کا مہینہ (کبیسہ) یہ وقت کی تقسیم ہے۔

سلشہر کے م دروازے پر وصول کی جانے والی ڈیوٹی۔ میٹر۔ لیکن گیرولانے اس لفظ کو "پدھا" پڑھا ہے۔ (دھ ۴) اور گھ ۴ میں زیادہ فرق نہیں) اور اس کے معنی "لاوارث کا دھن" لیے ہیں۔ (ج)

۲: یہ ایک طرح کا متی کا نام معلوم ہوتا ہے۔ ۳: (دیکھیں مائیرا لکھے صفحہ پر)

وہ اس کام پر جو اس کے ہاتھ میں ہو یا پورا ہو یا چھک ہو یا ادھورا ہو یا ہو، نیز جمع خرچ اور بقایا کے حساب پر پوری توجہ دے گا۔

(انظامی امور، رواں امور، مزدیات زندگی کی فراہمی، تمام مدافل کی تنقیح یہ وہ کام ہیں جو ہاتھ میں یا زیر عمل کئے جائیں گے۔

جو کچھ خزانے میں داخل کر دیا گیا، جو کچھ راجہ نے طلب کر لیا، جو کچھ راجہ جانی میں خرچ ہو گیا اور (جو بشر میں) چڑھایا گیا یا نہ چڑھایا گیا یا گزشتہ سے پیوستہ سال سے چلا آیا ہے جس کی بابت راجہ نے حکم دیا کہ چڑھایا جائے یا نہ چڑھایا جائے یہ سب باتیں تکمیل شدہ امور میں آتی ہیں۔

فائدہ مند کاموں کے لیے منصوبہ سازی، وصولی طلب جرماتوں کا حساب، بقایا لگان کی بابت مطالبہ، حسابات کی جانچ پڑتال، یہ وہ کام ہیں جو تکمیل طلب کئے جائیں گے۔ چاہے قلیل فائدہ رکھتے ہوں یا بالکل نہ رکھتے ہوں۔

وصویم (۱)، رواں مدت کی بھی ہو سکتی ہیں اور (۲) بقایا کی بھی، یا (۳) اتناقی (بہرونی ذرائع سے حاصل ہونے والی)

(ادھو گزشتہ)

لے	مراد غالباً یہ ہے: شرادھ کا روشن پندرہواڑہ	۱۵ دن	تاریک	۱۴ دن
بھادریہ	روشن	۱۴ دن	تاریک	۱۵ دن
مارگ شیش	روشن	۱۲ دن	تاریک	۱۵ دن
پُشیہ	روشن	۱۵ دن	تاریک	۱۴ دن
جیٹھ	روشن	۱۴ دن	تاریک	۱۵ دن
اساڑھ	روشن	۱۵ دن	تاریک	۱۴ دن

شرادھ کا تاریک پندرہواڑہ مہینوں کا شمار کیا گیا ہے، کیونکہ پُشیہ کے روشنی پندرہواڑے کے بعد۔

جو پہلا سا قول تھا، دوسرا سا تو اس پر ہے۔ یہ دوسرے مہینوں کے ۱۸۰ دنوں کے ساتھ مل کر ۳۵ دن کا پورا تقری سال بناتا ہے۔ لے اس لفظ پر چارہ کے معنی مخبروں کی روانگی بھی لیے جاسکتے ہیں

جو روزانہ وصول ہوتا رہتا ہو وہ رواں ملات کی تعریف میں آتا ہے جو کچھ  
بچھے سے کچھ سال سے منتقل کیا گیا ہو، یا ابھی دوسروں کے پاس ہو اور جو کچھ ایک  
بے ہمت سے دوسرے کے ہاتھ میں گیا ہو، وہ بچھلا بقایا کہلاتا ہے۔

جو کچھ ضائع ہو گیا یا دوسروں نے (بھول میں ڈال دیا، بڑمانے جو سرکاری محال  
نے غائب کر دیے۔ جزی محمول (بدشاہ، تادان، راجہ کو پیش کیے جانے والے نذرانے،  
دبا میں، لاوارث ہونے والوں کی املاک، اتفاقی دینے وغیرہ عیسب اتفاقی ملات ہیں۔  
سرمایہ کاری کسی بزرگ سے ہوئے منصوبے کا بچا کچھا، ال، کسی منصوبے  
کے تخمینہ اخراجات میں سے بچت، یہ سب کذایت کی سورتیں ہیں۔ مختلف اوزان  
یا پیمانوں کی بنا پر محال کی قیمتیں، اضافہ ”ویا جی“ کہلاتا ہے۔ مختلف خریداروں  
کے درمیان بولی کے بڑھنے سے بھی، زائری کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔

اخراجات دو طرح کے ہوتے ہیں، روزمرہ کا خرچ اور نانگدہ مندر  
اخراجات جو کچھ روز خرچ ہوتا ہو روزمرہ کا خرچ ہے جو کچھ ایک  
پنکشن (بندرھواڑہ) یا مہینے یا سال میں کمایا جائے وہ منافع ہے۔  
جو کچھ ان مددوں پر خرچ ہو وہ بالترتیب روزمرہ کا خرچ اور سود مند  
خرچ کہلاتا ہے جو کچھ تمام اخراجات نکال کر باقی پٹے اور اس میں سے تمام  
وصول طلب آمدنی منہا کر دی جائے وہ خالص بچت ہے جو ہو سکتا ہے کہ  
پورا حاصل ہو چکا ہو یا اگلے حساب میں منتقل کر دیا گیا ہو۔  
چنانچہ ایک دانا محصل اعلیٰ کا منصب یہ ہوگا کہ آمد بڑھے اور خرچ کم ہو۔

جزوہ: محاسبین کے صیغے میں حساب داری

حساب کتاب کا نگران افسر یا سب کا دفتر اس طرح بنوائے گا کہ اس کا رخ  
یا شمال کی طرف ہو، یا مشرق کی طرف ہو۔ اس میں (منشیوں کی نشستیں الگ

الگ ہوں گی اور حساب کی کتابیں سلیقے سے رکھی جائیں گی۔ اس کے مختلف شعبوں میں ان کے کام کی نوعیت سے تعلق رکھنے والے امور، کارروائیاں اور ان کے نتائج منضبط ہوں گے۔ یعنی مختلف کارخانوں میں کیا کام ہوا اور اس کے نتائج نفع یا نقصان کی مقدار، خرچ، متوقع موخر آمدنی، حاصل کردہ بیاج (نقد یا جنس کی شکل میں) کو نوٹس سرکاری حکم کے سپرد کیا گیا تھا، کس قدر اجرت ادا کی گئی، بیگار میں کتنے آدمی بھرتی کیے گئے۔ اس طرح جو اہر اور دوسری قیمتی یا معمولی اشیاء کی بابت مبادلے کی شرح، یا بلٹ جو استعمال کیے گئے، اشیاء کی تعداد، وزن یا حجم و ملوک گانوں، خاندانوں، تجارتی اداروں کی تاریخ، رواج پیشے کی نوعیت اور کاروبار، راجہ کے درباریوں کو ملنے والے تحائف کی صورت میں یافت، ان کی جاگیروں اور معافیوں کی تفصیل، ان کو ادا کردہ تنخواہیں اور اجناس، راجہ کی بیویوں اور بیٹوں کی یافت بصورت جو اہر، راضی، خصوصی حقوق، اور نحوست کے رد کے لیے رکھی گئی رقم و دست یا مخالف راجاؤں کو ادا کیا جانے یا ان سے وصول کیا جانے والا خراج، ان کو اجرا کیا جانے والا یا ان کی طرف سے الٹی سٹیم۔ یہ سب امور اپنے اپنے رجسٹروں میں درج ہوں گے۔ ان کتابوں سے مناسب بتائے گا کہ کس قسم کا کام جاری ہے، کونسا دھورا ہے، کیا وصول ہوا، کیا خرچ ہوا، کیا باقی ہے اور مختلف شعبوں میں کون کون سے کام شروع کیے جانے والے ہیں۔

اعلیٰ، اوسط اور ادنیٰ کاموں کے لیے مناسب استعداد کے نگران مقرر کیے جائیں گے۔

اگر راجہ نے منافع بخش کام کے لیے رقم خرچ کرنے میں نخل سے کام لیا تو نقصان اٹھائے گا۔

اگر کوئی شخص تفویض کردہ کام سے غیر حاضر یا فراری ہو تو اس کے ضامن جنھیں مشترک طور پر لودائیکگی کی گئی یا اس کے بیٹے، بیویاں، بیٹیاں، اہلکار جو اس کام سے متعلق ہو رہے تھے ہرکاری نقصان کی تلافی کریں گے۔

ایک سرکاری سال ۳۵۴ دن اور رات کا ہوتا ہے۔ اس طرح کے کاموں

کے لیے ادائیگی اس اسٹھ کے ختم پر (تقریباً وسط جولائی) کم و بیش متناسب طور پر  
کی جائے گی۔ ماہ کیسے کا حساب الگ ہوگا۔

کوئی سرکاری ملازم مجبوروں سے موصول شدہ اطلاعات کا نوٹس نہ لے  
یا اپنے شیعے کے کام میں غفلت برتے، اپنی سستی یا نالائقی کے سبب ہی  
سرکاری محاصل کا نقصان کر سکتا ہے۔ مثلاً جب وہ نا طاعتی کے سبب اپنے فرائض  
انجام نہ دے سکے، یا غفلت کے سبب ضروری باتوں کو نہ مار سکے یا پست  
ہمتی سے کام لے۔ شور و غوغا یا شر یا بد انجامی کے خوف سے دب جائے یا خود غرضی  
سے کام لے کر دوسرے خود غرض لوگوں کی پاسداری کرے، یا غصے میں ظلم کرے  
یا عاملوں یا خوشامدیوں کی موجودگی میں اپنا وقار قائم نہ رکھ سکے یا بد ہمتی کے سبب  
حاصل جمع یا اذنان و مقدار کے حساب میں غلطی کرے۔

منو کے مدبر فکر کا خیال ہے کہ ایسے آدمی پر نقصان کے برابر جرم مانہ عائد  
کیا جائے، اور مذکورہ اسباب کو مد نظر رکھتے ہوئے اسے مناسب علاوہ سے ضرب  
دے دیا جائے۔

برہمچاری کے ہم خیال کہتے ہیں کہ یہ جرم مانہ نقصان سے دس گنا ہونا چاہیے۔  
اُشانس کے حلقے کی رائے ہے کہ نقصان سے بیس گنا زیادہ ہو۔  
مگر کوٹلیسہ کہتا ہے کہ یہ جرم مانہ جرم کی مناسبت سے ہونا چاہیے حسابات  
اس اسٹھ کے ختم پر پیش کیے جائیں گے۔

جب مختلف اضلاع کے محاسب سربراہ کتب حساب اور اجلاس  
اور نقد رقم لے کر آئیں تو انہیں علاحدہ علاحدہ ٹھہرایا جائے تاکہ آپس میں گفتگو  
نہ کر سکیں۔ ان سے محاصل کی میزان، اخراجات کا حساب اور خالص محصول کی  
کیفیت سننے کے بعد رقم وصول کی جائے۔ جس محاسب نے محصول میں مختلف  
ذرائع سے جتنا اضافہ کیا ہو اس کو اس سے آٹھ گنا زیادہ انعام دیا جائے،  
لیکن اگر صورت اس کے برعکس ہو (یعنی محاصل میں تخفیف ہوئی ہو) تو

یعنی اختتام سال پر نوشت یا سال نو سے جو سال کے پہلے دن واقع ہوتا ہے، سال شروع ہوتا ہے۔

اس نقصان سے آٹھ گنا زیادہ رقم وصول کی جائے۔

جو محاسب وقت پر حسابات پیش نہ کریں، یا محصول کی رقم کے ساتھ حساب کی کتابیں نہ دکھائیں تو ان پر واجب الوصول رقم سے دس گنا جرمانہ کیا جائے۔

اگر کوئی محاسب منشیوں سے جو حساب دینے کو تیار ہوں، فوراً حساب نہ لے تو اس کو ابتدائی درجے کی سزا دی جائے۔ اس کے برعکس (اگر منشی تیار نہ ہوں) تو ان کو دگنی سزا دی جائے۔

سب وزیر اپنے اپنے محکموں کے صحیح صحیح حسابات پیش کریں گے۔ ان دوزیوں یا منشیوں پر جس سے کوئی غلط بیانی سے کام لے تو اس کو انتہائی سزا دی جائے۔

اگر کوئی محاسب روزمرہ حساب کا گوشوارہ تیار نہ کرے تو اسے ایک مہینے کی مہلت دی جائے۔ اس کے بعد اس پر ۲۰ روپے (اشرافی) جرمانہ کے حساب سے جرمانہ جرمانہ عائد کیا جائے۔

اگر کسی نے نامکمل حساب تیار کیا ہو تو اسے ۵ راتوں میں مکمل کرنے کی ہدایت کی جائے۔ اس کے بعد روزمرہ حساب کا گوشوارہ جو اس نے تیار کیا ہو، اسے اصول و قواعد، سابقہ نظام، اور جمع تفریق وغیرہ کے ذریعے چیک کیا جائے نیز مخبری سے بھی مدد لی جائے۔ حسابات کی جانچ میں دن رات، مہینہ، سال اور سال کے مختلف حصوں کو بھی زیرِ غور رکھا جائے گا۔ روزِ روز پر ہونے والی وصولی کی تنقیح جگہ، وقت، طریق حصول، مروجہ اور قدیم طریق کار کو زیرِ غور رکھتے ہوئے کی جائے گی اور دیکھا جائے گا کہ رقم کس نے ادا کی، کس کو ادا کی، کس نے مقرر کی۔ روزِ روز پر اخراجات کے حساب کی تنقیح میں بھی انہی امور کا خیال رکھا جائے گا۔

اس طرح روزِ روز پر خالص محاصل کی تنقیح میں بھی وصولی کی جگہ وقت اور مدد کو ملحوظ رکھا جائے گا نیز یہ کہ اجناس یا نقد خالص ہیں اور جن لوگوں کی تحویل میں

دی جا رہی ہیں وہ معتبر ہیں۔

اگر کوئی افسر راجہ کے احکام کی تعمیل میں معادن نہیں ہوتا یا رکاوٹ ڈالتا ہے یا مقررہ اصول و ضوابط کے خلاف وصولی یا خرچ کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کو ابتدائی درجے کی سزا دی جائے۔

جو منشی کتابوں میں بندھے ہوئے قاعدے کے خلاف اندراج کرے یا بغیر جانے اندھا دھند اندراج کرے یا ایک کی جگہ دو یا تین اندراج کر دے، اس پر ۱۲ اپن جرمانہ عائد کیا جائے۔ جو خاص وصولی کی رقم کھرچ ڈالے اسے دگنی سزا دی جائے، جو اسے نکل جائے۔ اس پر آٹھ گنا جرمانہ۔

جو محاصل میں نقصان کا باعث ہو وہ رقم بھرنے کے علاوہ پانچ گنا جرمانہ دے۔ جھوٹ بولنے کی صورت میں جھوٹ کی مقررہ سزا دی جائے۔ اگر اندراج میں فرد گزشتہ ہونے پر بعد میں خانہ پری کی جائے اور یہ کہا جائے کہ بھول ہو گئی تھی تو جرمانہ دگنا ہوگا۔

بچہ، راجہ معمولی خطائیں معاف کر دے اور محاصل کم بھی ہوں تو ان پر تکرار کرے اور ایسے محاسبوں کو انعام سے نوازے جنہوں نے اپنی کارگزاری سے بھرپور اضافہ کیا ہو۔

### جزو ۸: غبن کی تفشیش

تمام کام دھن سے چلتے ہیں، لہذا خزانے پر خاص توجہ ہونی چاہیے۔ مالی فراوانی کے لیے جو چیزیں اہمیت رکھتی ہیں وہ یہ ہیں: رعایا کی خوشحالی، اچھے اعمال پر انعام (فالتو) ملازمین کی چھانٹی، اچھی فصل، پھلتی پھولتی تجارت، امن و امان اور قدرتی آفات سے تحفظ، کم سے کم معافی، ارباب سونے کی یافت۔

جو چیزیں خزانے کو غالی کرتی ہیں وہ یہ ہیں: رکاوٹیں (پرہیزی بندھ) قرضداری

ملا گیر دلا: جو غبن کرے۔ گیر دلا کی دی ہوئی تفصیل کئی جگہ خاصی مختلف ہے (ج)



لین دین (بیوپار) جعلی حسابات، عیاشی (اسراف) اشیاء کا تبادلہ (بارٹر) غبن۔

کسی منصوبے کے آغاز یا تکمیل میں دیر دار یا اس کا منافع داخل خزانہ کرنے میں تاخیر کاوٹ کی تعریف میں آتی ہے۔

سرکاری رقم میعادِ سود پر دینا قرض ہے۔ سرکاری رقم سے تجارت کرنا بیوپار ہے۔ ان دونوں حرکتوں پر حاصل کردہ فائدے سے دُکٹا جوائے لگایا جائے۔

جو کوئی وقت پر وصولی کو ٹالے یا غلط وقت پر مطالبہ کرے وہ بد نیت ہے اس پر متعلقہ رقم کا دس گنا جرمانہ ہو۔ جو مقررہ مطالبہ میں کمی کر کے محاصل کو نقصان پہنچائے یا خرچ میں زیادتی کرے وہ چار گئے جرمانہ کا مستحق ہے۔

جو کوئی راجہ کی املاک کو اپنے یاد دوستوں کے تصرف میں لائے وہ بے جا عیاشی کا مرتکب ہے۔ جو اہر کی خورد و برد کے لیے موت کی سزا، قیمتی اشیاء کے لیے اوسط درجے کی سزا۔ معمولی اشیاء کی صورت میں ان کی قیمت کے برابر جرمانہ۔

سرکاری مال کو دوسرے ملتے جلتے مال سے بدلنا بارٹر ہے (صحیح تبدل ج) و نیز بھی مذکورہ بالا بے جا اسراف کے حکم میں آتا ہے۔

جو کوئی وصول شدہ مقررہ رقم خزانے میں داخل نہ کرے، یا جو کچھ خرچ کرنے کے لیے کہا گیا تھا خرچ نہ کرے یا وصول شدہ آمدنی کو صحیح طور پر ظاہر نہ کرے وہ غبن کا مرتکب ہے۔ اس پر بارہ گنا جرمانہ ہو گا۔

غبن کے یہ طریقے ہیں: جو پہلے وصول ہوا، وہ بعد میں درج کیا جائے؛

۱۔ اصل لفظ پر توڑنی کا ترجمہ بارٹر دھڑ ہیں اسی طرح "آپ بھوک" کو عیاشی کی جگہ اسراف کہنا زیادہ درست ہے۔ (ج) ۲۔ گمراہی یا رشوت لینے کی غرض سے (ج)۔

۳۔ مثلاً شاہی انعامات روک دے۔ ۴۔ رسید دینے سے انکار۔

جو برسرِ وصول کیا وہ پہلے درج کر لیا جائے۔ پہنچو وصول کرتا ہو وہ وصول نہ کیا جائے؛ جس کی وصولی شکل ہوا سے وصول شدہ دکھایا جائے؛ پہنچو وصول ہو گیا اسے وصول طلب بتایا جائے؛ جو وصول نہیں ہوا اسے وصول شدہ دکھایا جائے؛ جو جزدی طور پر وصول ہوا ہول سے کل طور پر وصول شدہ بتائے جائے؛ وصول کوئی اور چیز ہو دکھائی کوئی اور جائے؛ جو کچھ ایک ذریعے سے وصول شدہ دکھایا جائے؛ جو دینا تھا نہ دیا جائے؛ جو نہ دینا تھا دے دیا جائے؛ وقت برابر ادائیگی نہ کی جائے؛ بے وقت ادائیگی کی جائے؛ چھوٹے ٹخنوں کو بڑا تحفہ بتایا جائے؛ بڑے تحفوں کو چھوٹا تحفہ بتایا جائے؛ تحفہ کچھ اور ہو اندراج مختلف؛ دیا کسی کو جائے؛ کھا کسی اور کے نام جائے؛ جو خزانے میں داخل شدہ ہو وہ نکال لیا جائے؛ اور جو داخل نہیں کیا اس کا اندراج کر دیا جائے؛ خام مال جس کے دام نہیں دیے اس کا اندراج کر لیا جائے؛ جس کے دام دیے جا چکے اس کا اندراج نہ کیا جائے؛ بالمقطع رقم کو چھوٹی رقموں میں بانٹ دیا جائے؛ مستغرق رقم کو مجموعی رقم کے طور پر دکھایا جائے؛ بیش قیمت اشیاء کے مبادلے میں کم قیمت اشیاء، لے لی جائیں؛ یا کم قیمت اشیاء کے بدلے میں بیش قیمت اشیاء؛ اشیاء کے دام گھٹا دیے جائیں؛ اشیاء کے دام بڑھا دیے جائیں؛ راتوں کا شمار بڑھا دیا جائے؛ راتوں کا شمار گھٹا دیا جائے؛ سال کے مہینوں اور مہینے کے دنوں میں مبالغہ نہ ہو؛ ذاتی نگرانی میں انجام پانے والے امور کی غلط رپورٹ؛ وصول کے منبع کی بابت غلط بیانی؛ رعایتوں کی بابت غلط بیانی تمام جو ایریا اس

۱۔ مثلاً دیر سے پکنے والی فصل ۲۔ مثلاً برہمنوں سے وصول ۳۔ مثلاً چاول کے

برلے وال ۴۔ راجنات دی برتھ دینا چاہے اور وہ نہ پہنچا جائے ۵۔ روک کر تحفہ دیا جائے تاکہ رشوت وصول کر سکے۔  
۶۔ مثلاً جو کچھ پورے گاؤں سے مجموعی طور پر وصول کرنا تھا اسے افراد سے متفرق طور

وصول کر دے دکھایا جائے تاکہ بعض رقمیں غیر وصول بتائی جا سکیں اور مضم کر لی جائیں۔ یا رعیت

والی لگان کو گاؤں کا مجموعی لگان بتایا جائے۔ بے تجربی مضم کر جانے کیلئے ۷۔ راتوں کا نظریں

کر جائے۔ استعمال بیت تھا۔ یہ کہنا کہ مزدور کو دفتر کے برابر جوت لاکر دی گئی حالانکہ نہیں کی  
نہ مثلاً یہ کہنا کہ کشتی سے صرف برہمنوں نے سفر کیا جن کو کوہا بہ معاف ہے۔

کی بابت غلط رپورٹ: (چاندی سونے کے) معیاری اور خالص ہونے کے نشانات یا جانچ کی غلط رپورٹ، اشیاء قیمتیوں کی بابت غلط اطلاع، جھوٹے باٹوں اور پیمانوں کا استعمال، اشیاء کے شمار میں دھوکا، پیمائش حجم کے لیے اصل مکعب پیمانوں کی جگہ جعلی مکعب پیمانوں مثلاً ”بھاجن“ کا استعمال۔ یہ ہیں غبن کے مختلف طریقے۔

ایسے حالات میں، متعلقہ افراد جیسے کہ خزانہ دار، طے کنندہ، وصول کنندہ، ادا کنندہ، دلال، دلالہ، زرکار، کے ملازمین وغیرہ سب سے فرد افراد یا پھر ان کی ہائے۔ اگر ان میں سے کوئی جھوٹ بولے تو اس کو وہی سزا دی جائے جو جرم کرنے والے کے لیے مقرر ہے۔

ڈھنڈورا پیٹوایا جائے کہ جس کسی کو خفاں مجرم کے ہاتھوں نقصان پہنچا ہو۔ وہ راج دربار سے اپنی شکایت بیان کرے۔ ”جو لوگ اس کے جواب میں عرضداشت کریں۔ ان کے نقصان کی پوری تلافی کر دی جائے۔“

اگر کسی شخص، کے خلاف متعدد الزامات ہوں اور وہ ان میں سے کسی ایک کی خاطر خواہ جوابدہی نہ کر سکے (گیر دلا، کسی ایک کا اقرار کر لے) تو اسے ہر ایک الزام کی علیحدہ علیحدہ جواب دہی کا موقع دیا جائے گا۔ بدولت صورت ہر الزام پر علیحدہ مقدمہ قائم ہوگا۔

اگر کوئی سرکاری ملازم کسی بڑی رقم کے ایک۔ یا حصے کے غبن کا مرتکب پایا جائے، تو اسے پوری رقم کی جواب دہی کرنی ہوگی۔

جیب کوئی مجرم کسی غبن کی بابت اطلاع دے اور ثابت کر دے تو متعلقہ رقم کے پانچ حصے کے برابر انعام کا مستحق ہوگا لیکن اگر سرکاری ملازم ہو تو پانچ حصہ دیا جائے گا۔

اگر کوئی مجرم کسی بڑے غبن کو صرف جزوی طور پر ثابت کر سکے، تو اس کو اس

---

ط مدعی یا جوابدہ کے طر پر ثبوت سپاہ کرنے کی بات دیکھتے باب سوم، جزا۔

مہ گیدولا، ایک حصے کا اقرار کرے۔

قدر رقم کے تناسب سے مقررہ انعام دیا جائے۔

\* کوئی مخبر اپنا لگایا ہوا الزام ثابت نہ کر سکے تو اس پر جرمانہ بھی ہو اور جہمائی سزا بھی دی جائے اور سزا کے بغیر نہ چھوڑا جائے۔ ایسی صورت میں شاید مخبر جنسی کا الزام کسی اور پر رکھے یا کسی اور طریقے سے اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دینے کی کوشش کرے جو مخبر کسی ملزم کے ورغلانے سے اپنا بیان واپس لے لے اس کو موت کی سزا دی جائے۔

### جزد ۹: سرکاری ملازمین کے کردار کی چھان بین

جو افراد وزارتی عہدوں کی یاقوت رکھتے ہوں، وہ اپنی اپنی استعداد کے مطابق مختلف عہدہ جات کے لگائے مقرر ہوں گے ان کی رفتار و نگرانی کی جائے گی، کیونکہ لوگ عموماً متبلون مزاج رکھتے ہیں۔ اور کھوڑوں کی طرح ان کے مزاج کی کیفیت بدلتی رہتی ہے چنانچہ اوڈار اور ذرائع جن سے وہ کام لیتے ہیں وہ مقام یہاں وہ کام کرتے ہیں کام کی ٹھیک ٹھیک نوعیت، اس پر صرف ہونے والی رقم اور اس سے حاصل ہونے والے نتائج، ان سب پر ہمیشہ نظر رکھنی چاہیے۔

وہ احکام کے مطابق اپنے کام اس طرح انجام دیں کہ آپس میں نہ دست و گریباں ہوں، نہ کٹھ جوڑ کریں۔

جب ان میں ملی جھگت ہو تو (سرکاری) مال ہضم کر جاتے ہیں۔

جب آپس میں اختلاف ہو تو کام میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں۔

وہ فوری خطرے کو مالک کے علم میں لائے بغیر، محلے کو جوں توں نہ دھانے کی کوشش کریں گے۔ غفلت کی صورت میں ان پر ان کی یومیہ تنخواہ سے دگنا جرمانہ ہو اور نقصان کی تلافی کریں جو عامل مقررہ لگان یا اس سے زیادہ وصول کرے اسے انعام اور ترقی دی جائے۔

گرو کہتے ہیں کہ جو عامل خرچ زیادہ کرے اور آمدنی کم پیدا کرے وہ ضرور کھارہا ہے۔ وہ جو آمدنی میں اضافہ کرے (ادب و تناسخ کرے اس سے زیادہ

لائے نیز وہ افسر جو قتنا خرچ کرے اتنا ہی لے بھی آئے، اس کے بارے میں کہہ سکتے ہیں کہ وہ نہیں کھا رہا۔

لیکن کوٹلیہ کا خیال ہے کہ غبن کے ہونے یا نہ ہونے کا پتہ صرف مجروں سے چل سکتا ہے۔

جو کوئی آمدنی میں کمی کا باعث ہو، وہ خزانے کو گھٹن لگاتا ہے۔ اگر وہ غفلت کے سبب نقصان کمرے تو اسے اس کی تلافی کرنی ہوگی۔ جو آمدنی کو دگنا کر دکھاتا ہے وہ ملک کا خون چوستا ہے۔ اگر وہ دگنی آمدنی لے کر آئے، اور مجرم خفیف ہو تو اسے تنبیہ کر دی جائے، لیکن جرم بڑا ہو تو مناسب سزا دی جائے۔ جس کسی نے سرکاری رقم بے فائدہ خرچ کر لی اس نے گویا کارکنوں کی محنت کو ضائع کیا، ایسے افسر کو کام کی اہمیت صرف شدہ مدت، ادا شدہ اجرت اور اس پر لگائے ہوئے سرمایے کا لحاظ کرتے ہوئے مناسب سزا دی جائے۔

چنانچہ ہر محکمے کا سربراہ جزوی طور پر بھی اور کلی طور پر بھی خیال رکھے کہ کتنا کام ہوا۔ اس سے کیا حاصل ہوا اور اس پر کیا خرچ کیا۔ وہ اس پر بھی نظر رکھے کہ اہلکاروں میں کون اڑاؤ کھاؤ یا فضول خرچ ہے اور کون خسیس جو اپنے باپ دادا کی چھوڑی ہوئی جائیداد کو بیچ کھائے وہ اڑاؤ کھاؤ ہے۔ جو اپنی کمائی کو پورا کا پورا خرچ کر ڈالے وہ فضول خرچ ہے۔ جو اپنی اور اپنے ملازمین کی جان پر جبر کر کے دولت جمع کرے وہ خسیس ہے۔ ان میں سے جس کسی کو کسی بڑی جماعت کی حمایت حاصل ہو اسے کچھ نہ کہا جائے لیکن جسے ایسی حمایت حاصل نہ ہو اسے نہ چھوڑا جائے۔

جو کوئی بڑی جائیداد رکھنے کے باوجود دولت جمع کرنے میں لگا رہے، اسے لگائے اور بٹھائے یا باہر بھیجے، اپنے گھر میں رکھے یا دوسرے شہریں یا دیہاتیوں کو قرض دے یا باہر کے دیوں کو بھیجے، تو مجروں کے ذریعے پتہ چلا یا جائے کہ اس کے صلاح کار، دوستدار، کارندے، رشتہ دار شریک کون ہیں، نیز اس کی

آمدنی اور خرچ کیا ہے۔ دوسرے دیس میں جو کوئی اس خیس آدمی کا کارندہ ہو اس پر زور دے کہ حقیقت معلوم کی جائے۔ جب راز کا پتہ چل جائے تو اسے مردہ دیا جائے اور ظاہر یہ کیا جائے کہ یہ اس کے کسی جانی دشمن کا کام ہے۔

سب ممکنہ کئے نگراں اپنا اپنا کام محاسبوں، منشیوں، رصافوں، خزانچیوں اور فوجی افسروں کی مدد سے انجام دیں گے۔

ترجمہ (افسردہ) کے ساتھ کام کرنے والے جو بھروسے کے قابل ہوں، وہ وہ محاسبوں اور منشیوں کے کام کی نمبری پر لگائے جائیں۔

بر محلے میں چند عارضی افسر ہوں گے۔

بچہ جس طرح زبان کی ٹوک پر رکھے ہوئے شہد یا زہر کو بغیر چکھے چھوڑ دینا محال ہے، اسی طرح کسی سرکاری ملازم کے لئے محال ہے کہ سرکاری مال کم از کم تھوڑا سا نہ چکھے۔ جس طرح پانی کے اندر کی مچھل کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ پانی پی رہی ہے یا نہیں پی رہی۔ اس طرح سرکاری افسروں کے بارے میں کہنا مشکل ہے کہ دوران کار میں رشوت لے رہے ہیں یا نہیں لے رہے۔

بچہ آسمان میں اڑتے ہوئے پرندوں کی حرکت کو تاڑا جاسکتا ہے، سرکاری ملازمین کی نیت کو نہیں تاڑا جاسکتا۔

سرکاری ملازمین سے نہ صرف ان کی ناجائز طور پیدا کی ہوئی اٹلاک بھین لی جائے بلکہ ان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل بھی کیا جاتا رہے گا تا کہ وہ یا تو سرکاری مال میں خسرو برد نہ کریں یا جو کھایا ہے وہ اگل دیں جو محاصل میں اضافہ کریں اور خیر خواہی سے راج کی خدمت انجام دیں انھیں مستقل کر دیا جائے۔

جزو- ۱: سرکاری فرمایوں کے اجزاء کا طریق کار

(گروہوں کا) ایک قول یہ ہے کہ (لفظ) "شما" صرف شاہی فرمان کے لیے

استعمال ہو سکتا ہے۔ شاہی فرمان بڑی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ صلح اور

مل و ام شتم کے معاملہ بندہ ۲ جیسے کٹر بھیت وغیرہ (تہ سوامی کی شرح)

اعلان جنگ دونوں کا دار و مدار شہی فرمان پر ہوتا ہے۔ اس لیے جو کوئی اعلیٰ منصبی صلاحیت رکھتا ہو۔ ہر طرح کے آداب و رسوم سے واقف ہو۔ خوش خط ہو، انشا کا ماہر ہو اور پڑھنے کا ماہر ہو وہی فرمان نویس پر مقرر ہوگا۔ وہ راجہ کے حکم کو غور سے سن کر، معاملہ کو اچھی طرح سمجھ کر حکم کو ضبط تحریر میں لائے گا۔

جو تحریر مالک (ایشور) کے لیے ہو، اس میں اس کے ملک و دولت خاندان اور نام (القاب) مستدرج ہوں گے، جو آدمیوں کے لیے ہو، اس میں ان کا اور ان کے ملک کا نام مناسب تپاک کے ساتھ لیا جائے گا۔

ذات گوت، خاندان، سماجی مرتبہ، عمر، علم، (رشتہ، منصب، دولت، کردار، اوصاف) (شیلا، خونی رشتوں وغیرہ نیز مقام اور وقت) (تاریخ تحریر) رقم کرنے کے بعد، فرمان نویس مکتوب الیس کے مرتبے کے مطابق مناسب الفاظ میں مستودہ تیار کرے گا۔ مضمون و مطالب کی ترتیب (آزادہ کرم) مناسبت (سمبندھ) تکمیل، شستگی، وقار اور وضاحت فرمان، کہ ضروری خصوصیات ہیں۔

مضمون کے نکات کو ان کی اہمیت کے لحاظ سے مناسب ترتیب کے ساتھ لکھنا، یہ حسن ترتیب ہے۔

جب مندرجات آگے آنے والے حقائق سے متناقض نہ ہوں، مسلسل اور آخر تک باہم مربوط رہیں، اسے مربوط تحریر کہا جائے گا۔

(الفاظ ضرورت سے زائد ہوں نہ کم، مضمون کو دلیل و نظیر کے ساتھ مؤثر طور پر ادا کیا جائے اور جہاں زور دینے کی ضرورت ہو زور دیا جائے تو اسے تکمیل کہیں گے۔ حسن تحریر کے ساتھ معقول بات خوش آئند طریقے سے کہی جائے۔ نوں، شستگی

ہے۔

مذکورہ بالا کسی راجہ کے لیے ہو (یا درست ہے۔ ج) جسے مدیہ دیش مکے جیسے ولایتی مالک وسیع و مالک دولت کیسر سے جیسے چند روشنی مکے ہراج اہراج موالا شتم، صاحب جاہ و دولت سور و دیلو رہے "مادھر" لفظ شیر خوار خوش آہنگی ج۔

عوامی بول چال کے متبادل الفاظ سے پرہیز، یہ وقار (اوداریہ) ہے۔  
 ماؤس الفاظ کا استعمال سلاست و وضاحت کی تعریف میں آتا ہے۔  
 حروف تہجی اکابر (۱) سے شروع ہو کر کل ۶۳ ہیں۔

حروف کے مجموعے کو لفظ (پد) کہتے ہیں۔ الفاظ چار قسم کے ہوتے ہیں: اسم، فعل، افعال کے سابقے (اپنا سرگ) حرف (ہنات)۔ اسم وہ ہے جو کسی جوہر یا ذات (ؤستو) کو ظاہر کرے، فعل وہ ہے جس کی جنس غیر معین ہو اور کسی عمل کو ظاہر کرے، ”پڑ“ وغیرہ افعال کے سابقے ہیں۔ ”پڑ“ (اور) وغیرہ حروف ہیں۔ الفاظ کا کوئی مجموعہ جو کوئی بات مکمل طور سے کہے وہ جملہ (واکینہ) ہے۔ مرکب الفاظ (ورگ) جن میں تین سے زائد اور ایک سے کم جوڑ نہ ہوں، اس طرح بنائے جاتے ہیں کہ آگے آنے والے الفاظ کے مفہوم سے ہم آہنگ ہوں۔

لفظ اب عبارت یا فرمان کے ختم پر تکیل ظاہر کرنے کے لیے (تمت) کے طور پر (ح) آتا ہے۔ اور کبھی زبانی پیغام کے اشارے کے لیے بھی، جیسے اس جملے میں ”وہ کبھی“ اس کے ساتھ ایک زبانی بیان بھی ہے۔

ہتک و ملامت (نندرا)، تعریف و توصیف، استفسار، بیان واقعہ، درخواست انکار، تنقیص، ممانعت، حکم، مصالحت، وعدہ اعانت، دھمکی اور ترغیب، یہ ۱۳ مقاصد جن کے لیے شاہی مراسلات جاری ہوتے ہیں۔

ہتک ملامت یہ ہے کہ کسی کے خاندان یا جسم یا فعل میں عیب نکال دیا جائے۔  
 تعریف و توصیف، کسی کے خاندان یا ذات یا عمل کو سراہنا۔  
 سوال کرنا کہ ”یہ کیا، یہ کیوں؟“ استفسار ہے۔

---

اس سکرٹ میں تالیف و تعریف و درود سے کام لے کر کئی اجزاء کے مرکب بنائے جاتے ہیں۔ یہاں بتائیے  
 نے ایک کے ساتھ تین یعنی گل پلدا اجزا کی تعداد دی ہے تاکہ مرکب بے غم نہ ہونے پائے مثلاً: دیش کال کا زیرو ضینہ  
 مقام وقت اور محلے کا لحاظ کرتے ہوئے، انا  
 حروف علت (طویل و قصیر) ۲۴ ہیں و حروف صحیح ۴۵ ہیں۔ سمجھو۔ ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳



راہ سمجھانا کہ ”یوں“ بیان ہے۔

البتہ کرنا کہ ”دو“ درخواست ہے۔

یہ کہنا کہ ”میں نہیں دیتا“ اٹکل ہے۔

یہ کہنا کہ ”تمہیں زیب نہیں دیتا“ تنقید و تنقیص ہے (ایمانی)

یہ کہنا کہ ”ایسا مت کرو“ ممانعت ہے۔

یہ کہنا کہ ”ایسا ہوتا چاہیے“ حکم ہے۔

یہ کہنا کہ جو تم ہو وہ میں ہوں، تو میرا ہے وہ تمہارا ہے، ممانعت ہے۔

مشکل کے وقت مدد کا وعدہ، اعانت ہے۔

کسی امر کے آئندہ نتائج سے آگاہ کرنا تہذیب ہے یا دھمکی ہے

ترغیب تین طرح کی ہوتی ہے۔ دو جو رقم کی خاطر کی جائے؛ وہ جو وعدہ خلافی ہونے کی صورت میں کی جائے، وہ جو کسی مشکل وقت میں کی جائے۔

✽ اطلاع، حکم، ناطق، انعام، معافی، اجازت، ہدایت، جواب اور عام اعلانات بھی فرمان کی چند اقسام ہیں۔

جب کبھی خصوصاً سرکاری ملازمین کی بابت، راجہ کی طرف سے سسر یا انعام کا اعلان ہو تو یہ فرمان یا حکم کہلائے گا۔

جب کسی مستحق کو نقصان کی تلافی یا مدد کے لیے انعام دینا ہو تو وہ آپ گروہ لیکھا“ انعام کا فرمان جاری ہوگا۔

جب کسی ناس گروہ، شہر یا گاؤں یا ملک کو کوئی رعایت دینی مقصد ہو تو معافی کا فرمان (پرہیز لیکھا) جاری کیا جائے گا جسے جاننے والے سناٹیں گے۔

اسی طرح اجازت نامہ جاری ہوگا تو زبانی یا تحریری اجازہ کہلائے گا۔

قدرتی آفات یا تصدیق شدہ انسانی عمل کی بناء پر ہونے والی مشکلات کے وقت فرمان ہدایت جاری ہو سکتا ہے۔

✽ جب راجہ کسی مکتوب کو دیکھ کر اور اس کے جواب کی بابت مشورہ کر کے رائے قائم کر لے تو اس کی مرضی کے مطابق جوابی مکتوب لکھا جاتا ہے۔

ملا: جب راجہ اپنے نائب کو یا دوسرے حکام کو مسافروں کی حفاظت کرنے کی ہدایت جاری کرے تو یہ اعلان عمومی کہلائے گا۔

گفت: شنیدہ رشوت، دہی، پھوٹ ڈلوانا اور کھلا حملہ یہ حکمتِ عملی کی مختلف صورتیں ہیں۔

گفت: شنیدہ یا چشم کی ہوتی ہے: (دشمن کی شناختی، باہمی تعلق کو جتنا، دو طرفہ حاصل ہونے والے فوائد، ٹھکانا، آئندہ کے لیے اچھی امیدیں دلانا، مشترک مفادات پر زور دینا۔ جب دشمن کے خاندان، اس کی ذات، مشاغل، کردار، علم و حکمت، مال و دولت وغیرہ کا ان کی اصل قدر قیمت کو مد نظر رکھتے ہوئے، تعریف کے ساتھ ذکر کیا جائے تو یہ ”گن سنیکرتن“ یا ثنا خوانی ہے۔

جب مشترک مہکوں، غوثی رشتوں، استادوں، پرہیت جمہانوں، خاندانی قراتوں اور دوستوں کا ذکر کیا جائے تو یہ ”سنبندھو پاکھیاں“ یعنی تعلقات کا اظہار کہلائے گا۔

جب دونوں فریقوں یعنی راجہ اور اس کے دشمن کو ایک دوسرے کا مددگار ظاہر کیا جائے، تو یہ مشترک منفعت کا بیان کہلائے گا۔

اس طرح کی تعریف کہ اگر ایسا ہو تو اس سے آئندہ یہ خوشگوار نتائج نکلیں گے مستقبل کے لیے اچھی امیدیں دلانا ہے۔

یہ کہنا کہ میں اور تم غیر نہیں، جو میرا ہے وہ تمہارا ہے، مشترک مفادات کا اظہار ہے۔  
رقم پیش کرنا سیدھی سیدھی رشوت ہے۔

خوف دلانا اور دھمکیاں دینا، مفارقت ہے۔

قتل و غارت، پریشان کرنا آفت جو تنا حملہ آوری ہے۔

بھڑی بھڑی تحریر بے ربط باتیں، بے جا تکرار، قواعد کی غلط اور بے ترتیبی

انشاء کے عیوب ہیں۔

میلہ بزرگ ورق اور ناہمواری کی تحریر بدنامی پیدا کرتی ہے۔

تھکلی تحریر سے بعد کی تحریر کا اختلاف تناقض ہے۔

کبھی نبوت بات کو دوسرا تکرار ہے۔

تذکرہ تانیث، واحد جمع، زمانہ ضمیر، معلوم کے استعمال میں غلطی کرنا قواعدی اغلاط ہیں۔

عبارت میں بے جگہ وقفہ دینا، غیر معقول پیرے بنانا اور اس طرح کا دوسری بے اصولی باتیں تحریر کا عیب گنتی جاتی ہیں۔

چچہ کوٹلیہ نے ہر قسم کی علمی کتب کا ملاحظہ کر کے اور تحریر کی روشنیوں کا اچھی طرح شاہد کر کے راجاؤں کی خاطر یہ اصول منضبط کیے ہیں۔

جزو ۱۱: خزانہ دار کا منصب خزانے میں داخل کیے جانے والے جو اہر کی پرکھ

خزانہ دار، مقبرہ لوگوں کی موجودگی میں جو اہر اور قیمتی اشیاء جو داخل خزانہ کرنی ہوں، داخل کرے گا۔

موتیوں کی اچھی قسمیں وہ ہیں جو تار پر پڑتی، پانڈیہ کوٹلیہ، پانڈیہ، چورنا، دریاؤں، ہندو کے پہاڑ، دریائے کارڈم، دریائے سروتسی، جھیل ہردا اور ہمالیہ پہاڑ کے آس پاس سے آتی ہیں۔ صدف، شکنجہ وغیرہ موتیوں کی کوکھ ہیں۔

جو مور کی طرح ہو، جس میں تین جوڑ ہوں جو کچھو سے جیسا ہو، نیم ہینسوی ہو جس

سلا پانڈیہ دیش کا ایک پہاڑ، سلا پانڈیہ دیش میں۔ مایہ کوئی نام کا پہاڑ سلا ایک دریا (گیرولا) نے اسے پانی پتر کے پاس بتایا ہے۔ (ج) سلا سنگدھپ میں یورنا می گاؤں کے پاس ایک ندی۔ (ک) کیرالا کے علاقے میں موضع مرچی کے پاس ایک ندی۔ سلا ایران کا ایک دریا۔ سلا بھیرہ بربر کے پہلو میں ایک تالاب (گیرولا: بربر کے نزدیک سمندر میں گرنے والا۔ (ج) سلا بھیرہ بربر کے پہلو میں ایک تالاب (گیرولا: بربر کے نزدیک ساحل سمندر پر ایک جھیل۔ (ج) سلا: ترمیٹ غلے کی طرح۔

پرکئی تہیں ہوں۔ جو دکانہ ہو، جس پر خراشیں ہوں، جس کی سطح کھدوری ہو، جس پر داغ نہوں۔ جو جو گئوں کے بدھنے جیسا ہو، جو گھرے بھورے یا۔ نیلے رنگ کا ہو اور جس کو بڑی طرح چھیدا گیا ہو، وہ موتی منوس سمجھا جاتا ہے۔

جو بڑا، گول، سڈول، آبدار، سفید، بھاری، چھوٹے میں ملائم اور صفائی سے چھیدا گیا ہو۔ وہ بہترین شمار ہوتا ہے۔

مالا میں کئی قسم کی ہوتی ہیں: "شیر شکر"، "آپ شیر شکر"، "تپر کا نڈک" اور "گھاکٹ" اور تالا پر بندھ۔

ایک ہزار آٹھ لڑیوں کی مالا کو "اندراج چھند" کہتے ہیں۔ اس سے آدمی "وجہ چھند"؛ ۶۴ لڑیوں کی "اردھ مار" چوں لڑیوں کی "شرمکاپ" ۳۲ لڑیوں کی "گچھا" ۲۷ لڑیوں کی "نگ شتر مالا" ۲۴ لڑیوں کی "اردھ گچھا" ۲۰ لڑیوں کی "مالو کا" اس سے آدمی "اردھ مالو کا"۔

جب ان مالاؤں کے بیچ میں ایک نگ بھی ہو تو ان کے نام کے ساتھ "مالوٹ" لگ جاتا ہے۔ جب مالا کی لڑیاں "شیر شکر" کی شکل میں ہوں تو اسے "شندھ ہار" کہتے ہیں۔ اسی طرح دوسری شکلوں کے نام ہوں گے جس کے بچوں بیچ ایک نگینہ ہو اسے "اردھ مالو کا" بھی کہتے ہیں۔ اگر مالا میں عین بیٹے نگینے پر پڑے ہوں تو اسے "تری پھلکا" اور پانچ ہوں تو "نچ پھلکا" کہتے ہیں۔ ایک لڑی کی مالا کو "ایکا دلی" اور اس کے بیچ میں نگ ہو تو "یشٹھی" کہتے ہیں اور سونے کے دانے جڑے ہوں تو "رتنا دلی" ہر موتی کے ساتھ ایک سونے کا دانہ ہو تو "آپ درنگ" کہلائے گی۔ دو موتی کی لڑیوں کے بیچ میں ایک سنہری لڑی ہو تو "سوپا انگ" اور اس میں نگ بھی ہو تو "سنی سوپا انگ" سر، کمر، بازو، گلانی اور پنڈلیوں میں پہنی جانے والی لڑیوں کو بھی انہی پر قیاس کر لیں۔

۱: ایک سائز کے موتیوں کی مالا جس کے بیچ میں ایک بڑا موتی ہو۔ ۲: جس کے بیچ میں پانچ بڑے موتی ہوں ۳: بیچ میں ایک بڑا موتی اور اس پاس ہندیر بیچ چھوٹے دانے۔ ۴: ایک سائز کے موتیوں کی مالا۔ ۵: ہر موتی کے بیچ میں ایک بڑا موتی ہو۔

”نخینوں کی قسموں میں، کوٹ، جو کوٹا سے نکلتا ہے، مالیک، جو مولیا سے نکلتا ہے، اور پار سمدر، جو سمندر پار سے آتا ہے۔ وہ نگینے جس کا رنگ سرخ کنول جیسا ہو یا پار چات (پھر پھٹ) کے پھول جیسا، یا ابھرتے سورج کے ہرنگ، وہ ”سوگندھکا“ کہلاتا ہے۔

جونیلے کنول کے رنگ کا ہو یا سرخ جیسا، یا پانی کے رنگ کا یا نئے بانس کا سیاہ، تو تے کے پودوں جیسا سے ویدوریہ مانک کہتے ہیں۔ اس کی دوسری اقسام ”پشیدراگ، گوتمراڈر گو میدکا“ ہیں۔ وہ جس میں نیلی دھاریاں ہوں، وہ جس کا رنگ کھلایا جیسا ہو (phrascolus) کی ایک قسم، یا جو بہت گہرا نیلا ہو، جیسے جاسن، یا بادلوں کی طرح نیلگوں، وہ اندر نیلم ہے۔

نگینے شش پہلو بھی ہوتے ہیں، چوکور بھی اور گول بھی۔ ان میں چکا چوندر پیدا کرنے والی تیز چمک بھی ہوتی ہے، اور صفائی، ہمواری، وزن، دمک، شفافیت اور روشنی بھی۔

مہم رنگ، دھندلا ہٹ، داغ، پھید، بری تراش اور ریخیں نگینوں کے عیب ہیں۔

نگینوں کی ادنیٰ اقسام یہ ہیں، وٹملک (شیشے جیسا)، سنس یک (لوہے جیسا)، آنجن موٹک (گہرا نیلا)، پٹنگ (گائے کے پت جیسا)، ملہٹک (آسانی

لہ پہاڑوں کے نام۔ ۱۔ erithrina indica اس کے درخت کو انڈین کورل

Indian coral کہتے ہیں۔ دوسری نام پھر پھٹ، بانگرہ وغیرہ۔ (ج)

۲۔ ڈیمہیا، ویدورا اور ملایا کے پہاڑ

۳۔ مالابار ویدوریہ کے مختلف معدن ہیں۔ بھٹہ سوامی کا حاشیہ

۴۔ مترجمین نے اس کے معنی صحیح نہیں سمجھے، مراد غالباً سو یا سو یا ہے۔

۵۔ شیشہ کے معنی نندا سا۔ (ج)

۶۔ سرسجی نہ کر نیلا۔ (ج)

سے حاصل ہونے والا، لوہتاک (سُرخ)، امر تمام شک (سفید کر نوں والا) <sup>۱۲</sup>  
 جیوترشک (روشن) <sup>۱۳</sup> میلے یک <sup>۱۴</sup>  
 آسج پتر سے آنے والا، کورپ، پوت کورپ، سوگندھی کورپ <sup>۱۵</sup>  
 کشیک <sup>۱۶</sup>، شکتی پورنات (پسی ہونی سیپ جیسا) ٹیلا پروانک (مونگے جیسا)  
 پنک <sup>۱۷</sup>، شکرنک <sup>۱۸</sup>

ان کے علاوہ جونگ ہوں وہ معمولی معنیات ہیں۔

ہیرے وہ ہیں جو سمجھا راشٹر مدھیم راشٹر کاشٹر میں پائے جاتے ہیں اور  
 انہی ناموں سے منسوب ہیں، کوہ درووت کٹ کے قرب وجوار میں پایا جانے والا  
 ہیرا شری کشک کہلاتا ہے۔ منی منتا کے قریب ملنے والا منی منتا، اور ایک  
 ہیرا اندروانک <sup>۱۹</sup> بھی ہے۔

ہیرے کانوں اور زردی نالوں میں پائے جاتے ہیں ہیرے کارنگ بلی کی آنکھ  
 جیسا بھی ہو سکتا ہے، ہیرس کے پھول (caci-ts-risa) جیسا بھی، یا گائے  
 کے پیشاب جیسا، یا اس کے پتوں (صفرام جیسا، یا پشکری جیسا یا مالتی کے پھول جیسا

۱۱۔ گیرولا اکناؤں پر سرخ پتوں میں نیلا۔

۱۲۔ گیرولانے مرگ آتشک لکھا ہے اور معنی لال سفید ملا ہوا۔

۱۳۔ گیرولانے نیلا اور سفید ملا جلا لکھا ہے۔ روشن glowing جو ناعیب  
 نہیں ہو سکتا۔ (ج)

۱۴۔ اس کارنگ asaphoetida جیسا ہوتا ہے۔ (بھڑے سوای کی شرح) ملایا سے  
 آنے والا۔

۱۵۔ گیرولانے چھکے رنگ کا لکھا ہے۔ (ج) لہذا اس کے اندر بیٹلی تہ ہوتی ہے۔ بھڑے سوای کی شرح:

۱۶۔ شہد کے جھجے جیسا۔ بھڑے سوای <sup>۱۷</sup> مش (phraseolus) کی طرح۔ بھڑے سوای۔

۱۸۔ دودھیا۔ بھڑے سوای میں گیرولا <sup>۱۹</sup> ملے چلے کئی رنگوں کا (ج) لہذا اندر سے سیاہ۔ بھڑے سوای

۲۰۔ دار پھ دیش میں بھڑے سوای <sup>۲۱</sup> کا رنگا دیش کا۔ مکدھ، کانگا، شرٹک، جلا دیاں، دوندک،  
 بربر، تہ پورہ، کوہ سیا، وندیا، بنارس، کوہ وودک، کوسل دیش دوا بھا ان مقامات پر گہرا ملتا ہے۔

ایکڈنک اور ویڈرنٹ مونک کی (دو) قسمیں ہیں جس کا رنگ یا قوت جیسا ہوتا  
یا ان پھولوں جیسا جن کا ذکر اوپر کیا گیا۔

بہترین پیرے کی تعریف یہ ہے کہ بٹا، بھاری، سخت (چوٹ پہنے والا)  
سڈول ہیں برتنوں کی سطح پر خراشیں (بھاجن، بیکھا، توڑنے والی لکیر) ڈال سکے روشنی  
کی شعاعوں کو منعکس کرے اور چمکدار ہو۔

وہ جس میں زاویے (پہلو؟) نہ ہوں ناہموار ہو اور ایک طرف سے دبا ہوا  
وہ منحوس ہوتا ہے۔ ایکڈنک اور ویڈرنٹ مونک کی دو قسمیں ہیں جس کا رنگ یا قوت جیسا ہوتا  
ہے، جو بڑا سخت ہوتا ہے اور اس کے اندر کوئی ملاوٹ نہیں ہوتی۔

چندن کی ایک قسم ساقن ہے جو سرخ ہوتا ہے اور اس میں سبز و سفید ہوتا  
ہے۔ گوری شک گہرا سرخ ہوتا ہے اور اس کی بو مچھلی کی سی ہوتی ہے۔ ہری چندن کا رنگ  
طوطا پری ہوتا ہے اور بواصل یا ام جیسی۔ اس طرح مارنس، گر انرک بھی سرخ یا گہرا سرخ  
ہوتا ہے اور اس کی بو بکری کے پیشاب جیسی ہوتی ہے۔ دیسا بھیجا بھی سرخ ہوتا ہے  
اور اس کی بو کنول کے پھول جیسی ہوتی ہے۔ اس طرح ادپک (چاپک) جو نلگ اور  
تورنپا سبھی سرخ یا گہرے سرخ اور نرم ہوتے ہیں۔ مالینگ گلابی، پچندن اگر کی طرح  
سیاہ ہوتا ہے یا سرخ یا گہرا سرخ اور بہت کھردرا، کالا پخت کا خوشنما ہوتا  
ہے، کوشا کا تہ پوزنکا (جو اس پہاڑ سے آتا ہے جس کی شکل کلی جیسی ہوتی ہے) سیاہ  
ہوتا ہے یا چٹکیرا۔ شودکھا سیاہ اور نرم ہوتا ہے اور اس کی خوشبو کنول کی طرح  
ہوتی ہے۔ ناگ پڑک (جو ناگ پہاڑ سے آتا ہے) کھردرا اور رنگ میں سیول  
کی طرح ہوتا ہے۔ ساکل مقورا ہوتا ہے۔

مصل کی خصوصیات یہ ہیں کہ ہلکا ہو، نرم ہو، خشک نہ ہو بلکہ گھی کی طرح چکنا ہو،  
مہک دار ہو، کھال پر چپک سکے خوشبو ملی ہو، رنگ یا خوشبو تبدیل نہ کرے، گرمی میں

۱۔ درانی بربر کے دماغ پر ملتے ہیں۔ بھٹہ سوای۔ ۲۔ ووزن جزیرہ فرانس کے  
نزدیک کے سمندر کو کہتے ہیں۔ بھٹہ سوای ۳۔ کام روپ (آسام) میں ملتا ہے۔ بھٹہ سوای۔

نہ پگھلے بلکہ حرارت کو جذب کر لے اور جسم کو ٹھنڈک پہنچائے۔

اگر جو رنگ کا کہلائے سیاہ یا چمکرا ہوتا ہے اور اس بڑند کیاں ہوتی ہے۔  
 ڈھلنگ سیاہ اور پارس مددک چمکرا ہوتا ہے اور اس میں سکارا کی سی خوشبو ہوتی ہے  
 ”اگر وہ بھاری نرم، چکنا، اور زیادہ دیر تک مہک مینے والا ہوتا ہے۔ آہستہ سکتا  
 ہے، دیر تک ہلکی ہلکی دھوئی دیتا رہتا ہے۔ حرارت کو جذب کرتا ہے، جسم پر چپک جاتا ہے  
 اور رگڑنے سے بھی نہیں چھوڑتا۔

”تیل پرنگ“ کی قسم اشوک گرامک جو اشوک گرام سے آتا ہے، گوشت کا  
 بہ رنگ ہوتا ہے اور مہک میں نیلے کنول کی طرح۔ جو رنگ سرخی مائل زرد اور خوشبو  
 میں نیلے کنول یا گائے کے موت کی طرح۔ سوزن کدلیک، سرخی مائل زرد اور  
 ترخ کی طرح مہک دار، پورن، ددیپک، ”مہک میں کنول جیسا یا مصلو، کی طرح“ ”بڑندہ“  
 اور پار کو بہت رنگ، ”جائفل کے رنگ کا، آنترو تیت“ جس کے رنگ کا اور دونوں  
 کی مہک چینی کی طرح ہوتی ہے۔ کالیک جو سورن جھوی میں پایا جاتا ہے (جہاں سونا  
 پیدا ہوتا ہے)، زرد اور چکنا ہوتا ہے۔

نیلیرنگہ: ”کی اقسام میں جھگونے، آباتے یا جھلانے پر یا کسی اور چیز کے ساتھ  
 ملانے پر خوشبو میں کوئی فرق نہیں آتا۔ یہ صندل اور اگر سے ملتی جلتی ہوتی ہیں۔  
 سموروں کی قسموں میں کانت ناوک، پورو کے یک اور پورو تک، تابل، ذکر ہیں  
 کانت ناوک کا رنگ مور کی گردن جیسا (لاجوردی؟) ہوتا ہے۔ پر سے یکت، نیلا،  
 زرد اور سفید ملا جلا ہوتا ہے اور چھتیاں بھی ہوتی ہیں۔ ان کی لمبائی آٹھ انگل  
 ہوتی ہے۔

دواوش گرم (بارہ گاؤں) سے ”بسی“ اور ”مہا بسی“ چڑا آتا ہے جس کا  
 رنگ مدھم ہو، رو میں دار اور داغدار ہو، بسی کہلاتا ہے، جو کھردرا اور تقریباً سفید ہو وہ  
 مہا مہوپ کی پیدوار۔ بھٹ سواکی سٹا سٹھال

سٹا مختلف شاجین نے اس کے مختلف معنی بیان کیے ہیں بعض اسے کافر کہتے ہیں بعض ٹھوکرا۔ بعض شری واس  
 اور بعض سرخ صندل وغیرہ القیاس۔ مٹا، انتھرنندی کے کنارے، کامروپ (آرام) سے۔



مہابیسی۔ یہ دونوں ۱۲ انگل لمبے ہوتے ہیں۔

شیامکا، کالکا، کدلی، چندر دترا اور ساکلا چڑے کی بعض دوسری قسمیں ہیں، جو اردہ (اردہ جا) سے آتی ہے۔ شیامکا بھورا جتنی دار ہوتا ہے، کالکا بھورا یا کبوتری رنگ کا ہوتا ہے۔ دونوں آٹھ انگل کے ہوتے ہیں، کدلی سخت اور ۴ فٹ لمبا ہوتا ہے۔ اگر کدلی میں چاند کی طرح کی چٹیاں ہوں تو اسے چندر دترا کدلی کہتے ہیں اور اس کی لمبائی تین چوتھائی ہوتی ہے۔ ساکل طے جلے رنگوں کا ہوتا ہے اور اس پر گول نشان پڑے ہوتے ہیں۔ جیسے کہ بریس کے داغ اور کبھی جفتے بھی پڑے ہوتے ہیں۔ اور جیتل کی طرح کا ہوتا ہے۔

سامورا چناسی اور سامولی نامی کھالیں، بالویر (بالوے یا) سے آتی ہیں۔ سامورا ساکلا لمبی اور سیاہ، مرغی ساکلا سیاہ یا سیاہی ساکلا سفید، سامولی گیہوی رنگ کی ہوتی ہے۔ سیانٹا، تل تولہ اور ورت پچھا پانی کے جانوروں کی کھالیں ہیں۔ ساکلا سیاہ، تل تولہ نل کھاس کی مانند، اور ورت پچھا (گول پونچھ والا) بھورا ہوتا ہے۔ بہترین کھال وہ ہے جو نرم، ہموار اور گھنے روئیں کی ہو۔

(۱۵) کبیل جو بھیڑ کے اون سے بنائے جاتے ہیں سفید بھی ہو سکتے ہیں، بالکل سرخ بھی یا کنول کے رنگ کے۔ یہ بٹے ہوئے اون سے مختلف ٹکڑوں کو سی کر بنائے جاسکتے ہیں اور مختلف رنگ کے اون دھاگوں کو بن کر بھی، یا مختلف ٹکڑوں کو ملا کر یا ایک ہی رنگ کے دھاگوں کو بن کر اون کی کبیل دس طرح کے ہوتے ہیں: کبیل، کوچ پکٹ، گل تیکٹا۔

سامولیک کی سجدہ پر ایک ملک۔ جھڑ سوامی سے خاکسری؟ (ج) سے تل بوٹی (ج) سے گیلو لانے زیادہ وضاحت سے کھلے۔ بیل بوٹے دار جس میں بٹائی کے ساتھ بھول وغیرہ بنائے گئے ہوں یا مختلف بُناوٹ کے ٹکڑوں کو جوڑ کر بنایا ہوا، یا جالی دار (ج) سے معمولی سخت کبیل جھڑ سوامی، سے (شارح کے نزدیک) کبیلک جو عام طور پر گڈیے اڑھتے ہیں۔ جھڑ سوامی، سے (شارح کے نزدیک) کتھ منیکا۔ ایک طرح کی ٹوپی جھڑ سوامی،

کالا کھل جوہر ٹکڑوں کو جوڑ کر بنایا گیا ہو، چمکنی تھماتا ہے اور بارش سے بچاؤ کے کام آتا ہے۔ پسار کا بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ دونوں نیپال سے آتے ہیں، سمیت کا، چتر اشکر کا، میرا، کلونا کا، پروار کا، رست کا، جنگلی جانوروں کے اُون سے بنائے جاتے ہیں۔ وانگ کمسن بننے والا دانی پٹر (وانگ کا) سفید اور نرم ہوتا ہے (اسے ڈکولا کہتے ہیں) پانڈیا کا بنا ہوا (پانڈر کا) سیاہ ہوتا ہے اور نیپے کی طرح چکنا۔

۷۔ شاہی تقریبات میں بیویں پر ڈیلا جانے والا مکمل۔

۲۔ گھوڑے کی قبول۔

۵۳ شارح کے خیال میں دزنی کبیل: ایک رنگین کبیل۔ پ۔س۔

۴۰۔ کبیل یا بستر۔ ب۔ یں۔ انگریزی ترجمے میں کلمہ چھٹک غائب ہو گیا ہے۔ زیر نظر سنسکرت متن میں

۴ کوٹ۔ بھٹہ سوای

۵۷ کوٹ ماحول پاس

۷۰ باغی کی جھول۔ پ۔ س۔ (فاضل شاہ) نے انگریزی میں hustings غالباً جھول کے معنی میں لکھا

ہے لیکن انگریزی لغات میں اس کی سند نہیں ملتی۔ (ج)

۵. جانگما۔ بھٹسوامی

۹۔ رانگل کا مستطیل ہے رنگ کہیں بھٹ سہوای

۳۸ پیرده یا بانده کے کاپڑا۔ جھٹسوای۔

۱۱۰ 'حسب سابق مگر زیادہ موٹا۔ بھٹہ سوامی۔

۵۷ پچھلے ہی کی ایک قسم کا انگا، بنگال کا قدیم نام (رح)

## ۱۳۔ کوٹ یا جھول

۱۷۰ فکولانیفیس اور شش کا سخت ہوتا ہے۔ جھڑ سوامی۔ (غالباً دوشالہ سے مراد ہے۔ ج)

سورن کڈیا دیس میں بننے والا سورج کی طرح سرخ اور نیلے کی طرح آبدار ہوتا ہے اور گیلے دھاگوں سے بنا جاتا ہے۔ یہ اگہرا بھی ہوتا ہے آدھا بھی، دوسرا بھی، تہرا بھی چوتھا بھی (۱)۔ اسی پر دوسری اقسام کا قیام کیا جاسکتا ہے جو کاشی، بنارس میں بنتی ہیں یا کشمیر جو پانڈیہ میں بنتا ہے۔ گدھڑی، پانڈری اور سورن کڈیا کے کپڑے ریشے سے بنتے ہیں۔ جو ناگ و رکش، لکوجا اور دگولا اور دانتہ سے حاصل ہوتا ہے۔

ناگ و رکش زرد دھوگا، لکوجا گندمی، دگولا سفید، باقی کپڑوں کے رنگ کے۔ ان میں سے سورن کڈیہ میں پیدا ہونے والا بہترین ہے۔ اسی طرح کوسیر، ریشم اور جین کے کپڑے پتہ مقنوعات کو بھی تیکس کیا جاسکتا ہے۔

سوتی کپڑوں میں مھوڑا، اپ لائٹا، مغزی کالنگا، کاشو، والگا، دانتہ اور مہیش دیشوں کے کپڑے بہترین ہوتے ہیں۔

۱۱۔ دوسرے نگینوں کی بابت (جن کا ذکر یہاں نہیں کیا گیا ہے) خزانہ دار کو چلبیسے کران کا ساثر، قیمت، قسم، شکل، فوائد، استعمال، مرمت ملاوٹ جو آسانی سے نہیں پرکھی جاسکتی ہے، نیز منحوس اثرات کے ازالے کی تدبیر ان صوبہ امور کی تصدیق کرے۔

۱۲۔ گیرولا، چکمدار، سنکرت متن: سورج کے رنگ کا (رح) ۱ سے بننے وقت نیلے سے چمکتے ہیں۔ جھڑ سوامی۔ ۲۔ انگریزی عبارت یہاں بھی گنڈک ہے۔ ۳۔ گیرولا: جس کے تانے اور بانے میں ایک جیسے باریک تار ہوں وہ بڑھا شمار ہوتا ہے ان سے ڈیوڑھے، دگنے، نگینے وغیرہ موٹے تاروں کا دوش لاکم قیمت کا ہوگا۔ سنکرت متن میں ایجاز و اختصار کا کمال ملتا ہے۔ جس کو احتیاط سے سمجھنے کی ضرورت ہے مثلاً یہ ساری بات ۲۷ حروف (نکر الفاظ) میں کہی گئی ہے۔ (رح) و رکش = درخت۔ گیرولا: ناگ کیسر بہت درختوں کے نام ناگ سے شروع ہوتے ہیں۔ (ح)

۱۳۔ ficus indica اور mimusops elingi (بالترتیب)

۱۴۔ کھن مھوڑا۔ جھڑ سوامی۔ ۱۵۔ یعنی کوئکن کا علاقہ۔ جھڑ سوامی۔ ۱۶۔ کوسامی۔ جھڑ سوامی۔

۱۷۔ مہیش متی۔ جھڑ سوامی۔ ۱۸۔ مثلاً چاول کے دوپٹوں کے برابر بیروں کی قیمت ۲ لاکھ روپے ہوگد جھڑ سوامی

۱۹۔ گیرولا، خزانہ دار کو چاہیے کہ وہ موتی سے لے کر کپاس تک جن اشیاء کا یہاں ذکر کیا گیا ہے۔ اور جن کا آگے کیا جائے گا، ان کی بابت... الخ (رح)۔

## جزو ۱۲: کان کنی اور صنعت کا نظام

کانوں کا منتظم جو تانبے اور دوسری دھاتوں کا علم جانتا ہو، دھاتوں کی صفائی اور پارے کی تکثیف، بنگینوں کی پرکھ سے واقف ہو۔ اور دوسرے ماہرین اور مزدوروں کی مدد سے، ساز و سامان سے لیس محلوں میں تجربے کے ذریعے یہ جاننے کہ کسی کان سے پہلے بھی فائدہ اٹھایا جا چکا ہے یا نہیں، جس کا پتہ وہاں دھاتوں کی کثیف کٹھالیوں، کوئلے اور راکھ کی موجودگی سے چل سکتا ہے، اور دیکھا جاسکتا ہے کہ کوئی کان جو میدان یا پہاڑ یا ڈھلوانوں پر واقع ہے، نئی ہے یا پرانی اور اس کی قدر و قیمت کا اندازہ کچھ دھات کے وزن، رنگ کی گہرائی، تیزو اور ذائقے سے کیا جاسکتا ہے۔

گڑھوں، قماروں، ڈھلوانوں، گہری کھدائیوں یا جانے بوجھے پہاڑوں سے ریسے والے سیال مادے جن کا رنگ جامن، آم یا پنکھوں والی کھجور جیسا ہو، یا پتلی ہلدی کی طرح، یا ہڑتال کی طرح یا شہد کی طرح یا سیندھری، یا کنول کی پتیوں یا طوطے اور مور کے پرؤں کی طرح چمکدار، جن کے پاس کوئی توڑ پھڑ یا سنگ کی جھاڑیاں ہوں؛ جو چمکنے ہوں شفاف ہوں اور بھاری بھی تو وہ گویا سونے کا فلز ہو گا یہی بات۔ ایسے سیالوں کی بابت بھی درست ہوگی جو پانی پر تیل کی طرح تیر جائیں، جن پر مٹی آسانی سے جم جائے اور جو چاندی یا تلمبے کے ساتھ سو فیصد ترکیب پا جائیں۔ یہی ظاہر خصوصیات اور اس کے ساتھ تیز بولن لفظ کی موجودگی کا بھی پتہ دے گی۔

میدانوں یا پہاڑی ڈھلوانوں سے ملنے والے فلزات جو ذرا زرد ہوں یا تانبے کی طرح سرخ یا زردی مائل سرخ، جو آپس میں جڑے ہوئے نہ ہوں اور

۱۔ مثلاً شاکل اور دوسرے شستر۔ بھٹہ سوامی۔

۲۔ انگریزی متن مختلف اور جزئیات میں گہولا سے مختلف ہے (ح)

جن پر نیلی لکیریں نظر آئیں، یا ماش یا مونگ یا تلوں کے رنگ کے ہوں، جن پر دی کی طرح پھٹکیاں پٹری ہوں اور ہلی یا ہڑیا کنول کی پتیوں یا کلچے اور تلی کی طرح چمکیلے ہوں۔ ان کے اندر ایک ریتیلی تہہ ہو اور گول یا صلیبی نشان ہوں جو تپانے پر ریزہ ریزہ نہ ہوں بلکہ ان میں سے بہت سے اجڑے یا دھواں اٹھے، تو انھیں سونے کی کچدھات سمجھنا چاہیے۔ اسے تانبے اور چاندی کے ساتھ آمیز کیا جاسکتا ہے۔  
 وہ کچدھات جس کا رنگ سیپ، کپور، پھلکری، محض، (پالتی) کبوتر، فاختہ، و ملک (ایک قیمتی پتھر) یا مور کی گردن جیسا ہو، جو دودھیا پتھر (شیریکا) حقیق (گومیک) گڑیا شکر کی طرح انجھلا ہو، جس کا رنگ کو دار (baurha variegata) کنول، پائلی (bignonia suaveolens) ظایا (phraseolus کی ایک قسم) پٹ سن، آتاسی (dinum usitatissimum) کی طرح ہو و جس کی خوشبو کچے گوشت جیسی، رنگت دھاری دار خاکستری ہو، جو تپانے پر بکھرے نہیں اور بہت دھواں دے۔ وہ چاندی کی کچدھات ہے۔

کچدھات یعنی بھاری ہوگی اس میں دھات کی مقدار اتنی ہی زیادہ ہوگی کچدھات کی ملاوٹوں کو تیار کرنا سخت یا موت اور قلعی ملا کر دیا جاسکتا ہے جبکہ ساتھ ہی ایک سفوف بھی چھڑکایا ملا یا جائے جو راج و کرشن (clitoria terna) و ان (ficus indica) اور پیلو (carnea arborea) سے تیار کیے جانے نیز گانے کے پت اور بھینس گدھے اور ہاتھی کی لید اور پیشاب بھی ملا یا جائے۔  
 دھاتوں کو کھنسی و جگر کدے (antiquerum) کے سفوف اور جو پلاشا (butea frondosa) اور پیلو (carnea arborea) کی راکھ  
 ۱۔ اس کی مدد سے تانبے اور چاندی کو سونے میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ اگر ولانے بھی ہی ترجمہ کیا ہے (۲)۔ ۲۔ یکشتا آدمی کا پیشاب، موثر، ہاتھی، گھوڑے، گائے بکری کا پیشاب، لیکن بعض کا خیال ہے کہ یکشتا کھشرا (۳) یا پ مارگاد (achyrantes aspera)، جو تل و عیرو کی راکھ کو کہتے ہیں (حاشی جڈ سوامی) ۲۔ بعض دیگر کدے کا مطلب دشو کنڈ لیتے ہیں، بعض مہر بھی بعض دشو کنڈ (شرح جڈ سوامی)۔

یا گائے اور بکری دونوں کے دودھ کے ساتھ صاف کیا جائے تو وہ نرم ہو جاتی ہیں۔ جو دھات لاکھ ذروں میں بٹ جائے اسے اس طرح نرم کیا جاسکتا ہے کہ تین مرتبہ شہد مڑھوگا (ba : latifolia) ، بھیڑ کے دودھ، تلوں کے تیل، لکھی جیگری، کنوا (ferment) اور کھنی کے مرکب میں ترکیا جائے۔

گائے کے دانت اور سینگ کے سفوف سے بھی دھات مستقل طور پر نرم ہو جاتی ہے۔

میدانوں یا پہاڑی دھلوانوں سے ملنے والی تانبے کی کپدھات، بھاری، چکنا چٹ، لینے ہوتے، نرم، سیاہی مائل، سبز، گہری زردی مائل نیلی، زردی مائل سرخ یا سرخ ہوتی ہے۔

سیسے کی کپدھات لاکھ پچکا (solarium indica) ، بکوتر یا گائے کے پت کے ہمرنگ ہوتی ہے اور اس میں سفید دھاریاں ہوتی ہیں اور بچکے گوشت جیسی ٹین کی کپدھات کارنگ شہد زمین کی طرح دوزنگا یا جلی ہوئی زمین کی طرح ہوتا ہے۔ جو کپدھات نارنجی یا زردی مائل سرخ یا سبوتا کے پھول (vitrix trifolia) کے رنگ کی ہوتی ہے وہ تیشنا ہے۔

جوئی کا نڈا (artemisea indica) کے پتوں یا صوبج پتر کی طرح ہو، وہ دیگر نند کا پنز دیتی ہے یہ

قیمتی پتھروں کا نشان یہ ہے کہ وہ شفاف ہو، چمکیلے، کھنکھاتے، بہت سخت اور بکے رنگ کے ہوں گے۔

کافور کی پیداوار کو کام میں لانا چاہیے۔ اور ان کی صنعت ایک جگہ مرکب ہوتی چاہیے۔ مقررہ مرکز کے علاوہ بنانے، بیچنے، خریدنے والوں کو سزا دی جائے جو مزور قیمتیں مٹا دیں۔ باب ۲، جزو ۲۵۔ مٹا گیولا: پگھلے ہوئے سونے چاندی پر چڑکیں تو ٹھوس ہو جاتے ہیں (جزا کے نام اور دیگر جزئیات گیولا کے بارے میں مختلف ہیں۔ مٹا گیولا: نیر گندھا ج) سے تیشنا دھات یعنی لوہا (آلودھاتو) نیز نکھیس باب ۲، جزو ۱۸ (شرح بھٹہ سوامی) سے گیولا نے "اسپاتی لوہا" کہا ہے۔

پتھروں کے علاوہ کان کی کسی پیداوار کی چوری کرے، اس سے قیمت کا اٹھ گنا جرمانہ لیا جائے۔ جو کوئی چوری سے بغیر اعزازت کان کٹی کرے۔ اسے زنجیر کیا جائے اور مشقت لی جائے۔ جن دھاتوں سے برتن بھانڈے بنائے جاتے ہیں یا جن کو کانوں سے کھودنے کے لیے زیادہ سرمایہ چاہیے، انہیں ٹھیکے پر دے دیا جائے جہاں زیادہ سرمایہ درکار نہ ہو وہاں خود سرکاری طور پر کان کٹی کر لی جائے۔

کانوں کا ٹھکانہ (انسٹرکٹور) اکٹھا کرے، ایسے ٹین، دیگرت (پارہ) اور آکٹا (ریٹیل) ورت (؟) کٹا (کانسی) تلو (سکھیا کا سلسلیٹ) اور لودھرا (؟) کی کان کٹی کرانے گا اور ان سے بننے والے برتن بھی تیار کر لے گا۔  
محکمات کا انسٹرکٹوری کے سکے تیار کر لے گا جن میں ۳ حصہ تانبا اور ۲ حصہ (ماشا) دوسری دھات ہوگی۔ جیسے ٹکشا، ٹیلو، سیدا اور انجن (سرمہ) سکے، ایک، پنے، آد سا پنے، چوتھائی پنا اور ۲ پنے کھلاڈیں گے۔

تانبے کے سکے ۱۰ جن میں ۳ حصے ملاوٹ ہوگی، آدھا ماشکا، کانسی ۱۰ اور آدھرا ۱۰ کھلاڈیں گے۔

سکوں کا پارہ نقدی کا بہت دو بہت، دو طرح کی ضروریات کے لیے کرے گا۔ ذریعہ مبادلہ کے طور پر اور سرکاری خزانے میں ادائیگی کے لیے قانونی سکے کے طور پر خزانے میں داخل کئے جانے والے سکوں پر عائد کیا جانے والا سرکاری حق جو آٹھ فیصد کے حساب سے لیا جاتا ہے "رڈپکا" کہلاتا ہے، ۵ فیصد ویاچ، لے قیمتی ٹکینوں کی چوری کے لیے موت کی سزا رکھی گئی ہے۔ ۲ سونے چاندی کے علاوہ

سب دھاتوں کے لیے اصطلاحی لفظ لوہا تھا ر شرح بھٹہ (سوامی) وغالباً بھرت۔ راج سے گیرولا۔ نے ایک پیرا اور کانوں پر چڑھا ہوا قرضہ چکارا (غیر سرکاری ٹکائیڈیں لینے کی بابت لکھا ہے جو انگریزی ترجمے میں نہیں ہے) ۵ سرکاری خزانے کے لیے ڈھلنے والے سکوں کے بدلہ اب نصف علاقہ سکوں کا ذکر کرتا ہے (شرح بھٹہ سوامی) گیرولا: تانبے کا الگ سکہ ہوتا ہے جن میں چوڑائی حصہ چاندی ایک حصہ لوہا (سرمہ) اور لا ماراشے (تانبہ) ہوتا ہے۔ اصل مندرجہ کی نہایت عمل عبارت کی الگ الگ معلوم میں مندرجہ (سرمہ) ۱۰ کا، ۱۰، ۲۰، ۳۰ (شرح بھٹہ سوامی)

۱/۲ پن فیصد پر رکھنے کی نسیس اس کے علاوہ، قاعدے کی خلاف ورزی کرنے والوں سے سوائے ان کے جوڈ چلنے، بیچنے خریدنے اور پر رکھنے والے ہوں، ۲۵ پن کے حساب سے چاہے بطور جرمانہ وصول کیا جائے۔

سمندری ذخائر کا نگران افسر کو ریولر جواہر، قیمتی پتھروں، موتیوں، مونگور، نمک، وغیرہ کو جمع کرائے گا نیز ان اشیاء کی فروخت کا منتظم ہوگا۔

جب نمک تیار ہو جائے، نمک کا افسر سرکاری محصول اور سرکاری حقے کی مقدار وقت پر وصول کرے گا اور اس کی فروخت سے نہ صرف ان کی اصل قیمت حاصل کرے گا بلکہ اس پر تقریباً ۵ فیصد ویاج بھی بصورت نقد وصول کرے گا۔ درآمد شدہ نمک پر سرکاری حق ہل ہوگا، اور اس کی فروخت پر ۵ فیصد ویاج بھی وصول کیا جائے گا، یا ۸ فیصد روپکا، نیز سرکاری خناسے کی تلافی بھی، بصورت نقد (روپا) خریدار نہ رہے، چنگی دے گا بلکہ سرکاری خناسے کی تلافی بھی کرے گا (ویدھارن) خلاف ورزی کی صورت میں وہ ۶۰۰ پن جرمانہ دے گا۔

نمک میں ملاوٹ پر انتہائی سزا دی جائے گی، نیز سیاسیوں کو پھوڑ کر ان کو جو بغیر اجازت حاصل کیے نمک بنائیں۔ ویدوں کے پنڈت، تپسوی اور عام مزدور اپنے کھانے کے لیے نمک بغیر چنگی دیے لے جاسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر صورت میں نمک اور چوڑے پٹیکس لگے گا۔

۱۔ جب خزانے میں رقم جمع کی جاتی، خواہ محصول یا جرمانے کے طور پر تو جن وصول کیا جاتا تھا ۲ چاہے بندھ ہوئی مخرج ۲۵ پن جرمانہ، پن ۱/۲ پن کی کمی پر دہلی ہذا القیاس۔ ان کیسے ۳۔ اپنی ہمدان تھا۔ (شرح بھٹسواوی) ۴ خناسہ جو سرکاری باٹوں اور عام باٹوں کے فرق کی بنا پر ہو۔ لفظ ”روپا“ مبہم ہے۔ اس کا مطلب پر رکھنے کی نسیس بھی ہو سکتا ہے۔ (میں اس کا خیال ہے) ۵ فیصد سرکاری حق premium ۶ بعض تصدیق کر توجہ میں لکھا ہے۔ ۷ شارح نے اس کا مطلب نادانیا ہے جو ان لوگوں کو بھرا جائے گا جو سرکاری مال کے فروخت کا برونگے۔ ۸ یعنی وہ جو دوسری نمک کے ہوتے ہوئے درآمد شدہ نمک بیچے۔ (شرح بھٹسواوی)



✽ چنانچہ کالوں سے دس قسم کے محاصل وصول کرنے کے علاوہ ریاست کاٹنی اور بعض اشیاء کی تجارت پر اپنا اجارہ قائم رکھے گی۔ دس محاصل یہ ہیں (۱) پیداوار کی مالیت (مूल) (۲) پیداوار میں حصہ (دبھاگ) (۳) پانچ فیصد ویاچ (۴) پانچ پرکھ کی فیس (۵) اعلان کردہ جرمانے (۶) چنگی (۷) اس نقصان کی تلافی جو راجہ کو اٹھانا پڑے۔ (۸) مزید جرمانے جو جرم کی نوعیت پر موقوف ہوں گے (۹) سکر سائز (روپا) اور ۸ فیصد ریاستی حق ملکیت۔ یہ محاصل ہمیشہ کے لیے مقرر کر دیے جائیں گے۔

۱۔ کلہن سہ کارہی خزانے کا وسیلہ آمدنی ہیں اور خزانے پر ریاست کی قوت کا دار و مدار ہے اور زمین جس کی زیت خزانہ ہے فوج اور دولت کی مدد سے حاصل کی جاتی ہیں۔

## جزوہ ۱۳ : صرافہ کانگران

سونے چاندی کے زیورات بنانے کے لیے متعلقہ اصراک۔ صرافہ بازار (اکش تیار) قائم کرے گا جس میں چار ایک الگ خانے ہونگے، ایک سرد دروازہ۔ بڑا سڑک کے حصے میں کسی ماہر، ہنرمند، تھاندانی اور متبر کا ریگر کی دکان ہوگی۔

(سونے کی پانچ اقسام ہوتی ہیں)؛ جاسور (ندی) سے نکلنے والا جامبوند سمبھلا تا ہے، شات کنڈھ، پہاڑ سے آنے والی شات کنڈھ؛ ہاٹ کانامی کالوں سے نکلنے والا باٹ کنڈھ؛ دینور پہاڑ سے نکلنے والا وینو۔ اور شترنگ موکتی نامی دھرتی سے حاصل ہونے والا شترنگ موکتی۔ سونا خالص شکل میں بھی حاصل ہوتا ہے اور پارے، چاندی یا دوسری معدنیات کے

سرا اشوک کی بحر میں۔ ۲۔ ویاچ جنس کی شکل میں بھی ہوتا ہے نقد کی شکل میں بھی۔ ۳۔ اعلان کردہ

جرمانے۔ ۴۔ آتیا۔ اور پنکھامی طور پر عائد کردہ جرمانے دندھمدتے ہیں (شرح بھٹہ سوامی) ۵۔ سا کا فانا

جہاں سونے چاندی کا کام کیا جائے۔ ۶۔ سکارہی ہراف کے فرائض اگلے جزو میں بیان ہو سینگے۔ یہاں صرف

یہ بتایا گیا ہے کہ وہ ایک اشوک کی خزانے میں کام کرے گا۔ اسی کام سونے چاندی اور جواہرات کی

خرید و فروخت میں عام لوگوں کی مدد کرتا ہے (شرح بھٹہ سوامی) ۷۔ یہ جامنی رنگ کا ہوتا ہے (شرح بھٹہ سوامی) ۸۔

۹۔ کنول کی پتوں کے رجم کا۔ ۱۰۔ (vitex trifolia) : ایک زرہ بھول) کے رنگ کا

۱۱۔ سرخ رنگ کا (شرح بھٹہ سوامی)

ساتھ ملا جلا بھی جو کنول کی پتیوں کے رنگ کا ملائم، پمکدار، بے آواز اور ہچکیلا ہو، وہ بہترین ہے۔ سرخی مائل زرد درمیانے درجے کا۔ غیر خالص سونا سفیدی مائل ہوتا ہے۔ اس میں جتنا کھوٹ ہو اس سے چار گنا سیدھ ملائیں، جب وہ سیسے کی ملاوٹ کی وجہ سے خستہ ہو جائے تو اسے کانے کا سوکھا گوبر ملا کر تپائیں۔ جب ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے تو گوبر طے تیل میں ڈبلو دیں۔

کان کا سونا جو سیسے کی ملاوٹ کے سبب سخت اور بے لچک ہو اسے کپترے میں پسیٹ کر تپائیں اور بکتری پر رکھ کر کوٹیں، یا گھنی اور جبر کھنڈا کے آئینے سٹلمیں اچھی طرح ڈبلوئیں۔

چاندی کی قسمیں یہ ہیں۔ تھوڑی گت ملے جو تھ پہاڑ سے آتی ہے۔ گوڑ سے آنے والی اور کانبو پہاڑ سے آنے والی اور چاکر والہ پہاڑ سے آنے والی۔ سفید، چمکدار اور نرم بہترین قسم کی ہوتی ہے۔ اس کے برعکس گھٹیا۔ (صاف کرنے کے لیے) کھوٹ کی مقدار سے ایک چوتھائی سیسہ ملائیں، جو زندانے دار سفید چمکیل اور درہی کے رنگ کی ہر جائے۔ وہ خالص ہوگی۔

اگر کوئی پرسونے کی دھاری ہلدی کے رنگ کی ہو تو اسے سورن کہتے ہیں۔ جب ایک سورن (۱۶ ماشے) میں ایک سے ۱۶ کا کئی سونے کی بکر ایک سے ۱۶ کا کئی تانبہ ملا دیا جائے، اس طرح کی بکر ہو جائیں تو ایک سے ۱۶ قیر لا سونا حاصل ہوتا ہے۔ اگر خالص سونے کی ایک لکیر کوئی پر ڈال کر اس کے برابر پر کھنے کے لیے دوسرے سونے کی لکیر ڈالیں، جب کبھی کوئی پر ایک ہو اور لکیر شائی جائے۔ یا لکیر سونے کے برابر سے ناخن کی نوک سے ڈالی

۱۔ بعض اناہی کی بکر اونا دی پڑھتے ہیں جس کے معنی ہوں گے دیر تک آواز کرنے والا (شرح مہر طوسا)

۲۔ صاف کھنے کے لیے۔ (ح) ۳۔ گیرولا: کنڈیل، شری جبر اور کنول کی جڑ (ح)

۴۔ اس کا رنگ چینی کی طرح ہوتا ہے۔ (شرح) ۵۔ یہ آرد کے پھول یا پٹھری کی طرح ہوتی ہے (شرح)

۶۔ یہ بھی کھنڈ کے پھول کی طرح ہوتی ہے جو چینی کی ایک قسم ہے۔ (شرح)

۷۔ ان سولہ قسموں کے ساتھ خالص سونا ملی کرے اقسام ہوئیں۔ (شرح)

گٹھ ہو تو یہ دھوکا دہی ہوگی۔ اگر پتیلی کا پہلو گلاب میں یا لوہے کے رنگ میں یا کانے کے موت میں تر کر کے سونے کو اس سے چھو بی گے تو سونا سفید ہو جائے گا۔ نرم چمکدار کسوٹی کا پتھر بہترین ہوتا ہے۔

کانٹا لائیں کاسوٹی پتھر بھی جو ہری پھل کے بیج کے رنگ کا ہوتا ہے، بہت عمدہ ہوتا ہے۔ ہموار رنگ کا پتھر (سونے کی) خرید و فروخت کے لیے مناسب ہے جس کا رنگ ہاتھی بیسا قدے سبزی مائل ہو اور شعاعوں کو منعکس کرے وہ سونا بیچنے کے لیے اچھا ہے جو سخت مضبوط اور دور رنگا اور غیر شفاف ہو۔ وہ خریدنے والوں کے لیے مفید ہے۔ جو صبور اچکا، یکساں رنگ کا نرم اور چمکدار ہو وہ سب سے اچھا ہے۔

جوسونا تلنے پر ایک ہی رنگ پر رہے اور کارنگ پھول (?) کی نازک کو پیل کی طرح چمکیلا ہو وہ بہترین ہے (سونے میں) سیاہی یا نیلاہٹ کی جھلک کھوٹے پن کو ظاہر کرتی ہیں۔

ہم ترازو اور باٹ کی بابت اپنے مقام پر بحث کریں گے (باب ۲، جز ۱۹) ہاں درج شدہ ہدایات کی رو سے سونا اور چاندی مبادلے میں دیے جاسکتے ہیں۔ کوئی شخص جو حرفے میں ملازم نہ ہو وہاں داخل نہ ہونے پائے جو داخل ہو اس کی گردن اڑا دی جائے۔ کوئی کاریگر اگر اپنے ساتھ سونا چاندی لے کر اندر جائے تو اسے ضبط کر لیا جائے۔

سنار، سادے کار جو مختلف اقسام کے زیورات وغیرہ بنانے پر مقرر ہوں، مثلاً خالص سونے کا کام، کھوکھلے سونے کے زیورات، جڑاؤ زیورات یا گھڑت، کے لیے تیار کیا ہوا سونا، نیر جھارڈ دینے دھونکنی، دھونکنے والے، پوری طرح تلاشی دینے کے سلاشپکاسے مراد لوہے کی سلیٹ اور شگرف کا آمیزہ (شدرج) گیرولا: دھوکے باز مران سونے کو گھٹا ثابت کرنے کے لیے گائے کے موت، ایک خاص طرز کے شگرف اور پیلے رنگ کی بڑتال سے بنے ہوئے لپ کو چپکے سے پھر کر کسوٹی پر سونے کا رنگ پھیکا کر دیتے ہیں (غلام: ج)

س گیرولا اور سنکرت متن کرندک (ج)

س اس کا مطلب شیدہ ۱۶ ماش چاندی کا ایک۔ پن ہے۔

کے بعد صرائے میں داخل ہوں اور اپنے اوزار وغیرہ اور ادھورا کام وہیں چھوڑ کر جائیں۔ جو سونا انہیں دیا جائے اور جو چیزیں وہ تیار کریں ان کی صبح شام پڑاں ہوں گی اور دفتر میں مقفل رہیں گی جس پر کارخانہ دار اورنگانہ ضرر دونوں کی مہر ہوگی۔

زیور بنائے کا کام کئی طرح کا ہوتا ہے کھشپن گن اور شد رک۔ نیشے کے نگ ہونے میں بٹھا نا کھشپن ہے تاکہ نئی جسے گن کہتے ہیں ٹھوس کام جسے گن کہتے ہیں کھوکھلا گھڑت جسے کشیرا کہتے ہیں اور گول سوراخ دار بند کیاں بنانا یہ شد رک یا ادٹا درجے کا کام ہے۔

سونے میں نیگنہ جڑنے کے لیے پانچ حصے کچن (خالص سونا) اور دس حصے کھوٹ، خلا سونا جس میں چار حصے تانبا یا چاندی ملی ہو، درکار ہوتا ہے۔ خالص سونے کو کھوٹ ملے سونے سے الگ رکھا جائے۔

کھوکھلے یا پالے زیورات میں نیگنہ جڑنے کے لیے تین حصے سونا نیگنہ کے گھاٹ کے لیے اور چار حصے اس کی تہ کے لیے چاہیے۔

نوشتہ سڑکے کام کے لیے سونا اور تانبہ مساوی مقدار میں ملائیں چاندی کے کام کے لیے ٹھوس یا پولی چاندی نصف حصہ سونے کے ساتھ ملائی جائے یا شنگرد کے صفوف یا سیل کی مدد سے چاندی کے ہل حصے کے بعد سونا زیور پر پھیر دیا جائے۔

خالص چمکدار سونے کو تانبہ کہتے ہیں۔ اسے سادی مقدار کا مسرہ اور پہاڑی نمک ملا کر انگوں کے نیچے پتیا یا جلائے تو اس سے نیلے، لال، سفید، زرد یا سبز طوطا پیری یا کوثری رنگ کے طلائی مرکب تیار کر سکتے ہیں۔

سونے کو رنگنے کا سالہ ایک کا کئی تکشنا سے بنتا ہے جس کا رنگ مور کی گردن جیسا (لاجوردی) ہوتا ہے جس میں سفیدی کی جھلک اور چمک اور تانبے کی کافی مقدار شامل ہوتی ہے۔

خالص یا ناخالص چاندی (تارا) کو آستھی تھ کے ساتھ (تانبے کا سلفیٹ جس میں ہڈی

سلفیٹ اور جبڑاؤ زیور بنانے والا سار۔ رعایت گنجلک ہے۔ ج۔

سے بچھانام دوہوی شیشہ، محشنا ایک طرح کی دھات ہے (شدرج) تکشنا غالباً تانبے کا سلفیٹ ہے۔

کاسفوف ملا ہو) تپائیں، پھر چار بار مساوی مقدار کے سیمے کے ساتھ تپائیں، پھر چار بار تانبے کے خشک سلفیٹ کے ساتھ تپائیں، پھر تین بار کپالامیں پگھلائیں اور آخر میں دو بار گائے کے گوبر میں اس طرح چاندی ستروہ بار شتھ کے عمل سے گزر کر اور آخر میں پہاڑی نمک کے ساتھ اتنا تپ کر کہ سفید روشنی دے، سوزن کے ساتھ آمیز کر جائے۔ ایک ماشے میں ایک کانسی کے بقدر پس پھر سورن سفید ہو جاتا ہے۔ اور اسے سفید سورن کہتے ہیں۔

جب تین حصے تپانید (خالص) سونا ۳۲ حصے سویت تارا (خالص چاندی) میں ملایا جائے تو مرکب سرخی مائل سفید ہو جاتا ہے۔ جب تین حصے خالص سونا ۳۲ حصے تانے میں ملایا جائے تو مرکب زرد ہو جاتا ہے۔ جب تین حصے رنگین مادہ (یعنی ٹیکٹا جس کا ذکر اوپر آیا) خالص سونے کے ساتھ تپایا جائے تو مرکب زردی مائل ہو جاتا ہے۔ جب دو حصے خالص چاندی اور ایک حصہ خالص سونا ملا کر تپائے جائیں تو مرکب مونگ کی طرح سبز ہو جاتا ہے۔ جب خالص سونے کو نصف حصے سیاہ لوہے میں ملایا جائے تو اس کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ اگر خالص سونے کو اوپر بتائے ہوئے مسئلے میں دوبار ڈبوایا جائے تو اس کا رنگ طوطا بری ہو جاتا ہے۔

اس سے پہلے کہ سونے کی ان مختلف شکلوں کو استعمال میں لایا جائے۔ ان کو کسوٹی پر پرکھا جائے ٹکٹنا اور تانبے وغیرہ کے عمل کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔ جو اہر ت اور کھنڈ مختلف زلورات کے لیے سونے چاندی کی ضروری مقدار کو وزن کرنے کے لیے درکار ہاتھوں کو بھی دھیان میں رکھنا چاہیے۔

۴۔ یکساں رنگت کسوٹی پر معیاری سونے کی کیر کے موافق کیر ڈالنے والا پشلیوں

سا چاندی کا سکہ جیسے کوشا کہتے ہیں یا روپاکرت (شرح ح)۔ انگریزی عبارت یہاں بھی گنجلک ہے۔ اس کے مقابل ہندی ترجمہ میں بہت سی تفصیل ہے یعنی سنکرت کے محل تن کو پھیلا گیا ہے (ح) سے بعض کا خیال ہے کہ خالص سونے کے ۳۲ حصوں میں سے تین کو ۳۲ حصے خالص کی ہوئی چاندی سے بدل دیا جائے تو مرکب سرخی مائل سفید ہو جاتا ہے (شرح ح)

۵۔ بعض کہتے ہیں پگھلے ہوئے لوہے کے ساتھ اور بعض کہتے ہیں پگھلے ہوئے سیاہ لوہے میں شگرف ملا کر (شرح ح)

سے خالی، نرم، ہموار، بے کھوٹ خوشنما اور آبدار نہ کیچکا چونہ پیدا کرنے والا، خوش ترکیبی سے ڈھلا ہوا اور آنکھوں اور طبیعت کو لبھانے والا۔ یہ ہیں پینینہ خالص سونے کے خواص۔

## جنو ۱۲: سرکاری صراف کے فرائض

سرکاری صراف شہریوں دیہاتیوں کی لائی ہوئی دھاتوں سے سکے ڈھالنے کے لیے ہنرمند آدمی مقرر کرے گا جو لوگ مقرر کیے جائیں گے وہ کام ہدایت کے مطابق اور وقت پر کریں گے۔ اگر وہ یہ غدر کریں کہ کام کی نوعیت اور مہلت واضح نہیں کی گئی تھی، تو وہ نہ صرف اپنی ضروری سے محروم ہو جائیں گے بلکہ اس سے دگنا جبرمانہ بھی دیں گے (کھال کھال کا صراف) زیور یا سکے ڈھلوانے والوں کو اسی وزن اور رنگ کا سونا واپس کرے گا جو اس کو دیا گیا تھا۔ ان سکنوں کو چھوڑ کر جو مدت تک چلنے کے بعد گھس گئے ہوں۔

وہ بہت سال گزرنے کے بعد بھی وہی سکے (کھال میں) واپس لینے (جو) جاری کیے گئے تھے، سرکاری صراف کھال میں ملازم کاریگروں سے خالص سونے، دھاتوں کی مقدار، زیورات، سکوں وغیرہ اور شرح تبادلہ کی بابت معلومات حاصل کرے گا۔

(مولد ماشہ کا) سونے یا چاندی کا سکہ ڈھالنے کے لیے ایک کان کن (پلم ماشہ) زیادہ دھات کھال کو دینی چاہیے جو ڈھلائی میں ضائع ہو جاتی ہے۔ رنگنے کا سالہ دو کان کن تکیش (تانبے کا سلیفیٹ؟) ہوتا ہے جس کا پلہ حصہ دوران عمل میں ضائع ہو جاتا ہے۔

اگر سکے میں نقص رہ جائے تو کاریگر کو پہلے درجے کی سزا دی جائے۔ اگر اس کا وزن مقررہ معیاری وزن سے کم ہو تو درمیانہ درجے کی سزا ملے۔ تولنے میں دھوکا دینے پر انتہائی سزا کے مستحق ہوں گے اور سکوں کو تبدیل کرنے میں دھاندلی پر بھی۔

جو کوئی سونے چاندی کے سکے سرکاری کھال کے علاوہ کہیں اور ڈھلوائے اور سرکاری صراف کے علم میں آئے تو اس پر ۱۲ پن جبرمانہ ہوگا اور جو کاریگر یہ کام کرے گا، اگر پکڑا جائے تو اس پر اس سے دگنا جبرمانہ۔ اگر پکڑا نہ گیا ہو تو اسے تلاش کرنے کے لیے وہ طریقے اختیار کیے جائیں جو باب چہارم میں درج ہیں۔ جب پکڑا جائے تو

سطح روپ سونے کا لفظ جو استعمال کیا گیا ہے چاندی سونے کی اشیاء کے لیے آتا ہے۔ شرح

اس پر ۲۰ بن جہماں ہو یا اس کی انگلیاں کاٹ دی جائیں۔  
تولنے کے باٹ اور تر از و مستقلہ افسر سے خریدے جائیں گے، ورنہ ۱۲ پن جہماں  
عائد ہوگا۔

سناری کے کام میں ٹھوس اشیاء ڈھانسا (گھن) مغروف سازی، ٹانگا لگانا، دھاتوں  
کے ترکیبات بنانا اور ملح سازی شامل ہیں، سناری لوگ دھوکا دینے کے لیے یا تو تول  
میں غلطی کرتے ہیں، یا کچھ مقدار اڑا لیتے ہیں، یا جان کر گر لیتے ہیں اور پھر اسے بدل  
دیتے ہیں، یا ہاتھ کی صفائی سے کام لیتے ہیں۔

تول میں غلطی ڈنڈی مار کر کی جاتی ہے۔ یا کانٹے کی چوٹی یا چوٹی جس سے پکڑ رکھا  
ہو، لمبی رکھی جاتی ہے، یا پھوٹے سر کا کاٹنا استعمال کیا جاتا ہے، سلیا کھول کر دن  
والا یا ناقص ڈوریوں والا، یا ناقص کٹوریوں یا پلڑوں والا یا اینڈر اور ہٹا جلتا، یا دہ  
جس میں متناہیس لگا ہو۔

”گریٹ کا عمل اس طرح ہوتا ہے کہ دو حصے چاندی اور ایک حصہ تانبے کو  
اتنے ہی وزن کے سونے کے برادے سے بدل دیا جاتا ہے۔ دلا کا کے بدلے سونا  
اڑا یا جانے تو اسے دلا کا بدلی کہتے ہیں جب خالص سونے کے برادے کو تانبہ  
طے سونے سے بدلا جائے تو اسے سونا بدلی کہتے ہیں۔

سونا چرانے کے لیے سنار جو چیزیں استعمال کرتے ہیں وہ یہ ہیں :-  
کٹھالی کی تہ میں گھٹیا دھات، دھات کا میل، ہنسی، چمچی دھاتوں کے پترے (چوکی)

اور شورہ۔

وہ بعض اوقات ایسی ترکیب کرتے ہیں کہ کٹھالی ترق جائے اور اس میں سے  
سونے کے ذرے نیچے جا پڑیں۔ پھر ان میں سے چند ذرے دوسرے گھٹیا دھات،  
کے ذروں کے ساتھ ملا کر چن لیتے ہیں اور انہیں ایک ساتھ ملا کر پگھلاتے ہیں اور جس  
سے سکہ یا زیور ڈھالا جاتا ہے، اس حرکت کو دیراون (بکھن) کہا جاتا ہے۔

ساکیر دلا، تاکہ پلڑا ہوا بھرنے سے بچک جائے۔ تاکہ خشا اور چاندی کا مرکب (شرح) سلا کر دلائے سے  
لوہہ کی چمک رہا ہے (ج)

یا کسی زیور کے اجزا کو چاہتے وقت سونے کی جگہ چاندی رکھ دینا یا کوڑا اور کم قیمت دھات یہ بھی دسراؤں ہے۔

مانکا لگانے یا دودھاتوں کو ملانے میں بھی دراصل دھات کے ٹکڑوں کے ساتھ ایک ٹکڑا گھٹیا دھات کا لگا دینے ہیں۔ جیسے کے کسی ٹکڑے پر سونے کا پترا لاکھ سے منڈھ دینا، گاڑھ بیٹک بھلاتا ہے۔ یعنی پکی منڈھائی اور اگر ڈھیلا رکھا جائے تو مصلی منڈھائی۔

بگھلا کر آمیزش کرنے میں کھری دھات کی ایک یا دو تہوں کے نیچے کم قیمت دھات کی ایک تہ لگا دی جاتی ہے۔ سونے کے دو تہوں کے درمیان چاندی یا تانبے کا ایک پترا بھی رکھ دیتے ہیں۔ تانبے کے ٹکڑے پر سونے کا پترا چڑھا کر کنارے یکساں کر دیتے جاتے ہیں۔ اس طرح تانبے یا چاندی کے نیچے بھی کم تر درجے کی دھات چسپا کرنا سے ٹھیک کر دیتے ہیں۔ دونوں طرح سے منڈھائی کو نپا کر معلوم کیا جاسکتا ہے۔ یا کھوٹی پرکھ کر یا آڈر سٹیکر۔

مصلی منڈھائی کو بدرا ملہ (flacountia cataphracta) یا جوڑو بے پھل کے تیزابی رس یا نمک پانی میں ڈبو کر معلوم کر رکھتے ہیں۔ ٹھوس یا جوف چیز میں سنہری گاد یا شگرف کے ذریعے اس طرح تپائے جاتے ہیں کہ سطح کے ساتھ یکجان ہو جائیں۔ ٹھوس شے میں بھی گاندھارا کی سنہری گاد سنہری ذروں کے ساتھ ملا کر اس طرح تپائی جاتی ہے کہ سطح کے ساتھ یکجان ہو جائے۔ ان دونوں طرح کی ملاوٹوں کو تپا کر تھوڑی سے ٹھونکیں تو ملاوٹ کھل سکتی ہے۔

سکے یا زیور میں نمک ملی ریت اس طرح تپائی جاتی ہے کہ سطح سے پیوست ہو جائے یہ نمک اور ریت اٹانے سے الگ کی جاسکتی ہے۔

بعض چیزوں پر لاکھ سے ابرک کی تہ چڑھا کر اس پر چاندی یا سونے کا دوہرا پترا چڑھا دیا جاتا ہے۔ ایسی چیز کو جس کے اندر شیشہ یا ابرک ہو پانی میں معلق کریں۔ تو اس کا ایک

۱۔ jujuba انجور کی شکل کا جھلی پھل ۲۔ جو جو بے پھل کے تیزابی عرق میں اٹاتے سے ملزرج) ۳۔ اسی تیزابی عرق میں۔ (شرح)



پہلو دوسرے کی نسبت زیادہ ڈوبتا ہے، یا اسے چھیدیں تو سوئی ابرک کے اندر آسانی سے چلی جاتی ہے۔

نقل نیگینے اور کھوسا سناچ ندی ٹھوس یا مخوف چیزوں میں اصل کی جگہ لگائے جاسکتے ہیں۔ ان کو تپا کر سرخ کر لیں اور پھر ہتھوڑی سے ضرب لگائیں تو کھوٹ کا پتہ چل سکتا ہے۔

چنانچہ سرکاری صراف کے لیے ضروری ہے کہ جواہر، مروارید، مونگوں اور سونوں کی اقسام خصوصیات، رنگ و وزن اور ترکیب کی بابت کامل واقفیت رکھتا ہو۔ بعض اوقات منڈھائی کو برکھنے کے بہانے، کھوکھلی چیزوں یا ڈوریوں یا پیالوں وغیرہ کو (جو سونے یا چاندی کے ہوں) ہتھوڑی سے ٹھونکا جاتا ہے۔ جسے ضرب کہتے ہیں۔

جب کوئی سیسے کا ٹکڑا (جس پر سونے یا چاندی کا پترا منڈھا گیا ہو) اصل کی جگہ رکھ دیا جائے اور اس کے اندر سے دھات نکال لی جائے تو اسے ادھھین کہتے ہیں۔ جب ٹھوس ٹکڑوں کو تکشا (تسبے کے سلفیٹ) سے کھرچا جائے تو اسے اٹیکھن کہتے ہیں۔ جب کپڑے کے ٹکڑے پر ہڑتل یا سرج سنکھیا یا شکرگف یا گرووند (نمک سیاہ) پھیر کر اس سے کسی زیور وغیرہ کو رگڑا جائے تو اسے پریوژن کہتے ہیں اس طرح کی ترکیبوں سے سونے چاندی کی اشیاء گستی اور گھٹ جاتی ہیں اور ویسے ٹھیک ٹھاک نظر آتی ہیں۔ اس نقصان کا پتہ ویسی ہی کسی دوسری چیز کے ساتھ مقابلہ کرنے سے چلایا جاسکتا ہے جہاں کوئی حقہ کاٹا گیا ہو۔ اس کی قیمت کا اندازہ ویسی ہی دوسری چیز میں سے ویسا ہی ٹکڑا کاٹ کر کیا جاسکتا ہے۔ وہ اجزا جن کی شکل بدل گئی ہو انہیں اکثر تپا کر پانی میں ڈبو کر جاپنچا جاتا ہے۔

ساگر دلا ہر کھنے کے بہانے جو چھوٹے ٹکڑے یا گول سنار کاٹ لیا کرتے ہیں۔ وہ برکھن کہلاتا ہے جسے انگریزی ترجمے میں (hammering) کہا گیا ہے۔ (ح) سنہ گروڈلا: تیز اوزار سے کھرچا جائے (ح) ساگر دلا: ٹوڑ دند پتھر (ح) سا جن میں بہت کھوٹ ملا یا گیا ہو۔ گروڈلا (ح)

جب شاہی خزانہ، کاریگر کو دیکھے کہ فالتو چیزوں کو پھینکنے میں بڑی احتیاط رہا ہے، یا باٹ، آگ، ابرن، اوزاروں، اپنی نشست کانٹے، لباس کے جھول، مرنے والوں، بھیلوں وغیرہ پر بہت توجہ کر رہا ہے، اپنے بدن کو غور سے دیکھتا ہے یا پانی کی کنڈالی یا کھالی کی طرف سے چونکا ہے تو سمجھ لینا چاہیے کہ دال میں کھلا ہے۔ چاندی میں سڑے گوشت کی بو ملاوٹ کے سبب سمٹی، یا اس کا بد رنگ ہو جانا کھوٹ کا پتہ دیتا ہے۔

بجہ چنانچہ (سونے چاندی کی) اشیاء بنی ہوئی، یا پرانی، بد رنگ ہوں یا اصلی رنگ سے پر اچھی طرح جانچی جائیں اور جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے، جہاں ضروری ہو حیرمانے والے کئے جائیں۔

### سبز و ۱۵: مال خانے کا نگران

مال خانہ کو گوشت، گائے کا گھراں، زرعی پیداوار کے حسابات، پر نظر رکھے گا، نیز براہ راست یا اضلاع سے رسول ہونے والے محاصل، تجارت، تبادلہ اجناس، اناج کے مانگے ہوئے عطیات، قرضے پر لیے ہوئے اناج، دھان، تیل وغیرہ کی صنعت، ہنگامہ محاصل اخراجات کی فرو حساب اور سابقہ واجبات کی وصولی پر بھی سرکاری زمینوں کی زرعی پیداوار جو درآمدت کے حکم کے ذریعے آتی ہے، ریتا بھلائی ہے۔

مقررہ ٹیکس دینا لگتا وہ ٹیکس جو پیداوار کے ہر حصہ کی صورت میں لگتا ہے، رعیت کی طرف سے فوج کے لیے غلہ وغیرہ یا مذہبی ضروریات کے لیے لگائے جانے والے ٹیکس ماتحت رئیسوں کا خراج، راج کمار کی ہدائش پر لگنے والا ٹیکس، غیر معمولی

سا بعض نے (chellabalanum کو chellancholakum چھل پڑھا ہے یعنی کھانا، اخراج) (چش نظر سنسکرت متن میں جی ہے ہتیم بونتم اور ہندی عبارت زیادہ واضح ہے، کاریگر دھیان بٹانے کے لیے کوئی قصہ غیر کرمی مال پڑا سکتا ہے، سکھ نکلنے کے بہانے پھیل ہوئی دھات کو اپنی انگلی میں لگا سکتا ہے۔

وغیرہ۔ مگر سب اصل متن کے عمل لانا کی توضیحات ہیں (ج)۔  
۲۔ کوٹھنہ یعنی پیٹ۔ مراد وہ جگہ جہاں ضروریات زندگی رکھی جاتی ہیں۔  
۳۔ پورے گاؤں سے لینے والے ٹیکس۔

ٹیکس جو گنیش دیکھتے ہوئے لگائے جائیں، مویشیوں سے پہنچنے والے نقصان کا تادان بصورت جنس، ہندس، راج کے تعمیر کردہ مالابوں، جھیلوں کے قریب واقع زمینوں کا ٹیکس یہ سب راسٹریہ کے تحت آتے ہیں۔

غلے کی فروخت سے وصول، غلے کی خریداری اور قرضے پر دیے جانے والے غلے پر سود بصورت جنس یہ تجارت کی ذیل میں آتے ہیں۔

غلے کے بدلے غلہ فسخ پر حاصل کرنا مبادلہً جناس کہلاتا ہے۔

مانگا ہوا غلہ ”پراستیک“ کہلاتا ہے۔ قرض لیا ہوا قابل واپسی غلہ ”پراستیک“ دھان وغیرہ کو ٹٹا، دالیں (وغیرہ) دلنا، لکھی اور جھیلوں کو بھوننا، مشروبات سانی، آنے کی پسائی (ان لوگوں سے جو یہی کام کرتے ہیں) گڈریوں اور کوٹیوں کی مدد سے تیل کی کشید، گنے سے شکر سازی، یہ سب کام ”سمہاٹنگا“ کہلاتے ہیں۔ جو کچھ جھیل میں پڑ گیا ہو وہ ہنگامی ماحصل کی تعریف میں آتا ہے۔

سرمایہ کاری، کسی ناکام منصوبے کا پچھا کھانا مال اور کسی کام کے تخمینی اخراجات سے بچے ہوئی رقم، اخراجات کو بچانے کے ذرائع ہیں۔

رقم یا مقدار جنس جو پیمائش کے پیمانوں وغیرہ کے ذریعے یا کسی غلطی کی تلافی کے طور پر وصول کی جائے ”ویاج“ کہلاتی ہے۔

سابقہ واجبات کی وصولی کو ”آپ استھان“ کہتے ہیں۔ غلہ، تیل، نمک، شکر اور غلے سے متعلق تمام باتوں کا ذکر ”نگران زراعت“ کے بیان میں آئے گا۔ گھی، بھجن، تیل، مارا، طعم، دھنوں سے رسنے والے گوگرد وغیرہ ان سب کو تیل یا دھنیاں (سینہ) میں شمار کیا جاتا ہے۔ عرق سازی کھنڈسار، پینی، اور تندا بن سب کو ملا کر ”کشتار“ کہتے ہیں۔

دو جو سندھ سے آتیا یا سندھ سے نکالا جاتا ہے، نیر، بڑا، یوگ، شارا، شورہ، سوزنل جو سورہیل سے آتا ہے اور ”آدھیدرج“ جو شور زمین سے نکالا جاتا ہے سب ملکہ نمکیات کہلاتے ہیں۔ شہد کے چھتوں سے نکالا جانے والا شہد اور عکروں کا افشردہ

ملا وہ کام جو مزدور سے ٹیکس کے بدلے لیا جائے۔ (شرح)  
سے پچھلے واجبات نئے ٹیکس کے ساتھ ساتھ وصول کرنے کو کہتے ہیں (شرح)

”مدھو“ کہلاتے ہیں۔

مختلف اجزاء سے ترکیب دی جانے والی اشیاء جیسے گڑ، شکر، شہد اور انگوروں کا عرق، جامن کا ست، اکٹھل، مشرنگ، کاسٹ اور لمبی مرچ جس کے ساتھ خواہ چر بھٹا (ایک طرح کا کدو) کاسٹ ملا ہو یا نہ ملا ہو، کھیرا، گنا، آم، ہڑ کا مرکب جو ہینہ، چھ ہینے یا سال بھرتک استعمال کرنے کے لیے تیار کیا جاتا ہے، یہ سب ”شکتہ وریگ“ کہلاتے ہیں۔

بعض پھل کھٹے پھلوں کی قسم میں سے ہیں، جیسے کرک (carissa carandas)

ہلید (thyrobailem) ترنج، کولا (جھوٹا jujuba: انگور سے شاہ) بدرا

grewia asiatica flaurtia cataphracta

دہی، چھچھ، ترش جو انانج سے بنایا جائے، سیال ترشیاں ہیں۔ مرچ، سیاہ مرچ،

ادرک زبرد، چرایتہ، سفید رائی، دھنیا، جھوک، دمنک (دمنکا کا فروا صفر artimesia

indica مارورک (جوز، مینی پھل) vanguardia spinosa

hyperanthia moringa تیز یا جھلکی اشیاء ہیں۔

سوکھی پھل، چڑبیلی ترکاریاں، پھل اور سبزیاں اشیاء خوردنی ہیں۔ توشہ خانے میں جو سامان جمع ہو اس کا آدھا کال پڑنے پر عوام کی ضرورت کے لیے محفوظ رکھا جائے باقی آدھا صرف کیا جائے۔ پرانی اشیاء نئی اشیاء سے بدلی جاتی رہیں۔ متعلقہ افسر اس پر بھی نظر رکھے کہ انانج میں دلنے، کوٹنے اور پیسنے یا بھونسنے یا جھگو کر سکھانے کے بعد کیا کمی یا زیادتی ہوئی۔

کوووں اور دھان میں آدھی بھوسی نکل جاتی ہے۔ شال (بڑھیا چاول) آدھے سے آٹھ لکھ لوبیا آدھے سے سڑک۔ باجڑہ آدھا، جو آدھا، مسور آدھے سے سڑک رہ جاتا ہے۔

سائنس کے انگریزی میں ”شکتہ وریگ“ کا ترجمہ (astringent) قابض، کیا گیا ہے، حالانکہ

”شکتہ“ کے معنی غیر ختم کیا ہوا ہیں، ”شکتہ وریگ“ سے مراد وہ اشیاء جو کہ سرشار، آچار وغیرہ کے زمرے

میں آتی ہیں۔ ہندی میں صرف ”سکھ“ لکھا گیا ہے، لیکن تفصیل زیادہ ہے اور اشیاء اجزاء کے نام بھی خاصے مختلف۔

سجے، نار، اعلیٰ، سجے، گودلا، اعلیٰ، کوندلا (گوند نام)، آم، آلو، کھٹا، نیبو، جھڑیر، پیوندی، سیر، اناس، فالہ

سجے، اس جز کے کچھ حصے انگریزی میں اور کچھ ہندی میں نہیں۔ ج۔

پکا آنا اور گل ماشا (رُبلے چاول) ڈیوڑھے ہو جائیں گے جو کادلیہ دُگنا ہو جائے گا۔ کو دوس  
 لوبیا، اُدک (panicur) پھلور باجرہ پکھنے کے بعد نکلنے ہو جاتے ہیں۔ درہی (باستی)  
 چاول چار گنا اور شالی بھی چار گنا ہو جاتا ہے۔ غلہ بھگو سنہ بردگنا اور اتنے عرصے بھیگنے پر  
 کہ پھوٹ نکلے ڈھائی گنا ہو جاتی ہے۔ نلے کو تلابلے توہ حصہ بڑھ جائے گا۔ دانے دار  
 پھلیوں کے دانے تلے جانے پر دگتے ہو جاتے ہیں۔ اور اسی طرح چاول بھی۔

اسی میں سے اصل وزن کا ۱/۸ حصہ تیل نکلتا ہے۔ انبا (azadirachta indica)  
 کشمرا (۹) اور کیتا (feronia elephantum) کا بھی ۱/۸ اور تل سمب (رُست)  
 کی شکل کے بیج (مرھوک) (bassia latifolia) اور انگری (catappa terminalia)  
 سے ۱/۲۔

پانچ پل کپاس اور سن سے ایک پل دھاگے نکلتے ہیں۔

اگر چاول اس طرح پکایا جائے کہ پانچ درون شالی سے دس آڑھک خشک  
 بنے تو یہ ہاتھی کے پتوں کے لیے موزوں ہوگا۔ دس آڑھک ہو تو شیر ہاتھیوں کے لیے  
 اس مقدار میں سے دس آڑھک سواری کے ہاتھیوں کے لیے، ۹ آڑھک جنگی ہاتھیوں کے  
 لیے، آٹھ آڑھک پیادہ فوج کے لیے، ۱۱ آڑھک فوجی امیروں کے لیے، چھ آڑھک  
 ملکہ اور شہزادیوں کے لیے اور پانچ آڑھک رہے تو راجہ کے لیے موزوں ہوگا۔  
 چاول کا ایک پرستہ خالص اور ثابت دانوں کا پل پرستہ سوپ (ہی) اور سوپ  
 کا پل حصہ گھی یا تیل ایک آریہ کے کھانے کے لیے کافی ہے۔ پل پرستہ سوپ ایک  
 آدمی کے لیے اس سے آدھا تیل پنج لوگوں کے لیے۔ اسی راشن کا تین چوتھائی عورت  
 کے لیے اور آدھا پتوں کے لیے۔

بیس پل پھل پکانے کو آدھا کٹھ تیل، ایک پل نمک ایک پل شکر  
 ۱۔ اس جز کے کچھ حصے انگریزی میں اور کچھ ہندی میں نہیں۔ ۲۔ دیکھیں باب ۲۔ جز ۱۹۔  
 ۳۔ گیولا، جب پکانے پکاتے ہیں آڑھک میں سے ۵ آڑھک رو جائے تو پلو جانے کے لیے  
 اس ۲۰ آڑھک میں سے ایک پرستہ صاف دانے نکال کر راجہ کے استعمال کے لیے لیا  
 چاہئے (ج)

دو دھرن سالہ اور آدھا پرستھ دہی درکار ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ مقدار کے کے لیے اسی نسبت سے وزن بڑھادیں۔

سوکھی پھلی یا تکراری پکانے کے لیے مذکورہ مقدار سے دگنی مقدار رکھیں۔ ہاتھوں اور گھوڑوں کا راشن اپنی جگہ پر بیان ہوگا۔ سیلوں کے لیے ایک درون ماش یا ایک درون جوانی چیزوں کے ساتھ ملا کر جو گھوڑے کے لیے مقرر ہیں مطلوبہ راشن ہے۔ اس کے علاوہ ایک تل کھلی یا دس آڑھک بھوسی اس سے دگنی مقدار جھینوں اور اونٹوں کے لیے چاہیے۔ آدھ درون گدھے کے لیے اور یہی لال جیتل اور دھاری دار ہرن کے لیے۔ ایک آڑھک جیتل اور بڑے ہرن کے لیے۔ آدھا آڑھک، یا ایک آڑھک دانہ مع بھوسا بھری، مینڈھے اور سور کے لیے۔ ایک پرستھ اجلا چاول کتے کے لیے، آدھا پرستھ بطخ کے لیے، اتنا ہی بگلے اور مور کے لیے۔ اسی کو سامنے رکھ کر دوسرے جانوروں، مویشیوں، پندڑوں اور شریر ہاتھیوں کی خوراک کا اندازہ کریں۔

لوہے کو بچھلانے اور چونے کی بٹھی کے لیے کٹڑی کا کولہ اور چکر دیا جائے جو کر اور آٹا داسوں، مزدوروں اور باوچیوں کو بھی دیا جائے۔ اس میں سے جو باقی بچے وہ ان کو دیں جو بگھارے چاول اور چاول کے کیک (ٹکیاں) بناتے ہیں۔

(پکانے کے لیے) ترازو باٹ، پیمانے، چکی، ہاون دستہ، دھان کوٹنے کی لکڑی کی اوکھلی وغیرہ۔ ٹٹک جنتر۔ دانہ دلنے کے اوزار (روچک جنتر) چھانچینی، ٹوکری (کنڈولی) بکس، جھاڑو، ضروری چیزیں ہیں۔

خاکروب، رکھوالے، تولنے والے (دھڑک) ناپنے والے (ماپک) ننگراں (دپاک)، اجناس ہٹیا کرنے والے (دایک) وہ جو اس نقصان کی تلافی دھول کھانے کے لیے مقرر ہوں جو واقعی یا فرضی طور پر تول میں غلطی سے ہوا ہو، یہ سب ہوشی بھلاتے ہیں۔  
 ※ دلنے فرش پر ڈھیر کیے جاتے ہیں۔ گٹر وغیرہ کو موچ کی رسیوں سے باندھا جاتا ہے۔

۱۔ ایک ہزار پل کا ایک ٹل۔ ۲۔ ہاونٹ کی گردن کی طرح ہوتا ہے (خرچ)۔

۳۔ پانی کی چکی۔ اسے آدمی بھی چلاتے ہیں بل بھی اور پانی سے بھی چلتی ہے۔ (خرچ)

## جزو ۲۱: تجارت کا نگران <sup>۱۲۳</sup>

تجارت کا نگران کار افسر اس سب اسباب تجارت کی مانگ اور قیمتوں کے اتار چڑھاؤ پر نظر رکھے گا جو زمین یا دریا کی پیداوار میں شامل ہیں اور خشکی یا زمین کے راستے سے آتی ہیں۔ وہ یہ بھی سوچے گا کہ ان کی تقسیم یا خرید و فروخت کے لیے کون سا وقت موزوں ہے۔ جو مال زیادہ وسیع پیمانے پر تقسیم ہوتا ہے وہ مرکزی طور پر تقسیم ہو گا جو باہر سے آتا ہے کمی مند یوں میں فروخت کے لیے بھیجا جائے گا۔ دونوں قسم کا مال لوگوں کو سہولت کے ساتھ دیا جائے گا۔ نگران اتنا نفع نہیں بٹورے گا جو لوگوں کے لیے نقصان کا باعث ہو۔

جن چیزوں کی مستقل مانگ رہتی ہے ان کی تقسیم کے لیے وقت کی قید نہیں ہوگی نہ ان کی ذخیرہ اندوزی کی جائے گی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سرکاری مال چھوٹے فروخت کاروں کے ذریعے مختلف مند یوں میں مقررہ قیمت پر فروخت ہو اور وہ تاجر کے نقصان کی تلافی کر دیں (جو باتوں کے فرق سے ہو) مقدار کے لحاظ سے بچنے والی چیزوں کا ویا ج پلہ ہوتا ہے ٹول سے بچنے والی چیزوں کا پلہ اور گنتی کے لحاظ سے بچنے والی چیزوں کا پلہ۔

نگران افسر باہر سے مال درآمد کرنے والوں کے ساتھ خاص رعایت سے پیش آئے گا، جیسے تاجر یا ناؤ چلانے والے۔ ان کو ٹیکس میں رعایت دی جائے تاکہ وہ کچھ نفع کما سکیں۔ غیر ملکی لوگ جو مال درآمد کریں ان پر قرضے کی ناپائیداری نہیں کی جائے گی بشرطیکہ وہ مقامی لوگوں کی شراکت میں کام نہ کرتے ہوں۔

جو سرکاری مال فروخت کریں وہ بکری کی رقم ایک لکڑی کے سودا دار بکس میں ڈالتے جائیں گے جو ایک جگہ رکھا رہے گا۔ دن کے آٹھویں پہر میں وہ نگران افسر کو اپنی رپورٹ پیش کریں گے کہ اتنا لکا اور اتنا باقی ہے۔ تیل مٹی کے مرتبانوں میں یا لکڑی کے برتنوں میں رہتا ہے۔ اور ملک زمین پر ڈھیر

کردیا جاتا ہے۔  
 ہر فرد یہ ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ نے ترجمہ نہیں کیا ہے کہ دانے زمین سے بچا کر

ادنی جگہ رکھے جائیں وغیرہ۔ (ج)

وہ بیٹے اور پیمانے بھی اس کے حوالے کر دیں گے یہ مقامی فروخت کے قواعد ہیں جہاں تک بیرونی ملکوں میں سرکاری مال فروخت کرنا تعلق ہے، ٹھکانا افسر تحقیق کرے گا کہ مقامی مال کی قیمت تباہی میں لیے جانے والے بیرونی مال کے مقابلے میں کیا ہے اور بیرونی ادائیگی کے بعد کیا منافع بچتا ہے، مثلاً چنگی کی ادائیگی، راہ داری کا ٹیکس، بار برداری، فوجی چھاؤنیوں پر دیا جانے والا ٹیکس، دریا پار کرنے کے لیے کشتی کا کرایہ، بچنے والوں اور ان کے ملازمین کو ادائیگی معاوضے اور بیرونی راج کو دیا جانے والا حصہ، اگر کوئی منافع نہ بچتا ہو تو وہ یہ دیکھے کہ بیرونی مال کی خریداری کے عوض کوئی ملکی اشیاء تباہی میں دی جاسکتی ہیں۔ تب بعد وہ اپنے قیمتی مال کا کم محفوظ منافع کے راستوں سے مختلف منڈیوں کو بھیجے۔ اگر اچھے منافع کی توقع ہو تو وہ جنگلات اور سرحد کے محافظوں اور (بیرونی ریاست) کے شہریوں (افسروں سے دوستی کرے۔ اسے اطمینان کر لینا چاہیے کہ اس کی متاع گمہ اور اس کی جان محفوظ ہے اگر وہ مطلوبہ منڈیوں تک نہ پہنچ پائے تو کسی بھی منڈی میں مال بیچ ڈالے جہاں ادائیگیاں نہ کرنی پڑیں۔

یاد رہے پھر پانی کے رستے دوسرے ممالک میں مال لے جائے۔ اسے یہ معلومات حاصل کرنی چاہئیں کہ بار برداری کا خرچ کیا ہوگا، راستے میں کھانے پینے کا خرچ، بیرونی مال جو تباہی میں لیا جاسکتا ہے اس کی قیمت، یا تڑا میں جو راستے میں پڑتی ہیں، خطرات کو رونق کرنے کی تدابیر اور جن تجارتی شہروں میں وہ جلنے گا ان کی تاریخ پر معلومات جمع کرنے کے بعد وہ دریا کے کنارے آباد منافع بخش منڈیوں میں اپنا مال لے جائے اور ان منڈیوں سے گریز کرے۔

۱۔ مذکورہ تحقیق کے بعد (شرح) اسے چونکہ دریائی سفر خطرناک ہے (شرح) اسے اپنی سزا جوں کے پس ہو مگر بندوں کی حفاظت ملے نہ ہو تو وہ جان بچالے کہ یہ ہوگی تو اور کمالے (شرح) تھوڑے ہی منافع پر بھی تاکہ سب ضائع نہ ہو شہر بنانے پر کرے اس تاجر کا مال ہے جسکی راہ دہانی سے وہ آیا ہے۔ (شرح) اٹھوک، بحرین۔



جہاں منافع کی امید نہ ہو۔

## جزو ۱۰۔ جنگلات کی پیداوار کا نگران کار

جنگلات کی پیداوار کا نگران افسر عمارتی ٹکڑی اور دیگر اشیاء حاصل کرنے کے لیے اس نفری سے کام لے گا جو کارآمد جنگلات کی حفاظت پر مامور ہوں گے۔ وہ نہ صرف جنگلات میں فائدہ مند کام شروع کرادے گا بلکہ جرمانے اور تاوان بھی مقرر کر دے گا جو ان لوگوں سے وصول کیے جائیں گے جو (سولے ہنگامی آفات کی صورت میں) جنگلات کو نقصان پہنچائیں۔ جنگلات کی پیداوار یہ ہیں: ساکا (ساگوان) dalbergia

terminalia arjuna دھنوں (۱)، آرجنی ougaigesis

مدرھوٹ، baselabassia latifolia، شمشوپا

crataeva راجادان، palmvra، datobergia، sissu

fetid، mem، ارکید، mimopos، kanki.

mimosa، شمش، mimosa،

pinus، longifolia، mimosa، کھدر،

shorea robusta، اشوکرن،

vatica، robusta، (ایک قسم کا سفید کھادر)

ایسی شاخوں کا کاٹنا جن سے گاڑیوں وغیرہ کے دھرے وغیرہ بنائے جائیں جرم نہیں (شرعاً)

۱۔ گیردلا: پیل

۲۔ گیردلا: مہوہ

۳۔ گیردلا: سال

۴۔ گیردلانے تال اور سرچ کو دو اقسام کھا ہے۔ تال و تال، سرچ: سال

۵۔ گیردلا: بڑا سال

۶۔ ایک جگہ کھدر، ایک جگہ کھادر کھا گیا ہے، گیردلا: کھدر۔

کشامرا (؟)، پریک (زر دسال)، دھوٹھ mimosa hexandra  
 وغیرہ، عمارتی لکڑی کی اقسام ہیں۔

اُٹھ، چھٹی، چاؤ، دینو، مشا، شاتین، کنگ، بھالک وغیرہ  
 بانس کی قسم میں آتی ہیں۔

دیترا (بیت)، شرک ولی (بلی) واشی justicia grandifolia  
 شیمات carpus ناگتا

دھالیہ بیوں کو اقسام ہیں۔

مالتی (چنبیلی)، دوروا (مرد پھلی) panic grass

ارک (اک) calotropis gigantia، شن (سن) :

hemp (گوئے دھک) ناگ بلا coir barbata

اتسی (انسی) usitatis simum، linum

دغیرہ ریشہ دار پودے ہیں۔

منجا (مونج) saccharum munja، بلنج (eleusine)

دغیرہ وہ پودے ہیں جو سیان indica،

بٹنے کے کام آتے ہیں۔

تانیہ corypha taliera

اور بھورج (بھوج پتر) (birch) borrossus، flabelliferus،

کے پتے کام آتے ہیں۔

رک ٹکٹا butea fondosa

پھولوں کے درخت ہیں۔ crocus sativus

لے گیر دلائے کش، بول اور امر: آم الگ لکھا ہے۔

لے گیر دلائے پریک کو کنبہ: دھو کو گول لکھا ہے۔ لے گیر دلا: کشک

لے گیر دلا: ناگ پتی لے گیر دلا: بی دج: لوگھاس

لے گیر دلا: تاو کی ایک قسم لے کھنے کے لیے۔ لے ان پھولوں سے رنگ بناتے ہیں۔

پھولی ہوئی جڑیں اور پھل دھاؤں کے کام آتے ہیں۔  
 کلاکٹ، دتسا، ہلا، میٹھ، رنکا، روتا (rotundus)  
 کشم، مہاش، ویلی، گورادر، بالک، (cyperus)  
 مارگٹ، ہیم دت، کالنگ، دراکٹ، کول سدک، انٹرک، وغیرہ  
 نہ ہر پٹے ہیں۔

زہر کے زمرے میں سانپ بھی آتے ہیں۔ جنھیں ہانڈیوں میں رکھا جاتا  
 کھالیں جن جانوروں کی کام میں آتی ہیں وہ یہ ہیں: گورٹھا (مگر مچ)، سہرک  
 (گیرولا، سفید گڑھ)، تیندوا، سو سمار گڑھ، شیر بر، شیر، باحق، بھینسا، چمرا  
 (گیرولا چر گائے)، گومرگ (bos gavaeus)  
 (گیرولا سانجھرا) اور گویہ (گیال) (گیرولا، گینڈا، نیز ہرن،  
 گائے اور نیل گائے)۔

ہڈیاں، پت، پٹھے، دانت، سینک، کھرا در دین بھی ان جانوروں  
 نیز دوسرے جانوروں کی کام آتی ہیں، جیسے مویشی، پرندے اور سانپ۔  
 لوہا، تانیا، قیرت (؟)، گیرولا، کانسی، بھرت، اجبت، سیسہ  
 ٹمین، پارہ اور پیتل دھاتوں کے نام ہیں۔

۱۔ اس کے پتے انجیر کے پتوں جیسے ہوتے ہیں۔ (شرح)  
 ۲۔ اس کے پتے بڑے گندمی جیسے ہوتے ہیں، یہ تانوبھی ہو سکتا ہے۔ سوکھا بھی۔ (شرح)  
 ۳۔ اس کے پتے نیلے لہو ترے نوکدار اور پھل گائے کے تھن جیسا۔ (شرح)  
 ۴۔ یہ نیلے کنڈلی کی طرح جیسا ہوتا ہے۔ (شرح)  
 ۵۔ یہ گوشت کے رنگ کا اور پستان کی طرح ہوتا  
 ہے۔ (شرح) ۶۔ ایک سیاہی مائل سرخ جڑ، سیاہ شغنی حبث (شرح) ۷۔ چاک  
 دینگ (daphinus pangeticus) ایسی مرچ کی طرح (شرح) ۸۔ کٹ کٹ مار کھوٹوں  
 کی شکل کا (شرح) ۹۔ بی پتوں کا (شرح) ۱۰۔ جو کی طرح کالنگا کی پیداوار (شرح)  
 ۱۱۔ اورہ کی پیداوار پتہ زہریلا (شرح) ۱۲۔ جامن کی طرح (شرح) ۱۳۔ اونٹ کے خیسے کی طرح (شرح)

برتن بیت، پھال اور مٹی سے بنتے ہیں۔

کوئٹہ، بھوسا اور راکھ بھی کام کی چیزیں ہیں۔

• جنگلی جانوروں، مویشیوں اور پرندوں کے لیے بھی باڑے، پنجرے وغیرہ (بنائے جاتے ہیں)۔ جلانے کی لکڑی اور جانوروں کا چارہ بھی (جنگلوں سے ملتا ہے)۔ جنگلات کا گھوسہ شہر کے اندر یا شہر کے باہر ان اشیاء کے کارخانے لگائے جن کی زندگی میں عام طور پر یا قلعوں کی حفاظت کے لیے ضرورت ہوتی ہے۔

### جزو ۱۸: اسلحہ خانے کا نگران

اسلحہ خانے کا نگران افسر ماہر اور قابل اعتماد کاریگروں سے، مقررہ اجرت پر اور مقررہ وقت کے اندر پہنچے، ہتھیار، بذرہ بکتر اور دوسرے لوازمات جنگ تیار کر لے گا۔ جو لڑائی میں یا قلعوں کی تعمیر میں یا دشمن کے قلعوں کو ڈھانے میں کام آتے ہیں۔

یہ سب سامان مقررہ جگہوں پر رکھا جائے گا۔ اسے نہ صرف جھڑا پونچھا جاتا رہے گا، ایسے ہتھیار جن کے گرمی یا نمی سے خراب ہو جانے یا دیک و غیرہ سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو وہ خاص طور پر حفاظت سے رکھے جائیں۔ ان کی اکثر پڑتال بھی کی جائے گی کہ کس قسم کے ہیں کس وضع کے ہیں، کس خصوصیات کے حامل ہیں، ان کا سائز کیا ہے، کس طرح حاصل کئے گئے، ان کی قیمت کیا ہے اور کل تعداد کتنی ہے۔ سر و تو بھدر، جام و گن، بہو مکھہ و شولس گھاٹی، سننگھاٹی، پانک، پر پانیک، اودھ باہو اور اودھ باہو جی ہوئی شینیں ہیں جو منتقل نہیں ہو سکتیں۔

پانچولک، دیوڈنڈا، سکارکا، موئل، بشتی، ہستی و اڑک، بنال ورنٹ، مدرگر، رگدر، گدا، پرک ٹلا، گدا، اسپھاکم، اودھ گھاکم، شاکم، زرشول اور چکر تال انتقال میں۔

شکشی، پرائس، گنڈا، پانک، بھندوئل، شول، تو مڑ ورا، کزن، کانیہ

کر رہے، تراسیٹ وغیرہ ایسے ہتھیار ہیں جن کے پھل جو تنے کے ہل کی طرح ہوتے ہیں۔

شمار ۱، چاب (ایک قسم کا بانس)، دارو (ایک لکڑی)، اور شرمک (ایک لکڑی) ایک بڑا خاردار تختہ جو قلعے کے باہر پانی میں چھوڑ دیا جائے تو دشمن کے بڑھنے میں مزاحم ہوگا۔

سلا ایک لب بانس جس میں کیلیں جڑی ہوتی ہیں اور قلعے کی دیوار پر رکھا جاتا ہے (شرح، سلا۔ برج وغیرہ کی حفاظت کے لئے روٹی سے بھرا چمڑے کا تھیلا (شرح، ۱، ۵) کھادر کے بنے ہوئے نوک دار بلم بن یا تھیوں کو پیچھے نہکانے کے لئے تین نوکوں والے انکس (شرح، ۱، ۵) پتکے کی شکل کی تھالی نمائش (شرح، ۱، ۵) ایک عضلہ لب اور بھاری ڈنڈا (شرح، ۱، ۵) گرز (۱، ۵) تار دار ڈنڈا (شرح، ۱، ۵) برجھا۔ ۱۲ چمڑے کا تھیلا جس پر ڈنڈا مار کر آواز پیدا کی جاتی تھی (شرح، ۱، ۵) قلعے کے مورچوں کو گھینے کر ڈھلنے کی مشین (شرح، ۱، ۵) آس پھٹم کے بعد ایک اور مشین کا نام بھی قیاس کرتا ہے، اسٹ پائٹ، اکھیرنے والی، ۱، ۵) ایک بڑا کم جس کی سطح پر بے شمار لوسے کے خار ہوتے تھے (شرح، ۱، ۵) ترشول (شرح، ۱، ۵) قرص یا تھالی (شرح، ۱، ۵) چار ہاتھ لب دھات کا ہتھیار کر دیر کے پتے کی شکل کا دستہ کھانے کے غصن کی طرح کا ہوتا تھا (شرح، ۱، ۵) ۲، ۴ اینج رائگل لب دو دستوں والا ہتھیار (شرح، ۱، ۵) لکڑی کا ڈنڈا، ۱، ۵ یا ۵ ہاتھ لب (شرح، ۱، ۵) ۵ فزین نوکدار پھلوں والا ڈنڈا (شرح، ۱، ۵) بھاری سرے کا ڈنڈا (شرح، ۱، ۵) گرز (۱، ۵) مختلف طول کے بلم (شرح، ۱، ۵) تیر کی طرح کا نوکدار، ۱، ۵ یا ۵ ہاتھ لب (شرح، ۱، ۵) سوڑ کے کان کی طرح کی دھار والا ڈنڈا (شرح، ۱، ۵) دھات کا ڈنڈا جس کے دونوں سرے تھکے ہوتے تھے اور بیچ میں سے پکڑ کر کھایا جاتا تھا، ۲۰، ۲۲، یا ۲۴ اینج تک لب (شرح، ۱، ۵) ہاتھ سے پھینکا جانے والا تیر نوک، ۱، ۵ یا ۱۹ کرش بلی۔ دس کمان دو رنگ جاکنے والا (شرح، ۱، ۵) پر اس کی طرح کا ہتھیار (شرح، ۱، ۵) دھنوں کہنا ہے (شرح، ۱، ۵)

رینگ کی بنی ہوئی گمانیں علی الترتیب، کارٹک، کڈنڈ، ڈرون اور دھنک  
 کہلاتی ہیں۔ کمالوں کی ڈوری موزوں آکسین، گاودھو (coi barbuta)  
 وینور بانس کا کھرا، اور تانت کی بنتی ہیں۔ وینو، شار، شلا، گادڈان  
 اور نار اچہ مختلف طرح کے تیر ہیں۔ ان کے سوار لوہے، ہڈی یا لکڑی  
 کے ایسے بنائے جاتے ہیں کہ گمانیں بھی اور چیریں اور پھاڑیں بھی۔  
 نس ترش، ٹپس منڈا، گرس لیشی، تلواووں کی قمیص ہیں۔ تلواووں کے  
 قبضے گینڈے یا بھینے کے سینک یا ہاتھی دانت، یا لکڑی یا بانس کی جڑ سے  
 بنتے ہیں۔

پرشو، گھٹار، پٹس، بھٹیر، گڈال، چوڑے اور کندھ چید نام استرے کی طرح تیز  
 ہتھیار ہیں، منتر پاشان، گوشپن پاشان، مٹھی شان، روچنی (پچی کا پاٹ)  
 اور پھر بھی ہتھیار ہیں۔  
 لودہ جالک، پٹہ، گوجھ اور سو ترکے زرہ بکتر ہیں جو لوہے یا کھال سے  
 بنائے اور کھڑ اور گڈو یا گینڈے، یا جھکی بھینے یا ہاتھی یا گائے کے بینگ  
 سے جڑے جاتے ہیں۔

۱۔ مڑے ہوئے قبضے کی تلوار (شرح) جس کا اگلا حصہ کافی بڑا ہو، گبرولا۔  
 ۲۔ یہ سیدھی ہوتی ہے اور سرے پر ایک گول پتری (شرح) جس کا اگلا حصہ  
 گولائی پٹے ہو، گبرولا۔ ۳۔ یہ لمبی اور بڑی تیز ہوتی ہے (شرح) ۴۔ ۲۴ پانچ لمبی  
 قوسی شکل کی سر وہی (شرح) گبرولا: پھر سداھ انگریزی اٹلا کٹھار غالباً طباعت کی غلطی  
 ہے (ج) ۵۔ پر شو کی طرح گردنوں طرف سے ترشول نما (شرح) دو کھن ترشول رگیرولا،  
 ۶۔ شارح ۱۰۔ اسے کچھ پڑھتا ہے۔ ایک طرح کی آری (شرح) ۸۔ تیر (شرح) ۹۔  
 گول تھالی disc (شرح) ۱۱۔ بڑا تیر (شرح) ۱۲۔ ایسے پتھر جو مٹھیں سے پھینکے  
 جا سکیں (شرح) ۱۳۔ ایسے پتھر جو گوبھن سے پھینکے جا سکیں (شرح) ۱۴۔ ہاتھ سے  
 پھینکے جانے والے پتھر (شرح) ۱۵۔ دفاعی بنادہ جو سر سے لیکر پودے جسم اور  
 بازوؤں تک کو ڈھک لیتا ہے۔ شارح لفظ تو ہا کو

اسی طرح خود (سر کے بچاؤ کے لئے) کنٹھ تران (گردن کے بچاؤ کے لئے) کڑیاں (چھاتی کے بچاؤ کے لئے) پنچکا (گھٹنوں تک آنے والا کوٹ) وار اوں (ایڑیوں تک آنے والا) پیٹ (بغیر آستینوں کا کوٹ) ناگورڈک (دستانے) بھی بچاؤ کے لئے ہوتے ہیں۔

وٹی، چرم، ہستی کرن، تال لکلا، دھمی کا، کواما، کٹکا، اپرتی ہٹ اور زلاہ کاٹا جسانی بچاؤ کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

ہاتھیوں، رتھوں اور گھوڑوں کا ساز و سامان اور ان کو بانکنے کے انکس وغیرہ بھی جنگی سامان سے متعلق اشیاء ہیں۔

ان کے علاوہ دوسری کام کی اشیاء جو دشمن کو دھوکا دینے یا تباہ کرنے والی ہوں (جیسی کہ باب ۳۴ میں بیان کی گئی ہیں) نیز کوئی نئی ایجاد جو مایہ کار گروں نے کی ہو اسلحہ خانے میں رکھی جانی چاہیے۔

بذیہ ستر گزشتہ چاروں مابعد الفاظ کے ساتھ لاحق بھکتا ہے (شرح) گیر ولا ہم خیال (رح) آستینوں کا دفاعی لباس (شرح)۔ کوچہ میں تین حصے سر اسینہ اور بازوؤں کے لئے الگ الگ ہوتے ہیں۔ (شرح) سوترک کمر اور کولہوں کے بچاؤ کے لئے۔

سہ شاد رے زیر یک ایک بھاری کی شاخوں سے بنی ہوئی پیٹی سہ ایک چرمی زردہ (شرح) ساجم کے بچاؤ کی تختہ روک (شرح)۔ لکڑی کی ڈھال (شرح)۔

سہ نفیری (شرح)

سہ لکڑی کا تختہ (شرح)

سہ چمڑے یا بانس کی کیمپوں سے بنا ہوا دفاعی پہناوا (شرح)

سہ ہاتھیوں کو پیچھے ہٹانے کا آلہ (شرح)

سہ حصہ سابق نمبر اس کے ساتھ دھات کی پلیٹ بھی ہوتی ہے (شرح)

نگراں افسر ہتھیاروں کی مانگ اور ان کی رسید کو صحیح طور پر تحقیق کرے  
 اور ان کے استعمال، لوٹ پھوٹ، گلے خراب ہونے اور ضائع جانے کا  
 بھی حساب رکھے۔



## جنوری ۱۹ : اوزان و آلات پیمائش کانگراں

متعلقہ افسر اوزان و آلات پیمائش کو خود سائنٹ کرائے گا۔

۱۰ ماشے رماش کے دانے یا { ایک سوزن ماشہ  
۵ گٹھ کے بیج (دانی)

۱۲ سوزن ماشہ ایک سوزن یا کرش

۴ کرش = ۱۲ کرش

۸۸ سرسوں کے دانے = ۱۱ تقریبی ماشہ

۱۶ تقریبی ماشہ یا ۲۰ دانے نوں کے بیج = ایک دھرن پیرا

۲۰ دانے چاول : ۱ دھرن پیرا

آدھا ماشہ، ایک ماشہ، دو ماشے، ۸ ماشے ایک سوزن دو سوزن

۴ سوزن، ۸ سوزن، ۱۰ سوزن، ۲۰ سوزن، ۳۰ سوزن، ۴۰ سوزن، ۵۰ سوزن

۵۰ سوزن وزن کے مختلف پیمانے ہیں۔ دھرنوں کے بھی اسی طرح کے ہاٹ بنائے جائیں۔

ہاٹ لوہے یا پتھر کے ہوں جو مکدھ اور میکل سے آتا ہے یا ایسی چیزوں کے جو نہ بھیگ کر ٹکونیگی نہ گرمی سے پھیلینگی۔

چھ انگل لیائی اور ایک پل وزن کے بیرم رڈی، سے شروع کر کے

دس مختلف کانٹے بنائے جائیں جن کے بیرم کا وزن ایک ایک پل اور لیائی آٹھ

آٹھ انگل کے حساب سے بڑھائی جاتی رہے۔ اور ہر ایک کے ایک یا

سب گٹھ کے بیج کا وزن تقریباً ۱۰ گٹھ کرش

۱۰ گٹھ پیرے کا ایک دھرن چاول کے ۲۰ دانوں کے برابر

۱۲ گٹھ دوسری ڈنڈی ۱۲ گٹھ لیائی اور دوپوں کے برابر وزن کی ہوتی۔ اور دوسری ترازو

۸۰ گٹھ انگل اور دوسری ۱۲ گٹھ لیائی

دونوں سروں پر ایک ایک پلٹا باندھیں۔ ایک اور بڑی تر ازو جسے سم دت کہتے ہیں، ۳ ہرٹلے پل اور ۲ سانگل کی بنائی جائے گی۔ اس کے سرے پر ۵ پل کا پلٹا ہوگا۔ ڈنڈی کی افقی پوزیشن کا ایک کرش تولنے کی صورت میں (ہس نقطے پر جہاں وہ ٹھیک ٹھیک افقی پوزیشن میں ہو) نشان لگا دیا جائے گا۔ اس نشان کے بائیں طرف بھی ایک پل، ۱۲، ۱۵ اور ۲۰ پل کے نشان ہوں گے۔ اس کے بعد دس سے لیکر سو تک دس دس پل کے نشان ہوں گے۔ "اکشن" کے نقطے پر تیزی کا نشان بنا دیا جائے گا۔

اسی طرح ایک اور تر ازو "پرمانی" بنائی جائے گی جس کا وزن سم ورتی سے دگنا اور لمبائی ۶.۹ انگلی ہوگی۔ اس کی ڈنڈی پر بھی اس کے اصل وزن کے علاوہ ۲۰، ۵۰، ۱۰۰ اور اس سے آگے تک کے نشان کھود دیئے جائیں گے۔

۲۰ تھلا : ۱ : ابھار ٹھ

۱۰ دھرن : ۱ : اپر پل - ۱۰

۱۰۰ پل : ۱ : آیمانی (راج کی آمدنی کا یہ بیان)

۱۔ اصل میں ۵۳ (پنج تر نشت) ہے، ۵۳ طباعت کی غلطی (رج)

۲۔ ۵ اور ۵ کے حاصل ضرب کے نشانات

۳۔ سواسینکا کا نشان (شرح) گیر ولا : لمبی کیر (رج)

۴۔ ۱۰۰ کے پہلے نشان سے پیشتر، ۱۲، ۲۰ وغیرہ کے نشان بھی۔ ۱۰

تک بنائے جائیں گے (شرح) یہ ساری عبارات مبہم ہے۔ گیر د لانے اسے گوں تر ازو بتایا ہے (رج)

۵۔ ایک تھلا : ۱۰۰ پل (شرح) یہ پل جسے چند پل بھی کہتے ہیں، عام پل سے ایک کرش

زیادہ (تھلا ہے) (شرح)

عام تول، ملازمین کی تول اور حرم کی تول راج کی تول سے، بتدریج پانچ پانچ پل کے حساب سے کم ہوتی جاتی ہے۔ ان میں سے ہر ایک میں ایک پل راج تول سے آدھ دھرن کم ہوتا ہے۔ سیرم کا وزن مذکورہ بالا ترازوں میں بتدریج وزن میں دو معمولی پلوں کے برابر کم ہوتا جاتا ہے اور لمبائی میں ۴ انگلی کے برابر کم۔

گوشت، دھاتوں، نمک اور حواری کو چھوڑ کر، تمام دوسری اشیاء کی تول میں راجہ کو مذکورہ بالا پہلی دو تولوں سے ۵ پل زیادہ دیا جائے گا۔ ایک لکڑی کی ترازو ۸ پل لکڑی، تول کے نشانوں اور بالوں کے ساتھ ایک چبوترے پر کھڑی کی جائے گی۔ مور کی طرح مثلاً

۲۵ پل لکڑی کے ایندھن سے ایک پرتھ چاول پک سکتے ہیں اسی حساب سے دوسری مقداروں کا اندازہ کر لیں۔ یہ تھا اوزان اور میزانوں کا ذکر چنانچہ:

۲۰ پل ماش = اردون (آیمان، راج تول)

۱۸۷ پل ماش " " عمومی درون

۱۷۵ " " ار شاگرد پیشہ کا درون

۱۰ دھرن = اپل آیمان

۹ پل " : اپل عوامی تول

۹ " : اپل سرکاری ملازمین کی تول

۸ پل " : اپل منواس، تہذیبوں وغیرہ کی تول (شرح)

آیمان ۷، پانچ لمبائی اور ۵۳ پل وزن، بیک ۶۶، ۵۱، ملازمین ۴، ۴۹، حرم ۵۲، ۵۴۔

یہ یعنی سم قدرت اور پریمانی میزانیں (شرح) ۴ دیکھیں باب دوم جز ۷ داس کمار پرت جہاں ڈنڈی نے ارتھ شاستر کی اس عبارت اور بعض دوسرے نکات پر استہزا کیا ہے۔

۱۶ ۱/۲ " " راج محل کا درون  
 آدھک پرستھ اور کڈمب، میں سے ہر ایک مذکورہ درون سے  
 بقدر ۱/۲ کم ہوتا ہے۔

۱۶ درون " ارکاری  
 ۲۰ درون " ارکبھ  
 ۱۰۰ کبھ " ارڈہ

کعب پیمائش کے پیمانے خشک اور مضبوط لکڑی کے ایسے بنائے  
 جائیں کہ بھرنے پر اناج کی اوپری مخروطی تہ جو سانچے کے منہ پر ہو وہ کل  
 مقدار ۱/۲ کے ۱/۲ کے برابر ہو یا سانچہ ایسا ہو کہ اس میں وہ ۱/۲ حصہ بھی سما جائے۔  
 سیال اشیاء بھر حال پیمانے یا سانچے کے منہ کے ساتھ ہموار سطح پر رہتی  
 شراب، پھول، پھل، بھوسی، کوئلہ اور چونے کی قلعی تولتے وقت  
 اوپر کی مقدار ۱/۲ سے دگنی مقدار زیادہ دی جائے گی۔

۱/۲ پن ایک درون کی قیمت ہے، تو

۳/۴ پن آدھک نصف کی قیمت

۱/۲ ماشہ ایک پرستھ کی قیمت

۱ ماشہ ایک کڈمب کی قیمت

ماثل سیال مقداروں کی قیمت اوپر دی ہوئی قیمتوں سے دگنی ہوگی۔

بالوں کے ایک سیٹ کی قیمت - ۲ پن۔ ترازوں کی قیمت ۱/۲ پن

۱۔ ایک آدھک ۱/۲ درون ایک پرستھ ۱/۲ آدھک : ایک کڈمب ۱/۲ پرستھ ۱/۲ پیمانے  
 ایسے بنائے جائیں کہ غلہ ان کے دہانے پر ہموار رہے۔ سب ان چیزوں کی پیمائش  
 میں کڈمب کا ایک پرستھ ہوگا (شرح)

ترازوؤں کی قیمت  $\frac{۱}{۲}$  پن لے  
 نگرانِ افسر ہماشہ یاٹوں پر ٹھپہ لگانے کی فیس لے گا، بغیر ٹھپے کے  
 باٹ استعمال کرنے پر  $\frac{۱}{۲}$  پن جرمانہ ہوگا۔ دوکاندار افسر متعلقہ کو  
 ایک کتنی یومیہ ٹھپہ لگانے کی فیس ادا کریں گے۔ گھٹی بیچنے والے (خریداروں  
 کو)  $\frac{۱}{۲}$  حصہ زیادہ بطور تہیت و باج دیں گے (یعنی سٹیاں ہونے کی  
 بنا پر گھٹی کی مقدار میں کمی ہونے کی تلافی) تیل بیچنے والے  $\frac{۱}{۲}$  زیادہ دیں گے۔  
 (سٹیاں چیزوں کے برپاری یا حصہ برتن کے منہ پر سے بہ جانے یا نہ  
 میں جم جانے کی تلافی کے طور پر زائد دیں گے) کبھڑ کے نصف چوتھائی  
 اور  $\frac{۱}{۲}$  وزن کے باٹ بھی بنائے جائیں۔ لے

گھٹی کے  $\frac{۱}{۲}$  کڈمب ایک وارک کے برابر مانے جاتے ہیں۔  $\frac{۱}{۲}$   
 کڈمب تیل کے ایک وارک کے برابر۔ وارک کا ایک چوتھائی گھٹا  
 کہلاتا ہے خواہ تیل کا ہو یا گھٹی کا

بند ۲۰ : فاصلے رقبے اور دقت کی پیمائش

۸ پرمانو (انیم) مساوی ہیں ایک ذرے کے جوڑ تھکے پیٹے سے  
 اڑے۔

۸ ذرے : ایک بکٹ  
 ۸ بکٹ : ایک یوکاروں کی مکریا عام سائز کا ہوں

لے  $\frac{۱}{۲}$  پن اس میزان کی قیمت ہے جو پہلے بیان کی گئی۔ وزن اور لمبائی میں  
 اضافے کے تناسب سے دسویں ترازو کی قیمت لے اپن ہوگی (شرح)  
 سٹ ۱۱ جز میں بھی گرو لائے تن کے الفاظ کو زیادہ پھیلا کر لکھا ہے جسے توینہ  
 و تشریح کہا جائے گا، صرف ترجمہ نہیں (رج)

ایک جو	۸	یوگا
ایک انگل رانگلش کا پچ یا ایک عام	۸	جو
جسامت کے انسان کی بیچ کی انگلی کی بیچ		
کی پور کے جوڑ کے برابر		
ایک دھنڑگرہ	۸	انگل
ایک دھنڑشٹی	۸	انگل
ار وتاسی یا چھایا پوروش	۱۲	انگل
ار شمر، شال، پریمہ رے یا بند	۳	انگل
ار ارتنی یا لپہر جاپٹہ ہاتھ	۲	وتاسی
ار ہاتھ جو تراڑوں، مکعب پیمانوں اور	۲	وتاسی + دھنڑگرہ
چہرہ اکاہوں کی پیمائش میں گنا جاتا ہے۔		
ایک کٹکٹو یا ایک کس	۲	وتاسی + ایک دھنڑشٹی
ایک کٹکٹو آراکشوں اور لوہاؤں کی	۱	دھنڑشٹی + ۲ انگل
اصطلاح میں، نیز فوجی چھاؤنی، قطعہ یا		
محلات کی تعمیر کے سلسلے میں۔		
ایک ہاتھ۔ عمارتی لکڑی کے جنگلات	۵۴	انگل
کی پیمائش کے لئے۔		
ایک ویام، رستوں یا کھدائی کی گہرائی	۸۴	"
کو ناپنے کے لئے انسان کے قد کے		
حساب سے۔		
ایک ڈنڈا، ایک دھنڑشٹی (کمان)، ایک	۴	ارتنی
مالکا اور ایک پوروش		

سر ۴ اصطلاحی نام دیئے گئے ہیں (شرح) چھایا پوروش، پوروش سے مختلف ہے جس سے مراد انسان کا اوسط قد ہے:  $\frac{1}{16} \times \frac{1}{4} \times 94 = 1.4$  انگلش فیٹ (باقی آئے)

۱۰۸، انگل : ایک گارہ پتیرہ دھنش (بڑھئیوں کا  
پیمانہ، سڑکوں اور قلعوں کو دیواروں  
کی پیمائش کے لئے مقرر۔

ایضاً : ایک پورٹس، قربان گاہوں کے بنانے  
میں پیمائش کے لئے۔

۶، گنس یا ۱۹۲، انگل : ایک ڈنڈا، برہمنوں کو دان کی جانے  
والی زمین کی پیمائش کے لئے سہ۔

۱۰، ڈنڈے : ایک رچو  
۲، رچو : ایک پری دیش (مربع پیمائش کی ناپ)  
۳، رچو : پورتن (مربع پیمائش) سے  
۳، رچو ۲ ڈنڈے صرف ایک جانب - ایک باہور بانسہ  
۱۰۰، ڈنڈے : ایک گوروت (گائے کی آواز کی پنج  
۶، گوروتے : یوجناکم

یہ عمودی اور مربع پیمائش کے پیمانے ہیں۔

اب وقت کی پیمائش کو لیجئے۔

وقت کی تقسیم اس طرح ہے تہ، لاوا، نیمیش، کاشٹھاسلا، نالکھٹھوت،  
چاشت، سہ پر، دن رات، پکیش، مہینہ، رت، این، اعتدالین، شم و ستر  
(سال) اور ایک۔

دوسرے لفظ کے معنی ۱۲، انگل کا سایہ جو ۱۲، انگل کی دھوپ گھڑی سے پڑے۔ پورٹس ۱۰۸  
انگل کے معنی میں بھی آتا ہے۔ سنہ پجاریوں وغیرہ کو دی جانے والی یا سرکاری عمال کو خیراتی  
کانوں پر نامور ہوں۔ ڈنڈا چار ہاتھ کا ہوتا ہے۔ ات مربع ناپنے کے لئے متعلق (شرح)۔  
شارح کے خیال میں دو ہزار دھنش = ایک گوروت جس کے معنی ہیں ایک کروڑ (شرح)  
۹۶، انگل کی عام دھنش کے حساب سے ایک گوروت یا کروڑ سا دیا ہے (باقی آگے)





مہینے تک سایہ بتدریج دو انگلی تک بڑھتا ہے، اور اگلے چھ ماہ تک دو انگلی گھٹتا ہے۔

پندرہ دن رات کا ایک پکش ہوتا ہے۔ روشن چاند راتوں کے پکش کو ٹھنڈا اور گھٹے چاند کے پندرہ واٹے کو بیل کہتے ہیں۔ دو پکشوں کا ایک مہینہ تیس دن رات مل کر ایک مہینہ بناتے ہیں۔ اسی تیس دن رات کے ساتھ آدھا دن اور جوڑ دو نوٹھی مہینہ بن جائے گا۔ انہی تیس میں سے آدھا دن گھٹا دو نو ایک قمری مہینہ بنے گا۔ ستائیس دن اور رات مل کر ایک ساوی مہینہ بنتا ہے۔ تیس مہینوں میں ایک مرتبہ مل ماس یا ادھرمی مہینہ آتا ہے جسے قمری سال میں بڑھا کر اسی شمس سال کے ساتھ ہم آہنگ کر دیتے ہیں۔ ۳۵ سال میں ایک اور مل ماس آتا ہے جو گھوڑوں کے سائوں کا مہینہ کہلاتا ہے۔ چالیس مہینوں میں ایک مرتبہ ایک ایسا ہی مل ماس فیضانوں کے لئے آتا ہے۔

یہ جملہ ہم ہے اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ۳۲ دن

اور رات ایک مل ماس بناتے ہیں شارح نے اسے نظر انداز کیا ہے۔ ڈاکٹر نے اس قبیلہ کہتے ہیں۔ میں اس خیال پر قائم ہوں کہ مل ماس دراصل مل ماس ہے اور عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ پہلے ۳۲ دن کیلئے نوکر رکھا جاتا تھا، گھوڑا ۳۵ دن کا شمار ہوتا تھا اور خیل کا ٹیلہ ۳۴ دن کا زبردانی بھی بنی لیتے ہیں۔ جو قبیلہ نے لئے (ج)

ج۔ (تکرار کی عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ جو لوگ گھوڑوں کے لئے گھاس لاتے ہیں) ہم دن اور رات کا حسب فیضانوں کے لئے تقاریر یعنی تنخواہ کی ادائیگی کے لئے (شرح)

لفظ چالیس کا مطلب شارح نے ہم دن رات لیا ہے۔ لیکن میرے خیال میں عبارت کا حوالہ ۳۲ یا ۳۵ مہینوں کے بعد ایک مہینے کے اضافے کی طرف ہے اس سلسلے میں کھن میراؤیک کیلنڈر مطبوعہ انڈین اینٹی کیری ۱۹۱۲ء (ش)

دو مہینہ کی ایک رُت۔ ساون اور بھاؤں برسات کے مہینے ہیں۔ سورج اور لاکھ خزاں کے، اگھن، پوس جاڑوں کے، ماگھ، پھانگ، خنبھی، رتوں گوار خنکی کے، مہینے ہیں، پچیت بیسا کھ بہار کے، بیٹھ اسار تھ گرمی کے، ماگھ پھانگ سے آگے، گرما کا اور برسات سے آگے سرما کا اعتدال استوائی سے گریز شروع ہوتا ہے۔ دو اعتدالین سے مل کر ایک سال اور پانچ سال مل کر ایک جگ بناتے ہیں

\* سورج ہر روز دن میں سے پلے کم کر دیتا ہے۔ اس طرح دو مہینوں میں پورے ایک دن کم ہو جاتا ہے۔ اس طرح چاند بھی ہر روز پلے دن کے برابر پیچھے رہ جاتا ہے۔ چنانچہ ہر تیرے سال وہ سورج اور چاند ایک ایک زائہ مہینہ پیدا کر دیتے ہیں۔ پہلا گرمی میں پڑتا ہے، دوسرا پانچ سال کے اختتام پر۔

### جزو ۲۱: چنگی کا منتظم

چنگی کا منتظم افسر شہر کے صدر دروازے کے قریب ایک چنگی گھر اور اس کا جھنڈا کھڑا کرے گا جس کا رخ شمال یا مشرق کی طرف ہونا چاہیئے چارپانچ افسر یہ لکھنے پر مامور ہوں گے کہ بیوپاری کون ہیں کہاں سے آئے ہیں کیا مال لائے ہیں اور سال پر کس جگہ پہلے پہل مہر لگائی گئی جین کے مال پر مہر نہ ہوگی وہ دگنا ٹیکس دیں گے جعلی مہر کے لئے ٹیکس سے اٹھ گنا جرمانہ۔ اگر نشان شادیا گیا ہو تو بیوپاری نو گھانٹا کا ستھان ملے میں کھڑا رکھا جائے۔ اگر ایک مال کا

---

ملے آوارہ گرد لوگوں کو بند رکھنے کی جگہ؛ یا وہ ایک پورے دن کے لئے چنگی نمائے میں گزاریں رہیں۔ (گیر ولا: جہاں دوسرے لوگ انہیں دیکھ سکیں۔ ج ۴)

نشان دوسرے پر لگایا جلنے یا ایک مال کی جگہ دوسرے مال کا نام بتایا جائے تو بیوپاری ہر بوجھ پر تہہ اپن جبرمانہ دے گا۔

مال چنگی خانے کے بھنڈے کے پاس رکھ کر بیوپاری اس کی مقدار اور قیمت بتائیں گے اور تین بار آواز لگائیں گے کہ اس مال کو اس قیمت پر کون خریدنا ہے؟ اور جو بولی دے اس کے ہاتھ فروخت کر دیں گے۔ اگر خریدار زیادہ بولی لگائیں تو زائد قیمت اور چنگی سرکار کی خزانے میں داخل ہوگی۔ اگر چنگی کے قد سے مال کی قیمت یا مقدار گھٹا دی جائے تو جو فرق ہوگا وہ بھی چنگی کے ساتھ سرکار کے خزانے میں جائے گا۔ یا بیوپاری سے آٹھ گنا زیادہ چنگی وصول کی جائے گی۔ یہی جبرمانہ اس صورت میں بھی ہوگا کہ اصل مال کو گھٹیا مال کے نیچے چھپا دیا جائے۔

اگر بولی بولنے والوں کو باز رکھنے کی غرض سے مال کی قیمت بڑھا کر بتائی جائے، تو سرکار میں زائد قیمت اور دگنا ٹیکس جمع ہوگا۔ اگر نگہاں افسر مال کو چھپائے تو اسے بھی اتنی ہی سزا دی جائے۔

لہذا مال اس صورت میں قابل فروخت ہوگا کہ پہلے اسے ٹھیک ٹھیک تولانا یا گن لیا جائے۔ کم قیمت اشیا اور ان اشیا پر جن پر چنگی معاف ہے چنگی کی ادائیگی کا فیصلہ سوچ سمجھ کر کیا جائے گا۔ جو بیوپاری چنگی کے بھنڈے سے چنگی دیئے بغیر آگے بڑھ جائیں ان پر واجب چنگی سے آٹھ گنا وصول کیا جائے گا۔ جو لوگ شہر میں آئیں یا شہر سے جائیں انہیں اطمینان کر لینا چاہیے۔ کہ جو مال شرک پر حرام ہے اس پر چنگی ادا کر دی گئی ہے یا نہیں۔

جو اشیا شادی کے سلسلے میں جاری ہوں یا دلہن کے جہیز میں جاری ہوں یا تحفے میں لے جائی جا رہی ہوں یا مذہبی رسوم یا نہ چنگی یا یو جیا مونڈن یا جینو پہنانے کی رسم یا گوڈوان یا کسی اور مذہبی رسم کے لئے تو اس پر چنگی معاف ہوگی جو جھوٹ بولیں انہیں چوروں کی سزا دی جائے۔

جو چوری سے مال نکال لے جانا چاہیں یا مال کا کچھ حصہ بغیر ٹیکس کے نکالنے کی کوشش کریں، ان کا وہ مال جسے چھپا کر لے جا رہے تھے ضبط ہو جائیگا اور اسی کے برابر جرمانہ بھرنا ہو گا۔ جو گائے کے گوبر کی قسم اٹھا کر مال چوری سے لے جائے اسے انتہائی سزا دی جائے جب کوئی ایسا سامان درآمد کرے جو ممنوع ہے، جیسے ہتھیار، زرہ بکتر، دھاتیں، رقیبیں، جواہر غلہ اور مویشی، اسے وہ سزا دی جائے جو ایک اور مقام پر تجویز کی گئی ہے علاوہ انہیں مال ضبط کیا جائے۔ اگر ان میں سے کوئی چیز بیچنے کے لئے لائی جا رہی تھی تو اسے تعلقے یا فیصل سے باہر بہت دور لے جا کر بلا چنگی فروخت کیا جائے۔

سرحدوں کا محافظ افسر سواپن ٹرک کا ٹیکس ہر اس مال پر وصول کریگا جو ٹرک پر سے لے جایا جائے۔ ایک نعل لگے جانور پر ایک پن، مویشیوں پر آدھ پن فی اس اور بھوٹے چوہے پر پانچ پن فی اس وہ مال کی کھپ پر بھی ایک ماشہ وصول کرے گا۔ وہ بیوپاریوں کے اس نقصان کا بھی ذمہ دار ہو گا جو اس کی حدودِ کالہ کے اندر اٹھانا پڑے۔

بیرونی اشیا کو اچھی طرح جانچنے کے بعد کہ وہ اعلیٰ قسم کی ہیں یا ادنیٰ ان پر اپنی مہر لگا دے گا اور انہیں چنگی کے متعلقہ افسر کے پاس بھیج دے گا۔

یا وہ راجہ کی طرف ایک مجر کو بیوپاری کے بھیس میں مال کی قسم اور مفاد سے آگاہ کرنے کے لئے روانہ کرے گا۔ یہ اطلاع پارٹے کے بعد راجہ افسر چنگی کو حقیقت سے آگاہ کرے گا تا کہ اسے معلوم ہو کہ راجہ کتنا باخبر ہے۔ افسر چنگی بیوپاریوں کو بتائے کہ فلاں فلاں مال آیا ہے اور چھپ نہیں سکتا، کیونکہ راجہ ہر بات کا علم رکھتا ہے۔

سلہ کیونکہ راجہ ایسے مال کے اکثر خریدار ہوتے تھے۔

ادنی مال کے چھپانے پر گناہ جرمانہ لگایا جائے اور بڑھیا مال تمام کا تمام ضبط کر لیا جائے۔

• جو کچھ ملک کے لئے نقصان دہ یا بیکار ہو وہ نہ آنے دیا جائے، اور جو پیش قیمت ہو وہ ضرور آئے، نیز ایسے بیچ جو آسانی سے نہ ملتے ہوں ان پر کوئی جنگی نہ لگائی جائے۔

### جزد ۲۲ : چنگی کے خزانے کا تعین

ملک کے مختلف حصوں یا بیرونی ممالک سے آنے والے یا ان کو بھیجے جانے والے مال پر چنگی لگے گی۔ درآمد کی جانے والی اشیاء پر ان کی قیمت کاٹ چنگی کے طور پر لیا جائے گا۔ لیکن بھولوں، پھلوں، ہرنیوں، زمین کے نیچے اگنے والی ترکاریوں، ٹیکسٹائل، زینوں، سوکھی مچھلی اور سوکھے گوشت پر چنگی کا افسر پانچ وصول کرے گا۔ جہاں تک سیپ، ہیروں، جواہر، موتیوں، موتیوں اور مالاؤں کا تعلق ہے ماہرین جو ان چیزوں کی شناخت رکھتے ہوں گے وہ وقت، قیمت، نفاست کا خیال کرتے ہوئے مناسب چنگی طے کریں گے۔

ریشوں سے بنے یا سوئی کپڑے، ریشم، قدہ بکتر، سنکھیا، کاسلیوٹ، ریشم، یا سرخ سنکھیا، سیدور، دھاتوں اور رنگ سازی کے اجزاء، مندل، بھولا، مندل، مسالے، خمیر، لباس، شراب، ہاتھی دانت، کھالیں، ریشم، یاسوت سے بنائے جانے والے کپڑوں کا خام مال، قالین، پردے اور برتنوں سے حاصل ہونے والی پیداوار، اون اور دوسری پیداوار جو جھیر بکریوں سے حاصل ہوتی ہے ان سب پر پانچ ڈیوٹی لگے گی۔

لباس کے علاوہ (کپڑوں، چڑیاہوں، دوپائیوں، درپائے جانوروں، دھواگوں، عطریات، برتنوں، مغلے، تیل، شکر، نمک، عرقیات، بھوٹے چاول وغیرہ پر پانچ

۱۲۔ شہر کے دروازے میں داخلے کا ایکس جیٹی کاٹ ہوگا۔ بعض صورتوں میں  
 معات بھی کیا جاسکتا ہے۔ اجناس وہاں سے فروخت نہیں کی جائیں گی جہاں  
 اکائی گئیں یا تیار ہوئیں۔ اگر کوئی شے براہ راست کانوں پر خریدی گئی تو  
 ۶۰۰ پی جرماتہ عائد کیا جائے گا۔ اگر ترکاریاں، میزیاں، گیہاں سے خریدی گئیں  
 تو ۵۰ پی جرماتہ۔ اگر کسی قسم کی بنائات یا غلہ کھیت سے خریدی گیا تو ۲۵  
 پی جرماتہ۔ زرعی پیداوار پر (مستقل) جرماتہ ۱ پی یا ۱ پی ۱ پی ملے  
 لہذا دیس یا طبقے، فرقے کے رواج پر نظر رکھتے ہوئے تازہ  
 یا پرانی اشیاء پر چنگی لگائی جائے گی، اور جرماتہ جرم کی نوعیت کی  
 مناسبت سے عائد کئے جائیں گے۔

### جز ۲۳: پارچہ بانی کا منتظم

پارچہ بانی کا منتظم کاردار افراد کو سوت اور رستی اور کپڑوں دہانے  
 کی تیاری پر لگائے گا۔ بیواؤں، اپاہج عورتیں، لڑکیاں، سنیاسین پر ہیگڈ  
 عورتیں، سزا یافتہ عورتیں جو جرماتہ کے بدلے کام کرنے کی پابند ہوں  
 رنڈیوں کی نائیکائیں بچے محل کی بوڑھی ملازمائیں، دیوداسیاں جنہوں نے  
 مندر جانا چھوڑ دیا ہو، وہ اون کاتنے اور ریشوں، کپاس، سوت کے  
 لچھے، من اور ریشے صاف کرنے پر مامور کی جائیں۔ اجرت کام کی مقدار  
 سہادت اور صفائی کے لحاظ سے دی جائے۔ جو زیادہ مقدار تیار کریں انہیں  
 تیل، آٹہ، اٹھن دیا جائے۔ متعہ وہ چھٹی کے دن بھی کام کریں جس کا خاص صلہ  
 ملے اس سے پہلے جو جرماتہ ملے وہ ہنگامی اور وقتی تھے۔ اس کے بعد

مستقل ہیں جو مذہبی پیداوار پر بہ صورت لگائے جائیں گے خواہ جرم ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ ایک  
 خریدار کو ایک پن بیچنے والے کو دینا ہوگا (شرح)

سے گیر دلا ہندو مکتزج اسے گیر دلا، رنڈیوں کی خالائیں رج،

سے تاکہ مراد، آنکھوں میں تازگی رہے۔ اور دوسروں کو بھی اچھا کام کرنے کی ترغیب ہو

دیا جائے اگر دیئے ہوئے مال کے مقابلے میں کاتا ہوا سوت کم بھلے تو ہجرت کاٹ لی جائے۔

بنائی کا کام وہ لوگ کریں گے جو مقررہ وقت میں مقررہ مقدار مقررہ ہجرت پر تیار کرنے کے اہل ہوں۔ منتظم افسران کے ساتھ برابر شریک رہیں گے جو ریشے، ریشم، اون سے کپڑا یا پوشاکیں بنائیں یا باریک سوتی کپڑا تیار کریں، ان کی ہمت افزائی کے لئے خوشحویات، پھولوں کی مالائیں یا دوسری اشیاء خصوصی انعامات کے طور پر دی جائیں۔

مختلف طرح کے لباس، کبل، پردے بھی تیار کرائے جائیں گے اور جو لوگ یہ کام جانتے ہوں ان سے ذرہ بیکتر بھی بنوائے جائیں۔

جو عورتیں گھر سے باہر نہیں نکلتیں یا جن کے شوہر ہمدیس گئے ہوئے ہوں اور اپنا بیع عوز نہیں یا لڑکیاں جو گزارے کے لئے کام کرنے پر مجبور ہوں انہیں (کارخانے کی ملازم، ماماؤں کے ذریعے کام بھیجا جائے۔ جو عوز میں کارخانے میں خود آسکتی ہوں، انہیں علی الصبح تیار کردہ کام کے بدلے دام حوالے کر دیئے جائیں۔ (کارخانے میں، اتنی ہی روشنی رہے جتنی دھاگوں کو جانپھنے کے لئے ضروری ہو۔ اگر منتظم افسر عورتوں کے چروں کو تاکے اور کام کے علاوہ ان سے کوئی اور بات کرے تو اسے ابتدائی درجے کی سزا دی جائے۔ ہجرت کی ادائیگی میں تاخیر پر درمیانے درجے کی سزا۔ اور اگر کام پورا ہوئے بغیر ہجرت دی جائے تب بھی اتنی ہی سزا۔ جو عورت ہجرت وصول کر کے بھی کام پورا نہ کرے اس کا انگوٹھا کاٹ دیا جائے۔ جو مال غائب کریں، چوری کریں یا مال لے کر چلتی بنیں ان کو بھی یہی سزا دی جائے گی۔ کپڑا بننے والے جو مجرم نہایت ہوں ان کی ہجرت میں سے جرم کی نوعیت کے مطابق جرمانہ وضع کیا جائے۔ متعلقہ افسران لوگوں کے ساتھ

خاص طور پر شامل رہے جو زرہ بکتر اور رستے تیار کرنے پر مامور ہوں  
اور تسے ڈوریاں وغیرہ بھی تیار کرائے۔

### حصہ ۲۲: زراعت کانگوان

زراعت کا منتظم یا تو خود زراعت کا علم رکھتا ہو۔ کھیتوں، بھادریوں  
درختوں کے اگانے سے واقف ہو یا کام جاننے والے عملے کی مدد سے،  
وقت پر ہر طرح کے بیج، غلہ، پھول، پھل، سبزیاں، ترکاریاں، پائیکا (۶)،  
ریشے دار پودے اور کپاس اگانے کے لئے حاصل کرے گا وہ داسوں،  
مزدوروں، قیدیوں کو سرکاری زمینی پر بوائی کے لئے لگا ئے گا جن پر  
کئی بار اچھی طرح سے ہل چلایا گیا ہوگا۔

ان لوگوں کے کام میں ہلوں اور دوسری ضروری اشیاء یا بیلوں  
کے نہ ہونے سے کوئی تعلق نہیں پڑنا چاہیے۔ اور وقت پر لوہاروں،  
بڑھئیوں، نالی کھودنے والوں رستہ بنانے والوں، سانپ پکڑنے والے  
پیسروں کے موجود ہونے میں بھی کوئی تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ ان لوگوں میں  
سے جو کوئی نقصان کرے وہ اپنی اجرت میں سے بھرے۔ صحرائی علاقوں  
میں بادش کی مقدار ۱۶ درون، بیراب سٹے علاقوں میں اس سے ڈیڑھ گھنٹہ  
جو علاقے کھیتی باڑی کے لئے زیادہ مزدور ہیں وہاں ان میں سے آٹھ گھنٹے  
میں ۱۳ درون، آؤنتی میں ۲۳ درون اور مشرقی دیسوں، ہمالیہ کی ترائی  
وغیرہ میں بھرپور اور ان علاقوں میں بھی جہاں نہروں کے ذریعے کاشت  
ہوتی ہے کوئی کمی نہیں۔

---

مذکورہ بالا، ان کالوہاروں، بڑھئیوں وغیرہ سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیے

بظاہر انگریزی تعجبے میں مفہوم درست سمجھایا ہے۔ (ج)

مذکورہ بالا، بادش کی مقدار پانچ گھنٹے کے ایک ہاتھ منہ والے گند میں اگر ۱۶ درون پانی بھر جائے (ج)



اگر مطلوبہ بارش کی مقدار کا ایک تہائی برسات کے شروع اور آخر میں پڑے اور دو تہائی درمیانی عرصے میں تو اسے متوازن کہیں گے۔ بارش کی بابت پیشگوئی خستری سیارے کے مقام، رفتار اور حل سے کو دیکھ کر کی جاسکتی ہے، نیز زہرہ کے طلوع و غروب اور سورج کے چہرے کو دیکھ کر کہ وہ حسب معمول ہے یا معمول کے خلاف سورج کو دیکھ کر چھوٹنے والے بیجوں کی بات جانا جاسکتا ہے۔ خستری (کے مقام) سے دانوں کے بننے کی بابت اور زہرہ کی حرکت سے بارش کی بابت۔

سات دن سلسل برسنے والے بادل تین طرح کے ہوتے ہیں۔ اسی لیے جو پھوار برساتے ہیں، ساٹھ ایسے جو دھوپ کے ساتھ ساتھ بستے ہیں۔ جہاں بارش ہوا کے جھکڑ اور دھوپ کے بغیر ہوا اور تین بار ہل سٹھ چلانا ممکن ہو، وہاں عمدہ فصل یقینی ہوتی ہے۔

زراعت کا مقظم ہوائی کے وقت خیال رکھے گا کہ کون سے بیجوں کے لئے کم اور کون سے بیجوں کے لئے زیادہ پانی درکار ہے اور بارش کی مقدار کو مد نظر رکھ کر کاشت کرائے گا۔

شال چاول، وری چاول، کودوں، تیل، دارک (؟) اور لوہا برسات کے شروع میں بوئے جائیں گے۔ مونگ، ماش اور سیبا (؟) بیج کے عرصے میں کم ہموار۔ اسی اور رائی سب سے آخر۔ یا پھر جیسا موسم دیکھیں ویسے بیج بڑھیں جو کھیت (آدمیوں کی کمی کے سبب) بوئے نہ جاسکیں وہ آدھے سببھے

۱۔ اناج : pregnancy - گیرولا: گر بھادھان یعنی ماگھ وغیرہ چھ

ہمینوں میں کہرا، بارش بادل وغیرہ دیکھے جائیں گے۔ گیرولائیں دن سلسل پوری عبارت گیرولا کے ہندی ترجمے میں مختلف مفہوم رکھتی ہے، لگاتار سات دن میں ہمیں بار بار بارش ہوتی رہے۔ ساری برسات میں اسی بار بوندوں کی بارش (پھوار؟) بھی اچھی ہے اگر ہبل دھوپ کھل کر پھر بار بار بارش ہوتی رہے تو وہ بارش نہایت عمدہ کہی جاتی ہے (ج)

پر دھڑوں کو دے دیئے جائیں جو انہیں کاشت کرنے پر تیار ہوں۔ یا جو لوگ محنت کرتے ہوں انہیں پے یا پٹائی پر دے دیئے جائیں۔ یا وہ جتنا بھی سرکار کو دے سکیں اتنا لیا جائے اور بے جانختی نہ کی جائے۔ جو ہاتھ سے بجائی کرتے ہوں ان سے پانی کا ٹیکس لیا جائے۔ اور اگر کاندھ پر پانی لے جاتے ہوں تو پٹ یا دھٹ سے کھینچتے ہوں تو پٹ، دریا جمیل تالاب یا کنوئیں سے پانی کھینچتے ہوں تو پیداوار کا پٹ یا پٹ حصہ۔

منتظم زراعت سرمائی اور گرمائی فصلیں آدمیوں اور پانی کی فضا ہی کو مد نظر رکھ کر بوائے گا۔ چاول وغیرہ کی فصلیں زیادہ منافع بخش ہیں۔ ہزیاں ترکاریاں دوسرے دھبے پر ہیں۔ گنا سب سے کمتر ہے یعنی اس کی کاشت مشکل ہے۔ اس میں طرح طرح کی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور کٹائی کے لئے بھی زیادہ آدمی اور زیادہ خرچ درکار ہوتا ہے۔

ایسی زمین جہاں پانی کی موجیں آکر ٹکراتی ہوں یعنی دریاؤں کے کنارے، وہ کدو کی قسم کی ترکاریوں کے لئے موزوں ہے جو اکثر زیر آب رہتی ہو وہ مرچ، انگور اور گنے کے لئے کنوئیں کے پاس کی زمین ہزی ترکاری کے لئے بیشی زمین ہری فصلوں کے لئے اور دو کھیتوں کے درمیان کی پٹی خوشبودار پھولوں، جڑی بوٹیوں، اومنی ناسارا، ہیرا (۹، براکا د۹) اور لاکھ کے درخت کی کاشت کے لئے دواؤں میں کام آنے والی جڑی بوٹیاں گلوں میں بھی بوٹی جاسکتی ہیں۔

خلع کے بیجوں کو سات راتوں تک کہر کی نمی اور گرمی پہنچنی چاہئے۔ ماشن وغیرہ کے بیج بھی اس طرح تین دن تک رہنے دیئے جائیں۔ گنے کے بیج کٹے ہوئے سرے پر شہد، گھی سوڑ کی چربی اور گائے کے گوبر سے لپ دیئے جائیں۔ زمین کے نیچے لگنے والی ترکاریوں کے بیج شہد

اور گھی سے کپاس کے بیج لگائے کے گوبر سے درختوں کے پھالوں میں  
مناسب وقت بدل ہوئی ہڈیوں اور گوبر کی کھاد دی جائے جب بیج  
پھوٹ آئیں تو انہیں چھوٹی پمیلیوں کی کھاد دی جائے اور سنہی  
بنولے کے تیل اور سانپ کی کچلی کی دھونی دی جائے وہاں سانپ  
نہیں ٹھہرتے۔

بہائی کے وقت سب سے پہلے مٹی بھریج ایک سوئے کے پترے  
کے ساتھ پانی میں دھو کر سب سے پہلے بوئیں اور یہ منتر پڑھیں:

پر جا پیتے کاشیہ پایے دیو ایے نمہ سدا  
ستیامے ردھیتام دیوی بیجکشی پرج دھیکشی پرج  
۴ پر جا پتی اور دھرتی ماں پر ہم رہیں نت قربان  
نیتھ اُبھائیں کھیت ہرے اور بھرے رہیں کھلیان (۲)

کھیتی کے رکھوالے، مالی، گایوں، داسوں اور مزدوروں کے لئے  
جنس وغیرہ مہیا کی جائے گی اور اس کی مقدار کام کی مقدار کے لحاظ سے  
مقرر کی جائے گی۔

وید پڑھے ہوئے ریاضت کرنے والے کھیتوں سے پھول، پھل دیوتاؤں  
کی عبادت کے لئے لے جاسکتے ہیں اور چاول اور جو بھی اگر نیا کرنے کے لئے  
ایک پوجا جو کٹائی کے وقت کی جاتی ہے اور وہ لوگ جن کا گردان کھیتوں  
کے دانے چننے پر ہے جہاں سے فصل اٹھائی جا چکی ہو دانے چن کر لے  
جاسکتے ہیں۔

سلاہ انگریزی ترجمے میں دیوتا پر جا پتی کاشیہ یا کو پکارا گیا ہے سنسکرت لغات نے کاشیہ یا دیوتا  
ہے اور مٹی دھرتی کہیں ہیں یا روح ارض کہہ سکتے ہیں۔ ہندی ترجمے میں "ہرہا جاتی سو دیو پتر کے ساتھ" لکھا  
کو بھی پکارا گیا ہے جو اصل مٹی میں نہیں اور مٹی تم پر سلاہ انکار کی جگہ ہم رہیں نت قربان موندوں ہوگا  
ہے بیتا کے معنی ہل چلا ہوا کھیت۔ (۳) نیز بھی (۲)

✽ غلّہ اور دوسری فصلیں پکتے ہی اٹھالی جائیں گی۔ کوئی عقلمند آدمی کھیت میں کچھ باقی نہیں رہنے دے گا۔ حتیٰ کہ چوکری نہیں چھوڑے گا۔ فصل کٹنے کے بعد اونچے انباروں یا کھلیانوں کی شکل میں رکھی جائے گی۔ عزمی برابر برابر نہ ہوں اور ان کی چوٹی بھی نہ ہے۔ مختلف فصلوں کے گاہنے کی جگہیں پاس پاس دیں گی۔ کام کرنے والوں کے پاس آگ نہ رہے مگر پانی کا کافی ذخیرہ موجود رہنا چاہیئے۔

### جذد ۲۵، آب کاری کا نگران

شراب سازی کا ہنر بنانے والوں سے کام لے کر آب کاری کا نگران افسر قلعوں اور مضامات کے علاوہ چھاؤنیوں میں بھی شراب کی رسد کا انتظام کرے۔ مانگ کو ملحوظ رکھتے ہوئے وہ چاہے تو ایک ہی جگہ شراب سازی کرائے یا کئی جگہ چھوٹے چھوٹے کلال خانوں کے ذریعے شراب کشید کرنے پہنچنے والوں کے علاوہ، دوسرے لوگوں پر جو ضابطے کی خلاف ورزی کریں جو زمانہ عائد کیا جائے گا۔

شراب گانڈوں سے باہر نہیں لے جائی جائے گی اور شراب کی دکانیں پاس پاس نہیں ہوں گی۔ مبادا سرکاری ملازم نشے میں کام خراب کریں اور یہ لوگ اپنی مٹی پلید کر امین اور تیز مزاج لوگ نازیبا حرکات پر اتر آئیں۔ اس لئے شراب صرف ان لوگوں کو دی جائے جن کی شہرت اچھی ہو ورنہ بھی مرثہ تھوڑی مقدار میں مثلاً آدھا کدّہ، ایک کدّہ یا آدھا پستھ یا ایک پرتھ۔ جیلے مانس جانے بوجھے خوش اطوار لوگ شراب دوکان سے باہر بھی لے جاسکتے ہیں۔

یاد رہے ہو سکتا ہے کہ لازماً شراب خانے کے اندر شراب پیئیں اور انہیں باہر نہ جانے دیا جائے تاکہ مہر شدہ یا غیر مہر شدہ چیز جو انہوں

سے ان کے لئے زیادہ بڑی سزا ہے۔

نے گروی رکھی ہو یا کسی کی مرمت کے لئے آئی ہوئی چیز، اس کا پتہ لگ سکے۔  
 مگر ان کے پاس چوری کا سونا یا کوئی اور چیز پائی جلتے تو انہیں متعلم کسی ترکیب  
 سے شراب خانے کے باہر گرفتار کرادے۔ وہ لوگ بھی جو اپنی حیثیت سے  
 بڑھ کر فضول خرچی کرتے دکھائی دیں، پکڑوا دیئے جائیں۔

تازہ شراب اگر خراب نہ ہو تو مقررہ دامنوں سے کم پر نہ بیچی جائے  
 بری شراب اور جگہ لے جا کر بیچی جاسکتی ہے یا داسوں یا مزدوروں کو اجرت  
 کے بدلے دی جاسکتی ہے۔ یا جانوروں اور سؤروں کو پلائی جاسکتی ہے۔  
 شراب خانے میں کچی کمرے ہوں گے جن میں بستر بھی ہوں گے اور یہ  
 الگ الگ بچھائے جائیں گے۔ پینے کے کمرے میں خوشبوئیں، پھولوں کے  
 بار، پانی اور دوسری راحت کی چیزیں موسم کے مطابق رکھی جائیں۔

مہنہ جو شراب خانوں میں مقرر ہوں گے اس پر نظر رکھیں گے کہ کسی  
 لاکھ نے غیر معمولی کماؤ تو نہیں کی۔ نیز یہ کہ کوئی اجنبی لوگ تو نہیں گھس آئے  
 پیو وہ پینے والوں کے لباس، زیورات اور نقدی کی مالیت بھی جانچیں گے۔  
 اگر کوئی نشے میں اپنی چیز کھو بیٹھے تو شراب خانے والے اس کے نقصان کی تلافی  
 کرے اور جرماتر بھی دے۔

شراب پینے والے ادھ کھلے دروازوں میں سے جھانک کر دیکھتا  
 رہے کہ کون غیر آدمی آ رہے کے بھیس میں اپنی خوبصورت داشتہ کے ساتھ نشے  
 میں لیٹا ہوا ہے۔

مختلف شرابیوں میں سے مہدک ایک درون پانی، ادھ آڑھک چاول  
 اور تین پرستھ کنوا (نشاستہ) سے نیار ہوتی ہے۔  
 ۱۲ آڑھک آٹا، پانچ پرستھ کنوا، کچھ سالے اور پترک کی چھال اور  
 پھل ملا کر جو شراب بنتی ہے اسے پرستھ کہتے ہیں۔

ایک سوہل کپیتھار *Shahar* یا *Shahar* ۵۰۰ پل  
 راب اور ایک پرستھ شہد ملا کر آسونا تاتے ہیں۔ ان اجزاء میں پل کا اضافہ

کر کے اعلیٰ قسم کی آسٹو بنا سکتے ہیں۔ اور پٹ کم کر دیں تو گھٹیا آسٹو بنے گی۔  
مختلف امراض کے لئے موزوں آرٹھرائٹس بنانے کا طریقہ ویڈیو  
سے معلوم کیا جائے۔ بیشیں سنگی کی پچھال کے کشیدے میں گڑبلی مرچ اور  
کالی مرچ یا تر پھلا ملا کر (یہ شراب) بنا تے ہیں۔ گڑ والی خمرالوں میں تر پھلا  
پیس کر ملانا لازمی ہے۔

انگور کے عرق کو مدھو کہتے ہیں۔ اس کے اپنے دلیں میں اس کے  
دو نام یا تعریفیں ہیں۔ کاپ سائین اور بارہ ہو کر۔

کنو (غیر) بنانے کے لئے ایک درون ماشن اُبلایا جائے اُبلایا اس  
سے تگنے چاول ملے اور ایک کرش کرتا۔

alangium hexastellum

وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔ سنبھارا بنانے میں پاٹھا

cl. de. ۵

ragmosa symplicon ۵

نودھرا ۵ hermandifolia

گج پیلہ، لاپچی، شہد، انگور کا عرق، دارو بلدی، کالی اور لال مرچ کا اضافہ  
کرنے سے سمجھا دیتا رہتا ہے جو اس کا جوڑ ہے۔ ملہش کے کارڈھے میں  
دانے دار شکریہ ملا کر پرستہ میں ڈال دیں تو اس کا رنگ نکھر جاتا ہے۔

آسو میں ملائے جانے والے مسالے یہ ہیں: دارو مینی، جیتا، باوڑنگ

گج پیل سب کا ایک ایک کرش اور چھالیہ ملہش، موٹھا

۵ اور مہوے کا سفوف دو دو کرش۔ ان اجزاء کا دسواں حصہ بڑھا

دیا جائے تو اسے بچہ بندھا کہتے ہیں۔ سفید شراب میں بھی وہی مسالے اضافہ

کئے جاتے ہیں جو پرستہ کے لئے مقرر ہیں۔ آم سے بنائی جانے والا شراب

میں آم کا ست لائسنس یا مسالے (بکوترا)، نسبتاً زیادہ ہو سکتا ہے اس

میں سمجھا (مسالے جن کا ذکر اوپر آیا) ملا دے جائیں تو اسے مہاسر

۱۔ ایک طرح کی شراب جو دھوپ میں اجزاء کا میلا ٹھاکر بنائی جاتی ہے۔

(شہد نامہ، ج ۲، تیرہ ولا: اس کا تین چوتھائی چاولیہ)

کہتے ہیں۔

ایک ٹھی بھر شکر راتنی بند ٹھی کہ ناخن دکھائی نہ دیں، مراٹ

alangium hexap-talum بیس گھول کر، ڈھاک، دھتورہ،

کرنبج، بیش مرنگ، ایک زہر، کے گھولنے کے ساتھ بودھر رلودھ ہتیب

پات، ولنگ، پاٹھا، منٹا، کلایار وارو ہر در نیلا کنول سات پھول،

چرچٹ، ست پرن اور نمبا ایک کبٹھ شراب میں اضافہ کر دیا جائے

(جس کے دام را حیدر دے گا) تو شراب بہت مزیدار ہو جاتی ہے اس

میں پانچ پل شکر ڈال دیں تو ذائقہ اور بڑھ جاتا ہے۔ خاص صورتوں میں

لوگوں کو دواء گھر میں سفید شراب کشید کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے

یا کوئی اور شراب، ہوا بول، میلوں یا تراؤں کے موقع پر بھی چار دن تک

شراب کشید کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

عزیزیں اور بچے سورۃ اور خمیر لے جاسکتے ہیں۔

جو لوگ سرکاری طور پر کشید کردہ شراب کے علاوہ شراب پیئیں وہ

۵ فیصد ڈیوٹی ادا کریں۔

سودا، میدک، آرٹھٹ، انگودی شراب، پھلا ملہ (پھلوں سے تیار کردہ

ترش شرابیں)، اور آملہ شدہ ہونگے کے رس سے کشید کی ہوئی شراب،

کی بابت یہ ہے کہ :

ان اقسام کی دن بھر کی فروخت لگا کر سرکاری اور عام پیمائوں میں

فرق کا حساب کر کے اور زائد مقدار جو اس طرح بنتی ہے طے کرنے کے بعد

نگمناں افسر صاحب کا حصہ طے کرے گلازیرونی یا مقامی بیوپاریوں سے راجہ

کے نقصان کی تلافی کے طور پر وصول کیا جائے گا،

طے چونکہ وہ اس کے فوائد سے واقف نہیں ہوتے (شرح) کثیر و لا بعوتیں اور بچے شراب

بنانے اور اسکا مسالا تیار کرنے پر مامور کئے جائیں (دونوں مفہوم مختلف ہیں۔ ج)

## ۱۵۶ جزو ۲۶: کمیلوں کا ننگراں

جو کوئی کسی ایسے جانور کو پکڑے یا مارے جو ریاست کی امان میں ہو جیسے ہرن اُرنا بھینسا، پرندے اور مچھلیاں، اُسے انتہائی سزا دی جائے گی۔ شہری جو جنگلات میں مداخلت کرے یا مچھلیاں، پرندے یا شکار کرے جو سزا مستحق ہو گا۔ جو شخص مچھلیوں یا ایسے پرندوں کو پکڑے یا شکار کرے جو دوسرے پرندوں کا شکار نہیں کرتے۔ اس پر سزا ۲۶ پن جرمانہ کیا جائے۔ اور اگر کوئی ہرن یا دوسرے چوہائیوں کے ساتھ یہی حرکت کرے تو اس پر اس سے دگنا جرمانہ ہو۔

جو پرندے پکڑے جائیں ان میں سے متعلقہ حصہ بٹائے گا۔ اگر اسی طرح کی شکار کرنے والی مچھلیاں یا پرندے ہوں تو وہ ۱/۳ لے گا یا اس سے کچھ زیادہ بطور ٹیکس وصول کرے گا۔ اس طرح ہرن اور دوسرے جانوروں میں سے بھی ۱/۳ یا اس سے کچھ زیادہ۔

جانوروں کی آبادی کو جیسے کہ پرندے یا چوہائے، سرکاری تحفظ میں جنگلی کے اندر آزادی سے رہنے دیا جائے۔

ہاتھی، گھوڑے یا انسان سے مشابہ جانور، بجا رہا یا گدھا جو سمندروں میں رہتے ہوں۔ نیز تالابوں، نہروں، دریاؤں کی مچھلیاں اور سارس کی طرح کے پرندے، داتیو، ایک طرح کی کویل، بطنیں، مرغابیاں، تیر، بھرنگ، راج، مینا چکود، کویل، مور، توتا جیسے ضرر جانور ہر طرح کے گزند سے تحفظ میں نہیں آئے۔ جو اس حکم کی خلاف ورزی کرے اس کو پہلے درجہ کی سزا دی جائے۔

قصاب تازہ ذبح کئے ہوئے جانور کا بے ہڈی کا گوشت بھیجیں گے اگر ہڈی سمیت بھیجیں تو اسی نسبت سے داموں میں رعایت کریں۔ اگر جھوٹے بالوں کی وجہ سے وزن میں کمی کی جائے تو اس کی گناہنا دانیا جائے۔

پکھڑے، بیل یا دودھ دینے والی گائے کو ذبح نہیں کیا جائے گا۔

ملنے پر گھرت کا مطلب تحفظ دیا ہوا (نہ گھرت کا غیر محفوظ)



ایسے جانوروں کا گوشت فروخت نہ کیا جائے جو کیلے سے باہر نزع کئے گئے ہوں اور نہ بے سربے ہڈیوں کی پھلی یا سٹری ہوئی پھلی اور ایسے جانوروں کا گوشت جو اتفاقاً مر گئے ہوں۔ درحہ ۱۲ اپن جرمانہ بھرنے ہوگا۔ سرکاری حفاظت میں لئے ہوئے جنگلوں کے مویشی، وحشی جانور، باقعی، مچھلیاں اگر ہدی بہرہ آرائیں تو انہیں پکڑ کر محفوظ جگہ سے باہر لے جا کر مارا جائے گا۔

### جنر ۲۰: قحبہ خاتوں کا ننگراں

قحبہ خانے کا منتظم (راجہ کے محل کے لئے) ... اپن (سالانہ) تنخواہ پر طوائف کو ملازم رکھوائے گا۔ جو خواہ طوائفوں کے خاندان سے ہو یا نہ ہو، لیکن خوبصورت جوان اور باہر ہو۔ اس کے مقابلے پر ایک اور بھی طوائف اس سے آدمی تنخواہ پر رکھی جائے جب کبھی یہ طوائف پر دیں چلی جائے یا مر جائے تو اس کی بیٹی یا بہن اس کی جگہ لے لے۔ اس کی املاک کی وارث قرار پائے یا اس کی ماں کوئی دوسری طوائف جیتا کرے اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو اس کی املاک راجہ کے حق میں ضبط کر لی جائے گی۔

راجہ کا چتر، طوائف صراحی اور نور چل (ٹھانے اور شاہی سواہی یا تخت پر اس کی ٹٹھی میں رہنے والی طوائفوں کی آن بان بڑھانے کے لئے ان کے تین درجے مقرر کئے جائیں گے۔ پہلا درجہ اور اعلیٰ اور وہ ان کے حسن اور بیش قیمت زیور سے شناخت ہوں گے ان کی تنخواہ بھی ان کے رتبے کے لحاظ سے مقرر کی جائے گی۔

جس طوائف کا حسن وصال مانے اسے دایہ بنا دیا جائے طوائف کو محل سے آزاد ہونے کے لئے ۲۴ ہزار پن فدیہ دینا ہوگا۔ اور طوائف کے بیٹے کو ۱۲ ہزار پن۔ طوائف ۹ سال کی عمر سے راجہ کے سامنے مجرا پیش کرنا شروع کریں گی۔

وہ طوائفیں، محل کی داسیاں اور بوڑھی خادمانی جو مسرت اندہ وزی (بھرتی) کے قابل نہ رہیں۔ انہیں توشہ خانے یا باورچی خانے میں کام پر لگا دیا جائے۔

جو طوائف کسی اور مرد کی پناہ میں جانا چاہے اور راجہ کی خدمت چھوڑ دے وہ سرکار کو ۱/۱۰ اپن ماہوار ادا کرے گی۔

۱۔ بعض مکتبہ کے بعض طور پر طوائف رکھنے والا آدمی سرکار کو سواپن ماہوار دے کر

متنظم بطوائف کی کائی، ورثے میں ملی ہوئی املاک، آمدنی خزیج اور متوقع  
آمدنی کا حساب لگائے گا۔ وہ انہیں فضول خرچی سے بھی روکے گا۔ اگر کوئی طوائف  
اپنی ماں کے علاوہ اپنا زیور کسی اور کے حوالے کرے تو اس پر  $\frac{1}{4}$  پن جرمانہ کیا جائے  
اور اپنی املاک بیچے یا گروی رکھے تو  $\frac{1}{4}$  پن جرمانہ کوئی طوائف کسی کو بدنام  
کرے تو اس پر  $\frac{1}{4}$  پن جرمانہ، گزند پہنچائے تو اس سے دگنا اور کسی کا کان  
کاٹے تو  $\frac{1}{4}$  پن جرمانہ  $\frac{1}{4}$  پن اور

اگر کوئی شخص کسی طوائف سے زبردستی اس کی مرضی کے خلاف ملے یا کنواری لڑکی  
سے ملے تو اس کو انتہائی سزا دی جائے۔ لیکن اگر لڑکی کی مرضی سے ایسا کرے تو اُدھا  
جرمانہ کوئی کسی طوائف کو جس بیجا میں رکھے یا اغواء کرے یا اس کی شکل بگاڑے  
تو اس پر ایک ہزار پن یا زیادہ جرمانہ بھی کیا جاسکتا ہے یہ رقم اس کی رہائی کی مقررہ  
رقم سے دگنے تک بڑھائی جاسکتی ہے اور جرم کی کیفیت اور طوائف کے مرتبے کو  
مخوط رکھتے ہوئے مقرر کی جائے گی۔

کوئی شخص طوائف کی ماں کو ضرر پہنچائے یا اس کی چھوٹی بہن یا روپ داس  
رمشا ملکی کرنے والے ملازم کو تو اس کو انتہائی سزا دی جائے۔ ہر صورت میں  
پہلے جرم پہ پہلے درجے کی سزا، دوسری بار جرم پر دگنی، تیسرے جرم پر تگنی اور چوتھی  
بار جرم کرنے پر راجہ جو سزا بھی چاہے دے سکتا ہے۔

اگر کوئی طوائف راجہ کے حکم پر اپنا جسم کسی کے حوالے کرنے سے انکار کرے تو  
اسے ایک ہزار کوڑے لگائے جائیں اور ۵ ہزار پن جرمانہ کیا جائے اگر کوئی طوائف  
اپنی اجرت وصول کرنے کے بعد بھی ہمبستری سے انکار کرے تو اجرت سے دگنی  
رقم بطور جرمانہ دے۔

۱ گیر دلا : وہ آدمی اس طوائف کو سوا پن ماہوار دے مگر ضابطہ کی دوسری شرائط کو دیکھتے ہوئے

یہ معنی درست نہیں معلوم ہوتا۔ (ج)

کوئی طوائف اپنے گھر پر اپنے طلبکار کے ساتھ مباشرت سے اتکار کرے تو اس سے طے شدہ اجرت کا آٹھ گنا جرمانہ وصول کیا جائے سوائے اس صورت میں کہ وہ آدمی کسی بیماری یا جسمانی عیب کے سبب ملنے کے قابل نہ ہو۔ کوئی طوائف اپنے عاشق کو قتل کر دے تو اسے زندہ جلا دیا جائے یا پانی میں ڈوب دیا جائے کوئی عاشق زہری کا گھٹنا چرائے یا اس کی اجرت ادا نہ کرے تو اس سے اجرت کا آٹھ گنا جرمانہ وصول کیا جائے۔

ہر طوائف منتظم کو باخبر رکھے گی کہ اس کی روزانہ اجرت کیا ہے، آئندہ کے لئے کیا سودے طے ہوئے ہیں اور کن عاشقوں سے اس کا میل ہے۔ یہی قاعدہ تماشا گروں اور ناچنے گانے والوں پر بھی لاگو ہوگا۔ اگر یہ لوگ پردیس سے آکر اپنے فن کی نمائش کریں تو وہ پن لائی سنس فیس ادا کریں۔

ہر طوائف سرکار کو اپنی روزانہ آمدنی کا گنا ماہوار ٹیکس کے طور پر ادا کرے گی۔

ان استادوں کو جو طوائفوں، واسیوں اور تماشا گروں کی عورتوں کو فنون کی تربیت دیں جیسے کہ گانا، پڑھنا، ناچنا، بہروپ یا نقالی، لکھنا، تصویر بنانا، سربہا ناچنے کرہن، نفیری، ڈھول، قیاذ شناسی، عطر سازی، ہار گوندھنا، سر کی مالش اور دوسروں کے دل موہنے کا فن، ان کو سرکار کی طرف سے گزارا ملے گا۔ یہ لوگ طوائفوں کے بڑوں کو بھی سالگ بھرنا سکھائیں گے۔

بچہ تماشا گروں اور اس طرح کے دوسرے فنکاروں کی عورتوں میں سے جن کو مختلف زبانیں سکھائی گئی ہوں گی اور سپنیم رسانی کے اشارات بتائے گئے ہوں گے اور ان کے دوسرے رشتہ داروں کو بھی منصوبوں کا پتہ لگانے اور دوسرے ملکوں کے مجرّدوں کو دھوکا دینے یا قتل کرانے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

## حصہ ۲۸: جہاز رانی کانگراں

وہ نہ صرف سمندروں اور دریائی جانوروں پر بلکہ ان قدرتی و مصنوعی جھیلوں اور دریاؤں پر بھی آمد و رفت اور بار برداری کے حسابات کا جائزہ لے گا، جو راجدھانی یا دوسرے قلعہ بند شہروں کے قریب واقع ہوں۔

جو کانگراں دریا یا جھیل کے کنارے آباد ہیں وہ ایک مقررہ رقم ٹیکس کے طور پر ادا کریں گے۔ ماہی گیر اپنی کمائی کا ۱/۲ حصہ لائی سنس ٹیکس کے طور پر دیں گے۔ تاجروں کا قاعدے کے مطابق چنگی دی گئی ہو، جو ساحل کے قریب آباد شہروں پر وصول کی جاتی ہے۔ مسافر جو برکاری جہاز سے آئیں وہ مقررہ کرایہ دیں گے۔ جو سرکاری کشتیاں ہیں بیپیاں، موتی وغیرہ تلاش کرنے جائیں وہ ان کا مقررہ کرایہ دیں ورنہ اپنی ذاتی کشتیاں استعمال کریں۔ موتیوں اور سیسپیوں کی بابت قوانین، کانوں کے منتظم کے بیان میں مذکور ہو چکے ہیں۔

جہاز رانی کا منتظم ان سب قوانین کی پابندی کرے گا جو تجارتی شہروں میں رائج ہوں اور شہری انتظامیہ کا حکم مانے گا۔ کوئی جہاز خستہ حالت میں واپس آئے تو اس کے ساتھ پوری ہمدردی کی جائے۔ جو مال پانی سے خراب ہو گیا ہو وہ ٹیکس سے مستثنیٰ کر دیا جائے یا اس کا ٹیکس کم کر دیا جائے اور اس کو وقت پر روانہ ہونے کی اجازت دے دی جائے۔

کسی دوسرے ملک کو جانے والے جہاز جو بندرگاہ پر رکیں ان سے بھی ٹیکس کی ادائیگی کی درخواست کی جائے۔ نجی جہاز اور کشتیاں جو دشمن ملک کا طرف جاری ہوں یا بندرگاہ پر رائج قواعد کی خلاف ورزی کریں۔ انہیں تباہ کر دیا جائے۔

ان بڑے دریاؤں میں جو سردی کے موسم میں بھی پایاب نہیں ہوتے

بڑی کشتیاں چلائی جائیں گی، جن میں ایک کپتان، ایک سکان گیر اور رسوں  
بادبانوں وغیرہ پر کام کرنے اور پانی سونپنے والے ملازم ہوں گے۔ چھوٹی کشتیاں  
ان دریاؤں پر چلائی جائیں گی جو برسات میں کناروں پر چڑھ آتے ہیں (بلا اجازت)  
دریا پار کرنا ممنوع ہوگا تاکہ باغی چمپے سے خزانہ ہوسکیں۔ کوئی شخص مقررہ جگہ  
کے علاوہ کسی جگہ سے دریا پار کرے تو اسے پہلے درجے کی سزا دی جائے۔  
ماہی گیرانیدھن کی لکڑیاں لے جانے والے گھاس پھول اور پھل لے جانے والے  
باغوں کے مالک بن جائیں۔ بیچنے والے، گڈریے، مجرموں کے تعاقب میں جانے والے  
مجرم، ہر کارے جو آگے جانے والے ہر کاروں کے پیچھے روانہ ہوں، فوج کے  
لئے رسد لے جانے والے اپنی باربرداری کی کشتیوں میں چلنے والے، نیز وہ لوگ  
جو دلدلی علاقے کی آبادیوں کو رسد اور بیج وغیرہ پہنچاتے ہیں، انہیں عام اجازت  
ہوگی کہ (جب اور جہاں سے چاہیں) دریا پار کریں۔

برہمن، تپسوی، بچے، بوڑھے، اپاہج، شاہی جوہدار اور حاملہ عورتیں ان  
سب کے لئے منتظم مفت دریا پار کرنے کی سہولت مہیا کرے گا۔  
بیردنی تاجر جو اکثر آتے رہے ہوں اور مقامی تاجروں کے جانے بوجھے ہوں  
انہیں بندرگاہ پر اتارنے کی اجازت ہوگی۔

کوئی شخص جو کسی کی بیوی یا بیٹی کو بھگالے جارہا ہو یا کسی کا مال مار کر لے  
جارہا ہو، ششہ اشخاص اور وہ جو سر اسیمبلی نظر آئے جس کے پاس کوئی سامان نہ ہو  
یا جو قیمتی سامان اس کے پاس ہو اسے چھپانے کی کوشش کرے، جس نے اسی وقت  
لباس یا علیہ تبدیل کیا ہو جس نے اچانک سنیاسی کا روپ دھار لیا ہو، جو بیمار بننے  
کی کوشش کرے، جو بہت چوکنٹا دکھائی دے جو چوری سے قیمتی سامان لے جارہا  
ہو، یا کسی خفیہ ہم پر نکلا ہو، یا ہتھیار یا بھڑک اٹھنے والا مادہ لے جارہا ہو، جس

---

۱۔ ایک ثابت دھماکہ خیز مادہ جو کئی طرح کے سانپوں، مگر گھٹوں اور کیڑوں کے سونف یا تیل  
سے تیار کیا جاتا تھا۔ دیکھیں باب ۴۴ کا جزو ۱۔ مشہور (skolcx) (باقی اگلے صفحہ پر)

کے پاس زیر ہو اور بہت دیر سے بغیر کسی پروانے کے چلا آ رہا ہوا ہے گرفتار کر لیا جائے۔ چھوٹے چپائے پر اور اس شخص پر جو کوئی سامان ساتھ لے جا رہا ہو ایک ماش گئے گا۔ سر پر اٹھائے ہوئے بوجھ یا کاندھوں پر لٹکائے ہوئے سامان پر اور گائے اور گھوڑے پر ۳ ماش لیا جائے گا۔ اخٹ اور بھینس پر ۴ ماش چھوٹی گاڑی دلا گھوڑا یا بکری پر ۵ ماش بھینس یا گاڑی پر ۶ ماش اور بڑی گاڑی (شکٹ) پر ۷ ماش، سر کے بوجھ پر ۱۰ ماش، اسی طرح دوسرے سامان پر بڑے دریاؤں کو پار کرنے کی کشتی کا کرایہ دگنا ہوتا ہے۔ دلدلی علاقوں کے قریب رہنے والے دیہاتی کشتی راں کو، مقررہ اجرت اور اشیاء خوردنی دیں گے۔

۱۰۔ سرحدوں پر کشتی راں سرکاری محصول بھی وصول کریں گے اور جو شخص بغیر پروانہ راہداری کے سفر کر رہا ہو اس کا سامان بھی ضبط کر لیں گے۔ کوئی کشتی جاری ہو بوجھ باعظ وقت یا جگہ پر پہنچنے کے باعث، یا کشتی راں کسے نہ ہونے کی بنا پر یا مرمت نہ ہو کئے کی بنا پر ڈوب جائے تو منظم نقصان کی تلافی کا ذمہ دار ہو گا۔ کشتیاں اساطیر کے چھینے میں دھپیلے، دن چھوڑ کر، اور کالہک میں دریا کے اندر ڈالنی چاہئیں۔ کشتی راں کی گواہی لے لی جائے اور رونانہ کی آمدنی رخصانے میں، داخل کی جائے۔

### جزو ۲۹: گنہگاروں کی تکہداشت

منظم حسب ذیل امور کا نفاذ ہو گا: (۱) اجرت کے لئے ہائے جانے والے مولیشی (۲) وہ مولیشی جو پیداوار کے ایک حصے کے عوض وے دیئے جائیں (۳) ناکارہ اور لا فائدہ مولیشی، (۴) مولیشی جو پیداوار میں شراکت کی بنا پر

---

دھپیلے صلہ کا بقیہ، جس سے سکندر اعظم کے پیر چلہ کے بموجب ایک دھاکر خیز مادہ تیار کیا جاتا اور جنگ میں استعمال ہوتا تھا اور اس سے دشمن کی صفوں میں بڑی دہشت پھیلتی تھی، غالباً یہی دھاکرہ تھا یعنی ٹرکٹ۔ علیک سمت رفتان چھکڑا، ۲ تیز رفتار چھکڑا:

پر پائے جائیں (۵) مویشیوں کی اقسام ۶، فراری مویشی ۷، غائب شدہ ناقابل بازیافت مویشی ۸، حاصل شدہ دودھ اور مکھن۔

۱، حب کھٹی گولا، جینیں چرانے والا، دودھ دوہنے والا، چاچہ بلوند والا، محفوظ شدہ اجرت پر بڑے بڑے سیکڑوں جانوروں کے گٹے کو چرانے و ذکر سا جھے پر کیڑا کہ وہ دودھ اور گھی کے گٹے ہی گاہٹی چرائیں تو بھڑے بھیاں جو کہ وہ جائیں، تو اس سسٹم کو "اجرت پر پالا جانے والا گھوہکتے ہیں۔

جب ایک ہی آدمی سیکڑوں مویشیوں کو چرائے جن میں پرانی گاہٹیں بھی ہوں دودھ دینے والی بھی، گاہ بن بھی، دیکھیاں بھی بھڑے بھی ۵ اور مک کو ۸ دانک گھی سالاد اور اس کے ساتھ مردہ کالوں کی کھالیں، بگا، تو اس سسٹم کو "مقررہ مقدار کے سا جھے پر چرائی کا سسٹم" کہتے ہیں۔

جب دھوک جو سو مویشی ایسے پالیں جن میں بیمار، ابا بچ اور ایسے مویشی جنہیں صرف خاص آدمی ہی دودھ سکے۔ یا جس کا دودھنا خشک ہو اور ایسے مویشی جو اپنے بھڑوں کو خود ہی مار دیتے ہیں، ابراہ کی تعداد میں موجود ہوں اور وہ مک کو پیداوار کی ایک مقررہ مقدار دیں تو اس کو "ناکارہ گٹے" کہتے ہیں۔

جب مویشیوں کے دشمن کے ہاتھوں چرانے جانے کے خوف سے مویشی منتظم کی نگرانی میں دے دیئے جائیں اور اسے پیداوار کا پیمانہ نگرانی کے عوض دیا جائے تو اس سسٹم کو "مقداری کا سسٹم" کہتے ہیں۔

جب منتظم مویشیوں کی درجہ بندی کرے جیسے بھڑے، بھڑے، بھڑے، سداہلے جانے کے قابل، توفیل، ساڈ، ذریعہ کے قابل، جینیں اور جینے، بھیاں، لادی کے قابل، بھیاں، بن بیا ہی گٹے، گاہ بن گٹے، دو حیل گاہٹیں، بانجہ گاہٹیں، جینیں، ایک دو جینے کے بھڑے یا نوزائیدہ، اور وہ ان سب کو حسب قاعدہ دانے نوزائیدہ کھل کر کھی اور ان جانوروں کو کھی جو جھک کر آگے بھوں اور کوئی ایک دو جینے تک ان کا کوئی

دھوپیار پیدا نہ ہوا ہو، اور وہ ان سب داخوں اور قدرتی نشانات رنگ و غیرہ کا جبر میں اندراج کرے تو اسے "موشیوں کی درجہ بندی کا سسٹم" کہتے ہیں۔

جب کوئی جانور چوری ہو جائے یا کسی اور گلے میں جا لے جس کا علم نہ ہو سکے تو اسے گمشدہ قرار دیا جائے گا۔

جب کوئی جانور دلدل میں پھنس جائے یا بیمار یا بوڑھا ہو کر مر جائے یا ڈوب جائے یا کسی درخت کے گرنے سے یا دریا کے کواڑے کے ڈھینچے سے دب کر مر جائے یا پتھروں اور ڈنڈوں سے اتنی مار پڑے کہ جاں بڑ نہ ہو سکے۔ یا اس پر بجلی گر پڑے، یا اسے شیر کھا جائے یا کوبرا اسے لے یا مگر چھ گھسیٹ لے جائے یا جنگلی کی آگ میں پھنس جائے تو اسے ضائع ناقابل بازیافت درج کیا جائے گا۔ گورالے جانوروں کو ایسی آفات سے بچانے کی کوشش کریں۔

جو کوئی کسی گھاتے کو خود یا کسی اور کے ذریعے ضرر پہنچائے یا مچرائے اسے قتل کر دینا چاہیے۔

کوئی سرکاری داغے ہوئے جانور کے بدلے کوئی دوسرا جانور مثالی کر دے تو اسے پہلے درجے کی سزا دی جائے۔ کوئی کسی جانور کو چوروں سے چھڑا لانے تو اسے موصودہ انعام دیا جائے اور کسی غیر گلے کے جانور کو چھڑا لے تو آدھا انعام رکھو لے کم عمر، بوڑھے اور بیمار جانوروں کا علاج بھی کرائیں۔ وہ انہی چراگا ہوں میں مویشی چرائیں گے جو ہر موسم اور ہر گلے کے لئے مقرر کردی جائیں گی اور جہاں سے چوروں، بیٹروں اور دوسرے خطرناک جانوروں کو شکاریوں نے شکاردی کتوں کی مدد سے نکال دیا ہو گا۔

سانپوں کو ڈرا کر بھگانے اور اس کی نقل و حرکت کا پتہ رکھنے کے لئے دبوچ جانور کے گلے میں گھنٹیاں ٹسکانی جائیں گی۔ رکھو لے جانوروں کو ایسے دریاؤں یا جھیلوں میں اترنے دیں جو پایاب ہوں اور دلدل نہ ہو۔ مگر چھوٹے کا ڈرنہ ہو اور ان کی حفاظت پر نظر رکھیں۔ جب کسی جانور پر کوئی چور یا درندہ یا سانپ یا مگر چھڑا لگے



عمل کرے یا دہ کم مری، بڑھاپے یا بیماری کے باعث بہت کم درجہ گئے ہوں تو وہ اس کی رپورٹ کرے ورنہ نقصان کی تلافی کا ذمہ دار ہوگا۔

کوئی جانور طبیعتاً موت مر جائے تو اس کی کھال مع شناختی داغ داخل کریں۔ اگر کوئی گائے، بھینس، بھیڑ یا کبھی ہو تو کھال، کانوں سمیت داخل ہوگی گدھ یا اونٹ، مو تو داغ کے نشان اور دم کے ساتھ کم عمر جانور ہو تو صرف کھال، چربی پٹ پٹھے، کھر، سینگ اور ہڈیاں بھی اس کے ساتھ ہوں گی۔ رکھو لے صرف گوشت یا سرکہ گوشت بیچ سکتے ہیں۔

وہ کنول اور سُرڈوں کو مکھن دار دودھ دیں گے اور تھوڑا سا اپنے لئے بھی جست کے برتنوں میں رکھ لیں گے۔ وہ دہی اور پنیر بھی بنا سکتے ہیں اور کھلی میں بھی ملا سکتے ہیں تاکہ زیادہ شوق سے کھائی جائے۔

جو گائے میں سے کوئی گائے پینا چاہے وہ سرکار کو سہل روپا دگائے کی قیمت دے گا۔

صبح وشام، برسات، بہت جھڑ اور جاڑے کے شروع میں، مویشیوں کو دونوں وقت صبح وشام دو با جائے جاڑے کے آخر سے ہمارا درگرمی کے موسم میں صرف ایک بار (یعنی صبح) جوگوالا ان موسم میں دو دفعہ دوسے اس کا انگوٹھا کاٹ دیا جائے۔ اور اگر درہنے کا وقت گزرا دے تو اس کو اس کا منافع نہیں ملے گا (یعنی دودھ) یہی حکم پھڑوں کو نا تھنے میں غفلت کرنے کے بارے میں بھی ہے اور سدھانے کے وقت میں دیر کرنے کے بارے میں بھی۔

گائے کے دودھ کے ایک درون سے بلونے کے بعد ایک پرستہ مکھن لکھتا ہے اور بھینس کے اتنے ہی دودھ میں سے اچ پرستہ بڑھتی۔ بکری اور بھیڑ کے دودھ میں سے آدھا پرستہ بڑھتی، ہر طرح کے دودھ میں مکھن کی صحیح مقدار ہو کر معلوم کی جائے گی۔ کیونکہ اس کا تعلق زمین کی ساخت اور چارے اور پانی سے بھی ہے۔

کوئی گائے کے بل کو دوسرے بل سے لڑوانے تو اس کو پہلے درجے کی نژادی

جائے۔ اگر بلی نرمی ہو جائے تو وہ شخص انتہائی سزا کا مستوجب ہو سکتا۔  
 چرائے کے وقت مریشیوں کو رنگ کے لحاظ سے دس دس کی ٹولیاں ہی بانٹا  
 جائے گا۔ رکھوالے یہ دیکھتے ہوئے کہ وہ کتنے جانوروں کو سنبھال سکتے ہیں اور جانور  
 کتنی دور تک جا سکتے ہیں انہیں دور یا نزدیک لے جائیں۔ بیٹروں اور دوسرے  
 جانوروں کا ادن چھ مہینے میں ایک بار اتارا جائے گا۔ گھوڑوں، گدھوں، اونٹوں  
 اور سونڈوں کے بارے میں بھی یہی اصول برتنا جائے گا۔

ان بلیوں کے لئے جو ناکھے گئے ہوں اور رفتار اور بوجھ اٹھانے کی  
 سکت میں گھوڑوں کے برابر ہوں ہری گھاس کا آدھا بھارا اور اس مقدار سے  
 دگنی معمولی گھاس ایک گلا (۲۰ پل، کھلی، دس آڑھک، بھوسا، پانچ پل ٹک  
 ایک کڈمب تیل ناک پر ملنے کے لئے، ایک آڑھک مٹھا، ایک درون  
 جو یا ابلی ہوئی ماش، ایک درون دودھ یا اس کے بدلے آدھا آڑھک شرب  
 ایک پرستھ تیل یا گھی، دس پل گڑ یا شکر، ایک پل اور کھ خوراک مقرر ہوگی۔  
 نچھروں، گالیوں اور گدھوں کو مذکورہ خوراک سے ایک چوتھائی کم جینوں  
 اور اونٹوں کو اس سے دگنا دیا جائے جو تے جانے والے بیل اور دودھ دینے والی  
 گالیوں کے لئے خوراک کی مقدار کام انجام دینے کے وقت اور حاصل ہونے والی  
 دودھ کی مقدار کا دیکھ کر مقرر کی جائے۔ سب مریشیوں کو سوکھی گھاس اور پانی  
 وافر مقدار میں تیار ہونا چاہیئے۔

بچہ سوگدھوں اور نچھروں کے ایک ریوڑ میں ۵ نو جانور ہونے چاہئیں۔  
 بیٹروں کے اتنے ہی بڑے ریوڑ میں دس، اور گالیوں یا جینوں کے دس  
 کے گلے میں دو نعل نور ہوں۔

## جزء ۳: گھوڑوں کا منتظم

گھوڑوں کا منتظم افسر اپنے رجسٹر میں گھوڑوں کی نسل، عمر، رنگ، شناختی نشان، نسل یا درجہ اور اصل وطن کا اندراج کرے گا۔ اور انہیں اس طرح تقسیم کرے گا: (۱) وہ جو نخاس میں بیچنے کے لئے رکھے جائیں گے (۲) جو نئے خریدے گئے ہیں (۳) جو جنگ میں پکڑے گئے (۴) مقامی نسل کے گھوڑے (۵) جو یہاں مدد کے لئے بھیجے گئے ہیں (۶) جو گروہ رکھائے گئے ہیں اور (۷) جو عارضی طور پر اصطبل میں رکھے گئے ہیں۔

وہ ایسے گھوڑوں کی بابت جو نخاس یا اپا، سچ یا بیمار ہوں درجہ کو، رپورٹ بھیجے۔ ہر سوار کو معلوم ہونا چاہیے کہ شاہی خزانے اور مال خانے سے اس کو جو کچھ ملا ہے اسے کفایت سے کیونکر خرچ کیا جائے۔ منتظم گھوڑوں کی تعداد کو مدنظر رکھ کر جو دہاں رہیں گے، ایک وسیع اصطبل تعمیر کرائے جو گھوڑوں کی لمبائی سے دگنا چوڑا اور اس کے چار دروازے ہوں جو چار صحنوں کی طرف کھلیں اور درمیانی جگہ گھوڑوں کے لوٹنے کے لئے موزوں ہو۔ آگے نکلے ہوئے حصے میں لکڑی کے تخت ہوں، اور وہاں بندر، مور، خنیل، نیوے، چکور، توتے مینا بھی پلے ہوں۔ ہر گھوڑے کا سخاں اس کی لمبائی سے چوگن لمبا ہوگا۔ اور سچ کا فرش لکڑیوں کے ہموار تختوں سے بنا ہوگا۔ اور گھاس کے لئے الگ الگ نائندیں ہوں گی اور لمبوت صاف کرنے کے لئے نالیاں اور راستہ بنا ہوگا اور اس کا دروازہ شمال یا مشرق کی جانب ہوگا۔ سواری اور نسل کشی کے گھوڑے اور پھیرے الگ الگ رکھے جائیں۔

جس گھوڑی نے بچہ جنا ہوا سے پہلے تین دن تک ایک پرستھ گھی پلایا جائے اس کے بعد دس راتوں تک ایک پرستھ آٹا اور دوائی ملا ہوا تیل، پھر بھنے ہوئے دانے ہری گھاس اور موسم کے مطابق دوسری چیزیں نئے پیدا ہونے والے پھیرے کو ایک کڈمب آٹا ہلا کڈمب گھی ملا کر دینے اس کے ساتھ ایک پرستھ دودھ تا آنکہ وہ ۶ ماہ کا ہو جائے اس کے بعد ہر مہینے اس مقدار کو ڈیوڑھا کیا جاتا رہے اور اس میں ایک پرستھ جوار شامل کر دیا جائے۔ یہ خوراک تین برس کی عمر تک چلے گی، پھر ایک درون جو چار برس کی عمر تک، چار یا پانچ برس کی عمر میں وہ پورا ہلڑ بنا لیتا ہے اور اس سے کام لیا جاسکتا ہے۔

بہترین گھوڑے کا منہ ۳۲ انگل کا ہوتا ہے لمبائی منہ سے ۵۵ پینڈلی ۲ انگل اور قد پینڈلی سے چوگنا۔ درمیانے اور ٹھکے گھوڑے مذکورہ بیماریاں سے بالترتیب دو اور تین انگل کم کے ہوں گے۔ اعلیٰ گھوڑے کے بدن کا گھیر ۱۰ انگل درمیانے اور ٹھکے کا اس سے پانچ حصے کم ہوتا ہے۔

اعلیٰ گھوڑے کے لئے مقررہ دخوراک ۲ درون کوئی سا اناج جیسے چاول جو، باجرہ، جھگو کر یا مہون کر مہونے موگ یا ماش کا ساندہ، ایک پرستھ تیل ۵ پینٹک، ۵ پین گوشت، ایک آرٹھک نیجی یا دو آرٹھک مٹھا، ۵ پل کھانا نیز ڈالتے کے لئے ایک پرستھ شراب اور دو پرستھ دودھ اتنی ہی مقدار پینے کے لئے ان گھوڑوں کو دی جائے جو دور سے دعاوے مار کر آئے ہوں یا بہت بوجھ اٹھا کر لائے ہوں اور تھکے ماندے ہوں۔

ایک پرستھ تیل حقہ دینے کے لئے ایک کڈمب تیل ناک پر ملنے کے لئے، .... ۱ پل ہری دوب اس سے دگنی سوکھی گھاس، نیچے بچھانے کے لئے مٹی ارتنی گھاس ہونی چاہیئے۔

اس مقدار سے لپکم درمیانے اور ٹھکے گھوڑوں کو دی جائے گی۔ باربرداری کے گھوڑے اور نسل کشی کے درمیانے گھوڑے کو دی اعلیٰ درجے کی خوراک ملے گی۔ اور ان میں سے جو ٹھکے ہوں گے ان کو درمیانی خوراک سواری کے گھوڑے اور فخریہ حصہ کم خوراک پائی گے اس کا آدھا بچھڑوں کو دیا جائے۔ یہ تھا راشن کا بیان۔

جو لوگ گھوڑوں کا راشن تیار کرنے پر مقرر ہوں نیز سائیس اور سلوٹری، ان کو کوبی راشن دیا جائے۔ اصل گھوڑے جو بڑھاپے، بیماری یا جنگی خدمت کے سبب کمزور ہو گئے ہوں اور جنگ میں استعمال کے قابل نہ رہے ہوں وہ صرف راشن کھاتے کے لئے رہ جاتے ہیں ان سے پیلک اور ملک کی بہتری اور پیلک کی بھلائی کے لئے دیسی گھوڑوں کی نسل کشی کا کام لیا جائے۔

کام بھوج، سندھو، آرٹہ، ونا یو دیوں کے گھوڑے بہترین ہوتے ہیں۔ باہلک، پاپیہ، سور، ۱۵ اور نیلا کے گھوڑے جنگ یا سواری کے لئے تیار کئے جاسکتے ہیں۔ دیکھنا یہ ہوگا کہ کون تیز طراز، کون دھیمال اور کون سا مٹھا ہے۔

جنگ کے گھوڑے کو سدھانا خاص تربیت چاہتا ہے بلکن رکاوے کاٹنا، دھکی چلنا، جست لگانا، سرپٹ دوڑنا اور اشاروں پر عمل کرنا یہ سواری کی تربیت کے لوازم ہیں۔

آڈپونیکٹ، وژدھ پیکٹ، مکٹ، آلی دھنکٹ، ورنٹھاٹ اور ترچال کئی طرح کی گردشیں ہیں۔ یہی چکر جب سر اور کان کھڑے کر کے لگائے جاتے تو دھیمی گردش کہلاتے ہیں۔ ان کے ۱۶ طریقے ہیں:

۱۔ ایک ہاتھ کے دائرے میں کھونا (شرح) ۲۔ گھومتے ہوئے آگے بڑھنا (شرح) ۳۔ ایک پدھیا منزل (گن) ۴۔ شرح ۵۔ زقند بھرتے ہوئے دوڑنا (شرح) ۶۔ صرف اگلے حصے کو حرکت دینا۔ (شرح) ۷۔ صرف پچھلے حصے کو حرکت دینا۔



’دکلی چلا تین قسم کی ہوتی ہے۔ اپنی توانائی کے مطابق، سانس چڑھے بغیر اور پیٹھ پر سامان لادے ہوئے، دم خم کے مطابق، گردش کے ساتھ، عام دُکلی اور درمیانی رفتار اور معمولی رفتار، یہ سبھی دُکلی کی مختلف صورتیں ہیں۔

تقریباً کار لوگ مشورہ دیئے گئے کہ گھوڑوں کو باندھنے کے لئے کس قسم کی رسیاں تیار کرائی جائیں۔ رحمہ بان اپنے گھوڑوں کے لئے ضروری ساز و سامان بتائیے، سوتری گھوڑوں کی نشوونما میں بےقاعدگی کا علاج تجویز کریں گے اور مختلف موسموں کے لحاظ سے ان کی خوراک میں بھی تبدیلیاں کرائیں گے، گھوڑوں کو پہلنے والے تھان پر باندھنے والے گھاس چارہ دینے والے، دانہ تیار کرنے والے، اصابیل کی رکھوالی کرنے والے سب اپنی اپنی مقررہ خدمات بجالائیں گے، عورز ان کی تنخواہ کاٹی جائے گی۔ اصابیل میں علاج یا بحالی یا خفالت کے لئے ٹھہرائے گئے کسی گھوڑے کو سواری کیلئے لے جانے والے پر ۱۲ پن جرمانہ کیا جائے۔ بکالیوں، بھینسوں، بکریوں اور بھیروں کے بارے میں بھی، جو زیر علاج ہوں، یہی اصول برتنا جائے گا۔

گھوڑوں کو دن میں دوبار نہلایا، مندل لگایا اور مار پھٹایا جائے گا، نوچنڈی پر قبضہ کر دینا کو قسم بانی پیش کیا جائے گا۔ اور چاند رات کو برکت والے بھجن گائے جائیں گے۔ آسوج کی نوزی تاریکے علاوہ سفر پر جانے اور لوٹ کر آنے پر سبھی بیماری گھوڑوں کی سلامتی کے لئے آرٹی آتارے گا۔

### جزو ۳۱ : ہاتھیوں کا منتظم

وہ ہاتھیوں کے جنگلی کی حفاظت کے لئے ضروری اقدامات کرے گا، نر اور مادہ کے علاوہ بچوں کے قبی خانے میں رہنے اور بیٹھنے کا جب کہ وہ ٹریننگ کے بعد تھکے بارے ہوں، مناسب بندوبست کرے گا۔ ان کے راشن کے اجزاء کے تناسب اور گھاس کی نلر بھی کا خیال رکھے گا۔ ان کی تربیت

سازو سامان، زیورات و سامانِ آرائش کی فراہمی، فیل خلعے کے معالج اور سدھانے والوں کے کام پر نظر رکھے گا۔ جو اسے جنگی کربتوں کی تربیت دیں گے، ہنر فیل بانوں، ہمدہ کسنے والوں اور دوسرے خدمت گاروں کے کام کا بھی نواں ہوگا۔

ہاتھی کے باندھنے کی جگہ اس کی لمبائی اور اونچائی سے دگنی ہوگی، ہتھیلوں کے تھان الگ ہوں گے۔ آگے ایک برآمدہ ہوگا جس میں کھم گڑے ہوں گے جنہیں گڑھی کہتے ہیں۔ اور اس کا دروازہ مشرق یا شمال کی طرف کھلتا ہوگا۔ کھموں کے آگے کی جگہ چوکور ہوگی جس کی پہلو کی دیوار ہاتھی کی لمبائی کے برابر ہوگی۔ فرش لکڑی کے ہموار تختوں کا بنا ہوگا۔ اور اس میں بول و براز کے اخراج کیلئے کٹاؤ ہوں گے۔

جہاں ہاتھی لیٹے گا وہ جگہ بھی اس کے جسم کے تناسب سے ہوگی اور وہاں ایک چبوترہ بھی ہوگا جو ہاتھی کے قد سے آدھا اونچا ہوگا تاکہ اس پر ہاتھی ٹیک لگا سکے۔ جنگی اور سواری کے ہاتھی قلعے کے اندر رہیں گے جو زیر تربیت ہوں یا شریروں وہ باہر رکھے جائیں گے۔

ہاتھیوں کے نہلانے کا وقت دن کا پہلا اور ساتواں پہر ہے۔ ان دنوں اوقات کے بعد کا وقت خوراک کے لئے ہے۔ چاشت کا وقت درزش کیلئے مقرر ہوگا۔ نسیرا پہر پانی پلانے کے لئے، رات کے (آٹھ پہروں میں سے) دو پہر سونے کے لئے، رات کا ایک تہائی حصہ جاگ کر آرام کرنے کے لئے۔ ہاتھی گرمی کے موسم میں کپڑے عاتے ہیں۔ کپڑا ۱ ہانے والا ہاتھی ۲۰ سال کا ہونا چاہیئے۔ نو عمر ہاتھی، کم عقل ہاتھی، بغیر نمائشی دانستوں کا ہاتھی، بیمار ہاتھی

۱۔ ایک تہائی طرح کا ڈنڈا جو ان لمبیوں پر رکھا ہوتا ہے جس سے ہاتھی باندھے جاتے ہیں۔

۲۔ شیر خوار (شرح) ۳۔ جن کے دانت ہتھیلوں کے برابر ہوں (شرح)



اور دودھ پلانے والی ہتھیلیاں گرفتار نہیں کی جائیں گی۔

جو ہاتھی براہ راستی ادنیٰ، ۹ ارتنی لمبا، دس ارتنی کے برابر جسامت والا ہو اور (جیسا کہ ان پیمائشوں سے ظاہر ہے)، ۲۰ سال عمر کا ہو وہ بہترین ہوتا ہے۔ ۳۰ سال کی عمر والا درمیانہ اور ۲۵ سال کی عمر کا سب سے کمتر۔ مؤخر الذکر دونوں قسم کے ہاتھیوں کی خوراک ایک چوتھائی کم رکھی جائے گی۔ رات ارتنی ادینچے، ہاتھی کی خوراک میں ایک دردن چاول، آدھا آڑھک تیل ۳۰ پستہ لگے، (پل نمک، ۵۰ پل گوشت، ایک آڑھک شوربا یا اس سے گنا۔) یعنی دو آڑھک مٹھا شامل ہوگا۔ ذائقہ پیدا کرنے کے لئے دس پل کھانڈ، ایک آڑھک شراب یا اس سے دینی مقدار میں دودھ بڑھا دیا جائے۔ ایک پستہ تیل جسم پر ملنے کے لئے بھی چاہیئے۔ اس کی یہ مقدار سر پر ملنے کے لئے جس میں سے کچھ ہاتھی خانے میں روشنی کے کام میں بھی آئے گا۔ ہری دوب کے لئے ۲ بھار اور اتنے ہی خشک، گھاس کے بھار اس کے علاوہ مختلف دالوں (دک پودوں)، کھٹھل چاہے جتنی مقدار میں ڈال دیں مست ہاتھی اور ارتنی ادینچے ہاتھی کو بھی اسی مقدار میں خوراک دی جائے جو ارتنی ادینچے ہاتھی کے لئے مقرر ہے دوسرے ۶ یا ۷ ارتنی قد والے اپنے جسم کے تناسب سے خوراک پائیں گے۔ ہاتھی کا بچہ جسے صرف تفریح کے لئے پکڑ لیا گیا ہو دودھ اور ہری گھاس پر پے گا۔

✽ ہاتھی کا سبیل اپنی یہ ہے کہ خون کی طرح سرخ ہوتا، گوشت بھرا بھرا ہو

۱۔ ایک بھار ۲ ہزار پل (شرح) جب ہاتھی بالکل دبلا ہو اور ٹہری سے چڑا لے، بلے ٹونوں کی طرح سرخ نظر آتا ہے (شرح) میں گیارہ لاکھ نزدیک یہ ہاتھی کی نشوونما کے سات مدارج ہیں بنایا نو زائیدہ ہاتھی بالکل سرخ ہوتا ہوگا۔ اصل متن میں "لوہت" ہے جس کے معنی لہات نے سرخ رنگ کا دینے میں، لہذا، تانبے کا نام بھی ہے شاید بہت سے مراد چمکیلا رنگ ہو۔ سرخ ہاتھی نا ذلیل نہیں ہے۔ (ر)

دونوں شانے ہموار ہوں، پیٹ کیساں ہو، پیٹھ سیدھی ہو جس میں ٹم نہ ہو  
اپنی جسمانی خصوصیات اور صلاحیت کے مطابق شاندار باقتی تیریاغی باقتی  
اور وہ جو دوسرے جنگی جانوروں کی سی خصوصیات رکھتے ہوں ہوں مناسب  
تربیت پاکر مختلف کاموں پر لگائے جائیں گے

## جزو ۲۲ : ہاتھیوں کی تربیت

تربیت کے نقطہ نظر سے باقتی چار طرح کے ہوتے ہیں جو قابل تربیت  
ہوں مک: زیر تربیت، وہ جو بگڑے کے لئے تیار کئے جائیں، وہ جو سواری کے  
لئے موزوں ہوں اور وہ جو مختصر شریہ ہوں۔

تربیت کے قابل باقتی چار طرح کے ہوتے ہیں۔ وہ جو آدمی کو اپنے  
شانے پر بیٹھنے دیتا ہے جو کچھ سے بندھنے پر تیار ہوتا ہے وہ جسے پانی  
کے لئے جا سکیں۔ رواری گت، وہ جو کیدے میں بیٹھ سکے، وہ جو اپنے  
گلے سے بہت مانوس ہو، ان سب سے کم عمر باقتی کی طرح کا برتاؤ کرنا چاہیے  
فوجی تربیت میں سات طرح کے تربیت ہوتے ہیں: قواعد، جیکڑ، بلنڈ  
رڈن مک دوسرے ہاتھیوں سے لکر، قتلوں اور شہروں پر چڑھائی

۱۔ ادا جو دار بندھ بھلائے والے جنگلوں میں داخل ہو سکیں۔ (شرح)

۲۔ جسے دوسرے دوسرے ہورے ہاتھیوں کے ساتھ کرتوں کا تربیت

دی جاری مواد (شرح) ۳۔ جیسے اٹھا، جھکنا، رستوں اور رکاوٹوں کو

پھلانگنا (شرح) ۴۔ اس میں بیٹھا، بیٹھا گڑھوں وغیرہ کو پار کرنا مثالی

ہے۔ (شرح)

۵۔ بیدھا، ترچھا یا لہرا کر چلنا (شرح)

۶۔ ٹھوڑوں، پتھوں کو رندنا اور پھیل سپاہیوں کو کچلنا (شرح)۔ ۷۔ چھوٹے، پتے وغیرہ

کی واقفیت مزید تربیت چاہتی ہے۔

اور لڑائی۔

ہاتھی کا ساز پہنا، گلے میں رسی ڈرانا، تربیت یافتہ ہاتھیوں کے ساتھ مل کر کام کرنا مذکورہ تربیت کے ابتدائی سبق ہیں۔

سواری کے لئے تربیت یافتہ ہاتھی آٹھ درجوں میں تقسیم کئے جاسکتے ہیں: وہ جو وحشی ہاتھیوں کا بچا کر کے، اس طرح کہ اگلے پچھلے اعضا اور پنجے اور پیٹ ذرا بچا رہے جو اپنے سوار کو لے کر دوسرے ہاتھیوں کے ساتھ چل سکے۔ وہ جو جنگی ہاتھی کے پیچھے آدمی کو لے کر بڑھے، جو گھوڑے کی طرح ڈنکی چل سکے۔ جو مختلف طرح کی حرکات کرنا سیکھ گیا ہو یا جو ڈنکے کے اشارے پر مقررہ حرکات کر سکے، جو بغیر کوڑے کے کام کر سکے۔ جو انکس کی ضرب سے کام کرے۔ جو بغیر کوڑے کے کام کرے وہ جو شکار میں مدد دے سکے۔ شارد اگر مسو، ٹھٹھا یا ٹھٹھا کا کام اور اشاروں پر چلنے کی عادت یہ تین ابتدائی تربیت کے سبق ہیں۔

شریر ہاتھیوں کا یہی علاج ہے کہ انہیں قابو میں لایا جائے اور مرادی جائے۔ یہ کام سے بچا ہے، ہندی ہوتا ہے اور بد خصلت بھی، من چلا بھی اور مستی کے زیر اثر تندرناج بھی،

بد ہاتھی جس کی تربیت بے حاصل ثابت ہو وہ یا تو سدھا ہو گا (دیکھا شریا) یا مسو (چلاک)، یا وشم (بد نظرت) یا ہمہ صفت موصوف۔ انہیں کس

داد و دین مانگوں پر چلنا

بد جو بہت مسو، دلایا بیمار ہوئے شارد کہتے ہیں۔ مگر کو فادین، مہلے کو توانا بنانا

یعنی ہاتھ کے ریشی کی جگہ بڑھا اور بیمار کا علاج (شرع)

مک نہایت تیز مزاج جس میں ۱۰ عیب ہوتے ہیں (شرع)۔ قبہ پاک شہا (۱۰)

میں بھاگ جاتے ہر کار تہہ اور اس میں ۵ عیب ہوتے ہیں (شرع)

۳۰ ہیں دونوں قسموں کے عیب ہوتے ہیں (شرع)

قسم کی زنجیریں پہنائی جائیں اور کون سی دوسری تدابیر اختیار کی جائیں۔ اس کی بابت ہاتھیوں کے معالج سے مشورہ کرنا چاہیئے۔ باندھنے کے لئے گلے کا پٹہ پیسٹ کا جھڑبند، پیروں کی زنجیر، اگلے پیروں کے بندھن، ہاتھیوں کے باندھنے کا سامان ہیں۔ انکس بانس کا ڈنڈا اور صبر قابو میں رکھنے کے اوزار ہیں۔ گلے کی مالامال جیسے کہ ویٹیکنیتی اور کٹسور پرمالا، عماری اور گدے اس کے سامان آرائش میں شامل ہیں۔ زرہ (دیا آہنی جھول، ڈنڈے، ترکش اور خلیجی آلات جنگی ہاتھی کے ضروری سامان ہیں۔

ہاتھی پر کام کرنے والوں میں، معالج، سدھانے والے، سواری کے ماہر، نہلانے سجانے والے، کھانا تیار کرنے والے، گھیا رے، باندھنے والے، تنہا کی صفائی کرنے والے خاکروب، اور وہ چوکیدار شامل ہیں جو رات کو نسل خانے کی رکھوالی کرتے ہیں۔

معالج، چوکیدار، خاکروب، باورچی وغیرہ کو نوشہ خانے سے ایک پرستہ یکے چاول، تھوڑا سا تیل، دوپل شکر اور نمک ملے گا۔ معالجموں کو چھوڑ کر دوسروں کو دس دس پل گوشت بھی دیا جائے۔

معالج لمبے سفر کے دوران چوٹ لگنے یا ماندگی پیدا ہونے پر ضروری دوائیں دیں گے۔ فیلما نے می گندگی جمع نہ ہونا، گھاس کا تنہا پر نہ پہنچنا، ہاتھی کو سخت زمین پر نہ لٹانا، بے وقت سواری کرنا، دشوار گزار راستوں سے پانی پلانے سے جانا اور گھنی جاڑیوں میں گھسا دینا ایسی حرکات ہیں جن پر جرمانہ لگنا چاہیئے۔ یہ جہاں ان کے راشن یا تنخواہ میں سے کٹا جائیگا۔ چائٹراس جولائی تا اگست، ستمبر تا اکتوبر کے دنوں میں اور اس وقت جب کہ دور تین مل رہی ہوں، تین بار آرتی کی جائے گی۔ نوچیدی اور چاند رات پر بھی کماندار ہاتھیوں کی سلامتی کے لئے قربانیاں کریں گے۔

ہاتھی کے دانت کی گولائی سے دگنی جڑ چھوڑ کر دہائی علاقوں کے ہاتھیوں

کے دانت ڈھائی سال میں ایک بار اور پہاڑی ہاتھیوں کے دانت پانچ سال میں ایک بار تراشے جاتے ہیں۔

### جنرہ ۲۳، رتھوں کی دیکھ بھال

گھوڑوں کے منتظم کے فرائض، رتھوں کے منتظم پر بھی عائد ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ رتھیں تیار کرانے کا معیاری رتھ ۲۰ پُرش اور پنی ۱۲ پُرش چوڑی ہوتی ہے۔ اس معیاری ساخت کے علاوہ دوسری رتھیں اس سے چھوٹی ہوں گی۔ اور سب سے چھوٹی ۶ پُرش چوڑی ہوں گی۔ وہ دیوتاؤں کی رتھ، تہواروں کی رتھ اور جنگی رتھ اور سفر کی رتھ بھی بنوائے گا۔ ایسی رتھیں بھی جو دشمن کے مورچوں پر چڑھائی کے لئے استعمال ہوتی ہیں، نیز تربیت کے لئے استعمال ہونے والی رتھیں۔

وہ تیر اندازی، پھلکتی، زرہ بچنے اور رتھ رانی کے سامان کے استعمال رتھ میں بیٹھ کر جنگ کرنے اور رتھ کے گھوڑوں کو تالو میں رکھنے کی تربیت و مہارت کا بھی نگران ہوگا۔

وہ رتھوں پر کام کرنے والے عارضی و مستقل ملازمین کے راشن، تنخواہوں وغیرہ کا حساب بھی رکھے گا۔ وہ انعامات وغیرہ کے ذریعے ملازمین کو خوش اور مطمئن رکھنے کی بھی کوشش کرے گا۔ اور مسافروں کا صحیح صحیح علم رکھے گا۔

یہی اصول پیدل فوج کے منتظم پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔ اسے معلوم ہونا چاہیے کہ موروثی سپاہیوں، ہولانڈیہاٹے کے سپاہیوں کے اوصاف کیا ہیں۔ ان کے ذوق کی خوبیوں اور کمزوریوں سے پوری طرح واقف ہوگا اور ایسی ہی معلومات و دست و ثمن مالک نیز قبائل کی فوج کی بابت بھی حاصل کرے گا۔

۱۹۱۱ء، مئی کا خیال ہے کہ رتھ

۱۱، ۱۲ آدمیوں کے بیٹھنے کے لئے ہوتی تھی۔ ۲۰ بیسے تا چوبیس (شرح) نزد بعض

ہاکرہ دشمن کے ہاتھ نہ چڑھ جاتے (شرح)

اُسے نشیبی زمین اور کھلے میدان میں لڑنے، دھوکے کے حملوں اور مورچوں میں بیٹھ کر لڑنے یا اونچائی سے لڑنے اور دن اور رات کی لڑائی کے سب گرو معلوم ہوں گے اور ان کی قواعد کرائی جاتی چاہیئے۔ اسے یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ فوج جنگی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے کس جنگ تیار ہے۔

تمام فوج کی کیفیت کو نظر میں رکھنے والا اور تمام ہتھیاروں کے استعمال میں ماہر ہاتھیوں، گھوڑوں اور رتھوں کو جنگی حالت میں فی الفور آگے بڑھانے اور بڑھنے کے لئے تیار رکھنے کا اہل سپہ سالار حسب ضرورت آگے بڑھنے یا پیچھے ہٹنے کا حکم دے گا۔

اسے یہ بھی معلوم ہو گا کہ کونسا میدان اس کی فوج کے لڑنے کے لئے زیادہ مفید اور کونسا وقت زیادہ موزوں ہے۔ دشمن کی فوج کتنی ہے، اس میں تفرقہ کیونکر ڈالا جاسکتا ہے۔ اپنی بکھری ہوئی فوج کو کیونکر یکجا کیا جائے، دشمن کی اکٹھی فوج کو کیونکر تتر بتر کیا جائے، قلعے پر کیسے دھاوا بولا جائے اور کس وقت عمومی یلغار کی جائے۔

\* وہ اپنی فوج کے نظم و ضبط پر سختی سے نظر رکھے گا جو نہ صرف مارش کرنے یا پڑاؤ کرنے کے وقت، بلکہ عین لڑائی میں بھی قائم رہنا چاہیئے، اور اپنے فوجی دستوں کی شناخت کے لئے قرنا، تختوں اور جھنڈوں سے کام لے گا۔

### جنرل ۳۲: راہداری کے پروانوں اور چمپا گاہوں کے نگران

پاسپورٹ کا افسر ایک ماش نی پاسپورٹ کے حساب سے راہداری کے پروانے جاری کرے گا۔ جسے یہ پروانہ دیا جائے وہ آزادی سے ملک سے باہر جاسکے گا یا ملک میں داخل ہو سکے گا۔ جو ملکی آدمی بغیر پروانے کے ملک سے باہر جانے یا واپس آئے اس پر ۱۳ اپن جرمانہ کیا جائے کوئی غیر ملکی اگر بلا اجازت در آئے

طاغیر ولا۔ اپنی فوج کو خبردار کرنے کے لئے چڑھائی کرنے کو منع کرنے یا

دھاوا بولنے کے لئے باجے جھنڈے اور بیرقوں سے کام لے گا (ج)

تو اس پر دگنا جرمانہ ہو گا۔ چراکابوں کا منتظم راہداری کے پروانوں کی جانچ پڑتال کرے گا۔ خطرناک مقامات کے نیچے نیچے میں چراکابھی کھول دی جائیگی۔ دلدلیوں کو چوروں، ہاتھیوں اور دوسرے درندوں سے پاک کر دیا جائے گا۔ بھڑ زمینوں پر تالاب، سرسئی اور کنوئیں بنائے جائیں گے اور باغ لگائے جائیں گے اور مچھ بنی کی جائے گی۔

شکاری اپنے کتوں کے ساتھ جنگلوں کا جائزہ لیں۔ چوروں یا دشمن کو آنا دیکھیں تو جھاڑیوں میں چھپ جائیں یا درختوں پر چڑھ جائیں اور ناقوس بجائیں اور ڈھول پیس۔ دشمنوں یا قبائل کی نقل و حرکت کی اطلاع سرکاری کمپنوں کے ذریعے بھجوائیں جن کے گلے میں پرچیاں بندھی ہوں یا جستہ جستہ مقامات پر آگ جلا کر اور دھواں اڑا کر۔

منتظم کا فرض ہو گا کہ قیمتی لکڑی اور ہاتھیوں کے خبیگ کی حفاظت کرے، مڑکوں کو درست حالت میں رکھے، چوروں کو کپڑے، تجارتی مال کو راتے کا تحفظ مہیا کرے، کالیوں کی حفاظت کرے اور لوگوں کو آمد و رفت کی سہولت بہم پہنچائے۔

### جزو ۳۵ : مالیانہ وصول کرنے والے محصلین

ریاست کو چار انتظامی حلقوں میں تقسیم کر کے اور کاتوں کو اعلیٰ درمیانی اور ادنیٰ درجوں میں بانٹنے کے بعد متعلقہ افسرانہیں حسب ذیل خانوں میں رکھے گا: وہ جو ٹیکس سے متبر ہیں، وہ جو فوجی جوان مہیا کرتے ہیں، وہ جو اپنا مالیانہ غلے مویشی، سونے یا خام مال کی شکل میں ادا کرتے ہیں، اور وہ جو ٹیکس کے بدلے مفت مزدور اور دودھ مکھن وغیرہ پیش کرتے ہیں۔ گویا (دیباقی محاسب) کلکٹر کے حسب ہدایت پانچ یا دس کاتوں کا

مال غائب یا غیر آباد زمینوں سے ملے دے گا

حساب رکھے گا۔

وہ گانوں کی حد بندی کر کے قطعہ زمین کی نشاندہی کرے گا یعنی مزدور غیر مزدور، میدانی، سیراب، یاغ، ترکاری کا کھیت، بارڑ، خنبگل، قربان گاہ، دیول، آبپاشی کا منبع، شمشان، منگرخانہ، پیادو، یا ترہ چراگاہ، سڑک، اور اسس لحاظ سے مختلف بستیوں، کھیتوں، خنبگلوں اور سڑکوں کی حد بندی کر کے رجسٹریشن، ہیڈ، فروخت، وقف اور معافی دی ہوئی زمینوں کا اندراج کرے گا۔

اس طرح مکانوں پر ٹیکس دہندہ اور غیر ٹیکس دہندہ کے لحاظ سے نمبر ڈال کر، وہ نہ صرف چاروں جاتیوں کی کل آبادی کی تعداد لکھے گا بلکہ ٹھیک ٹھیک یادداشت رکھے گا کہ کتنے کاشت کار ہیں۔ کتنے گوالے، ناچر، کاریگر، مزدور، داس، نیز کتنے دوٹانگوں والے جانور ہیں، کتنے چوپائے اور یہ کہ ہر مکان سے، کتنا سونا، بیگرا، ٹیکس اور جرمانے وصول کئے جاسکتے ہیں۔ وہ ہر مکان کے جوان اور بوڑھے لوگوں کی بھی گنتی رکھے گا اور ان کے سابقہ حالات پیشہ آمدنی اور خرچہ کا بھی اندازہ لگائے گا۔

اسی طرح ”سٹھانک“ (ضلع کا افسر) ریاست کے ایک چوتھائی علاقے کا حساب رکھے گا۔

ان مقامات پر جو گوپ یا سٹھانک کے حلقہ کاری میں ہوں، کلکٹر جنرل یا تحصیل اعلیٰ خصوصی کمشنر بھیجا کرے گا۔ جو نہ صرف وہی اور ضلعی افسروں کے محلے اور ان کی کارکردگی اور طریقہ کار کا معائنہ کریں گے بلکہ خصوصی مذہبی ٹیکس (دہلی) بھی وصول کریں گے یا

کلکٹر جنرل بعض لوگوں کو گھریلو باشندوں کے بھیس میں اس بات کو ٹوہ کے لئے مقرر کرے گا کہ حسابات جو تیار کئے گئے ہیں کس حد تک درست

ہے۔ وہ بغایا جات بھی سمجھتے وصول کریں گے اور با اثر مگر بد دیانت افسروں کو سزا بھی دیں گے (شرح)



ہیں۔ وہ آدمیوں اور جانوروں کی صبح صبح تعداد کی بھی پڑتال کریں گے۔ اور ہر کنبے کی آمدنی اور خرچ کو بھی تحقیق کریں گے۔ وہ یہ بھی پتہ لگائیں گے کہ لوگ کس لئے ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر آتے جاتے ہیں، ان میں کون مشتبہ یا بدکردار مرد یا عورتیں ہیں اور غیر ملکی مجر تو نہیں۔

اس طرح دوسرے مجر جو بیوپاریوں کے بھیس میں ہوں گے، وہ سرکاری مال تجارت کی مقدار اور قیمت کی بابت تحقیق کریں گے، جیسے کہ دھاتیں، باغوں، جنگلوں اور کھیتوں کی پیداوار یا مصنوعات۔

جویر مئی مصنوعات خشکی یا پانی کے راستے سے آئیں، قیمتی ہوں یا معمولی، ان کی بابت یہ تحقیق کرنا ہوگا کہ کتنی چنگی دی گئی، کتنا سڑک کا ٹیکس دیا گیا، کتنا بار برداری کا محصول دیا، کتنا فوجی ٹیکس دیا، کتنا کشتی کا کرایہ اور آبا پے مقررہ ٹیکس (جو تاجروں کے ذمہ ہوتا ہے)، وصول ہوا ہے یا نہیں۔ نیز یہ کہ انہوں نے اپنی خورد و نوش پر کیا خرچ کیا اور مال کو گوداموں میں رکھوانے پر کتنا خرچ کیا۔

اس طرح فقیروں کے بھیس میں جو مجر ہوں گے وہ کلکٹر جنرل کے حکم کے مطابق دریافت کریں گے کہ کاشت کار، گولے، بیوپاری اور محکموں کے افسران کیا جائز ناجائز کارروائیاں کر رہے ہیں۔

جہاں قربان گاہیں بنی ہوئی ہیں یا جہاں سڑکیں آکر ملتیں ہیں، نیز پرانے کھنڈروں، تالابوں، دریاؤں، ایشان کے گھاٹوں، باتراؤں اور خانقاہوں کے پاس، ریتیلے علاقوں میں، پہاڑوں میں، گھنے جنگلوں میں، بعض مجر پرانے دھاڑی چوروں کے بھیس میں اپنے چیلوں کے ساتھ مل کر اصل چوروں کی نقل و حرکت کا پتہ لگائیں گے اور دشمنوں اور مرکزوں پر بھی نظر رکھیں گے۔

\* چنانچہ کلکٹر جنرل محنت اور تندی کے ساتھ ریاست کے معاملات کی طرف دھیان دے گا۔ اور اس کے ماتحت جو مجری کے مختلف شعبے ہوں گے وہ بھی اپنے اپنے غمے کے ساتھ پوری توجہ سے اپنے کام کریں گے۔

## جزو ۲۶ : حاکم شہر کے فرائض <sup>۱۸۲</sup>

ملکٹر جنرل کی طرح شہر کا منتظم بھی، راجدھانی کے انتظام کا ذمہ دار ہوگا۔ یہاں ایک ”گوپ“ کے ذمہ دس، بیس یا چالیس گھر ہوں گے۔ وہ ہر گھر کے مرد و زن کی ذات، گوشت، نام، پیشے نیز آمد و خرچ سے واقف ہوگا۔

اس طرح شہر کے ”ستھانک“ شہر کے چار علاقوں کے معاملات کے ذمہ دار ہوں گے۔ دھرم شالہ کے منتظم ”گوپ“ یا ستھانک کو اطلاع دیں گے کہ ان کے پاس کون غیر دھرم آدمی پارٹنڈ یا مسافر آکر ٹھہرا ہے وہ سنیا سیوں اور ویدوں کے پندتوں کو بھی اسی صورت میں ٹھہرائیں گے کہ ان کے بارے میں اطمینان ہو۔ کاری گرو وغیرہ اپنی ذمہ داری پر انہیں اپنے پاس ٹھہرا سکتے ہیں۔ تاجرا ایسے لوگوں کی بابت رپورٹ کریں گے جو ممنوع جگہوں پر مال بیچیں یا ایسا مال بیچیں جو ان کا اپنا نہ ہو۔ شراب کشید کرنے، پکا ہوا گوشت اور چاول بیچنے والے اور طوائفیں دوسرے لوگوں کو اپنے پاس اسی صورت میں ٹھہرا سکتے ہیں کہ انہیں اچھی طرح جانتے ہوں۔ یہ لوگ (کھان وغیرہ) ایسے لوگوں کی بابت اطلاع دیں جو زیادہ خرچ یا احمقانہ دلیری کا مظاہرہ کریں اور خطرناک کاموں میں پڑیں۔

کوئی معالج جو خفیہ طور پر کسی ایسے شخص کا علاج کرے جو کسی پھوڑے میں مبتلا ہو یا جسے بڑی غذا کھالینے یا زیادہ پی لینے سے بدبستی ہوگئی ہو تو اور اس مکان کا مالک جہاں علاج ہوا۔ دونوں اسی صورت میں سزا سے بچ سکیں گے کہ واقعے کی رپورٹ گوپ یا ستھانک کو پہنچا دیں ورنہ دونوں مریض کے ساتھ ہی ساتھ ماموڈ ہوں گے۔

گھر والے اجنبی لوگوں کے آنے اور جانے کی رپورٹ بھیجیں، ورنہ اس رات کو جو بھی چوری کی واردات ہوگی وہ اس کے جوابدہ ہوں گے اور اگر واردات نہ بھی ہوئی تو ان پر اطلاع نہ دینے کا تین پن جرمانہ ضرور ہوگا۔

۔ ما بدھ جکشو (شرح)

بڑی سڑکوں یا پکنڈ ٹریوں پر چلنے والے مسافر کسی ایسے شخص کو دیکھیں جو کسی پھوڑے یا زخم میں مبتلا ہو یا جس کے پاس مہلک ہتھیار ہوں یا بہت بوجھ اٹھانے سے تھکا ماندہ ہو یا چھپنے ڈکینے کی کوشش کر رہا ہو، یا بہت زیادہ بے بند رہا ہو یا بہت دُور سے تھکا ہارا چلا آ رہا ہو یا ان مقامات پر جیسے شہر یا شہر کے مضافات یا دیول یا ترائیں یا مرگھٹ بالکل انجانا ہو تو اسے پکڑ لیں۔

مجر بھی خالی مکانوں، کارخانوں، گھروں اور شراب خانوں، پکا ہوا گوشت پاول پیچھے والے مٹی یا مٹی کے گھروں، جوئے خانوں اور سادھوؤں کی گھاٹوں میں مشتبہ لوگوں کی ٹوہنگائی گئے۔

دن کے دور درمیانی پہروں میں جو گرمیوں میں ۴ مساوی حصوں میں تقسیم کئے جاتے تھے، آگ جلانے کی ممانعت ہو گئی، ان اوقات میں آگ سلکانے والے پر پل پنجرہ مانہ ہو گا۔ گھر والے کھانا اپنے گھروں کے باہر پکا سکتے ہیں اگر کسی گھر والے کے پاس ۵ بانٹیاں، ایک کبھڑ، ایک درون، ایک پٹھی، ایک کھلاڑی، ایک چھانچ، ایک کُندے دار چھڑا، جیسی کہ باقی کو بیگانے کے لئے ہوتی ہے، ایک پنچا اور چپڑے کا تھیلا نہ ہو تو اس پر پل پنجرہ مانہ کیا جائیگا۔ شہر کا ممانظ چھپر (ک: چھونس سے ڈھکی ہوئی جگہ) اکھڑ دارے گلہ جن لوگوں کا آگ سے کام رہتا ہے وہ سب ایک ہی علاقے میں مل کر رہیں گے۔ ہر گھر والا رات کو اپنے دروازے پر موجود رہے گا۔ پانی کے بھرے ہوئے گھڑے ہزاروں کی تعداد میں اور ایک سیدھ میں نہ کہ بے قاعدہ سڑکوں اور چوراہوں پر اور سرکاری عمارات کے سامنے رکھے رہیں گے۔

۱۔ پانی کے برتن کا نام (شرح) پانی کی مانند جو ہر دروازے پر رکھی ہوئی تھی (شرح) پل کڑیاں اکھاڑنے کے لئے (شرح) بے دھواں اڑاتے کے لئے (شرح) ۵۔ دروازوں کے پٹ چوکھٹ وغیرہ اکھڑنے کے لئے (شرح) ملا گھاس چھونس ہٹانے کے لئے (شرح) ۶۔ مال خانہ، باقی خانہ، اصطبل وغیرہ (شرح)

اگر کوئی گھر مالک آگ لگنے پر بچانے نہ کرے دہلے خواہ کچھ بھی جل رہا ہو تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ ۱۵ اور کرایہ دار ہو تو اس پر ۶ پن جرمانہ کوئی ملا پروائی سے (کسی مکان کو) آگ لگا دے تو اس پر ۵ پن جرمانہ ہوگا۔ لیکن اگر کوئی جان بوجھ کر آگ لگائے تو اسے آگ میں بھونک دیا جائے۔  
کوئی سڑک پر کوڑا پھینکے تو اس پر ۱ پن جرمانہ کوئی سڑک پر پانی یا کچر پھیلائے تو ۱ پن جرمانہ اور کوئی شاہی سواری کی سڑک پر یہ حرکتیں کرے تو اس پر دگن جرمانہ۔

جو کوئی یا ترواؤں پر یا حوض یا مندر یا سرکاری عمارت میں بول دہرا کرے تو اس پر ایک پن سے لے کر جرم کی نوعیت کے لحاظ سے خاطر خواہ جرمانہ کیا جائے لیکن اگر کسی دوا کے اثر یا مرض کی وجہ سے ایسا ہو جائے تو کوئی سزا نہیں ہوگی۔

کوئی شخص شہر کے اندر کسی مرے ہوئے جانور مثلاً بلی، کتا، نیولا، سانپ وغیرہ کا ڈھانچہ پھینک دے تو اس پر تین پن جرمانہ اور اگر گدھے، اونٹ، خچر یا مویشی کی لاش ہو تو ۶ پن اور انسانی لاش ہو تو ۵ پن جرمانہ کیا جائے۔  
اگر کوئی ارٹھی شہر کے باہر مقررہ دروازے اور مقررہ راستے کے علاوہ اور طرف سے لے جاتی جائے تو پہلے درجے کی سزا دی جائے۔ اور اس دروازے کے محافطوں پر ۲ پن جرمانہ، اگر کوئی میت قبرستان یا شمشان کے علاوہ کہیں پھونکی یا دفن کی جائے تو ۱۲ پن جرمانہ ہوگا۔ دن چھینے کے چھ نکلے (۲ گھنٹے) بعد سے لے کر دن نکلنے سے ۶ نکلے پہلے تک لوگوں کو چلنے پھرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ ان اوقات کا اعلان شنگھ چھونک کر کیا جائے گا۔

شنگھ پھینکنے کے بعد جو کوئی سرکاری عمارتوں کے آس پاس پہلے یا آخری پیام، رتین گھنٹے، کے دوران میں چلتا پھرتا پایا گیا۔ اس پر سو پن جرمانہ ہوگا اور اگر بیچ کے عرصے میں پایا گیا تو دگن جرمانہ اور اگر کوئی (شاہی قلعے) کے باہر چلتا پھرتا

دیکھا گیا تو چوگنا جرمانہ کیا جائے گا۔

کوئی شخص کسی مجذومہ حالات میں جرم کرتا ہوا پکڑا جائے تو اس سے پوچھ گچھ کی جائے کوئی سرکاری عمارت کے آس پاس پھر رہا ہو یا شہر سیناہ کے مورچوں پر چڑھنے کی کوشش کرے تو اس کو درمیانے درجے کی سزا دی جائے۔

جو لوگ زچہ خانے یا علاج کے سلسلے میں رات کو باہر نکلیں، یا میت کو قبرستان یا مرگھٹ لے جانے کے لئے یا جو لوگ روشنی لے کر نکلیں، یا وہ جو شہر کے حکم سے ملاقات کے لئے جائیں یا کسی بھگ کی آواز کا سبب معلوم کرنے کے لئے باہر آئیں یا آگ بجھانے کے لئے دوڑیں یا جس کے پاس پروانہ یا اجازت نامہ ہو وہ گرفتار نہیں کئے جائیں گے۔

جن راتوں کو باہر نکلنے کی آزادی ہوتی ہے ان میں بھی جو لوگ بھیس بدل کر نکلیں یا ممنوعہ راستوں سے جائیں یا ڈنڈے یا ہتھیار لے کر طہیں انہیں ان کے جرم کی مناسبت سے سزا دی جائے وہ چوکیدار جو کسی ایسے شخص کو روکیں جسے نہیں روکنا چاہیے یا اس کو نہ روکیں جسے روکنا چاہیے، ان پر اس سے دُعا جرمانہ کیا جائے جو مجرمانہ نقل و حرکت کے لئے مقرر ہے، اگر کوئی چوکیدار کسی داسی سے جنسی ملاپ کرے، اسے انڈیا کی سزا دی جائے، کسی آزاد عورت سے کرے تو درمیانہ سزا، اور ایسی عورت سے کرے جسے ممنوعہ نقل و حرکت کی بنا پر روکا گیا ہو تو انتہائی سزا اور اگر کسی اعلیٰ نسب کی عورت کے ساتھ کرے تو اسے موت کی سزا دی جائے۔

اگر شہر کا حکم راجہ کو ان وارداتوں کی اطلاع نہیں کرتا جو رات کو رونما ہوتی ہوں یا اپنے فرائض کی ادائیگی میں غفلت کرتا ہے تو اسے جرم کی سنگینی کے مطابق سزا دی جائے گی وہ روزانہ پانی کے ذخائر، سڑکوں، سڑنگوں، قلعوں، قلوں کی تفصیل اور دفاعی تنصیبات کا معائنہ کرے گا، وہ ایسی تمام اشیاء کو اپنے

مل بھل کی آواز یا ایسا تاشا دیکھتے ہیں کی سرکاری طور پر اجازت دی گئی ہو (مشرح)

پاس امانت رکھے گا جو لوگوں سے گم ہو گئی ہوں یا جو وہ معقول گئے ہوں یا پچھے  
 چھوڑ گئے ہوں۔

اُن دنوں میں جو راجہ کے جنم کے ستارے سے منسوب ہیں، تیز چاند  
 رات کو ایسے قیدی جو نو عمر یا بوڑھے یا بیمار یا محتاج ہوں، جیل خانے سے رہا  
 کر دیئے جائیں گے اور وہ بھی جو نیک مزاج کے ہوں یا جنہوں نے معقول فدیہ دیکر  
 باقی پانے کا معاہدہ کیا ہو۔

✽ دن میں ایک بار یا ہر پانچویں رات کو ایسے قیدی جیل سے باہر کر دیئے  
 جائیں جنہوں نے محنت سے کام کیا ہو یا جنہیں بہت کوڑے لگائے گئے ہوں یا  
 جو معقول فدیہ سونے کی شکل میں ادا کریں۔

اور اس کے ساتھ تمام ہوا باب دوم بعنوان عمال حکومت کے فرائض۔

## متعلق بہ قانون

جنڈا :- معاہدوں کے مسودات کا خاکہ قانونی مناقشات

سنگرمین درون مکھ اور سٹھیا نیہ شہروں میں نیز ان مقامات پر جو اضلاع کے سنگم پر ہوں، تین ارکان جو دھرم شاستر سے واقف ہوں نیز تین سرکاری ذریعہ (اماتی) قانونی نظم و نسق کے ذمہ دار ہوں گے۔

قانونی اور غیر قانونی کاروائیاں : وہ ایسے معاہدات کو کالعدم قرار دیں گے جو تنہائی میں کئے گئے ہوں۔ گھروں کے اندر پٹے پائے ہوں۔ رات کے اندھیرے میں ہوئے ہوں یا دیوان جنگل میں ہوئے ہوں، خفیہ طور سے ہوئے ہوں یا دھوکے سے کئے گئے ہوں۔

مجوز اور اس کے معادن کو ابتدائی سزا دی جائے گی۔ گواہان (شروتر: رضا کار سامع: گواہ) میں سے ہر ایک پر اس سے نصیب جرم نہ ہوگا، اور معاہدہ قبول کرنے والا اپنا نقصان خود بھگتے گا۔

لیکن جو معاہدات علی الاعلان ہوئے ہوں اور کسی لحاظ سے مذموم نہ ہوں جائز سمجھے جائیں گے۔ ایسے معاہدات جن کا تعلق وراثت کی تقسیم سے ہو۔ مہر شدہ یا غیر مہر شدہ امانتوں سے ہو یا عقد و مناکحت سے، یا ایسی عورتوں سے جو بیچارہ ہوں اور گھر سے نہ نکل سکتی ہوں، یا ایسے افراد سے جن کی بابت علم ہو کہ وہ فائز الغفل ہیں (گواہ: بیچارہ جو فائز الغفل نہ ہوں) جائز تصور ہوں گے خواہ گھر کے اندر کئے گئے ہوں۔

ڈیوٹی، یکیلی (duel) بیاہ یا شاہی فرمان کی تعمیل سے تعلق رکھنے

والی کاروائیاں، نیز وہ معاہدات جو ایسے لوگوں نے کئے ہوں جو عموماً اپنا کام رات

میں کرنا چاہتے ہیں۔ دوم نزاع قدیم زمان میں بھی جن کو تقسیم کہا جاتا تھا۔ دیکھیے Maina

ک Ancient Law باب اول - شہ مقابلہ ہو بہر ہیبت اور کاتابین - ناروا : ۳۴۱

کے پہلے حصے میں کہتے ہیں، وہ جائز ہونگے خواہ ملاقات کے وقت کھڑے ہو جائیں۔  
جنگلوں میں بود و باش رکھتے ہیں، خواہ تاجروں، چرواہوں، سنیا سبوں، شکاریوں  
کی حیثیت سے یا جاسوس کے لئے، ان کے معاہدات بھی خواہ جنگل میں ہوئے ہوں  
جائز قرار پائیں گے۔

دوسرے حصے کے معاہدات میں سے مرنے والے قابل قبول ہوں گے جو جاسوس  
نے کئے ہوں۔

جو معاہدہ کسی جماعت کے ارکان نے آپس میں کیا ہو وہ بھی جائز ہو گا ہر چند  
کہ انہی طور پر کیا گیا ہو۔ ان کے علاوہ دینی جو استثنائے درج کئے گئے، ایسے تمام  
دوسرے معاہدات غیر قانونی ہوں گے۔ اسی طرح وہ معاہدے بھی جو کوئی ایسا شخص  
کرے جو خود مختار یا مجاز نہ ہو، مثلاً کسی باپ کی ماں، بیٹا، باپ جس کا بیٹا موجود  
ہو، برادری سے خارج کیا ہوا بھائی، سب سے چھوٹا بھائی، مشترک خاندان کے  
ارکان، میری جس کا شوہر موجود ہو یا بیٹا، غلام، کرائے کا مزدور، کوئی فرد جو بہت  
کم عمر یا بہت ضعیف ہو اور کارروائی کے ناقابل، سزا یافتہ، اپاہج یا معذور،  
بیچارہ شخص کے کئے ہوئے معاہدے لیکن اگر وہ مجاز تھا تو صورت حال مختلف ہوگی۔

اشخاص مجاز کے معاہدات بھی اس صورت میں غیر قانونی ہو جائیں گے کہ شخص  
مجاز معاہدے کے وقت بھڑکایا گیا ہو یا پریشان ہو یا نشے میں ہو یا فاجر العقل رہا ہو  
یا سزا یافتہ ہو۔ ان سب صورتوں میں مجوز اس کا معاون اور گواہان ہر ایک پر مقرر  
جرمانہ عائد ہو گا۔

اگر کوئی معاہدہ کسی شخص نے بذات خود اپنے ذریعے یا جماعت کے لوگوں  
کے ساتھ مناسب مقام اور مناسب وقت پر کیا ہو تو وہ جائز ہو گا، بشرطیکہ  
مقابلے کی کیفیت، نوعیت، تفصیل اور دیگر متعلقہ امور یا وثوق ہوں۔

کئی معاہدات میں سے جو کسی فرد واحد نے کئے ہوں، آرڈر، دغا، ہنڈی  
سے مراد ہے۔ (ج) اور مفرضات، کو چھوڑ کر اس سلسلے کا آخری معاہدہ یا وثوق سمجھا



ہائے گائیہ تقابیان معاہدات کے جلیپنے کا۔

**مقدمہ:** (غزوری اندراجات یعنی) سال، موسم، مہینہ، پندرہواڑا، تاریخ  
دستاویز کی نوعیت، مقام، قرضے کی رقم، نیرمدی و مدعا علیہ دونوں کے وطن، سکونت  
ذات، اگوت نام کی تحریر کے بعد، جبکہ مدعی و مدعا علیہ دونوں دعویٰ اور جواب دہی  
کے اہل ہیں، فریقین کے بیانات اسی ترتیب سے لکھے جائیں گے جو معاملے کی نوعیت  
کا تقاضا ہو۔ پیران بیانات کا غائر جائزہ لیا جائے گا۔

**”پروکت“ کا جرم:** اگر سکرٹریز بحث کو چھوڑ کر فریقین میں سے کوئی بھی دوسرے  
معاملے کو زیر بحث لائے۔ اپنے بیان کو تبدیل کرے، کسی تیسرے فریق کی رائے لینے پر اصرار  
کرے حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہ ہو، اصل معاملے پر بات شروع کر کے اسے کہیں کا  
کہیں لے جائے یا ایک دم چپ ہو جائے۔ حالانکہ اس سے بات جاری رکھنے کے لئے  
کہا جائے۔ اپنے ہی مزاح کردہ قضیے کے علاوہ کوئی دوسرا قضیہ لے بیٹھے، اپنے بیان  
کو واپس لے، خود اپنے گواہوں کے بیان سے اختلاف کرے، یا اپنے گواہوں کے ساتھ  
علینہ کی میں بات چیت کرے جبکہ نہیں کرنی چاہیے تو وہ پردکٹا کے جرم کا مرتکب ہو گا۔  
**پروکت کی سزا:** پردکٹائے ارتکاب پر زرمطالبہ سے پانچ گنا جرمانہ عائد ہو گا۔  
اور بلا ثبوت، مہٹ دہری سے کام لینے پر دس گنا رک : (۱۰ اور ہل)

**گواہوں کی فیس:** گواہ کی فیس ۸ روپے ہو گی۔ اس کے علاوہ زیر دعویٰ  
کے تناسب سے (رک : اشیار کی قیمت کے لحاظ سے) بھی کوئی رقم گواہوں کے  
لئے ان کے اخراجات کی تلافی کے طور پر مقرر کی جاسکتی ہے۔ دونوں اخراجات  
بارنے والے فریق کے ذمہ ڈالے جائیں گے۔

**یٹکی مبارزہ (duel):** ”دعویٰ بحواب دعویٰ، ڈکیٹی (دریو پاروں)

لے یا گنیہ ملک ۲۳، ۲۴ ”معاہدہ غزور پر بیان دیتے دیتے وہ کوئی غیر متعلق یا فصول بات لے

بیٹھے“ غلط طرہ شاستر ۲۴۵ رائی لائبریری سیونگ سکھ ناتھ ۱، ۲۴، ۵۶، ۹۰، سزا:

۵۳-۵۵۸ دیکھئے فٹے نوٹ باب دہم وینر دہم۔ نامل اور ملیام زبانوں کی شرحوں میں

”پہنچ جہ“ کا مطلب ”یا یا لگیا“ ”دس بندہ“ کا ہل۔

کے باہمی معاملات یا تجارتی اداروں کے قصصوں کے علاوہ، مدعا علیہ مدعی کے خلاف کوئی دعویٰ جواباً دائر نہیں کرے گا۔

**التواہر سماعت** : مدعا علیہ کی جوابدہی کے فوراً بعد مدعی جواب البجواب پیش کرے گا ورنہ وہ بھی پروکٹا کے جرم کا مرتکب ہوگا، کیونکہ مدعی کو قصے کے اصل عوامل کا علم ہوتا ہے لیکن مدعا علیہ فوری جواب کا پابند نہیں۔ اسے جواب دعویٰ پیش کرنے کے بعد تین یا سات راتوں کی مہلت دی جائے اگر وہ اس مدت میں جواب دینے کے لئے تیار نہ ہو تو اس پر ۳ سے ۱۲ پن تک جرمانہ کیا جائے گا اور اگر تین پندرہ سو روپے کے بعد جواب نہ دے تو اس پر پروکٹا کا الزام آئے گا اور مقررہ جرمانہ لگے گا اور مدعی کو مدعا علیہ کی املاک میں سے زر دعویٰ وصول کرنے کی اجازت ہوگی لیکن اگر مدعی صرف احسان کا بدلہ چاہے تو کوئی ڈگری نہیں دی جائے گی۔

بہی سزا اس مدعا علیہ کے لئے بھی ہے جو ہار جائے۔

اگر مدعی فوری ہو جائے تو وہ پروکٹا کا مرتکب گردانا جائے گا۔ اگر وہ کوئی مترقی یا علیل فریق کے خلاف دعویٰ ثابت نہ کر سکے تو وہ جرمانہ بھی دے گا اور مدعا علیہ کے حکم پر (غلام کی طرح) کام بھی کرے۔ جیسا کہ گواہان طے کریں۔ اگر وہ اپنا دعویٰ ثابت کر دے تو اس املاک کا قبضہ لے سکتا ہے جو اس کے پاس گروہ رکھی گئی تھی اگر وہ برہمن نہ ہو تو، دعویٰ ثابت نہ کر سکنے کی صورت میں وہ رسوم ادا کرے جو بھرتوں کو بھگانے کے لئے کی جاتی ہیں۔ چاروں جاتیوں کے مقررہ فرائض اور چاروں طریق

---

لے یا گنہ مالک ۱۴۹۲؛ متن ۵۵، ۸ سے آزدہ اور املا کے بدلے جو اسے دی گئی ہو گیروا، اگر یا ہم صلح ہو جائے۔

سکھ کیرو مالکی عبارت خامی مختلف ہے۔ ساری املاک میں سے بھی اگر دعویٰ چکایا نہ جائے تو زندگی کے لئے لازم ثبات البیت، خوراک، برتن، بستر وغیرہ کو نہیں چھوڑا جائے گا۔ اگر مدعا علیہ ہی ظالم ثابت نہ ہو تو اسے جوابدہی کے لئے دس روپہ مہلت نہ دی جائے بلکہ فوراً ہی مذکورہ بالا تعزیر لکھی جائے۔ مدعا علیہ دوران مقدمہ میں قوت ہو جائے تو گواہوں کی شہادت کے بموجب عدالت مدعی سے دس روپہ

کی مذہبی زندگی کا حامی و نگراں اور دھرمول کا رکھوالا ہونے کی بنا پر راجہ ہی انصاف کا سرچشمہ ہے۔ مقدس قانون و دھرم شہادت، نظیر اور راجاؤں کے فرامین یہ چار انصاف کے ستون ہیں۔ ان میں سے موخر الذکر اس سے پچھلے کی نسبت فائق ہے کہ دھرم ابدی سچائی ہے جس کا دنیا میں بول بالا ہے۔

شہادت گواہ مہیا کرتے ہیں۔ چرتر تاریخ ہے جو عام روایت میں ملتی ہے، اور راجہ کا حکم ”شاسن“ ہے۔

چونکہ راجہ کا فرض رعیت کو انصاف کے ذریعے تحفظ دینا ہے، وہ اس کی بجا آوری پر جنت میں جائے گا، جو رعیت کو تحفظ نہیں دیتا اور سماجی نظام کو الٹ پلٹ کرتا ہے وہ ناختی گدی پر بیٹھتا ہے۔

قوت اور صرف قوت جسے راجہ بے لاگ اور جرم کے تناسب سے اپنی اولاد اور اپنے دشمن پر یکساں استعمال کرے، اس کی زندگی اور عاقبت کو سنوار سکتی ہے۔

وہ راجہ جو انصاف کو قانون (دھرم) شہادت، روایت سابقہ فرامین شاہی کے مطابق جو اس کا چوتھا ستون ہیں، قائم کرتا ہے، وہ چار دانگ عالم پر راج کرے گا۔

جب کبھی روایت اور دھرم میں عدم مطابقت نظر آئے یا شہادت اور دھرم ایک دوسرے سے متصادم ہوں، تو مسئلہ دھرم کی رستے سے ہو گا۔

لیکن جب کبھی مقدس قانون (شاستر) عقل سے ٹکرائے (دھرم بانیہ) = راجہ کا قانون (تو عقل کو برتری حاصل ہوگی، کیوں کہ وہاں اصل حق و جس پر مقدس قانون مبنی ہے) موجود نہ ہوگا (ک) ایسی صورت میں حق معتبر نہیں رہتا۔

✽ محض اپنے دعوے پر اڑنا بے معنی ہے۔ چھان بین، دیانت، شہادت،

(سلسلہ)  
لے کر اس سے کام بھی لے۔ مقررہ وقت میں اسے اپنے اختیاریں رکھے اس سے بیک بھلائی کے کام لے سکتے ہیں  
برہمن ہوتا ہے یہ کام ذکر لے جائیں (نظام ح) شاکھ، بھریں لے انگریزی میں ”چرتر“  
کا ترجمہ history کیا گیا ہے۔ ہندی میں چرتر ہی لکھا گیا ہے جس کا اصل مفہوم نظیر یا روایت ہے۔

اور حلف، انہی کے ذریعے کوئی خلیق کا میاب ہو سکتا ہے۔ اگر گواہوں کے بیانات یا راجہ کے خفیہ ذرائع سے کوئی خلیق جھوٹا ثابت ہو تو ڈگری اسکے خلاف ہوگی رک؛ کوئی مجرم حافظ کے قبضے سے بھاگ نکلے تو فیصلہ اس کے خلاف ہوگا۔

جنڈو ۲۔ ازدواج، ازدواجی ذمہ داریاں، عورت کی املاک سارے جگرے شادی سے شروع ہوتے ہیں۔ رک؛ سارے معاملات شادی سے شروع ہوتے ہیں۔ ج کسی لڑکی کو بناستوار کر لیا جانا "براہم" بیاہ کہلاتا ہے بشرک طور پر (میاں بیوی) مقدس عورت بجالائیں تو اسے پراجا بہت بیاہ کہتے ہیں۔ کسی کنیا کو دو گنہوں کے عوض بیاہنا "آرش" بیاہ کہلاتا ہے، کسی بچاری کو قائم مقام بنا کر کنیا کو دیوتا کی بھینٹ چڑھایا جائے تو اسے "دیو بیاہ" کہتے ہیں۔ کسی کنیا کا اپنی مرضی سے کسی مرد سے ملاپ کر لینا "گانہ ہرو" بیاہ کہلاتا ہے۔ کسی کنیا کو بہت سال لے کر بیاہنا "آشر" بیاہ ہے۔ کسی کنیا کو اغوا کر لینا رکشہ کہلاتا ہے۔ کسی کنیا کو سوتے میں یا نشے میں بھگانے جانا "پیشاچ" کہلاتا ہے۔

ان میں سے پہلی چار صورتیں موروثی روایت ہیں اور لڑکی کا باپ منظور کر لے تو جائز سمجھی جاتی ہے۔ باقی کے لئے باپ اور ماں دونوں کی شہادی ضروری ہے، کیونکہ وہی محکمہ لڑکی کے بدلے دھن وصول کرتے ہیں جو شوہر ادا کرتا ہے۔ ماں باپ میں سے کوئی موجود نہ ہو تو اس کا وارث دھن وصول کرے گا اور دونوں مر چکے ہوں تو لڑکی خود وصول کرے گی۔ ہر قسم کا بیاہ جائز ہے بشرطیکہ متعلقہ خلیق راضی ہوں۔

**استری دھن؛** لڑکی کی املاک میں دو چیزیں شامل ہیں۔ ۱۔ ماں کا نان نفقہ اور گھنا پانہ۔ ۲۔ نان نفقہ کے لئے ۳ ہزار مالیت کا اثاثہ اس کے نام کو دیا جائے۔ گھنے پاتے کے لئے کوئی حد مقرر نہیں۔ اگر کوئی عورت اس اثاثے کو اپنے بیٹے، بھویا، لے لے تامل اور عیال مشروں میں ایک سمرع دے دے کہ منہ کے نزدیک ہر فساد کی جڑ قلم ہے اور بھاگنے کے نزدیک مکان بنانا۔

اپنی ذات پر خرچ کرے تو کوئی جرم نہیں جبکہ اس کا شوہر پاس نہ ہو اور اس نے اس کے گزارے کے لئے کوئی انتظام نہ کیا گیا ہو، مصیبت قحط یا بیماری یا خطرے کے وقت یا خیراتی کاموں کے لئے شوہر بھی اس اثاثے کو خرچ کر سکتا ہے۔ اگر کوئی جوڑا جڑواں بچے پیدا کرے رک، لڑکا اور لڑکی پیدا کرے، تب بھی میاں بیوی مل کر اس اثاثے سے متمتع ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر یہ اثاثہ تین سال تک میاں بیوی مل کر خرچ کریں جو پہلی یا صورتوں میں کسی صورت سے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوتے ہوں۔ تب بھی کسی کو شکایت کا موقع نہیں ہوگا۔ لیکن اگر انہوں نے گاندھرو بیاہ یا آسٹریاہ کیا ہو تو اثاثہ مع سود کے بحال کرنا ہوگا۔ راکھشس بیاہ کی صورت میں اس کے استعمال پر چوری کا اطلاق ہوگا۔ یہاں از دو جسے ذمہ داری کا بیان ختم ہوا۔

شوہر کی موت پر بیوہ جو پاکدہنی کی زندگی گزارنا چاہتی ہو اپنا اثاثہ اور زیور اور اس کے علاوہ شلک کا باقی ماندہ حصہ بھی جو اس کے حق میں نکلتا ہو وصول کر سکے گی۔ اگر ان کی وصولی کے بعد وہ کسی اور سے بیاہ کرے تو یہ حسب کچھ اس سے مع سود واپس لے لیا جائے گا جو اس کی مالیت پر لگایا جائے گا۔ اگر وہ دوبار گھر بسانا چاہے تو اس کی دوسری شادی (نولیش کالے) پر وہ سب اثاثہ مل جانا چاہیئے جو اس کے خسر یا شوہر یا دونوں نے دیا تھا۔ عورت کب دوسرا بیاہ کر سکتی ہے اس کی وضاحت شوہروں کے دیر تک باہر رہنے کے بیان میں آجائے گی۔

اگر کوئی بیوہ اپنے خسر کے اثباب کردہ مرد کے علاوہ کسی اور سے بیاہ کرے تو وہ اس تمام اثاثے سے دستبردار ہو جائے گی جو اس کے خسر اور متوفی شوہر نے اس کو دیا ہوگا۔ اس کے رشتہ دار وہ سب اثاثہ اس کے سابق خسر کو واپس

ملہ مقابلہ کریں باب سوم جز د میں نوشت اور نولیش تک کے الفاظ سے ملہ دتہ۔ میونخ کے

مخطوطے میں "بھکت" کا لفظ ہے دہرہ کردہ : ج۔

کر دیں گے جو وہ اپنے ساتھ ان کے کسی شہتہ دار سے دوسرا بیاہ کرتے وقت لے کر آئے۔ جو کوئی جائز طور پر کسی عورت کو اپنی حفاظت میں لے وہ اس کے ساتھ اس کے مال کی حفاظت کا بھی ذمہ دار ہو گا۔ کوئی عورت دوسرا بیاہ کرنے کے بعد اپنے سابقہ شوہر کے اثاثے کی مقدار نہیں ہو سکتی۔

اگر وہ پاکیزہ زندگی گزارے تو بیشک اس سے متمتع ہو سکتی ہے۔

کوئی عورت جس کا کوئی بیٹا یا بیٹے موجود ہوں دوسری شادی کرنے کے بعد اپنی املاک کی مالک و مختار نہیں ہوگی۔ اس کی املاک کے حقدار اس کے بیٹے ہوں گے۔ اگر کوئی عورت دوسرا بیاہ کرنے کے بعد اپنی املاک کو اس پہلے واپس لینا چاہے کہ وہ اپنے سابقہ شوہر کے بیٹوں کی پرورش کر رہی ہے۔ تو وہ اسے ان بیٹوں کے نام لکھ دے گی اگر کسی عورت کے کئی شوہروں سے بہت سے بچے ہوں تو وہ اپنی املاک کو ایسی حالت میں رکھنے کی پابند ہوگی جس حالت میں وہ اس کو شوہروں سے ملی تھی۔ وہ املاک بھی جو اسے کامل طور پر بخش دی گئی ہو اور اس پر اسے حصر و غرضت کا اختیار دیا گیا ہو۔ ملکوں کے نام منتقل کرنی ہوگی۔

باجھ عورت جو اپنے شوہر کے ساتھ اس کی وفات کے بعد بھی وفادار رہنا چاہے وہ اپنے گھر کی حفاظت میں تاربت اپنے اثاثے پر قابض رہ سکتی ہے، کیونکہ عورتوں کو جو کچھ بھی دیا جاتا ہے وہ ان کے تحفظ اور آڑے وقت کے لئے دیا جاتا ہے۔ اس کی وفات پر اس کی املاک اس کے اقربا کو منتقل ہو جائے گی۔ اگر شوہر زندہ ہو اور بیوی مر جائے تو اس کے بیٹے اور بیٹیاں اس کی املاک کو آپس میں بانٹ لیں گے۔ اگر کوئی لڑکا نہ ہو تو بیٹیاں حقدار ہوں گی۔ اگر وہ بھی نہ ہوں تو شوہر وہ رقم (دشک) واپس لے لے گا جو اس نے دی تھی اور دوسرے رشتہ دار بھی اپنا اپنا دیا ہوا تحفہ یا جہیز کے طور پر دیا ہوا سامان واپس لے لیں گے۔

یہ تھا عورت کی املاک کا بیان

**مرد کی دوسری شادی:** اگر کوئی عورت بچے پیدا نہ کر سکے (جو جیتے رہیں، یا اولاد نہ پیدا نہ کرے یا باجھ ہو تو اس کا شوہر دوسری شادی سے پہلے

۱۲ سال توقف کرے گا۔ اگر اس کے ہاں مردہ بچہ پیدا ہو تو دس سال انتظار کرے گا اگر وہ مرنے لڑکیاں پیدا کرے تو ۱۲ سال انتظار کرے گا۔ پھر اگر اسے بیٹوں کی خواہش ہو تو وہ دوسری عورت سے شادی کرے۔ اس اصول کی خلاف ورزی کرنے پر اسے نہ صرف شلک اور اس کے اثلثے اور معقول رقم تلافی کے طور پر (پہلی بیوی کو) دینی ہوگی۔ بلکہ سرکار کو ۲۴ ہن جرمانہ بھی دینا ہوگا۔ شلک کی رقم اور اثاثہ ان عورتوں کو بھی دیا جائے گا جنہیں بیاہ کے وقت یہ چیزیں نہ ملی ہوں گی۔ اپنی بیویوں کو مناسب زر تلافی اور گزارہ دینے کے بعد وہ جتنی عورتوں سے چاہے شادی کر سکتا ہے، کیونکہ بیویاں اولاد زرینہ پیدا کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔ اگر ان میں سے کئی یا سب ایک ہی وقت میں حائضہ ہوں تو وہ اس عورت کے ساتھ سوئے گا جس سے پہلے شادی کی یا جس سے لڑکا پیدا ہوا ہو اگر وہ اس بات کو چھپائے کہ وہ حائضہ تھی یا ان بیٹوں کے ساتھ پاک ہو جانے کے بعد بھی نہ سوئے، تو اس پر ۹ ہن جرمانہ ہوگا۔ وہ عورتیں جن کے ہاں زرینہ اولاد ہو، یا عبادت کی زندگی گزارنا چاہیں۔ یا بانجھ ہوں یا جنہوں نے مرنے والے بچہ جنا ہوا جو حیض کی عمر سے گزر چکی ہوں ان میں سے کسی کے ساتھ اس کی مرضی کے خلاف اختلاط نہیں کیا جائے گا۔ اگر مرد کو خواہش نہ ہو تو وہ ایسی عورت کے ساتھ نہ سوئے جسے کوڑھ ہو یا دیوانی ہو۔ لیکن اگر کوئی عورت لڑکا پیدا کرنا چاہتی ہے تو وہ ایسے مردوں کے ساتھ صحبت کر سکتی ہے۔

\* اگر کوئی میاں یا بد چلن ہو یا مدت سے بے پیش گیا ہو اور یا راجہ سے باغی ہو گیا ہو۔ یا جس سے عورت کی جان کو خطرہ ہو، یا ذات باہر کر یا گیا ہو یا قوت مردی کھو بیٹھا ہو، تو عورت اسے چھوڑ سکتی ہے۔

جذو بیوی کے فرائض، عورت کا نان نفقہ، عورتوں پر ظلم

عورتیں ۱۲ سال کی عمر میں بالغ ہو جاتی ہیں اور مرد ۱۶ سال کی عمر میں۔

اگر بالغ ہونے کے بعد وہ قانون کی غلط ورزی کریں تو عورتوں پر ۱۵ ہن

جرمانہ اور مردوں پر اس سے دگنا۔

**عورت کا نان نفقہ:** جس عورت کو غیر معینہ مدت تک نان نفقہ طلب کرنے کا جتن ہو اسے اتنی خوراک اور کپڑے دیئے جائیں جو اس کی ضرورت کے لئے کافی ہوں۔ یا اس سے زیادہ بھی، اگر اس کا ولی استطاعت رکھتا ہو۔

اگر وہ مدت جس میں روٹی کپڑا دینا (مع دس فیصد زائد امداد) محدود و معین ہو تو ولی کی آمدنی کے مطابق اسے ایک بندھی ہوئی رقم دی جائے گی۔ اور اس صورت میں بھی کہ اسے ”ٹٹک“ اور اثاثہ اور زر تلافی وصول نہ ہوا ہو (جو شوہر کو دوسری شادی کی اجازت دینے پر ملنا چاہیے) اگر وہ خود کو اپنے خسر کے شر تداروں میں سے کسی کی حفاظت میں دیدے یا علیحدہ رہنا شروع کر دے تو اس کے شوہر پر نان نفقہ کا دعویٰ نہیں ہو سکتا۔

یہ تھا بیان نان نفقہ کے تعین کا۔

**عورتوں پر ظلم:** خود سر عورتوں کو تیز سکھانے کے لئے نہ ایسے الفاظ استعمال کئے جائیں گے جیسے ارے نکلی، ارے مادر زاد (غالباً مراد بے شرم - ع) ارے دیدے پھوٹی کر ٹوٹی، باپ کو روٹی ماں کو پیٹی، نہ انہیں بانس کی کھنچتی یا رسی یا ہاتھ سے کوکھوں پر تین چوٹ کی مار دی جائے اگر اس کے خلاف کیا گیا تو اس سزا سے جو بدنام کرنے یا جسمانی آزار پہنچانے کے لئے مقرر ہے نصف دی جائے گی۔ اسی طرح کی سزاں عورت کو دی جائے جو حسد یا جلاپے کی بنا پر اپنے شوہر کے ساتھ ظلم کرے۔ شوہر کے دروازے پر یا گھر سے باہر اٹکیلیاں کرنے پر سزا کا ذکر دوسرے مقام پر آئے گا یہ عورتوں پر ظلم کا بیان تھا۔

**میاں بیوی کی عداوت:** اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے نفرت کرتی ہو، حیض کے سات چکروں سے گزر چکی ہو، کسی اور مرد کو پسند کرتی ہو، تو وہ فوراً

شہ ناروا: ۱۳، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶



اپنے شوہر کو اس کی دی ہوئی رقم اور زیورات واپس کر دے، اور شوہر کو دوسری عورت کے ساتھ سونے کی اجازت دے۔ جو مرد اپنی بیوی سے نفرت کرنا چاہو وہ اسے کسی سیاسی عورت کے پاس چھوڑ دے یا اس کے دل یار شہ داروں کے پاس پہنچا دے۔ اگر کوئی شخص اس سے انکار کرے کہ اس نے اپنی بیوی سے صحبت کی ہے، حالانکہ چشم دید گواہوں اور یا جاسوسوں سے اس کی تصدیق ہو جائے، وہ ۱۲ پن جرمانہ دے گا۔ خاوند سے نفرت کرنے والی عورت بیاہ کو خاوند کی مرضی کے بغیر کاح نام نہیں کر سکتی نہ کوئی خاوند بیوی کی مرضی کے بغیر ایسا کر سکتا ہے۔ لیکن دونوں ایک دوسرے سے عداوت رکھتے ہوں تو طلاق ہو سکتی ہے۔ اگر کسی مرد کو اپنی بیوی کی طرف سے خطرہ ہو اور طلاق چاہے تو وہ اسے سب کچھ جو شادی کے وقت ملا تھا واپس کر دے اگر کوئی عورت مرد سے خطرہ محسوس کرتی ہو اور طلاق لینا چاہے تو وہ اس کی املاک پر اپنے حق سے دستبردار ہو جائے گی۔ جو شادیاں اول چار طریقوں سے ہوئی ہوں وہ ختم نہیں ہو سکتیں۔

### نازیبا حرکات :

اگر کوئی عورت منہ کرنے کے باوجود اچھال چھٹکا پن کرے یا شراب پئے تو اس پر تین پن جرمانہ کیا جائے۔ وہ دن کے وقت تفریح کے لئے کسی عورت سے ملنے یا تماشہ دیکھنے باہر جائے تو ۶ پن جرمانہ اگر وہ کسی مرد سے ملنے یا کھیل کود کے لئے نکلے تو ۱۲ پن جرمانہ اگر یہ عزم رات کے وقت سرزد ہو تو جرمانہ دگنا کر دیا جائے اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے سوتے میں باہر جائے یا اس وقت جبکہ وہ نشتے میں غافل ہو یا وہ شوہر پر گھر کا دروازہ بند کر دے تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ اگر وہ شوہر کو رات کے وقت گھر سے باہر رکھے تو جرمانہ دگنا کر دیا جائے اگر مرد اور عورت ایک دوسرے کو عیاں اشارے کریں جن میں جنسی ملاپ کی ترغیب ہو یا اسی مقصد سے کانا چھو سی کریں تو عورت پر ۲۴ پن جرمانہ اور مرد پر اس سے دگنا۔ کوئی عورت اپنے بال کھولے یا کمر بند یا دانت یا ناخن دکھلائے دک : اگر ان چیزوں کو چھوا جائے تو اس پر ابتدائی دسے کا جرمانہ رک : جو تشدد

کے لئے مقرر ہے (ج) اگر مرد اس قسم کی حرکت کرے تو دگنا۔ اگر مشتبہ معاملات پر راز دینا کرتے پائے جائیں تو جرمانے کی جگہ کوڑے۔ گانہ کے بیچ میں کسی مقام پر کوئی بیچ ذات کا آدمی (چٹیل) کوڑے لگائے عورت کو پانچ پانچ کوڑے جسم کے دونوں جانب لگائے جائیں البتہ وہ ہر کوڑے کے بدلے ایک پن دے کر مان چھڑا سکتی ہے۔

**ممنوع لین دین :** اگر کوئی مرد اور عورت ممانعت کے باوجود باہم مل کر لین دین کریں تو عورت پر ۱۲، ۲۲ اور ۵۲ پن جرمانہ کیا جائے جو بالترتیب (۱) چھوٹی موٹی اشیاء (۲) قیمتی اشیاء اور سونے اور سونے کے سکوں کے لین دین پر ہوگا۔ اور مرد پر اس سے دگنا۔ اگر وہ مرد عورت باہم ملے بغیر مشترک کاروبار کریں تو آدھا جرمانہ لگایا جائے۔ اسی طرح دو مرد بھی اگر ممانعت کے باوجود کاروبار کریں تو اسی قدر جرمانے کے مستوجب ہوں گے۔ یہ مختصا بیان ممنوعہ بغاوت، نازیبا حرکات اور آمادہ گردی کی مرتکب عورت ان تین چیزوں سے ہاتھ دھو بیٹھے گی (۱) استری دھن یعنی ایک طرح کا نان نفقہ جو دو ہزار پن اور زیور پر مشتمل ہوتا ہے (۲) آہٹ یعنی وہ معاوضہ جو اس نے شوہر کو دوسری شادی کی اجازت دینے پر حاصل کیا ہو نیز (۳) شک کی رقم جو اس کے ماں باپ نے شوہر سے وصول کی ہو۔

### جنو ۴۔ آوارگی، فرار اور ازدواجی معاہدے

اگر کوئی عورت سوائے خطے کی صورت میں، اپنے تپ کے گھر سے باہر جائے تو اس پر ۶ پن جرمانہ ہوگا۔ اگر شوہر کی مرض ممانعت کے باوجود باہر جائے گی تو ۱۲ پن جرمانہ۔ اگر اپنے قریبی ہمسائے سے آگے تک جائے تو ۶ پن جرمانہ۔ اگر وہ

۱۲ تا ۲۰ : ۶۲، ۶۶، ۶۸ تا ۷۵ گیر دلانے آیت لکھا ہے سنسکرت متن میں آیت

ہے۔ اُنہیہ: خصوصی، ہنگامی، غیر مستقل ہی درست معلوم ہوتا ہے۔ انگریزی میں ahita

ممانعت کی غلطی ہوگی۔ (ج)

۷۵ گیر دلا: اگر پڑوسی ہی کے گھر جائے تو ۶ پن (د)

اپنے گھر میں ہمسائے کو آنے دے، یا کسی بھکاری کی خیرات یا بیوپاری کے مال کو گھر میں آنے دے تو ان پر ۱۲ پن جرمانہ، اگر وہ مرتجع ممانعت کے باوجود ان میں سے کوئی بات کرے تو اسے ابتدائی درجے کی سزا دی جائے اگر اس پاس کے گھروں سے دور جائے تو ۲۴ پن جرمانہ، اگر کسی خطرے کے بغیر کسی دوسرے مرد کی استری کو اپنے گھر میں پناہ دے تو ۱۰۰ پن جرمانہ، لیکن اگر کوئی عورت اس کی اطلاع کے بغیر بارونے کے باوجود گھر میں گھس جائے تو کوئی سزا نہیں۔

میرے گرو کا کہنا ہے کہ اگر کوئی عورت خطرے سے بچنے کے لئے کسی مرد کے پاس چلی جائے جو اس کے پتی کا رشتہ دار ہو یا مالدار عزت دار آدمی ہو یا کانٹو کا کھیا ہو، یا اس کے اپنے ولیوں (بڑوں) میں سے ہو یا کسی نیک عورت کا رشتہ دار ہو تو اسے مجرم نہیں سمجھا جائے گا۔

مگر کوٹلیہ پوچھتا ہے کسی نیک عورت کو کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس کے بہت سے مرد رشتہ داروں میں سے کون بھلا آدمی ہے؟ (مگر) کوئی عورت موت مرض یا مصیبت کے وقت یا زچگی کی صورت میں رشتہ داروں کے گھر جائے تو اس پر کوئی دوش نہیں اور اسے روکنے والا خود مجرم ہو گا جس پر ۱۲ پن جرمانہ ہونا چاہیے، اگر کوئی عورت ان حالات میں خود کو چھپائے تو اس کا استری دھن ضبط ہو جائے گا۔

اگر اس کے رشتہ دار چھپائیں (ناکردہ ایسے حالات میں مدد کرنے کی زحمت سے بچ جائے) تو وہ شلک کی باقی ماندہ رقم سے محروم ہو جائیں گے۔

**فرار و اغوا:** اگر کوئی عورت اپنے پتی کا گھر چھوڑ کر کسی اور گائے کو چلی جائے

سے گیر دلا: بھکاری کو خیرات یا بیوپاری کو کسی طرح کا مال دینے والی عورت پر (دع)

سے گیر دلا: اگر جا کر بھی اپنے گھر چھپائے یہی درست ہے (دع)

سے گیر دلا: اگر رشتہ دار لین دین کے ڈر سے ایسے موقعوں کی اطلاع نہ دیں۔ مراد غالباً یہ ہے کہ دکھ بیماری زچگی وغیرہ میں مدد کے لئے جانے سے شوہر زچہ یا رشتہ دار مانع آئیں، دونوں ضیاع بھگتیں گے (دع)

تو وہ نہ صرف ۱۲ اپن جرمانے کی مستحق ہوگی بلکہ اس کا استری دھن اور زیورات بھی سوخت ہو جائیں گے۔ اگر کوئی عورت یا ترائی اپنا گزارہ وصول کرنے کے علاوہ کسی اور بہانے سے کہیں جاتی ہے، چاہے کسی مناسب ساختھی (محم) ہی کے ساتھ جائے تو اس پر نہ صرف ۲۲ اپن جرمانہ ہو بلکہ اس کے ساتھ کھان پان بند کر دیا جائے اور وہ آدمی جو اسے ساتھ لے گیا تھا اسے ابتدائی درجے کی تعزیری جلائے اگر مرد عورت دونوں ایک خیال کے اور آوارہ مزاج ہوں تو ان کو درمیانہ درجے کی تعزیر دی جائے۔ اگر ساتھ جانے والا قریبی رشتہ دار ہو تو اسے سزا نہیں دی جائے گی۔ اگر قریبی عزیز (گیر دلا بھائی) منع کرنے کے باوجود ساتھ لے جائے تو اس پر آدھا جرمانہ، اگر کوئی عورت راستے میں یا جنگل کے اندر یا کسی اور غفیہ جگہ میں کسی دوسرے مرد کے ساتھ جلائے یا عیش و عشرت کی نیت سے کسی مشتبہ آدمی کے ساتھ یا جس کے ساتھ منع کیا گیا ہو چل دے تو وہ فرار کی مجرم ہوگی۔ عورتیں کلا کاروں، گانے والوں، نٹوں، چھیروں، شکاریوں، گوالوں، کلاٹوں یا دوسرے ایسے گروہوں کے ساتھ پھر سکتی ہیں جو عام طور پر اپنی عورتوں کو ساتھ رکھتے ہیں۔ اگر کوئی مرد منع کرنے پر بھی کسی عورت کو ساتھ لے جائے یا عورت منع کرنے کے باوجود کسی مرد کے ساتھ جائے تو مذکورہ جرمانوں کا آدھا ان پر لگایا جائے۔

**عورت کی دوسری شادی:** جو استریاں شاد ہو، دلش، کھتری اور برہمن ذاتوں سے تعلق رکھتی ہوں، اور ان کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو تو وہ علی الترتیب ایک دو تین یا چار سال تک پردیس گئے ہوئے شوہر کا انتظار کریں جو تھوڑی مدت کے ارادے سے گیا ہو لیکن اگر ان کے ہاں اولاد نہ ہو تو وہ اپنے شوہر کی ایک سال سے زیادہ عرصے تک راہ دیکھیں۔ اگر ان کے گزارے کی کوئی صورت موجود ہو تو وہ مذکورہ مدت سے دگنی مدت تک انتظار کریں اور ایسا نہ ہو تو ان کے رشتہ دار جو خوشحال ہوں چار یا آٹھ سال تک ان کا خرچ اٹھائیں۔ اس کے بعد

”لے“ تیرتھ گئیں، شوہر سے طہر کی حالت میں ملاپ کے لئے تامل ملیاں نہ کریں۔

دگیر دلا: شوہر سے جو دور رہتا ہو بہمتری کے لئے جائے۔ (ج)

ان کو دوسری شادی کی اجازت دے دیں اور پہلے بیاہ پر جو کچھ دیگیا تھا واپس لے لیں۔ اگر چتی برہمن ہر جو باہر تعلیم کے لئے گیا ہو تو اس کی عورت جس کے ہاں بچہ نہ ہوا ہو، دس برس اس کا انتظار کرے۔ اور بچہ ہوا تو ۱۲ برس ساگر پتی راجہ کا ملازم تھا تو اس کی بیوی مرتے دم تک اس کا انتظار کرے گی اگر کوئی عورت اپنی نسل کو جاری رکھنے کی خاطر اپنے چتی کی گوت کے کسی مرد سے بچہ پیدا کر لے تو اس پر کوئی دوش نہیں۔ اور کسی نادار عورت کے رشتہ دار اس کا خرچ نہ اٹھائیں تو اسے بھی حق ہے کہ کسی دوسرے مرد سے شادی کرے جو اس کا خرچ اٹھانے کے قابل اور مشکل سے نجات دلانے پر تیار ہو۔

کوئی نوجوان لڑکی (کماری) جس کا دھرم کی رو سے چار مانے ہوئے طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ سے بیاہ ہوا ہو اور اس کا چتی بغیر کہے سنے پر دیس چلا جائے تو اگر اس کی کوئی خبر آئی ہو تو وہ لڑکی سات یا ایم سے فارغ ہونے تک اس کا انتظار کرے۔ لیکن اگر وہ کہہ کر گیا ہو تو سال بھر تک رُوکے۔ جس چتی کی کوئی خبر نہ آئی ہو اس کی پتی ۵ گھر گزراے، اور خبر مل جائے تو دس گھر دن تک انتظار کرے۔ وہ شوہر پر دیس گیا ہو اور اس کی کوئی خبر نہ ملے تو اس کی بیوی اگر اس سے ادھورا شک وصول کیا تھا تو تین گھر دن تک اس کے انتظار میں بیٹھے اور اگر پورا شک وصول کر لیا تھا تو وہ اپنے غائب شوہر کا ۵ گھر دن تک انتظار کرے، اور اگر خبر مل جائے تو دس ماہ اور یوں تک۔ اس کے بعد وہ منصفوں (دھرم شاستریوں) سے اجازت لے کر اپنی پسند کے کسی آدمی سے بیاہ کرے کیونکہ بیوی کے ایام سے فارغ ہونے کے بعد اس سے صحبت کو ماننا، کوہلیہ کے نزدیک ایک فرضی سے روگردانی کرنا ہے۔

جن عورتوں کے شوہر لمبے عرصے تک پر دیس رہیں، یا سنیا سی بن گئے ہوں یا مر چکے ہوں، ان کی بیویاں جن کی اولاد نہ ہو، سات گھر گزاریں گی۔ لیکن اگر اولاد موجود ہو تو سال بھر تک انتظار کریں گی۔ پھر وہ سابق شوہر کے بھائی سے بیاہ کر سکتی ہیں، اگر کئی بھائی ہوں تو اس کے ساتھ جو عمر میں سابق شوہر سے قریب

ترین ہو، یا جو نیک ہو اور اس کی کفالت کر سکتا ہو، یا وہ جو سب سے چھوٹا اور غیر شادی شدہ ہو۔ اگر سابق شوہر کا کوئی بھائی نہ ہو تو وہ اس کی گوت کے کسی آدمی سے بیاہ کرے یا اس کے کسی ادرشتہ دار سے، اور اگر ایسے بہت سے رشتہ دار ہوں تو قریب ترین رشتہ دار کو ترجیح ہوگی۔

اگر کوئی عورت مذکورہ بالا قواعد کو نظر انداز کر کے کسی ایسے مرد سے بیاہ کرے جو اس کے پچھلے شوہر کا رشتہ دار نہ تھا، تو وہ عورت، اور وہ آدمی اور شادی کرانے والے اور صلاح کار سب فرار اور اغوا کے مجرم اور نرا کے مستحق ہوں گے۔

### جزوہ ۵۔ ترکے کی تقسیم

جن بیٹوں کے ماں باپ یا دادا موجود ہوں، خود مختار نہیں ہو سکتے ان کے گزرنے کے بعد میراث وارثوں میں دباپ کے ترکے میں سے تقسیم ہو سکتی ہے۔ جو املاک کسی لڑکے نے اپنے آپ پیدا کی ہو وہ تقسیم میں نہیں آئے گی البتہ جو باپ کے مال سے بنائی ہوگی وہ شامل ہوگی۔ بیٹے اور پوتے موروثی اول سے چوتھی پشت تک۔ اس املاک میں جو غیر منقسم موروثی املاک سے بنائی گئی ہو۔ مقررہ حد تک حصہ دار ہوں گے، کیونکہ چوتھی پشت تک وراثت میں کوئی بل نہیں آیا۔ لیکن اس کے بعد کی نسل کا حصہ برابر ہوگا۔ جو ایک ساتھ رہتے ہوں۔ وہ اپنی موروثی املاک کو دوبارہ تقسیم کریں، چاہے پہلے تقسیم ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو، یا کوئی بھی ورثہ نہ پہنچا ہو۔ بیٹوں میں سے وہ جس نے موروثی املاک کو بنایا، بڑھایا ہو، وہ آمدنی میں اپنے حصے کا حقدار ہوگا۔

اگر کسی کی اولاد نہ رہے ہو، تو اس کے بگے بھائی یا ساتھ رہنے والے عزیز نہ اس کی املاک کو اپنی تحویل میں لے لیں، وہ بھی نہ ہوں تو بیٹیاں (جو پہلی چار لے یا گنبدہ دیکھیں ۱۲، ۱۸۔ انگریزی ترجمے کی یہ عبارت مبہم ہے۔ گیر دلا: اگر جائیداد تقسیم نہیں ہوئی تھی تو چوتھی پشت تک سب بیٹے پوتے برابر کے حصہ دار ہیں اگر تقسیم ہو چکی تھی تو سب موجود بھائی آبائی میراث کو برابر برابر تقسیم کریں (ج) دیل، و لیکہ ۱۷ مغلوطہ میں ایک میں دو نمشا ہے۔ یعنی دو حصے کا، منہ: ۱۰، ۲۱، ۱۶، ۱۷، ۱۸۔

قسم کی شادیوں کے علاوہ پیدا ہوئی ہوں، میراث اپنے قبضے میں لے لیں۔ اگر کسی کے بیٹے ہوں تو وہ مالک ہوں گے، یا اگر درمات بیٹیاں ہوں جو پہلی چار قسم کی شادیوں میں سے کسی سے پیدا ہوئی ہوں، تو وہ مالک ہوں گی، لیکن اگر نہ بیٹے ہوں نہ اس طرح کی بیٹیاں، تو متوفی کا باپ اگر زندہ ہو تو مالک ہوگا، اگر وہ بھی زندہ نہ ہو تو متوفی کے باپ کی اولاد مالک ہوگی، اگر بہت سے بھائی ہوں تو سب آپس میں تقسیم کر لیں۔ اور ان بھائیوں کے بیٹوں میں سے ہر ایک اپنے باپ کے لئے ایک ایک حصہ نکالے اگر بھائی کئی باپوں کی اولاد ہوں تو وہ اپنے باپ کے ترکے کو متوفی کے باپ، بھائی، بھائی کے بیٹوں میں سے جو وارث ہوں گے وہ اپنے سے اوپر کی پشت کا حصہ بنائیں گے جو حیات ہوں اور سب سے چھوٹا سب سے بڑے سے آدھا حصہ پائے گا۔

کوئی باپ اپنی زندگی میں ترکہ تقسیم کرے تو بیٹوں میں کوئی تفریق روا نہ رکھے گا۔ نہ ان میں سے کسی کو محروم کرے گا جب تک کہ اس کے لئے کافی وجہ جواز نہ ہو اگر باپ کوئی ترکہ نہ چھوڑے تو بڑے بھائی چھوٹے بھائیوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آئیں، بشرطیکہ وہ نیک چلن ہوں۔

**ترکے کی تقسیم کا وقت:** ترکہ اس وقت تقسیم ہوگا جبکہ سب ورثا سن بلوغ کو پہنچ جائیں، اگر اس کو پہلے تقسیم کیا جائے تو نابالغوں پر فرضوں کا بار نہ ڈالا جائے گا۔ ان نابالغوں کا حصہ ان کی ماں کے رشتہ داروں یا بستی کے بڑے بوڑھوں کی تحویل میں دے دیا جائے گا، تا آنکہ وہ بلوغ کو پہنچیں۔ یہی ان لوگوں کے حصے کی بابت بھی کیا جائے گا جو بدیس گئے ہوئے ہوں۔ بن بیاہے بیٹوں کو شادی کے لئے اتنا ہی دیا جائے گا جتنا بڑے بھائیوں کی شادی پر خرچ ہوا تھا، بن بیاہی لڑکیوں کو بھی ان کی شادی کے موقع پر حسب ضرورت جہیز دیا جائے گا۔

علاجیگر دلا: بیٹیاں اپنی شادی کے لئے جتنا درکار ہو موردی جائیداد سے لے سکتی ہیں  
دچار قسم کی شادیوں کا کوئی ذکر نہیں۔ ج ۱

املاک اور قرضے یکساں تقسیم ہوں گے۔

میرے گرو کہتے ہیں کہ غریب لوگ اپنے مٹی کے برتن بھی آپس میں تقسیم کریں۔ کوٹلیہ کہتا ہے کہ اس کے کہنے کی ضرورت نہیں کیوں کہ اصولاً ہر وہ چیز جو موجود ہو قابل تقسیم ہے اور جو لاموجود ہو اس کا ذکر نہیں۔ مشترک املاک کو گواہوں کی موجودگی میں ظاہر کرے۔

نیز بھائیوں کے زائد حصوں کو لمحاظ عمر بالترتیب مقرر کرتے کے بعد ترک کی تقسیم عمل میں لائی جائے۔ غلط اور نامساوی تقسیم نیز دھوکہ دہی یا انخفا یا خفیہ استحصال کی صورت میں تقسیم نئے سرے سے ہوگی۔

جس املاک کا کوئی وارث نہ ہو راجہ کو پہنچے گی سوائے اس عورت کی املاک کے جس کے شوہر کا کریاکرم نہ ہو اور راجہ تھیس کی املاک بھی نہ لے سوائے وید زان برہمن کی املاک کے، اور یہ ان پنڈتوں کو دے دی جائے جو تینوں ویدوں کے ماہر ہوں۔

ذات باہر کئے ہوئے لوگ، یا ان کی اولاد اور زنجے کوئی حصہ نہ پائیں گے، کم عقل مجنونوں، نابیناؤں اور کوڑھیوں کو بھی کچھ نہیں ملے گا۔ اگر کم عقلوں وغیرہ کی بیویاں صاحب املاک ہوں تو ان کی اولاد، جو ویسی ہی کم عقل نہ ہو، حصہ دار ہوگی۔ ان سب کو سوائے ذات باہر کئے ہوئے لوگوں کے صرت کھانا کپڑا ملے گا۔

اگر یہ لوگ ذات باہر کئے جانے یا دوسری قباحتوں میں مبتلا ہونے سے پہلے، شادی شدہ ہوں۔ اور ان کی نسل کے ختم ہو جانے کا خطرہ ہو، تو ان کے عزیزان کے لئے (ان کی بیویوں سے) اولاد پیدا کریں اور ان بچوں کو حصہ دیا جائے۔

سہ یگنیہ وک : ۱۲۶، ۲ : سہ گیر ولا : لا دارث املاک میں سے راجہ متونی کے کریاکرم

اور بیوہ کے گزارے کے لئے چھوڑے سہ ناردا : ۱۳، ۵۱، ۵۲ : دشنر : ۱۴، ۱۳



## جنو ۶ : وراثت میں خصوصی حصے

وراثت کی تقسیم میں برہمنوں میں بکریاں سب سے بڑے لڑکے کا حصہ ہوں گی جو ایک ہی ماں کی اولاد ہوں، کھتریوں میں گھوڑے، ویشیوں میں گائیں اور شتوردوں میں بھیڑیں۔ ان جانوروں میں سے جو اندھے دیگر ولا اور اوپر جو چنگبرے ہوں وہ چھوٹے لڑکے کو ملیں گے۔ اگر مولیشی موجود نہ ہوں تو بڑا لڑکا جو اہر کے علاوہ دوسری املاک میں سے دس فیصد زائد خصوصی حصہ لے گا، اور اس طرح پرکھوں کی طرف سے اس پر خاص ذمہ داری عائد ہو جائے گی دیگر ولا پنڈوان، شترادھ وغیرہ وہی کرے گا۔ یہ اصول اشاما کے مسلک کے عین مطابق ہیں۔ باپ کے مرنے پر اس کی سواریاں اور زیورات بڑے لڑکے کا حصہ ہوں گے۔ بستر، چوکیاں اور کانسی کے برتن (گیر ولا، پرانے برتن) جن میں وہ کھاتا تھا منجھلے کو ملیں گے۔ کالا ناچ، لوہے کا سامان، گھریلو باسن، گائیں اور چھکڑا چھوٹے کو۔ باقی سامان مساوی طور پر تقسیم کر لیا جائے۔ اور چاہیں تو مذکورہ بالا سامان بھی ملا لیا جائے۔ لڑکیوں کا وراثت میں کوئی حق نہ ہو گا۔ وہ اپنی ماں کے مرنے کے بعد اس کے کانسی کے برتن اور زیور لے سکیں گی۔ اگر بڑا لڑکا زوجیت سے عاری ہو تو اسے اس کے خصوصی حصے کا صرف ایک تہائی دیا جائے۔ اگر وہ کسی ذلیل پیشے میں ہو یا دھرم کے فرائض چھوڑ بیٹھا ہو تو صرف ایک چوتھائی اور بہت بگڑا ہوا ہو تو کچھ بھی نہیں ملے گا۔ منجھلے اور چھوٹے بیڑوں کی بابت بھی یہی اصول برتنا جائے گا۔ جو مردانہ خواص رکھتا ہو وہ بڑے لڑکے کے حصے کا نصف لے سکتے ہیں۔ اگر لڑکے دو بیویوں سے ہوں جن میں سے ایک نے تمام مذہبی رسوم ادا کی ہوں۔ ایک کنواری بیاہی گئی تھی، اور دوسری کنواری نہیں تھی، یا دونوں میں سے کسی کے ہاں جڑواں بچے ہوئے تھے، تو بڑا لڑکا کون ہے، اس کا فیصلہ پیدائش پر موقوف ہو گا۔

سب سے بڑے لڑکے کو برہمنوں میں بکریاں، گائے، بھدو، جن کے مقابلے میں کنواری

کا لڑکا بڑا مانا جائے، اور جڑواں بچوں میں سے چھپلے پیدا ہوا ہو (رج) شامل ملایام شرح میں بڑا

نچلے درجے کے سوت، مالگھ، وراثیہ اور رنخہ بانوں کا ورثہ لائق  
لڑکے کو ملے اور وہ دوسروں کی کفالت کرے؛ کوئی ایک لائق نہ ہو تو  
سب برابر تقسیم کر لیں۔

اس برہمن کی اولاد میں جس نے چار جاتیوں میں شادی کی ہو، برہمنی کا  
لڑکا ۴ حصے لے گا۔ کھترائوں کا لڑکا تین حصے، ویشیا کا لڑکا دو حصے اور  
شودر عورت کا لڑکا ایک حصے کا خصلد ہو گا۔ کھتری باپوں کی وراثت کے بارے  
میں بھی جو دوسری دو بائیں جاتیوں میں بیاہ کریں جو ان کے لئے مباح ہیں،  
یہی اصول بڑتا جائے گا۔

کسی برہمن کا ان آنتربھیا یعنی جو اس کے بعد والی ذات کی عورت سے پیلا  
ہوا ہذا اگر اعلیٰ مردانہ خصوصیات رکھتا ہو تو دوسرے لڑکوں کے برابر حصہ لے گا  
جو اس سے کم لائق ہوں اسی طرح کھتری یا ویش کا ان آنتربھیا اگر اعلیٰ خصوصیات  
رکھتا ہو تو دوسروں کے برابر یا ان سے آدھا حصہ لے گا۔ اگر دو مختلف جاتیوں  
کی بیویوں میں لڑکا ایک ہی کا ہو تو وہی سب کچھ لے لے گا اور اپنے دوسرے  
رشتہ داروں کا کفیل ہو گا۔ کسی برہمن کے ہاں شودر عورت سے لڑکا ہو تو وہ ایک  
تہائی حصہ لے، اور باقی دو حصے باپ کے، مجھدی عزیزوں یا بھائیوں کو ملیں  
گے، اور وہ متوفی کی نجات کے لئے ادا کی جانے والی رسوم کو بجالائیں گے۔ اگر  
قربانی عزیز موجود نہ ہوں تو متوفی کے گرو یا شاگرد کو باقی دو حصے دے دیے جائیں۔  
یا اس برہمن کا کوئی شگوترا دھم کھنجا جو مشترک خاندانی نام رکھتا ہو  
یا اس کی ماں کا کوئی رشتہ دار رکھا پیدا کرادے اور وہ اس کا وارث قرار پائے۔

### جزو ۷۔ لڑکوں کے درمیان امتیاز

میرے گرو کا خیال ہے کہ کوئی کسی کے باغ میں بیج بوئے تو جس کا مرغ

از صبح گزشتہ سے  
لڑکا اس عورت کا بیٹا ہو گا جس نے ساری مذہبی رسم ادا کی ہوں یا جو کنواری گھر میں آئی تھی  
خواہ وہ بعد ہی میں کیوں نہ پیدا ہوا ہو۔ مگر تن سے اس کی تائید نہیں ہوتی لہٰذا دو علیٰ خان کا۔

ہے اس کی کھیتی شمار ہوگی۔ دوسرے کہتے ہیں کہ ماں تو ایک طرف کی مانند ہے جس کا نطفہ اسی کا بچہ شمار ہونا چاہیئے۔ کوٹلیہ کہتا ہے کہ وہ دونوں زندہ ماں باپ کا بچہ ہے۔

کسی مرد کی باقاعدہ بیاہتا بیوی سے پیدا ہونے والا بچہ ”اورس“ کہلاتا ہے۔ نواسا بھی اسی کے برابر سمجھا جاتا ہے۔ اپنی ہی گوت یا دوسری گوت کے کسی مرد سے اپنی استری کے ہاں اولاد پیدا کر لائی جائے تو اسے ”کشیر میج“ کہتے ہیں۔ وہ لڑکا اپنے دونوں باپوں کا وارث ہو گا اس کا تعلق دونوں گوتوں سے ہو گا، دونوں کے لئے مقررہ رسوم ادا کرے گا، اور دونوں کی وراثت کا مالک ہو گا۔ کشیر تراج ہی کے برابر اس لڑکے کا بھی درجہ ہے جو خفیہ طور پر کسی رشتہ دار کے گھر میں پیدا ہوا ہو جسے ”گوڈ میج“ کہتے ہیں۔ اگر خفیہ بچے کے ماں باپ اسے انگ کر دیں دیکھ لیں کہیں پھینک آئیں تو جو اس کی مذہبی رسم ادا کرے دیکھ لیں پالین پویشن کرے) وہی اس کا باپ سمجھا جائے گا۔ کتاری لڑکی کے ہاں پیدا ہو جانے والی اولاد کا ”نین“ کہلاتی ہے۔ کوئی عورت محل کی حالت میں بیاہ کرے تو اس کی وہ اولاد ”سہوڈ“ کہلائے گی۔ دو باجن عورت کی اولاد ”پنیر بھڈ“ کہلاتی ہے۔ شادی کے بغیر پیدا ہونے والا لڑکا اپنے باپ اور اس کے سبب خاندان والوں سے رشتہ قائم کر سکتا ہے۔ لیکن وہ جو کسی دوسرے کے گھر میں پیدا ہوا ہو، وہ صرف اپنے گود لینے والے ہی کو باپ کہہ سکتا ہے۔ یہی حیثیت اس بچے کی ہوگی جسے جل ہاتھ میں لے کر مات باپ کسی گود لینے والے کو دے دیے اور وہ ”دُتہ“ کہلاتا ہے وہ لڑکا جو اپنی مرضی یا رشتہ داروں کے کہنے سے کسی کا بیٹا بن جائے اسے ”اُپ گت“ کہتے ہیں۔ منہ بولا بیٹا ”کرتیک“ کہلاتا ہے اور جسے خریدا جائے وہ ”کرمیت“ بغیر بیاہ کے پیدا ہونے والے بیٹے کی پیدائش پر ”سورن“ (اچھنت) کی بیوی کے پیٹے پر حصے کے خنڈر ہوں گے اور ”آسورن“ کی اولاد کو صرف کھانا کپڑا دیا جائے گا۔

برہمن یا کھتری کے لڑکے جو انہی کی ذات کی بیویوں سے ہوں۔ ”سورن“

کہلاتے ہیں۔ نجلی ذات کی بیویوں کے بچے ”آسوزن“ ان میں سے ویش بیوی سے برہمن کا بچہ ”آمبشٹھ“ کہلاتا ہے۔ شودر عورت کا بچہ نسا دیہا پاشو۔ کھتری کا بیٹا جوشو در عورت سے ہو ”اُدگر“ ہے۔ ویش کا بچہ شودر عورت سے ”شودر“ ہی سمجھا جائے گا۔ چاروں जातीوں میں سے ناپاک زندگی گزارنے والے مردوں کی اولاد جو اپنی ہی ذات گوشت کی عورتوں سے ہو ”ویراتیبہ“ کہلاتی ہے۔ اونچی ذات کے مرد کی اولاد جو نجلی ذات کی عورت سے ہو اسے ”اؤلوم“ کا نام دیا جاتا ہے۔ کسی شودر سے کسی اونچی ذات کی عورت کے ہاں اولاد ہو تو وہ ”ایوگیہ“ کہشتا اور چندال کہلاتی ہے۔ کسی ویش سے ہو تو ماگدھ ”اوروئے ویک“ اور کھتری سے ہو تو سوتا۔ مگر سوتا اور ماگدھ نامی اشخاص جن کا ذکر پراونوں میں آیا ہے وہ ان سے مختلف اور کھتری برہمن پر فائق ہیں۔ مذکورہ بالا قسم کی اولاد ”ہرتی لوم“ کہلاتی ہے جو نجلی ذات کے لوگوں سے اونچی ذات کی عورتوں کے ہاں پیدا ہو۔ اور اس کے وجود میں آنے کا سبب یہ ہے کہ راجہ دھرم کا پاس نہیں کرنے۔

”اُدگر کے ہاں“ نشاد ”عورت سے اولاد ہونو اسے“ کٹھ کہتے ہیں اس کے برعکس ہوتو ”پیل کس“۔ ”آمبشٹھ“ کے ہاں ”ویہیک“ عورت سے اولاد ہو تو وہ ”ویہیک“ کہلاتی ہے۔ اس کے برعکس کھلو۔ ”اُدگر کے ہاں“ کھشٹھ ”عورت کے ہاں اولاد ہونو“ شراپاک“ ہے۔ یہ سب دو فعل اولاد ہیں۔

وینیبہ رنجہ بان یارنخہ ساز بنتا ہے۔ اس جاتی کے لوگ اپنوں ہی میں بیاہ کریں گے اور اپنے پیٹھے میں اپنے پرکھوں کی پیروی کریں گے۔ اگر وہ چندال نہ پیدا ہوئے ہوں تو شودر بن سکتے ہیں۔

جو راجہ اپنی پر جا سے ان اصولوں کی پیروی کر ائے گا سترنگ کو جائے گا۔ ورنہ ترک میں پھونکا جائے گا۔

مخلوط ذاتوں کے لوگوں میں ترکہ مساوی طور پر تقسیم ہو گا۔ دراشتہ کی تقسیم دیں

ذات، سنگھ یا گانوں میں رائج روایات کے مطابق عمل میں آئے گی۔

## جزوہ ۸ عمارت کی بابت

الملک کی بابت تنازع کا فیصلہ ہمسائے میں رہنے والوں کی شہادت پر بنی ہو گا۔ ان میں مکان، کیمت، باغات، عمارات، تحصیل تالاب سب شامل ہیں۔ آڑے شہتیروں پر لوہے کی میخوں سے چھت پاٹنا ”سینو“ کہلاتا ہے مکان اس کی مضبوطی کو مد نظر رکھ کر تعمیر کئے جائیں۔ دوسروں کی زمین پر چڑھنے کی بجائے ہمسائے کی دیوار سے ۲ ارتخی یا تین قدم ہٹ کر اپنی دیوار اٹھائیں۔ سولے ان عارضی ٹھاٹھروں کے جو دس دن کے لئے عورتوں کی زچگی کے واسطے بنایا جلتے ہر گھر میں ایک گھورا (گیرولا : پاخانہ) پانی کی نالی اور کٹھن ضرور ہونا چاہیئے۔ اس کی خلاف ورزی پر پہلے درجے کی سزا دی جائے۔ تقریبوں تہواروں پر حوضیاں، نالیاں بنانا بھی اسی ضمن میں آتا ہے۔

ہر گھر سے ایک نالی جس کا ڈھال کافی ہو۔ ہمسائے کی زمین سے تین قدم یا ۱۲ ارتخی ہٹ کر نکالی جائے جو سیدھی چلی جائے یا حوضی میں جا کر گرے، اس قاعدے کی خلاف ورزی پر ۵۴ پن جرمانہ عائد ہو۔

ہمسائے کی دیوار سے ایک قدم یا ارتخی ہٹ کر دو پایہ چوپایہ جانوروں کے لئے ایک گھر بنایا جائے، نیز ایک چولہا، ایک پرنا لہ ایک چکی اور ایک ادھلی۔ اس کی خلاف ورزی پر ۲۴ پن جرمانہ۔

تہ منو : ۱۰، ۴۱، ۴۹، دشنر : ۱۶ تا ۱۸، منو : ۱۵۴، ۱۵۵

تہ گیرولا، دشتیر کی جگہ، لوہے کے چھوٹے کھنبے کا ٹکڑا ان میں جو نارا کیسیا جاتا

ہے اسے سینو کہتے ہیں (رحمہ ناروا : ۱۰، ۱۱، ۱۲)

تہ ”انبر“ غالباً ”انجر“ کا ہم معنی ہے جو ”اپاسک داس سوز“ لکھنؤ ایڈیشن میں بڑے پرنا لے لئے آیا ہے شہ گیرولا : ایک قربان گاہ بنائی جائے۔ اس کے دوسری طرف آٹا پیسنے کی چکی اور رائج کوٹنے کی ادھلی ہر تہ اصل طور میں اس جگہ کچھ کتابت کی غلطیاں در آئی ہیں۔

دو مکانوں یا ان کی توسیع کی مدوں کے درمیان ۴ قدم یا ۳ قدم جگہ چھوڑنی چاہیے چھتیں ۴ انگل الگ ہوں یا ایک دوسرے کے اوپر سامنے کا دروازہ دیگر ولا، کھڑکی، ایک بشکوناپ کا ہو۔ اور اندر کوئی رکاوٹ اس کے دونوں یا ایک پٹ کھولنے میں نہ ہو؛ اُٹھ اوپر کی منزل میں ایک چھوٹی مگر اونچی کھڑکی دیگر ولا، روشن دان، ہو۔ اگر اس سے ہمسائے کے مکان میں رکاوٹ پڑتی ہو تو اسے بند کر دیا جائے۔ مکان کے مالکان باہمی مرضی سے جیسے مکان چاہیں تائیں مگر ایسی باتوں سے پرہیز کریں جو نقصان دہ ہوں۔ دیگر ولا، ایک دوسرے کی تکلیف کا خیال رکھیں۔

بارش سے بچاؤ کے لئے اوپر کی چھت پر ایک چوڑی چٹائی ڈال دی جائے جو ہوا سے نہ اڑے دیگر ولا، گھاس بھوس کا پٹا ڈکھ دیا جائے، چھت بھی ایسی نہ ہو کہ آسانی جھک سکے یا بیٹھ جائے اس کی غلاف ورزی پر پہلے درجے کی سزا اور یہی سزا ان کے لئے جو دروازے اور کھڑکیاں آنے سے اس طرح بنائیں کہ ہمسائے کی بے پردگی ہو یا بے آرامی۔ البتہ اگر بیچ میں شاہی سڑک آتی ہو تو نقصان نہیں ساگر کوئی گڑھا، نالی، بیڑھی، ڈلاؤ یا مکان کا کوئی حصہ دوسروں کی تکلیف کا باعث ہو، یا پانی کھڑا ہو کر ہمسائے کی دیوار کو نقصان پہنچائے، تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ کیا جائے۔

اگر گوشت سے تکلیف پہنچے تو دگنا جرمانہ۔ نالیوں اور ناہد انوں میں رکاوٹ نہ ہو ورنہ ۱۲ پن جرمانہ۔ اتنا ہی جرمانہ اس کرایہ دار پر بھی لگایا جائے جو کہنے کے باوجود مکان خالی نہ کرے اور رہتا رہے۔ اور اس مالک مکان پر بھی جو ایسے کرایہ دار کو اٹھائے جو کرایہ ادا کرتا رہا ہو۔ سوائے اس صورت میں کہ کرایہ دار سے نازیبا حرکات سرزد ہوئی ہوں۔ جیسے کہ بدنام کرنا، چوری چکامی، ڈاکہ زنی، اغوا، یا غلط نام سے بلا استحقاق رہ رہا ہو۔ دیگر ولا، دھوکہ دہی

۱۔ انگریزی میں یہاں سوالیہ نشان ہے۔ دیگر ولا، کھڑکی حسب ضرورت کھولی جائے

۲۔ یہ زائد عبارت مخطوطہ میں پائی جاتی ہے۔

کرے) جو اپنی مرضی سے مکان چھوڑے وہ بقایا کرایہ دے کر جائے۔  
 اگر کوئی شخص مشترک استعمال کے لئے بنائی جانے والی عمارت کی تعمیر میں  
 شرکت سے گریز کرے، یا اگر کوئی کسی کو مشترک عمارت کے استعمال سے روکے، تو  
 ان پر ۱۲ پن جرمانہ۔ اسی طرح کوئی عمارت کے کس حصے کو استعمال کرنے میں ناجائز  
 رکاوٹ ڈالے تو اس پر دگنا جرمانہ (گیرولا؛ جر پنچا تپتی گھروں کو نقصان پہنچائے،  
 نجی کمروں اور آنگن کو چھوڑ کر، گھر کے دوسرے حصے جہاں پوجا کے لئے  
 کبھی آگ سلائی جاتی ہو یا ادھلی نصب ہو، وہ مشترک استعمال کے لئے  
 کھلے رہیں گے۔

## جنووہ : جائیداد کی فروخت، حد بندی کے قضیے

رشتہ دار ہمسائے اور بستی کے پیسے والے لوگ باری باری مکان خریدتے  
 جائیں گے۔ (گیرولا؛ پہلے ان سے پوچھا جائے گا، یعنی حق شفعہ استعمال کریں  
 گے۔ ج) اپنے گھروں کے ہمسائے مذکورہ بالا لوگوں کو چھوڑ کر گھر کے سامنے  
 ۴۰ کی تعداد میں جمع ہوں گے (گیرولا؛ قریبی گائوں کے مکھیا نیز ان کے چالیس گل  
 تک کے لوگ) اور اعلان کریں گے (گیرولا؛ اور ان کے سامنے قیمت کا  
 اعلان کیا جائے گا) بستی یا ہمسایہ (دکانوں کے بڑوں کے سامنے کھیت، باغ  
 عمارت، بھیل، تالاب وغیرہ کی صحیح صحیح تفصیل بتائی جائے گی اگر تین دفعہ بولی  
 بولنے کے بعد کہ اس جائیداد کو اس قیمت پر کون خریدتا ہے، کوئی مخالف آواز نہ  
 آئے تو بولی بولنے والے کے ہاتھ بیچ دی جائے۔ اگر اس موقع پر خریداروں کی  
 بولیوں کے باعث جو چاہے اسی بستی کے ہوں جائیداد کی قیمت بڑھ جائے، تو  
 زائد قیمت نیز اس پر محصول سرکاری خزانے میں جمع ہو۔ خریدنے والا محصول ادا کرے  
 گا۔ مالک کی عدم موجودگی میں جائیداد نیلام کرنے پر ۲۴ پن جرمانہ کیا جائے۔ اگر  
 اصل مالک سات راتوں کے انتظار کے بعد بھی نہ آئے تو بولی بولنے والا قبضہ  
 لے لے۔ اگر جائیداد یا کوئی املاک اس شخص کے علاوہ کسی کے ہاتھ بیچی جائے جس  
 کے نام پر بولی چھوٹی تھی، تو ۲۰ پن جرمانہ کیا جائے۔ لیکن اگر املاک مکانوں

دیگرہ کے علاوہ ہر غیر منقولہ (ج) تو ۲۴ ہیں۔

**حد بندی کے تنازعات :** دو گاؤں کے درمیان سرحدی تنازع کی صورت میں آس پاس کے پانچ یا دس گاؤں کے مکھیما معاملے کی تحقیق کریں اور قدرتی یا بنائے ہوئے سرحدی نشانوں سے مدد لیں۔ کاشتکاروں، گواہوں یا باہر کے لوگوں میں سے وہ لوگ جو وہاں پہلے رہ چکے ہوں، یا دوسرے لوگ جن کا حد بندی سے تعلق نہ ہو پہلے سرحدی نشانوں کی تفصیل بتائیں، پھر بھیس بدل کر، لوگوں کو وہاں لے جائیں۔ اگر وہ نشانات وہاں نہ ملیں تو ان پر ایک ہزار پانچ جرمانہ (جنہوں نے بہکایا) لیکن اگر وہ صحیح نشان بتا سکیں تو اس فریق کو جس نے دوسروں کی زمین پر فاصبانہ قبضہ کیا ہو، یہی سزا دی جائے۔

راجہ اپنی مرضی اور فیاضی سے ایسی زمین جس پر حد بندی کے نشان نہ ہیں، یا جس کا کوئی مالک نہ رہا ہو، دوسروں کو تقسیم کر سکتا ہے۔

**کھیتوں کے تنازعات :** کھیت کی بابت جھگڑے گاؤں کے معتبر لوگ یا آس پاس کے گاؤں کے مکھیما کر دیں گے۔ اگر ان میں باہم اتفاق رائے نہ ہو سکے تو فیصلہ دوسرے نیک لوگوں پر چھوڑ دیا جائے، یا فریقین آپس میں آدھا آدھا بانٹ لیں۔ اگر یوں بھی تصفیہ نہ ہو سکے تو متنازعہ فیہ زمین پر راجہ کا قبضہ ہو جائے گا۔ یہی ان زمینوں کی بابت کیا جائے گا جن کا کوئی دعویٰ درپیدا نہ ہو، یا یہ عام فائدے کے لئے لوگوں میں تقسیم کی جاسکتی ہے۔ کسی املاک پر زبردستی قبضہ کرنا سرحد کے حکم میں آتا ہے۔

اگر کسی کی زمین پر کسی نے معقول وجہ سے قبضہ کیا ہو، تو وہ مالک کو مناسب کرایہ دے گا۔ کرایہ مقرر کرنے میں اس بات کا لحاظ رکھا جائے گا کہ کاشتکار گزارہ کر سکے۔

سرحدوں پر ناجائز قبضہ کرنے والے پہلے درجے کی سزا کے مستحق ہونگے۔ سرحدوں کو نشانے کا جرمانہ ۲۴ ہیں ہو گا۔ یہی قانون ان تنازعات پر بھی لاگو ہو گا جو جنگل میں بنائی ہوئی کھیتوں، چراگاؤں، شاہراہوں، شمشانوں، مندروں



قربان گاہوں اور یا تراؤں سے تعلق رکھتے ہیں۔

**مختلف مزاحمتوں کا ذکر:** ہر طرح کے تنازعات کا فیصلہ اس شہادت

پر مبنی ہوگا جو جسمائے کے لوگ پیش کریں۔ چراگاہوں، میدانوں، کھیتوں،

پھولوں کے چمنوں، کھلیانوں، مکاتوں، اصطبلوں کے قبضے میں مزاحمت کا تصفیہ

ان کے حق میں ہوگا جو پہلے آئے ہوں گے (قابض ہوئے ہوں گے۔ ج) برہمنوں

کی گھماؤں اور رسوم کے پودوں، مندروں اور دیویوں، قربان گاہوں، یا تزاؤں

کو اس جگہ سے متعلق رکھا جائے۔ کوئی شخص تالاب دریا یا زمین کو استعمال کرنے

میں دوسرے لوگوں کی کھیتی کو نقصان پہنچائے تو اسے اس کی پوری تلافی کرنی

ہوگی۔ سیراب زمین، باغ یا کسی طرح کی عمارت کا مالک اگر دوسروں کی ایسی

ہی امداد کو نقصان پہنچائے تو اس پر نقصان کی مالیت سے دگنا جرمانہ ہو

گا۔ نچلی سطح پر بنے ہوئے تالاب سے سینچے جانے والے کھیت کو، اوپر

بنے ہوئے تالاب کے پانی سے نقصان نہ پہنچنے دیا جائے۔ اوپر بنے ہوئے

ذخیرے سے نچلے تالاب میں آنے والے پانی کو نہ روکا جائے۔ الا اس صورت

میں کہ چھوٹا تالاب مسلسل تین سال سے زیر استعمال نہ ہو۔ اس کی خلافت ورزی پر پہلے

درجے کی سزا دی جائے گی۔ یہی سزا اس صورت میں دی جائے گی کہ کسی تالاب

یا ذخیرہ آب کو بہا کر خالی کر دیا جائے۔ جو عمارات پانچ سال تک بے غوری کی

حالت میں بڑی رہیں۔ ان پر سرکاری قبضہ ہو جائے گا سوائے اس صورت میں کہ

کوئی قدرتی تباہی آئی ہو۔

**ٹیکسوں میں چھوٹ:** نئی دمنیہ تعمیرات کرنے والے کو جیسے کہ

تالاب، جھیل وغیرہ، پانچ سال تک ٹیکس کی چھوٹ دی جائے۔ ایسی ہی

تعمیرات کی مرمت کرانے والے کو چار سال کی چھوٹ ملے۔ تالاب وغیرہ سے

فالتو جھاڑیوں کو چھانٹ کر صاف کرنے والے کو تین سال تک چھوٹ دی جائے

اس طرح کی نئی تعمیرات کو خریدنے یا ٹھیکے پر لینے کی صورت میں (ان سے سیراب

ہونے والی) نیشی زمینوں کا لگان دو سال کے لئے معاف کر دیا جائے گا۔ اگر

افتادہ زمین کو خرید کر، یا ٹھیکے پر لے کر یا رہن با قبضہ کے ذریعے حاصل کر کے زیر کاشت لایا جائے تب بھی لگان ۲ سال کے لئے معاف ہوگا۔ جو کھیت پون چکی یا بیلوں (درہٹ) کے ذریعے سینچے جاتے ہوں یا وہ کھیت باغ، چمن جزائلاہوں سے سیراب ہوں، ان پر اتنا لگان لیا جائے کہ کاشتکار پر زیادہ بوجھ نہ پڑے۔ جو لوگ تالابوں سے زمین سینچتے ہیں یا مقررہ داموں پر پانی حاصل کرتے ہیں، یا سالانہ کرایہ (آبیانہ) دیتے ہیں، یا باٹی پر کاشت کرتے ہیں یا جن سے کوئی کرایہ وصول نہیں کیا جاتا، ان کے لئے لازم ہے کہ تالابوں کو اچھی حالت میں رکھیں اور مرمت کے ذمہ دار ہوں ورنہ ان پر نقصان سے دگنا جرمانہ عائد ہوگا جو لوگ اس نکاسی کے مقام کے علاوہ جو ان کے لئے مقرر ہے کسی دیگر جگہ سے پانی لیں۔ وہ ۶ پن جرمانہ دیں گے۔ اور وہ بھی جو نکاسی کے دروازے (پارے) سے پانی کے اخراج میں رکاوٹ ڈالیں اتنا ہی جرمانہ دیں گے۔

جزو ۱۔ چراگا، ہول، کھیتوں اور مٹرکوں کو نقصان پہنچانا اور  
معاهدات کی عدم تعمیل

جو لوگ کھیتوں کی آبیاری میں رکاوٹ ڈالیں انہیں پہلے درجے کی سزا دی جائے دوسروں کی زمین پر مندر وغیرہ تعمیر کرنا تاکہ زراعت وہاں آئیں، یا کسی رفاہ عامہ کی عمارت (دھرمشالہ وغیرہ) کو بیچنا یا بیچنے میں شریک ہونا۔ دوسرے درجے کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ جو لوگ اس قسم کی کارروائی کے شاہد ہوں گے وہ انتہائی سزا کے مستحق ہوں گے۔ سوائے اس صورت میں کہ عمارت ایک عرصے سے خستہ حالت میں پڑی ہو اگر ان کا کوئی دعویدار نہ ہو تو خستہ مندروں وغیرہ کو گانووالے یا خیراتی ادارے مرمت کے بعد قابل استعمال بنا سکتے ہیں۔

سہ تامل میلام شرح میں ”پاما“ کا مطلب باری لیا گیا ہے۔ اس طرح اس اشلوک کا مطلب یہ ہوگا کہ جو لوگ اپنی باری کے علاوہ پانی لیں یا دوسروں کے کھیت میں پانی کے جانے کو روکیں، وہ ۶ پن جرمانہ دیں گے۔ دیگر دلائل بھی اس کا مطلب ”باری“ ہی لیا ہے۔ (دج)

**سڑکوں پر رکاوٹ :** سڑکیں اور راستے کس طرح کے ہوں گے اس کا ذکر قلعوں کی تعمیر کے قلعے میں آچکا ہے دباب دوم، جزا سڑکوں پر آدمیوں یا ادنی جانوروں کے آنے جلنے میں رکاوٹ ڈالنا ۱۲ین جرمانے کا مستوجب ہوگا، بڑے جانوروں کے راستے میں رکاوٹ پیدا کرنے پر ۲۴ین جرمانہ ہوگا، ہاتھیوں کے راستے میں رکاوٹ ڈالنے یا کھیتوں کے راستے کو بند کرنے پر ۴۲ین - تعمیرات (بند وغیرہ) اور جنگلوں کو جانے والے راستوں کو روکنے پر ۶۰۰ین، کھیاں کی جگہوں یا گانوں کو جلنے والے راستے کو روکنے پر ۲۰۰ین اور درون مکھ کا راستہ روکنے پر ۵۰۰ین، اور سجد، مضافات اور چراگاہوں کا راستہ روکنے پر ۱۰۰۰ین۔ ان راستوں پر بہت گہری نالیاں بنانے پر بھی اتنا ہی جرمانہ ہوگا لیکن زیادہ گہری نہ ہوں تو ایک چوتھائی۔

اگر کوئی کاشتکار یا ہمسایہ کسی کھیت پر بجائی کے وقت مداخلت کرے تو اس پر ۱۲ین جرمانہ بشرطیکہ یہ مداخلت کسی خرابی، آفت یا غیر معمولی حادثے کے باعث نہ کوئی پڑی ہو۔

**گانو کا بند و بست :** لگان دینے والے اپنا کھیت صرف دوسرے لگانے دینے والوں کے ہاتھ فروخت یا رہن کریں گے۔ برہمن بھی دان کی ہوئی زمینیں انہی کو دیں گے جنہیں زمین اسی طرح دی گئی ہوں گی۔ ورنہ ان پر پہلے دسبے کا جرمانہ ہوگا۔ یہی سزا ان ٹیکس دہندگان کو بھی ملے گی جو ایسی بستی میں آباد ہوں جہاں مالگزار ملے شاید ۶۰۰ غلے سے لکھا گیا ہو کیونکہ یہ رقم ۵۴ اور ۲۰۰ کے درمیان آتی ہے، اور بے جگہ لگتی ہے۔ ملے گیر دلانے اس کو درون مکھ ہی لکھا ہے، انگریزی ترجمے میں ملے شمار کیا گیا ہے ”درون“ لکھا یا درے کو کہتے ہیں اسی کی بدل ہوئی شکل دون ہے جیسے ڈیرہ دون میں اس لئے شاید مراد درون یا گھاٹیوں سے ہو (ج ۳ - ناروا : ۱۱، ۱۵ - ملے مترجمین نے ہل چلا نا لکھا ہے لیکن سڑکوں پر ہل کون چلا تا ہے۔ مراد یہیں کے نشان سے ہوگی (ج ۵) گیر دلا : اگر کوئی کاشتکار بجائی کے موسم میں بیج نہ بوسے تو اس پر ۱۲ین جرمانہ بشرطیکہ کوئی آفت وغیرہ مانع نہ ہوئی۔ یہی مفہوم زیادہ قرین قیاس ہے (ج)

نہ رہتے ہوں اگر کوئی ٹیکس دینے والا دوسرے ٹیکس دینے والے کی جگہ لے تو اسے  
موجودہ ذکر کو چھوڑ کر، زمین پر پورے حقوق حاصل ہوں گے۔ لیکن مکان بھی نئے آباد کار  
کو دیا جاسکتا ہے اگر کوئی آدمی دوسرے آدمی کی ایسی زمین کو کاشت کرے جو فائدہ  
پڑی تھی تو وہ پانچ سال اس سے استفادہ کرنے کے بعد مالک کو نوٹا دے گا اور اس  
سے مناسب رقم زمین کو سنبھالنے سدھارنے کے بدلے میں لے سکتا ہے۔ جو  
لوگ پردیس میں رہتے ہوں اور لگان نہ دیتے ہوں ان کے مالکانہ حقوق بہر حال  
نظام میں رہیں گے۔

**گانو کا مکھیا؛** جب مکھیا گانوں والوں کے کاکس کام سے سفر پر جانے تو گانوں  
کے آدمی باری باری اس کے ساتھ جائیں گے۔ جو اپنی باری پر نہ جاسکیں وہ اس کے بدلے  
۱/۱۱ اپنی فیوچر کے حساب سے ادا کریں اگر گانو کا مکھیا کسی کو سوسے چور، یا زانی کے  
گانو سے باہر کرے تو اس پر ۲۰ پن جو مانہ ہر گانو اور گانو والے ایسا کریں تو پہلے درجے  
کی سزا کے مستوجب ہوں گے۔

گانو سے باہر کئے جانے والے آدمی کی بحالی کی بابت اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔  
بہر گانو کے گرد ۸۰۰ انگل کی دوری پر ایک بارڈر لکڑی کے کھمبوں سے بنایا جائے۔  
**آوارہ گرد مویشی؛** چرگاہیں، جنگل اور میدان مویشیوں کی چرائی کے لئے استعمال  
کئے جاسکتے ہیں اونٹ اور بھینس اگر چرائی کے بعد آوارہ چھوڑ دیے جائیں تو چوتھائی پن جو مانہ  
ہوگا، گائیں گھوڑے یا گدھے ہوں تو ۱/۱۱ پن ان سے چھوٹے جانوروں کو چھوڑنے پر ۱/۱۱ پن  
پن، اور مویشی پرہنے کے بعد وہیں لوٹتے دکھائی دیں تو دو گنا جرمانہ اور چرگاہوں کے نزدیک  
بستے ہوئے دکھائی دیں تو چو گنا۔ دیگر دلا؛ جو چرگاہوں میں پڑاؤ کریں ان مالکوں سے چو گنا  
ٹیکس لیا جائے۔

بجارجوگانو کے دیوتا کے نام پر پھوڑے گئے ہوں، گائیں جنہیں پج دیئے دس دن نہ ہوئے ہوں نیز بیل جو نسل کشی کے لئے رکھے گئے ہوں۔ وہ اس سزا سے مستثنیٰ ہوں گے۔ اگر کسی فصل کو جانور چر جائیں تو ان کا مالک نقصان سے دگنا جرمانہ دے گا جو لوگ اپنے جانوروں کو کھیت میں سے کھیت کے مالک کو تباہ بنے بغیر بانگ کر لے جائیں وہ ۱۲ پن جرمانہ دیں گے جو کوئی اپنے مویشیوں کو آوارہ پھرنے دے گا ۲۴ پن جرمانہ کا مستحق ہوگا۔ گواے جو اپنے گلے کے جانوروں کو ایسا کرنے دیں تو آدھا جرمانہ۔ یہی سزا ان کے لئے ہے جو پھولوں کے جن میں جانوروں کو گھسنے دیں بھیتوں کی بارود کو ڈھانے کا جرمانہ اس سے دگنا ہوگا۔ اگر جانور کی گھبراہٹ اناج کا ہٹنے کی جگہ پر ڈھیر کئے ہوئے اناج کو کھا جائیں تو جانور کا مالک مناسب تاوان دے گا۔ اگر جنگلی جانور چراگا ہوں میں چرتے ہوئے پائے جائیں تو جنگلات کے نگراں کو اس کی اطلاع دی جائے۔ آوارہ جانوروں کو کوڑوں یا رستوں سے بھگایا جائے گا جو لوگ انہیں زخمی کریں وہ جارجانہ بڑا دے مجرم ہوں گے جو لوگ جانوروں کو دوسرے کا کھیت چرنے پر اکسائیں اور ایسا کرتے ہوئے پکڑیں جائیں انہیں دفع کیا جاسکتا ہے۔

**معاہدات کی عدم تعمیل:** کوئی کسان گائوں کا کام کرنے کے لئے آئے اور کام نہ کرے تو گائو والے اس سے خود جرمانہ وصول کر لیں۔ وہ نہ صرف ادا شدہ مزدوری کا دگنا واپس کرے گا بلکہ کھان پان کا خرچ بھی واپس کرے گا۔ اگر کام کا تعلق مذہبی قربانی سے نھتا تب بھی وہ دگنی مزدوری واپس کرے گا۔ کوئی گائو والوں کی تفریح یا تماشے میں ہاتھ نہ بٹائے تو وہ اس سے عفت نہیں اٹھا سکے گا۔ اگر ایسا آدمی کسی کھیل تماشے کو دیکھنے کی کوشش کرے تو اس سے مقررہ چندے سے دگنا وصول کیا جائے کوئی شخص کوئی رفاہی کام کرنے کے لئے کھڑا ہو تو لوگ اس کے ساتھ تعاون کریں اور

۱۔ یاگنہ و لکھہ ۲، ۹۵-۱۰۰، ناروا: ۱۱، ۳۸-۳۸، ۳۲: ۳۲، ۳۲۰۸-۳۲۰، انگریزی ترجمہ یہاں بھی مبہم ہے۔ ریکرولا کے مطابق، جو جانور ہٹانے پر مقابلہ کریں، یا پہلے ایسا کرتے دیکھے گئے ہوں انہیں مارا جاسکتا ہے، لیکن غالباً مراد مارنے پھینٹنے سے ہے۔ ج

اس کا حکم مایں۔ نہ ماننے پر ۱۲ پن جرمانہ۔ اگر دوسرے لوگ مل کر اس شخص کو ماریں بیٹیں تو ان پر اس رقم سے دگنا جرمانہ کیا جائے جو ایسے جرم کے لئے مقرر ہے۔ اگر ان میں سے کوئی برہمن یا برہمن سے اونچا ہو، تو پہلے اسی کو سزا دی جائے اگر کوئی برہمن گانویں کی جانے والی کسی قربانی میں شرکت نہ کرے تو اس سے سزا محنت نہ کی جائے، لیکن زور دے کر اس کے حصے کا چندہ وصول کر لیا جائے۔

مذکورہ بالا اصولوں کا اطلاق ملکوں کے درمیان، ذاتوں فرقوں کے درمیان اور خاندانوں یا گروہوں کے درمیان معاہدات کی خلاف ورزی پر بھی ہوتا ہے۔

جو لوگ باہمی تعاون سے شریک، عمارات وغیرہ سب کی بھلائی کے لئے بنائیں اور نہ صرف اپنے گائندوں کی دیبائش میں اضافہ کریں بلکہ نگرانی بھی رکھیں تب ان کے ساتھ خاص مہربانی سے پیش آئے۔

### جزو ۱۱: قرضوں کی وصولی

سوا پن ماہانہ سود مناسب شرح ہے۔ پانچ پن ماہانہ کاروباری مباح ہے۔ جنگلوں میں س پن ماہانہ بھی چلتا ہے۔ بحری تاجر ۲۰ پن بھی لیتے ہیں جو لوگ مذکورہ شرح سے زیادہ وصول کریں یا اس میں معاون ہوں، انہیں پہلے دہے کی سزا دی جائے اور اس لیکن دین کے شاہد اس سے آدھا جرمانہ ادا کریں۔

لیکن دین کے معاملات کا جن پر ریاست کی فلاح کا دارومدار ہے، غور سے معائنہ کرنا چاہیئے۔ غلے پر بیاج جبکہ فصل اچھی ہو، مالیت کے نصف سے نہیں بڑھنا چاہیئے۔ تھامتی مال پر سود منافع سے نصف ہونا چاہیئے اور باقاعدگی سے سال کے ختم پر ادا ہونا چاہیئے اگر دیندار کی مرضی یا ملک سے غیر حاضری کی بنا پر جمع ہونے دیا جائے تو قابل ادائیگی رقم اصل سے دو چند ہو سکتی ہے۔ جو کوئی میلا سے پہلے سود طلب کرے یا سود کو اصل میں شامل کرے تو اس پر تنازعہ فیہ رقم سے دو چند جرمانہ لگایا جائے۔ کوئی لین دار اپنی دی ہوئی رقم سے چار گنا سود طلب کرے تو وہ ناجائز رقم سے چار گنا جرمانہ ادا کرے۔ اس جرمانے کا تین چوتھائی قرض خواہ اور ایک چوتھائی قرضدار ادا کرے گا۔ ایسے قرضوں پر سود جمع نہیں

بہرنے دیا جائے گا جن کے لینے والے کسی طویل قربانی میں لگے ہوئے ہوں یا بیمار ہوں یا گرد کے پاس پڑھنے کے لئے بیٹھے ہوں یا کمسن ہوں یا بہت غریب ہوں۔ کوئی قرضخواہ قرضے کی رقم وصول کرنے سے انکار کرے تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ اگر انکار کسی جائز سبب سے ہو تو اصل رقم کسی کے پاس امانت رکھوا دی جائے۔ جو قرضے دس برس تک انوار میں رہے ہوں وہ واپس نہیں کئے جائیں گے، سوائے ان صورتوں میں کہ قرضخواہ نابالغ یا ضعیف تھا، یا سرگیا، یا ایسے لوگوں کے قرضے جو حادثات میں مبتلا رہے یا پردیس میں مقیم رہے یا ملک سے فرار ہو گئے یا ریاست میں امن و سکون نہ تھا۔

متوفی قرضدار کے بیٹے اس کا قرض مع سود ادا کریں گے۔ (لڑکوں کی عمر ہو چوڑی میں) رشتہ دار جو اس کے ورثے کے حقدار ہوں۔ یا ضمانتی جیسے کہ قرضداری کے شریک یا ساجھی۔ کوئی دوسری ضمانت تسلیم نہیں کی جائے گی۔ نابالغ بھی ضمانت نہیں ہو سکتا۔ رہائی پر ات بھائی ویم اشارم : نابالغ کی ضمانت ضعیف ہے جس قرضے کی میعاد یا مقام متعین نہ ہو، وہ قرضدار کے بیٹے پوتے یا دوسرے ورثاء ادا کریں گے۔ ایسا قرضہ جس کی میعاد یا مقام یاد و نون معین ہوں اور جس کے لئے جان، شادی، بیوی، یا زمین کو گرو دی کیا گیا ہو۔ اس کی ادائیگی بیٹوں اور پوتوں پر واجب ہے۔

## ایک قرض دار پر کئی قرضے

سوائے اس صورت میں کہ قرضدار ملک سے باہر گیا ہو، ایک قرضدار کے خلاف کوئی قرض خواہ یا دو قرضخواہ بیک وقت ایک سے زیادہ قرضے کا دعویٰ نہیں دائر کر سکتے۔ باہر جانے کی صورت میں بھی، وہ شخص قرضے اس ترتیب سے واپس کرے گا جس ترتیب سے لئے تھے یا سب سے پہلے سرکاری قرضہ ادا کرے گا۔ یہ یا جو کسی بزمین عالم کو واجب الادا ہو گا۔

لے گیر دلا : جو قرضہ جان، یا بیاہ یا زمین کے لئے لیا گیا ہو (رج)

جن فرضوں کا لین دین میاں بیوی یا باپ بیٹے یا بھائیوں کے درمیان ہوں جن کے معاملات مشترک ہیں، ان کی بازیابی کے لئے کوئی دعویٰ نہیں ہو سکتا۔ جس بیوی کو اس قرضے کی خبر نہ ہو جو میاں نے لیا، اسے ادائیگی کے لئے مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ مویشی چرانے والے گوالے اور ساجھے میں کاشتکاری کرنے والے اس سے مستثنیٰ ہیں۔ لیکن شوہر کو بیوی کے قرضے کا ذمہ دار ٹھہرایا جاسکتا ہے اگر یہ مان لیا جائے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کے لئے ہوئے قرضے کی واپسی کا انتظام کئے بغیر ملکہ بھڑک گیا تو وہ انتہائی سزا کا مستوجب ہوگا۔ اگر نہ مانا جائے تو شہادتوں پر بھر دوسرے کرنا ہوگا۔

**شہادت:** تین گواہوں کی شہادت لازمی ہے جو معتبر، دیا انداز اور معزز ہوں کم از کم دو گواہ فریقین کے لئے قابل قبول ہونے چاہئیں۔ قرضے کے معاملے میں ایک گواہ کافی نہیں۔

بیوی کے بھائی، کاروبار کے ساجھی، قیدی، قرضخواہ، قرضدار، بیوی اپنا بیج اور سزا یافتہ لوگ گواہی نہیں دے سکتے۔ اسی طرح وہ لوگ جو قانوناً لین دین کے مجاز نہ ہوں، راجہ، ویدوں کے پنڈت، گانودالوں کی خیرات، پرہیزگارانہ دل کوڑھ، وہ جن کے جسم پر پھوٹے ہوں، ذات باہر کئے ہوئے لوگ چندال، کینے پیشوں کے آدمی، نابینا، بہرے، ٹونگ، خودسر لوگ، عورتیں سرکاری ملازم بھی گواہ کے طور پر قبول نہ ہوں گے سوائے ان معاملات کے جن کا تعلق ان کے اپنے گروہ سے ہو۔ تشدد، سرقریبا اغوا کے مقدمے میں وہ لوگ گواہ بن سکتے ہیں جو بیوی کے بھائی (خاندانی دشمن یا کاروبار کے) ساجھی نہ ہوں۔ خفیہ کار و دایوں کے معاملے میں ایک اکیلی عورت یا اکیلے مرد جس نے ان کو چپکے سے کچھ کرنے دیکھا یا سنا ہو گواہ ہو سکتا ہے ماسوائے راجہ یا سنیاہی کے۔ فریق استغاثہ کی طرف سے آقا نوکر کے خلاف، پجاری یا گرو اپنے چیلوں کے خلاف، ماں باپ بیٹوں کے خلاف گواہی میں

۵۲۶، ۲





فیہ رقم راجہ سوخت کر لے۔ اگر گواہ کمتر رقم کی شہادت دیں، تو دعویدار زائد رقم کے برابر جرمانہ بھرے گا۔ جہاں دعویدار بیوقوف ہو، یا گواہوں نے (دہرے پن کی وجہ سے) سننے میں غلطی کی ہو، یا معاملہ جٹوں کی بنا پر مشتبہ ہو، یا جبکہ قرضدار مر گیا ہو، تو گواہوں کی شہادت ہی پر فیصلہ موقوف ہو گا۔

اُچاریہ اُشانا وغیرہ: یعنی شکر اُچاریہ کے پیرو کہتے ہیں کہ اگر گواہ خود کو بیوقوف ثابت کریں اور معاملے کے محل وقوع، وقت یا نوعیت کی بابت تحقیق بے نتیجہ رہے تو، تینوں سزائیں ایک ساتھ دے دی جائیں۔

منو کے پیروں کا خیال ہے کہ جھوٹے گواہوں پر دعوے کی رقم سے دس گنا جرمانہ کیا جائے (دگر دلا)؛ اگر گواہ جھوٹا مقدمہ کھڑا کر دیں اور ناجی نقصان کرائیں تو نقصان سے دس گنا جرمانہ بھر دیا جائے۔

برہسپتی کے پیرو کہتے ہیں، اگر وہ اپنی حماقت سے کسی معاملے کو مشتبہ بنا دیں تو انہیں اذیت ناک موت کی سزا دی جائے (دگر دلا)؛ اپنی حماقت سے ایک دوسرے کے خلاف گواہی دینے والوں کو اذیت دے کر قتل کیا جائے۔

کولہیہ کہتے ہیں کہ گواہوں کو اس لئے گواہ کیا جاتا ہے کہ حقیقت کو سنیں اور سمجھیں۔ اگر وہ معاہدے یا معاملے کے وقت ایسا نہیں کرنے اور بات کو مشتبہ بنا دیتے ہیں تو ان پر ۲۴ پن جرمانہ کیا جائے۔ اگر وہ بلا تحقیق جھوٹی گواہی دیں تو اس سے آدھا جرمانہ (دگر دلا)؛ اگر وہ ٹھیک بات نہ بتا سکیں تو آدھا جرمانہ؛ فریقین خود ہی ایسے گواہ بنائیں جو معاملے کے وقت اور مقام سے دور نہ ہوں (غالباً مراد یہ ہے کہ دور نہ رہتے ہوں اور وقت پر حاضر ہو سکیں) جو لوگ دور رہتے ہوں یا آنا نہ چاہتے ہوں انہیں عدالت کے حکم سے بلایا جائے۔

### جزو ۱۲: امانتوں سے متعلق امور

جو اصول قرض کی بابت بیان کئے گئے وہی امانتوں پر بھی صادق آتے ہیں۔ جب کبھی قلعہ یا قریہ دشمن یا وحشی حملہ آوروں کے ہاتھوں تباہ ہو جائیں جب کبھی

لے یہ قاعدہ مندرجہ اول مندرجہ اول میں درج نہیں ہے اصل متن بلاشبہ گنجلک ہے (رج)

گائو، بیوپار، مویشیوں کے گلے پر دینی یلغار سے متاثر ہو کر راج خود ہی تباہ ہو جائے، آگ یا طغیانی پھیل کر گائو کے گائو متاثر ہوئے، یا غیر منتقلہ اثاثوں کو نقصان پہنچائے اور منتقلہ اثاثوں کو بچا لیا جائے، یا وہ بھی اچانک آگ یا طغیانی کے باعث تباہ ہو جائیں۔ مال سے لدا ہوا جہاز ڈوب جائے یا لوٹ لیا جائے، ان میں سے اکثر صورتوں میں جو امانتیں ضائع ہو گئی ہوں ان کا تادان نہیں لیا جاسکتا۔ جو امانت دار امانت کو اپنے آپ کے لئے استعمال کرے، وہ نہ صرف اس کا معاوضہ دے گا بلکہ ۱۲ مہینہ جرمانہ بھی۔ اور نہ صرف استعمال سے ہونے والے نقصان کی تلافی کرے گا بلکہ ۲۴ مہینہ دینا پھرے گا۔ امانتیں جو گم ہو جائیں یا جنہیں نقصان پہنچے، ان کی تلافی کی جائے گی۔ اگر امانت دار مر جائے یا کسی آفت میں مبتلا ہو جائے، تو امانت کی بابت دعویٰ دائر نہیں کیا جائے گا۔ اگر امانت کو گرو دی رکھ دیا جائے یا فروخت کر دیا جائے یا کھو دیا جائے، تو امانت دار نہ صرف اصل قیمت سے چوگنی قیمت ادا کرے گا بلکہ ۵ گنا جرمانہ بھی پھرے گا۔ اگر امانت کو ویسی ہی کسی چیز سے بدل دیا جائے یا کسی طرح گم کر دیا جائے تو اس کی پوری قیمت ادا کی جائے گی۔

مرہن: یہی اصول مرہنہ اثاثوں پر بھی لاگو ہوں گے جبکہ وہ ضائع ہو جائیں استعمال میں لانے جائیں، بیچ دیئے جائیں، (آگے) گرو دی رکھ دیئے جائیں غصب کر لئے جائیں۔ جس مرہنہ اثاثے سے تمنا حاصل کرنے کا حق دیا گیا ہو، مرہن اس کی ملکیت سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ نہ اس پر کوئی سود دیا جائے گا۔ لیکن اثاثہ منقطع نہ ہو، تو سوخت ہو سکتا ہے اور اس پر سود بھی چڑھ سکتا ہے۔ اگر مرہن رکھنے والا اثاثہ واپس کرنے پر آمادہ نہ ہو جبکہ رکھوانے والا واپس لینے کو تیار ہو تو مرہن رکھنے والے پر ۱۲ مہینہ جرمانہ کیا جائے۔

اگر مرہن رکھنے والا یا بیچ کا آدمی موجود نہ ہو تو مرہن رکھوانے والا رقم گائو کے معتبر لوگوں کے پاس رکھوا کر اپنی چیز واپس لے سکتا ہے۔ یا اس اثاثے کی قیمت متعین کرنے کے بعد چیز وہیں رہنے دی جائے، مگر اس پر سود نہیں چڑھے گا۔ اگر اثاثے کی قیمت بڑھ جائے یا خدشہ ہو کہ یہ گھٹ جائے گی تو مرہن منصفوں کی

اجازت سے، یا رہن سے تعلق رکھنے والے کی موجودگی میں یا باخبر یا رہن کی نگرانی میں فروخت کر سکتا ہے جو یہ سمجھتے ہوں کہ خدشہ واجب ہے۔

کوئی غیر معقولہ اثاثہ، رہن یا قبضہ کی صورت میں، جس پر محنت سے یا بغیر محنت منافع حاصل کیا جاسکتا ہے، کسی صورت میں خراب نہیں ہونا چاہیے جبکہ رہن رکھنے والا قرضے کی رقم پر سود حاصل کر رہا ہو۔ (نیز دیکھیے ضمیمہ ۱)

ملازمین جو اپنے ملکوں کے مقرر کردہ دعووں پر مال بیچیں، کسی منافع کے حقدار نہ ہوں گے، بلکہ بکری کی کل وصولی مالک کے حوالے کریں گے۔ اگر مال کی قیمت گرے تو وہ اتنی قیمت مالک کو دیں گے جس پر مال فروخت ہوا۔

لیکن ایسے یو پارٹی جو کسی منظم ادارے سے وابستہ ہوں اور راجہ کے معتبہ نہ ہوں (تھوک فروشوں کو) اس مال کی جو کسی اندرونی خرابی یا ناگہانی حادثے سے تباہ یا ضائع ہو گیا ہو، تلافی نہیں کریں گے لیکن قیمت میں جو فرق مقام اور وقت کے فرق و فصل کی بنا پر واقع ہوا ہو اس کے حساب سے خالص یا نہت حوالے کریں گے (ذخیرہ جنس کا متناسب حصہ)

**سربراہ امانتیں:** جو قواعد دوسری امانتوں کے بارے میں مذکور ہوئے وہی سربراہ امانتوں پر بھی صادق آتے ہیں۔ جو کوئی سربراہ امانت کو امانت رکھنے والے اصلی آدمی جگہ کسی اور کے حوالے کرے وہ مجرم ہو گا۔ اگر کوئی شخص انکار کرے کہ اس نے مہر شدہ امانت وصول کی تھی تو اس صورت میں بیان کردہ واقعات اور امانت رکھوانے والا ہی (یعنی اس کا کردار اور سماجی رتبہ) شاہد ہو سکتے ہیں۔ کارگیر فطرۃً ناقابل اعتبار ہوتے ہیں۔ امانتیں رکھوانا ان لوگوں کی روایت نہیں ہے، نہ اس کا کوئی قابل وثوق سبب ہو سکتا ہے۔

اگر امانت دار سربراہ امانت کی وصولی سے انکاری ہو، جو کہ کسی معقولہ وجہ سے نہیں رکھوائی گئی تھی یہ تو امانت رکھوانے والا منصفوں کی اجازت سے ایسے گواہ

سے انگریزی ترجمے کا یہ جملہ میم ہے اور ہندی ترجمے سے نامزد رہ

سے کارن پور دا۔ کوئی چیز جس کی اصل جانی برہمی ہو۔ محفوظ میرٹھ۔

پیش کر سکتا ہے جنہیں اس نے امانت دیتے وقت خفیہ طور پر دیوار کے نیچے (تیجھے) چھپا دیا ہو۔

کسی جنگل کے درمیان یا بھری سفر میں کوئی بوڑھا یا بیمار بیوپاری کسی امین پر اعتبار کرتے ہوئے کوئی قیمتی چیز جس پر خفیہ نشان ہوں۔ اس کے حوالے کر کے اپنے سفر پر آگے بڑھ سکتا ہے۔ اور اس کی اطلاع اپنے بیٹے کو بھیج سکتا ہے وہ بیٹا امین سے امانت طلب کر سکتا ہے۔ اگر وہ سیدھی طرح واپس نہ کرے تو نہ صرف اس کی ساکھ جاتی رہے گی بلکہ اس کو دہی سزا ملے گی جو چوری کے لئے مقرر ہے۔ اور اس سے امانت بھی واپس لی جائے گی۔

کوئی مقبرہ آدمی جو دنیا چھوڑ کر سنیاں لینے والا ہو کسی شخص کے پاس خفیہ نشانات کے ساتھ کوئی سر بمبر امانت رکھوا سکتا ہے۔ پھر کچھ برس بعد واپس آکر مانگ بھی سکتا ہے اگر امانت دار بے ایمانی سے مکر جائے تو اس سے امانت واپس دلوائی جائے اور اس کو چوری کی سزا دی جائے۔

کوئی سادہ لوح آدمی جس کے ہاتھ میں کوئی سر بمبر امانت مع خفیہ نشانات موجود ہو، رات کو گلی میں چلتے چلتے، پولیس کے دڑ سے کہ وہ اسے رات کو ناصت باہر نکلنے کے الزام میں نہ دھرے، امانت کسی شخص کے حوالے کر کے آگے بڑھ جاتا ہے۔ اور پھر جیل میں بند کر دیا جاتا ہے۔ اب وہ اسے واپس مانگتا ہے۔ اگر وہ شخص اس سے بے ایمانی کے سبب انکار کرے تو اس سے نہ صرف امانت واپس لی جائے بلکہ چوری کی سزا بھی دی جائے۔

کسی کے پاس ہر شدہ امانت کو یہ پیمانہ کہ، امانت رکھوانے والے کا کوئی فرد خاندان غالباً نہ صرف امانت کو طلب کرے گا بلکہ رکھوانے والے کا پتہ بھی پوچھے گا۔ اگر امانت دار دونوں میں سے کس بات سے انکار کرے تو اسے بھی مذکورہ بالا سزا دی جائے۔

ان سب صورتوں میں دریافت کرنے کے قابل سب سے پہلی بات یہ ہے کہ وہ چیز کسی کے پاس کہاں سے آئی، کن حالات میں آئی، کن مرحلوں سے گزری، اور یہ

کہ قلب کرنے والے کا سماجی رتبہ مالی اعتبار سے کیا ہے۔  
مذکورہ بالا قوانین ان سب معاملات میں عامل ہوں گے جو دو فریقوں کے  
درمیان ہوں۔

※ لہذا تمام معاہدات بر ملا طور پر گواہوں کے سامنے طے ہونے چاہئیں خواہ  
اپنوں کے ساتھ ہوں یا غیروں کے ساتھ اور جگہ اور وقت کو خاص طور پر مد نظر  
رکھا جائے گا کہ معاہدہ کب اور کہاں ہوا تھا۔

## جزو ۱۳۔ واسوں اور مزدوروں کی بابت قوانین

اگر کسی شہور کا کوئی رشتہ دار اسے بیچ دے یا گروی رکھ دے جبکہ وہ  
نا بالغ ہو، پیدائشی غلام نہ ہو اور آریہ نسل سے ہو تو بیچنے والے پر ۱۲ پن جرمانہ ہو  
گا، ویسٹ ہو تو ۲۴ پن، کھڑی ہو تو ۳۶ پن اور برہمن ہو تو ۴۸ پن۔ اگر رشتہ دار  
کے علاوہ کوئی آریہ حرکت کرے تو بالترتیب پہلی دوسری، تیسری حد لگائی جائے  
اور برہمن کا معاملہ ہو تو موت کی سزا۔ یہ سزائیں خریدنے والوں اور مددگاروں  
کو بھی دی جائیں گی۔ کچھ لوگوں کے لئے یہ کوئی جرم نہیں کہ اپنے بچوں کو بیچیں  
یا گروی رکھ دیں۔ لیکن کسی آریہ کو ہرگز غلام نہیں بنایا جائے گا۔ لیکن اگر گھریلو  
دشواروں کی بنا پر یا عدالت کا طلبانہ دینے کے لئے رقم حاصل کرنے کی خاطر، یا  
اپنے اوزار وغیرہ کو ضبطی سے نکالنے کے لئے کسی آریہ کو گروی کر دیا جائے، تو  
اس کے رشتہ دار جلد از جلد اس کو آزاد کرنے کی کوشش کریں گے، خصوصاً جبکہ وہ بالغ  
یا جوان ہو اور کام میں مدد کر سکتا ہو۔

جو شخص اپنے آپ کو اپنی مرضی سے غلامی میں دے دے وہ اگر بھلے گا تو  
عمر بھر کے لئے غلام بن جائے گا۔ اسی طرح وہ جسے اس کے رشتہ داروں نے گروی کیا  
ہو، اگر دوبارہ بھلے گا تو عمر بھر کو غلام رہے گا۔ دونوں طرح کے لوگ اگر کسی دوسرے  
ملک بھاگ جانے کے خواہش مند پائے گئے تو عمر بھر کے لئے غلام ہو جائیں گے۔  
کسی غلام کے پیسے ہتھیائے، یا اس کو ان مراعات سے محروم کرنا جن کا وہ آریہ

ہونے کی بنا پر حقدار ہے۔ اس سے آدمی جبرائے کا مستوجب ہوگا جو کسی آریہ کو غلام بنانے پر مقرر ہے۔

اگر کسی کے پاس ایسے آدمی کو گروی رکھا گیا ہو جو بھاگ جائے یا مر جائے یا کسی بیماری کے سبب ناکارہ ہو جائے تو اسے حق ہے کہ مرہن سے اس کی قیمت واپس طلب کر لے۔

غلام کو پیشاب پاخانہ یا جھوٹا کھانا اٹھانے پر لگانا، یا عورت ذات کو مالک کانگنا نہاتے وقت ساتھ رکھنا، یا غلام مرد یا عورت کو جسمانی آزار پہنچانا، یا لونڈی کی عصمت دری کرنا روا نہیں رکھا جائے گا اور ایسی صورت میں ادا شدہ رقم سزوت ہو جائے گی۔ اگر دایہ یا دانی، بورچن یا کسی اور زنانہ ملازم کی جو ساجے میں کشتکاری کرنے والے طبقے سے تعلق رکھتی ہو، یا کسی اور طبقے سے عصمت دری کی جائے تو فی الفور معاہدہ منسوخ ہو جائے گا اور انہیں رہائی مل جائے گی۔ اگر کسی اونچی ذات کے ملازم کے ساتھ تشدد کیا جائے تو اسے بھاگ جانے کا حق ہے۔ اگر کوئی آقا ملازم دایہ کی جو اس کے پاس گروی اور اس کے قبضے میں ہو اس کی مرضی کے خلاف عصمت دری کرے تو اسے پہلے درجے کی سزا دی جائے گی۔ اگر وہ کسی دوسرے کے قبضے میں ہو تو اس حرکت پر درمیانے درجے کی سزا۔ اگر کوئی آدمی کسی رملی یا عورت کے ساتھ زنا کرے جو اس کے پاس رہن تھی تو نہ صرف نہ رہن سزوت ہو جائے گا بلکہ کچھ رقم بطور تلافی دینی پڑے گی اور اس سے دگنی رقم سرکار کو بطور جرمانہ۔

کسی آریہ غلام کے ہاں اولاد ہو تو وہ آریہ ہی رہے گی۔ غلام کو نہ صرف اپنی محنت کے معاوضے پر پورا حق ہوگا جو وہ مالک کے کام کو خاطر خواہ انجام دینے کے ساتھ حاصل کرے، بلکہ جو کچھ اس کو میراث میں ملا ہوگا، اس پر بھی، اور وہ اپنا فدیہ دے کر دوبارہ آزاد آریہ بن سکتا ہے۔ یہ بات پیدائشی اور مرہونہ غلام کے بارے میں بھی درست ہے۔

فدیہ کی مالیت اتنی ہی ہوگی جس پر وہ بیچا گیا تھا۔ کسی کو عدالتی حکم سے یا جبرانے کے بدلے غلام بنایا جائے تو وہ بھی اپنی محنت سے اپنا فدیہ لگا کر جان

چھڑا سکتا ہے۔

کوئی آریہ لڑائی میں پکڑ لگایا ہو تو اس کے فدیے کی مالیت اس خطے کی کتابت سے ہوگی جو اس کی طرف سے گرفتار ہوتے وقت لاحق تھا۔ یا اس سے آدمی۔

اگر کوئی غلام جو ۸ برس سے کم کا ہو اور جس کے کوئی ناتی نہ ہوں، چاہے پیدائشی غلام ہو جو مالک کے گھر میں پیدا ہوا، یا اسے درختے میں ملا ہو، یا خرید لیا گیا ہو یا کسی اور کے ذریعے سے حاصل کیا گیا ہو، اپنی مرضی کے خلاف کسی ذلیل کام پر لگایا جائے، یا بیس میں بیچا یا رہن رکھا جائے۔ یا کسی حاملہ لونڈی کو بغیر اس کی زوجگی کا انتظام کئے رہن رکھ دیا جائے، تو مالک کو پہلے درجے کی سزا دی جائے گی، اور ان کو بھی جواں میں اس کے مددگار ہوں۔

فدیے کی رقم وصول ہونے کے بعد غلام کو آزاد نہ کرنے پر ۱۲ پن جرمانہ ہوگا کسی غلام کو بلاوجہ قید کرنے پر بھی ایسی ہی سزا دی جائے گی۔  
غلام کا ترکہ اس کے ناتیوں کو پہنچے گا، اگر کوئی ناتی موجود نہ ہو تو مالک لے سکتا ہے۔

اگر مالک کے ہاں اس کی لونڈی سے اولاد ہو جائے۔ تو ماں اور بچہ دونوں فوراً آزاد تصور کئے جائیں گے۔ اگر ماں کو گزارے کے لئے غلامی میں رہنا پڑے تو اس کے بھائی اور بہن کو آزاد کیا جائے۔

ایک مرتبہ آزاد ہو جانے والے غلام مرد یا عورت کو بیچنے یا گروہی رکھنے پر اپنی جرمانہ ہوگا، سوائے اس صورت میں کہ وہ خود اپنی مرضی سے غلام بننا چاہیں۔  
مالک کے ملازمین پر اختیارات: ہمسایوں کو معلوم ہوگا کہ مالک اور نوکر کے مابین کیا معاہدہ طے پایا ہے۔ نوکر کو طے شدہ تنخواہ ملے گی۔ اگر تنخواہ طے نہ ہوئی ہو، تو کام کی مقدار اور اس پر صرف ہونے والے وقت کے لحاظ سے مروجہ شرح کے مطابق مقرر کردی جائے گی۔ اگر پہلے سے معاوضہ طے نہ ہو تو کمیت مزدور کو فصل کا ہڑا ملے گا، گواے کو گھی کا ہڑا، کاروباری ملازم کو کمرے کے منافع کا ہڑا۔ پہلے سے طے شدہ معاوضے معاہدے کے مطابق ادا کئے جائیں گے۔



کاریگر، گانے والے، وید، مسخرے، باورچی اور ایسے ہی دوسرے کام کرنے والے جو اپنی مرضی سے ملازمت کرتے ہوں اتنے ہی معاوضے کے مستحق ہوں گے جو اور جگہ ایسے کام پر ملتا ہوگا، یا جتنا کام کی سمجھ بوجھ رکھنے والے مقرر کریں۔

معاوضے کی بابت جھگڑے کا فیصلہ دونوں جانب کے گواہوں کی طرف سے پیش کی جانے والی شہادت پر مبنی ہوگا۔ اگر کوئی گواہ نہ ہو تو آلت سے جرح کی جائے۔ معاوضہ نہ ادا کرنے پر معاوضے سے دس گنا جرمانہ وصول کیا جائے۔ یا ۶ پن معاوضہ مار لینے کا جرمانہ ۱۲ پن یا معاوضہ کی رقم سے پانچ گنا (پانچ بندھو وام)۔

کوئی شخص جسے سیلاب بہا لے جا رہا ہو۔ یا آگ میں گھر گیا ہو، یا ہاتھی یا شیر کے زرنے میں ہو۔ اس وعدے پر پچا لیا جائے کہ اپنے بیٹے یا بیوی اور خود اپنے آپ کو بھی بچانے والے کی غلامی میں دیدے گا، تو وہ اتنا ہی دے گا جو ماہرین مقرر کر دیں۔ یہ اصول ان تمام معاملات پر عام ہوگا جہاں کسی مصیبت زدہ کو کسی قسم کی امداد دی جائے۔

طوائف اپنے آپ کو اقرار کے مطابق حوالے کرے گی، لیکن کسی ایسے معاہدے پر اصرار نہیں کر سکے گی جو بے جا و ناروا ہو۔

### جزو ۱۴۔ شرارتی معاملات

مزدوروں اور ساجھے کے کاموں کی بابت قوانین کوئی ملازم کسی کام کی مزدوری وصول کر لینے کے بعد اس سے غفلت برتنے یا ناخوشی دیر لگائے تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ کیا جائے۔ اور پورا کام ہونے تک روک کے رکھا جائے۔ البتہ کوئی کام کے ناقابل ہو یا کسی ذلیل کام پر لگایا گیا ہو یا کسی مصیبت میں گھر گیا ہو تو اس کے ساتھ کچھ رعایت ہونی چاہیے، یا وہ ملک کو دوسرے آدمی سے کام کرنے کی رضامندی دے۔ آجر کو تاخیر سے جو نقصان ہوا ہو اس کی تلافی زائد کام انجام دے کر کی جائے۔

آجر کو اختیار ہے کہ وہ کسی اور سے کام کرائے بشروطیکہ یہ اقرار نہ ہوا ہو کہ وہ دوسرا آدمی نہیں رکھے گا۔ اور نہ ملازم دوسری جگہ کام کرنے جائے گا۔

کوئی آجر اپنے ملازم کو کام نہ دے یا ملازم کام نہ کرے تو دونوں پر ۱۲ مہینے جرمانہ، کوئی ملازم جو دمام وصول کر چکا ہو کام کو ادھورا چھوڑ کر چنیت نہیں ہوگا۔

میرے گرد کہتے ہیں اگر کوئی آجر مزدور سے کام نہ لے جبکہ وہ کام کرنے پر تیار ہو تو یہ سمجھا جائے گا کہ اس نے کام کر دیا ہے۔

مگر کوئٹہ کو اس میں کلام ہے کیونکہ اجرت تو اس کام کی دی جاتی ہے جو کیا گیا ہو، اس کی نہیں جو کیا ہی نہ گیا ہو۔ اگر کوئی آجر اپنے مزدور کو ادھا کام کرنے دے اور باقی نہ کرنے دے جس کے لئے وہ تیار ہو تو باقی کام کو بھی کیا ہوا تصور کر سکتے ہیں۔ لیکن جو سکتا ہے کہ وقت گزرنے کی بنا پر تہہ پل سے یہ کام کیا گیا اسے تسلی بخش نہ پا کر آج بد دل ہو جائے، یا مزدور کو روکا نہ جائے تو وہ ضرورت سے زیادہ کام کرتا چلا جائے، اس طرح آجر کو نقصان اٹھانا پڑے۔

یہی اصول مزدوروں کے گرد ہوں پر بھی عام ہوں گے۔

مزدوروں کے گلہ کو طے شدہ وقت سے ایک ہفتے کی رعایتی مدت اور دی جائے گی جس کے اندر وہ اپنا کام مکمل کر دیں۔ اس کے بعد ان کے لئے لازم ہو گا کہ وہ دوسرے آدمی کام پر لگائیں اور کام کو مکمل کریں۔ آجر کی اجازت کے بغیر وہ تو کام کو ادھورا چھوڑ کر جائیں گے نہ کام کے موقع پر سے کوئی چیز اٹھا کر لے جائیں گے۔ اگر لے جائیں تو ۲۴ مہینے جرمانہ اور کام ادھورا چھوڑنے پر ۱۲ مہینے جرمانہ۔

مزدوروں کا ریگروڈ کے گلہ یا جتنے جنہیں کاروباری ادارے بھرتی کریں اور دوسرے گرد جو مل جل کر کام کرتے ہوں، اپنی یافت کو آپس میں مساوی طور پر بانٹ لیں، یا جیسا کہ ان کے درمیان طے پایا ہو زمیندار اور کاروباری فعل یا مال کی تیاری پر یا اس کے دوران میں، مزدوروں کو ان کے کام کی مقدار کے تناسب سے ان کا حق دینگے اگر مزدور کام کے عرصے میں اپنی جگہ دوسرے مزدور لا دیں تو وہ پوری اجرت کے حقدار ہوں گے۔

لے الفاظ کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مزدور جنہیں کمپنیوں نے ملازم رکھا ہو،

لیکن جب اشیا صرف تیار کی جا رہی ہوں تو جتنا مال تیار ہوا ہو اس کی اجرت دے دینی چاہیے کیونکہ اس سے نتیجہ کار پر کوئی اثر نہیں پڑتا دینی اس کا تعلق ذرعت کاروں کے ذریعے مال کی نکاسی سے نہیں ہے۔

جو کوئی آدمی تندرست ہونے کے باوجود کام چھوڑ کر چلا جائے اس پر ۲۰۰۰ جراث ہوگا۔ کیونکہ کوئی بھی اپنی مرضی سے آجر کمپنی کو چھوڑ کر نہیں جاسکتا۔ کوئی شخص اپنے حصے کا کام پورا نہ کر سکے تو اسے ایک بار معاف کر دیا جائے گا اور اس کو اس کی بساط کے مطابق کام دیا جائے اور اہل تناسب سے اجرت مقرر کر دی جائے۔ دوسری بار غفلت ہو، یا آدمی دوسری جگہ چلا جائے تو اسے نکال دیا جائے اگر جسم زیادہ شعیتر تو وہ اسی قدر معصوب ہوگا۔

**قربانی کی رسوم میں تعاون:** پروہت جو قربانی کی رسمیں ادا کرائیں وہ آپس میں اپنے سمجھوتے کے مطابق اپنی آمدنی بانٹ لیں، سوائے اس آمدنی کے جو کسی کا خصوصی حصہ ہو اگر کوئی پروہت جسے "اگنیشتم" وغیرہ کے لئے مامور کیا گیا ہو رسم کے بعد فوت ہو جائے، تو (اس کا وارث) مقررہ دکشنا کے ۱/۵ حصے کا حقدار ہوگا۔ اگر وہ رسوم کی خریداری رسوم دکرے کی رسم کے بعد مر جائے (دگیرولا: بیمار پڑے) تو پھر کا، مہیم ادپے یا پرور کیوڑ داسن کے بعد مر جائے۔ اگر مایا نامی قربانی کے دوران مر جائے (دگیرولا: بیمار پڑے) تو نصف دکشنا کا۔ اگر سوتینہ نامی قربانی کے دوران میں پراتسا ونا رسم کے بعد ایسا ہو تو پھر کا۔ مدھینت دن کی رسم کے بعد دکشنا پوری واجب ہو جاتی ہے۔

برہمتی سون کو چھوڑ کر بھی رسوم میں دکشنائیں دی جاتی ہیں۔ یہی اصول اہرگن وغیرہ کے موقع پر بھی برتا جائے گا۔

اس کی جگہ لینے والے پروہت جنہیں باقی ماندہ دکشنا ملے گی، یا متونی کے رشتہ دار دس دن رات تک اس کے کرباکرم میں مشغول رہیں گے۔ (دگیرولا: بیمار پڑنے والے کی جگہ لینے والے دس دن تک اس کام کو پورا کریں یا دوسرے یاچک قربانی کرانے والے، اپنی اپنی دکشنائے کر اس ادھورے کام کو پورا کریں۔)

اگر قربانی کروانے والا جس کے اہتمام سے قربانی کی جا رہی ہو، مرنے کے بعد  
باقی پردہت رسوم پوری کرائیں اور دشنام لے جائیں، دیگر دلا، قربانی کی رسم پوری  
ہو جانے کے بعد ہی دشنام لیں، اگر اہتمام کرنے والا رسوم پوری نہیں ہوتے تو پہلے  
دوبے کی سزا دی جائے، اگر قربانی کرنے والا جو پردہت کو نکالنا ہے، ایسا شخص ہے  
جس نے قربان گاہ کی آگ نہیں جلائی اور پہلے کبھی قربانی نہیں کرائی، پہلے قربانیاں  
کرا چکا ہے، تو جہانہ بالترتیب سوا دھڑارین ہو گا۔ دیگر دلا، قربانی عمل ہونے  
سے پہلے اگر اہتمام کرنے والا یا رسوم ادا کرنے والا ایک دوسرے کو چھوڑ دیں تو  
پہلے دوبے کی سزا کے مستحق ہوں گے۔

یہ یقینی ہے کہ قربانی ایسے شخص کے ہاتھوں اپنی پاکیزگی کھو جاتی ہے جو قربانی  
ہو، شودر، عورت کو گھر میں ڈال دے، برہمن کو قتل کرے، اپنے گرو کی بیوی کی  
محنت لٹے، ناجائز تحفے کو وصول کرے یا چور ہو یا رسمیں بری طرح ادا کرے تو ایسے کو  
نکال دیا ہو گا کوئی جسم نہیں۔

### جزوہ ۱۔ خرمید و فروخت میں بد معاہدگی

کوئی بیوپاری مالی بیج کر قبضہ حوالے نہ کرے تو اس پر ۱۲ اپن جرمانہ کیا  
جائے بشرطیکہ مال بذاتہ خراب یا نا پسندیدہ نہ ہو۔  
جس کی اصل میں خرابی ہو اسے بذاتہ خراب کہتے ہیں جس کے بارے  
میں خدشہ ہو کہ راہ ضبط کرے گا یا چورے جائیں گے یا آگ یا سیلاب سے تباہ  
ہو جائے گا وہ خطرناک کہلاتا ہے، اور خرمیوں سے خالی ہو یا جسے چار لوگوں نے  
تیار کیا ہو وہ نا پسندیدہ ہے۔

فروخت کو منسوخ کرنے کے لئے جو پاروں کو ایک رات (دون) کی ہمت  
ہے، کاشتکاروں کو رات کی، گواہوں کو ۵ رات کی، اور بیش قیمت یا ملی علی قسم کی  
اشیاء کے لئے، راتوں (دون) کی۔

جس مال کے جلد بکڑ جانے کا خطرہ ہو اس کو، اس بات کا لحاظ رکھتے ہوئے  
کہ کسی کو خواہ مخواہ نقصان نہ ہو، ترجیحی بنیاد پر جلد از جلد بکھوایا جائے چاہے دوسری

بلکہ اس کی فروخت روکٹی پڑے جہاں اس کے خراب ہونے کا فوری خطرہ نہ ہو۔  
اس اصول کے خلاف دہلی پر ۲۴ جن جرمانہ ہو گا یا مال کی قیمت کا ۱/۱۰ حصہ۔

کوئی شخص جو خریدی ہوئی چیز کو واپس کرنے کی کوشش کرے، جبکہ اس کے اندر کوئی فطری خرابی یا خطرہ یا ناگواری کی بات نہ ہو۔ اس پر ۱۲ جن جرمانہ ملے گا۔  
جو اصول یحییٰ والے کے لئے ہیں انہی کی پابندی خریدار کے لئے بھی

لازم ہوگی۔

**شادی کے معاہدے:** تینوں اونچی ذاتوں میں پانی گرن کی رسم اور ہاتھ پکڑنے سے پہلے بیاہ مسوخ ہو سکتا ہے۔ رشوروں میں پہلی ملاقات ہو جانے پر میاں بیوی ایک دوسرے کو چھوڑ سکتے ہیں۔ ان جوڑوں کے معاملے میں بھی جو پانی گرن کی رسم سے گزر چکے ہوں اسی بیوی کو چھوڑا جاسکتا ہے جس کی بابت پتہ چلے کہ وہ کسی دوسرے مرد کے ساتھ سوچکی تھی، لیکن صحیح النسل اور شریف میاں یا بیوی کو علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔ کوئی شخص لڑکی کا یہ عیب بتائے بغیر کہ وہ کسی اور کے ساتھ سوچکی ہے اسے بیاہ دے تو اس پر ۹۶ جن جرمانہ ہو گا بلکہ وہ شلک اور استری دھن بھی لوٹائے گا۔ کوئی شخص دولہا کا عیب بتائے بغیر کسی لڑکی کو بیاہ لائے تو اس پر مذکورہ جرمانے سے دوگنا جرمانہ ہو گا۔ اور وہ شلک اور استری دھن سے بھی محروم کر دیا جائے گا۔ جو اس نے دھن کو دیا ہو گا۔

**جانداروں (دوپایہ وغیرہ) کی فروخت:** اگر دوپایہ یا چوپایہ جاندار کو کوئی تندرست، توانا اور پاک صاف بتا کر بچا جائے حالانکہ وہ یا توانا پاک ہوں یا نہ دشتو: ۱۵، ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

۳۷ عیب ظاہر ہونے پر بیاہ کی مسوغ کی بابت دیکھئے بحث ناردا کے ان باب ۱۱ کے تحت شمار ۳ اور ۹۶ میں ۱۵ ناردا: ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰۔

میں بلوغ کے بعد بیاہی جاتی تھیں۔ نیز دیکھیں بودھانیہ گرہیہ ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰۔  
کے لئے جو بیامہ کے موقع پر حائضہ ہو، خاص کفارہ مقرر ہونے کا ذکر ہے۔ یہ بات ہندوؤں کے عدایت پرست طبقے کے لئے مشکل اتر کے گی۔

کوٹھ یا دوسری بیماریوں میں مبتلا ہوں، تو ۲۰ پنجرمانہ ہوگا۔ فروخت کو منسوخ کرنے کے لئے چوپایوں کی صورت میں پندرہ دن اور آدمیوں کی فروخت کے سلسلے میں ایک سال کی مہلت ہوگی، کیونکہ اس دوران میں ان کی اصل حالت کا پتہ چل سکتا ہے۔  
 ۱۶۔ فروخت یا مہر کی داپسی کا تصفیہ کرنے کے لئے ایک سبھا بلائی جائے جو اس طرح فیصلہ کرے کہ دینے والا اور لینے والا دونوں کو نقصان نہ ہو۔

### جزء ۱۶، مہر کی منسوخی، غیر ملوکہ اثاثے کی فروخت

قرضے کی بابت اصول دان پر بھی لاگو ہوں گے۔ تصفیہ طلب تحفے وغیرہ دوسرے لوگوں کے پاس امانت رکھوا دیئے جائیں گے۔ کوئی شخص جرمنہ صرت اپنی کُل املاک بلکہ بیٹے اور بیوی اور خود کو بھی کسی کی نذر کر دے وہ منسوخی کے معاملے کو ثالثوں کے سامنے لئے گا۔ ان پُن جو بدی کے کاموں کے لئے کیا جائے، مالی امداد جراثیے لوگوں کو دی جائے جبری بدخواہ اور ظالم ہوں، اور نا اہل کو جنسی تلذذ کی پیش کش، ایسے معاملات کو منسوخی کا تصفیہ کرانے والے ثالث اس طرح طے کریں گے کہ لینے اور دینے والے دونوں فریقوں کے ساتھ انصاف ہو۔

کسی سیدھے آدمی کو ڈرا دھمکا کر مقدمے میں پھنسانے یا بدنام کرنے یا مالی دھکا لگانے کی دھونس دے کر کسی طرح کی امداد حاصل کرنا، چوری کے برابر سزا کا مستحق ہوگا، اور جو لوگ اس طرح دھمکی میں اکرمال حوالے کریں گے ان کو بھی یہی سزا ملے گی۔ کسی کو زہر دے کر مرنے میں نہ رکھنا اور راجہ سے سرکشی کرنا دونوں باتیں انتہائی سزا کا مستوجب ہوں گی۔ کسی بیٹے یا وارث پر جسے کسی کا ترکہ ملا ہو۔ متونی کی دی ہوئی ضمانت کا بار، اس کی مرضی کے خلاف نہیں ڈالا جاسکے گا، نہ کسی دان جینز کے بقایا کا، نہ جوئے کی ہار کا، نہ کسی ایسے تحفے یا دان کا جس کا وعدہ متونی نے تہراب یا شہرت کے زیراثر کیا ہو۔

ایسے اثاثے کی فروخت جو اپنی ملکیت نہ ہو؛ اپنی گمشدہ چیز کسی کے پاس دیکھ کر اس کا مالک عدالت کے ذریعے اس کو گرفتار کر سکتا ہے اگر موقع اور وقت اس میں مانع ہو تو وہ خود اسے پکڑ کر عدالت کے سامنے لا سکتا ہے۔ عدالت کا حاکم پوچھے گا تمہارے پاس یہ چیز کہاں سے آئی۔ اگر وہ یہ کہے کہ اس نے خریدی ہے لیکن بیچنے والے کو پیش نہیں کر سکتا تو اسے جانے دیا جائے اور چیز ضبط کر لی جائے لیکن بیچنے والا اگر کسی دوسرے آدمی کو جس سے اس نے خریدی تھی پیش نہ کر سکے تو نہ صرف چیز اس سے چھین لی جائے گی بلکہ چوری کی سزا بھی بھگتے گا۔ چیز کا مالک، اپنی ملکیت ثابت کرنے کے بعد چیز واپس لے سکے گا۔ اگر مالیت ثابت نہ کر سکے تو مالیت سے ہٹا کر مان لیا جائے اور چیز بحق سرکار ضبط کر لی جائے۔

کوئی شخص گمشدہ چیز پر عدالت کی اجازت کے بغیر قبضہ کر لے تو اسے پہلے درجے کی سزا دی جائے۔ گمشدہ یا چوری کئے ہوئے مال کو تین پندرہ ماہوں تک چنگی نلکے پر رکھا جائے۔ اگر اس عرصے میں کوئی ملکیت کا دعویٰ کرنے نہ آئے تو چیز راجہ کی جو جائے گی۔

جو کسی دو پایہ جاندار پر اپنی ملکیت ثابت کر دے، وہ ۵۰ روپے بطور فدیہ دے گا (قبضہ لینے سے پہلے)۔ اگر بے کھڑالے جانور کا فدیہ ۴۰ روپے ہو گا۔ گائے بھینس کا ۲۰ روپے چرواہوں کا ۱۰ روپے اور قیمتی اشیاء کی بازیابی کے لئے، جیسے کہ جواہرات، ان کی قیمت کا ۵ فیصد دیا جائے گا۔

رعیت کی جوتے راجہ جنگل یا دشمنوں کے قبضے سے بازیافت کر کے لائے وہ ان کے مالکوں کو دیدی جائے گی۔ جو اشیاء راجہ جوروں کے قبضے سے نہ نکلوا سکے

لے وگن ایشیونس صل قیمت کے بل کا مفہوم اخذ کیا ہے یا گنڈو لک۔ یا مارا دھیلے ۲، ۱۲، لیکن یہ مفہوم اس کے متضاد ہو گا جو مالیک نے جز ۹ میں بیان کیا ہے جہاں بیچ بندھو دس بندھو سے کم ہے۔ دیکھئے تحت حاشیہ جز ۱۱۔ باب سوم۔

لے مراد غلام یا لونڈی قابل مبالغہ شرح۔

لے یگنیرہ دیکھ ۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵۔

وہ اس کا تادان اپنی جیب سے بھر لے گا۔ اگر راجہ خود چوروں کے پاس سے مال نہ بھین سکے تو جو کوئی اس کی ہامی بھرے اس کو لانے کی اجازت دے یا مالک کے نقصان کی تلافی کرے، کوئی سودا دشمن کے ملک سے جو مال لوٹ کر لائے، اس میں سے جو کچھ راجہ اس کو بخش دے وہ اس کا ہوگا۔ سوائے کسی آریہ پوت کی جان کے اور اس اطلاق کے جو دیوتاؤں، برہمنوں اور سنیاسیوں کی ملکیت ہو۔

### ملکیت

جو لوگ اس ملک کو جہاں ان کی اطلاق واقع ہوں چھوڑ کر چلے جائیں تو اس پر ان کی ملکیت قائم رہے گی۔ اگر مالک سوائے نابالغوں، معذوروں اور ضعیفوں کے، یا ان کے جو ملکی افراد قری میں ملک چھوڑ کر چلے گئے ہوں، دس سال تک اپنی اطلاق کو طلب نہ کرے اور وہ دوسروں کے قبضہ مخالفانہ میں رہے تو اس پر اسے ان کی ملکیت زائل ہو جائے گی۔ عمارات جو ۲۰ سال تک مڑوں کے نقصان میں رہیں واپس نہیں لی جاسکتیں۔ لیکن اگر بادشاہ کی عدم موجودگی میں اس کے رشتہ دار یا پجاری یا ادھرمی لوگ اس کی عمارات پر قابض ہوں تو وہ ان کی ملکیت نہیں بن سکیں گی۔ یہی بات کھلی امانتوں، سرہونہ اثاثوں و فینوں محدود مملکت اور دوسری اطلاق کی بابت بھی درست ہے جو بادشاہ یا پجاریوں کی ملکیت ہو۔

آشرم کے باسی اور ادھرمی (پاکھنڈی) لوگ وسیع حدود کے اندر ایک دوسرے سے تعارض کئے بغیر رہ سکتے ہیں۔ کوئی نیا آدمی لینے کے لئے آئے تو پرانے باسی اس کی جگہ نکالیں اگر کوئی پرانا باسی جگہ دینے کو

۱۔ محرم: ۱۱-۱۲-۱۳۴۳ سن ۱۹۲۳ء۔

۲۔ منو: ۸-۱۳۴۳! یجینیہ ۲-۲۳۔

۳۔ منو: ۸-۱۳۹۔



تیار نہ ہو تو اسے نکال دیا جائے۔

بن باسی ہیراگی، سنیاسی اور پید پرٹھنے والے مجرد و دیار تھی کا اثاثہ ان کی موت واقع ہونے پر ان کے گرو یا چیلوں، بھائیوں یا ہم سبق ساتھیوں کی ملکیت ہو جائے گا۔ جو اسی ترتیب سے اس کے وارث قرار پائیں گے۔

اگر کسی راجہ کی طرف سے دُند دیا جائے تو جتنے پن کا دُند ہو، وہ اتنی ہی راتوں تک، راجہ کے کھیان کے لئے اچاس، اشنان، اگنی ہو تر یا پوجا کی رسم ادا کرے جسے ”مہا کچھ و ر دھن“ کہتے ہیں وہ ادھرم (پاشندے) جن کے پاس سونا زینہ ہو، وہ بھی اسی طرح برت رکھ سکتے ہیں۔ لیکن تہمت لگانے، چوری کرنے، تشدد کرنے اور عورت ذات کو اغواء کرنے کے مجرم کو یہ رعایت حاصل نہ ہوگی۔ انہیں ضرور سزا بھگتنی ہوگی۔

راجہ پر ہیزگار لوگوں کی ناز بجا کر دوائیوں کی روک تھام کے لئے بننے والے عائد کوئے گا۔ کیونکہ ہدیہ کی پر علیہ مالے تو خود حکمران کو بھی تباہ کر دیتی ہے۔

جزد ۱۷ :- دُکیتی

کسی شخص یا مال کو دفعہً ۱۷ کر کے پکڑ لینا ساہس کہلاتا ہے، دھوکہ دہی سے بالواسطہ طور پر ہتھیانا چوری ہے۔

منوکہ ہیروؤں کا خیال ہے جواہرات یا کسی بھی بیش قیمت یکم قیمت مال کو کھلے بندوں لوٹنے کا جرمانہ اس کی قیمت کے برابر ہونا چاہیئے۔

اوشانا کے ماننے والے کہتے ہیں اس سے دُگنا ہو۔

مگر کوٹلیہ کا کہنا ہے کہ جرمانہ جرم کی شدت کے تناسب سے ہونا چاہیئے۔ ایسی چھوٹی موٹی اشیاء جیسے کہ مچھول، مچھل، ترکاری، ترکاریوں کی جڑیں، شلغم، پکے ہوئے چاول، کھالیں، بانس اور برتن بانس چراتے پر ۱۲ سے ۲۴ تک جرمانہ کیا جائے۔ زیادہ قیمتی اشیاء کی صورت میں

جیسے کہ لوہا، لکڑی، رسی جینے کا سامان مویشی یا چھوٹے چوپائے، کپڑا وغیرہ جرمانہ ۲۴ سے ۲۸ پن تک ہو اور اس سے بھی زیادہ بیش قیمت اشیاء کی چوری پر جیسے تانبا، پیتل، کانسی، شیشہ، ہاتھی دانت، ظروف وغیرہ، ۲۸ سے ۹۶ پن تک اس جرمانے کو پہلے درجے کی تعزیر کہتے ہیں۔ چڑے مویشیوں، آدمیوں، کھیتوں، مکانوں، سونے چاندی نقدی نفیس کپڑے وغیرہ اڑاے جانے پر جرمانہ ۲۰ پن سے لے کر ۵۰۰ پن تک ہو سکتا ہے جسے درمیلے درجے کی تعزیر کہتے ہیں۔

بیرے گرو کا کہنا ہے کہ آدمیوں یا عورتوں کو زبردستی قید میں ڈالنا یا انہیں جو قید ہوں زبردستی رہا کرنا یا ان کاموں میں مدد کرنا ۵۰۰ سے ۱۰۰۰ پن جرمانے کا مستوجب ہونا چاہیے۔ جسے انتہائی تعزیر کہتے ہیں۔

جو دقتی کا منصوبہ تو خود بناٹے اور کام کسی دوسرے سے کرائے۔ اس پر مال کی قیمت سے (دگن جرمانہ ہونا چاہیے جو مددگار کسی اور کو یہ کہہ کر اس کام پر لگائے کہ میں تجھے اتنا سونا دوں گا جتنا تجھے چاہیے، اس پر مال کی قیمت سے جو گنا جرمانہ ہونا چاہیے۔

بزرگ ہستی کے مکتب فکر والے یہ رائے دیتے ہیں کہ اس وعدے کے بعد کہ میں تجھے اتنا سونا دوں گا مددگار کسی اور سے دقتی کرائے تو اس سے اتنا ہی سونا لیا جائے اور جرمانہ اس کے علاوہ ہو۔ مگر کوٹلیہ کا خیال ہے کہ مددگار اگر یہ عذر لے کر کہ وہ غصے میں تھا یا نشے میں تھا اور ہوش میں نہیں تھا، نرمی کا طالب ہو تو اتنی ہی سزا دی جائے جو اوپر مذکور ہوئی ہے۔

سوپن سے کم یہ سب جرمانوں کی صورت میں راجہ جرمانے کے علاوہ نمید

۱۵ منو ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱،

اور مڑپا، کے طور پر لے گا اور ۱۰۰ اپنی سے زیادہ کے جرمانوں کے ساتھ ۵ فیصد  
بیاج کے طور پر یہ دونوں طرف کے دہ جائز ہیں کیونکہ علوم میں مجرمانہ رجحان  
عام ہے۔ دوسری طرف بادشاہ کو قدرتی طور پر بہکایا بہت جانا ہے۔

### بخود ۱۸ : ہتک عزت

پیٹھ پیچھے برائی، دوسروں کی تحقیر قذیل یا دھڑس دھکی شہت کو  
بڑ لگانا ازالم حیثیت عرفی، کہلاتا ہے۔

ایسی بدکلامی جیسے کسی کے جسمانی عیب، عادت، لیاقت، پیشے یا  
قومیت پر فقہ کنا، تو اگر اتنی جی بات ہی کہی جتنی کہ سچ ہے یعنی ”لنگر“  
وغیرہ تو ۳۰ پن جرمانہ ہو۔ اور اگر جھوٹے نام سے پکلا، تو ۶ پن۔ اگر نابینا وغیرہ  
پر یوں طنز کیا جائے کہ وہ کیا خوبصورت آنکھیں ہیں، یا دانت تو دیکھو کتنے  
حسین ہیں وعلیٰ ہذا القیاس، تو جرمانہ ۱۲ پن ہونا چاہیئے۔

اسی طرح اگر کسی کو کوڑھ، کوڑھ مغزی، نامردی وغیرہ کا طعنہ دیا جائے تو اتنا  
ہی جرمانہ وصول کیا جائے۔ برابر کے رتبہ کے لوگ آپس میں عام قسم کے دشنام دہی  
کے کلمات کہیں، خواہ سچ ہوں یا غلط، تو ان پر بھی جرمانہ ہونا چاہیئے جو ۱۲ پن سے  
شروع ہو۔ اگر اپنے سے بڑے رتبے والے کو گالی دی جائے تو دگنا جرمانہ ہونا  
چاہیئے۔ اپنے سے کمزور کو دی جائے تو آدھا دوسروں کی بیویوں پر الزام تراشی کرنے کا  
جرمانہ بھی دگنا ہونا چاہیئے اگر دشنام لا پردا ٹھی سے، نشتے میں یا غنات کے عالم  
میں دیا گیا تو آدھا جرمانہ۔

آیا کوڑھ یا دیوانگی کا الزام صحیح ہے یا غلط اس کا فیصلہ طبیب یا مہمسائے  
کریں گے۔ نامردی کی شہادت عورتوں اور پیشاب کے مٹانے سے ملے گی یا اگر نضد  
پانی سے بہکایا جائے۔

۱۔ ناردا : ۱۵، ۱۳۔ ۲۔ منو : ۸، ۲۷، ۲۸۔

۳۔ یاگنیہ : ۲، ۴، ۶، ۲۱، ۲۲۔ میونخ کو مخطوط کی دسے آؤٹڈا ہے یعنی کوئی سزا نہیں۔

۴۔ ناردا : ۱۲، ۱۰۔

## عادتوں کی برائی کرنا

اگر برہمن، کھتری، دلیش اور شودر اور ذات باہر کے لوگوں میں سے کوئی اپنے سے برتر ذات کے آدمی کی عادت کی برائی کرے تو جرمانہ ۳ پن سے شروع ہو کر بتدریج بڑھتا رہے گا (ابتدائی جرمانہ پھل ذات سے شروع ہو گا) اگر بڑی ذات کا آدمی چھوٹی ذات کے آدمی کو دشنام دے تو جرمانہ دو پن دینی درجہ کے حساب سے گھٹتا رہے گا۔ خفارت آمیز فقرے جیسے کہ بد برہمن بھی جرمانے کی زد میں آتے ہیں۔

یہی اصول دوسری طرح کی بے عزتی پر بھی برتنے جائیں گے جیسے کہ کسی کی علیت پر یا مسافروں کے پیشے پر، کاریگروں، میراثیل کے کام یا غیر قوم کی قومیت پر ملامت کرنا۔ جیسے طنزاً پر اچنکا، گندھارا وغیرہ کہنا۔

## دھمکی

اگر کوئی کسی کو اس طرح کی دھمکی دے کہ میں تجھے یوں توں کر دوں گا تو اس کی بکری باز پر اس سے آدھا جرمانہ ہو جو اس کام کے کر گزرنے پر واجب ہوتا۔ اگر کوئی اپنی دھمکی کو سچ دکھانے پر قادر نہ ہو اور اشتعال انگیزی نشے یا خود فراموشی کا عذر پیش کرے تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ۔ اگر کوئی عمل کر دکھانے پر قادر بھی ہو اور دشمنی کی بنا پر دوسرے کو دھمکائے اسے عمر بھر کے لئے اس شخص کی جان کے تحفظ کی ضمانت دینی پڑے گی جسے دھمکی دی گئی تھی۔

۴۔ اپنی ہی قوم یا گائیکو کو بدنام کرنا پہلے درجے کی سزا کا مستوجب ہو گا۔ اپنی جاتی یا گروہ کو برا کہنا، دوسرے درجے کی سزا کا۔ دیوتاؤں اور دیویوں کو بدنام کرنے پر انتہائی سزا۔

۵۔ یا گنیہ: ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲

## جند ۱۹ مارپیٹ، جارحانہ برتاؤ

پھونا، چوہ، لگانا، تکلیف پہنچانا، جارحانہ برتاؤ کی تعریف میں آتے ہیں۔ کوئی شخص ہاتھ، کیچڑ، راکھ یا گرد سے کسی دوسرے کو ناف کے نیچے پھرتے تو وہ ۳۶ پی جرم نے کا سختی ہوگا۔ گندی چیز سے پھرتے جیسے پاؤں یا تھوک تو ۶ پی۔ تھوک پیشاب یا گلو کا چھینٹا دے یا داغ لگائے تو ۱۲ پی؛ ناف سے اوپر ایسا ہی کرے تو جرمانہ دگنا ہو جائے گا اور سر پر پھینکے تو چوگنا۔

اگر یہی حرکت کسی اونچی ذات والے کے ساتھ کی جائے تو جرمانہ دگنا ہوگا، اپنے سے پھٹی ذات والے کے ساتھ، مذکورہ بالا جرموں کا آدھا اور یہی حرکت دوسروں کی بیویوں کے ساتھ ہو تو دگنا۔

حرکت نادانستہ، نشہ یا بے بسی کے عالم میں ہو تو جرمانہ آدھا کر دیا جائے۔ کسی آدمی کے پاؤں پکڑ لینا، یا دامن یا ہاتھ یا بال پکڑنے پر جرمانہ ۶ پی سے شروع ہوگا۔ کسی کو کوئی میں نے کر دیا، دھوا دینا، گھسیٹنا، اوپر چڑھ بیٹھنا پہلے درجے کے جرمانے کا سزاوار ہوگا۔ کسی نہ دھکا دے کر گرا دینے اور پھر روپوش ہو جانے کا جرمانہ مذکورہ جرموں کا آدھا ہوگا۔

کوئی شوہر جس ہاتھ یا پیر سے برہمن کو مارے۔ وہ کاٹ دیا جائے۔  
**زدو کوپ**

زدو کوپ کے ارتکاب پر نہ تلافی دلایا جائے اور مذکورہ بالا چھوٹے کے جرمانے کا آدھا جرمانہ یہ قاعدہ چھوٹوں اور بڑوں پر بھی لاگو ہوگا درجہ ہی

طہ منو: ۸، ۹، ۲۰۔ بغیر معمول عبارت میں ایک معمول جرم پر انتہائی سزا کا ذکر ہے یہی طور پر الماقہ ہے۔ یہ نہ صرف معصفت کے مذہبی سزائوں کے اصول سے مل نہیں کھاتی بلکہ اس ایک بھی خلاف کفعلی اعضا کے بدلہ جرم نہ وصول کر لیا جائے۔ باب چہارم، جزو ۱۰۔ یہ الماقہ غالباً اسی ہاتھ نے کیا ہوگا جس نے ایک مثال متن میں (۳۸۸، ۲) یا گنبد لکھنؤ میں جاتیوں کے اندھنک فرق اور برہمنوں کے ساتھ ناروا امتیاز کے ریزائز سزائوں کے مذہب کا ایک خاکہ بنایا ہے جسے بہر حال اتھ شاستر نے کوئی توقیت نہیں دی۔

کلڑی، کیچڑ، پتھر، لوہے کے سرے یا رستے سے ایسی چوٹ لگائی جائے کہ خون نہ نکلے تو ۲۴ گھنٹے جراثیم خون ابل پڑے (دسوائے بیماری کے خون کے) تو دگندہ کسی کو مار کر اوصہ موار کر دینا، چاہے خون نہ نکلے، اور ہاتھ پیر یا رات دلوٹے، کان کھینچ کر اکھاڑ دینا یا ناک کاٹ ڈالنا اور گوشت میں گھاؤ پڑ جائے، جو کسی پھوڑے وغیرہ کی وجہ سے ہو) پہلی سزا کا مستحق ہو گا۔ سان یا گردن میں چوٹ لگانا، آنکھ کو زخمی کر دینا یا ایسی تکلیف پہنچانا کہ کھانا کھانے بولنے یا کسی اور جسمانی حرکت میں رکاوٹ پڑے نہ صرف اوسط درجے کی سزا کا مستحق ہو گا بلکہ زیر تلافی بھی وصول کماوے گا جو علاج کے لئے کافی ہو۔

اگر دقت اور موقع محل مجرم کی فوری گرفتاری میں مانع ہوں تو اس سے باب ۱ کے حصہ دہی ہوئی بد معاشوں کا سہ باب کرنے کی کارروائی کے مطابق نمٹا جائے۔  
کئی لوگ جھگڑے بنا کر کسی شخص کو زد و کوب کریں تو دنگے جرمائے کے مستحق ہوں گے۔  
میرے گرو کا کہنا ہے کہ بہت عرصے پہلے کے جھگڑے اور زد و کوب کے قصے کو نہیں اٹھانا چاہیے۔ لیکن کوٹلیہ کہتا ہے کہ مجرم کو کبھی نہیں بخشنا چاہیے۔

میرے گرو کا خیال ہے کہ جبگز دے میں جو پہلے فریاد کرے وہی جیتے گا کیوں کہ آدمی نک اٹھا کر ہی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ مگر کوٹلیہ کو اس پر اعتراض ہے۔ نالاش خواہ پہلے کی گئی ہو یا تیسری، فیصلہ شہادتوں پر مبنی ہو گا۔ گو اہوں کی عدم موجودگی

ۛ گبرولا، یراتم (قدیم) آچار یہ ۔

میں چرٹ کی نوعیت اور دوسرے کوائف سے معاملے پر روشنی پڑے گی۔ اگر ملزم جس پر حملے کا الزام ہوا اسی روز جابلہ ہی سے قاصر رہے تو اسی روز فیصلہ سنا دیا جائے۔

### مار پیٹ کے درمیان لوٹ مار

کوئی شخص آس پاس وقوع ہونے والے جھگڑے فساد سے فائدہ اٹھا کر کسی کا مال لے اڑے تو اس پر دس پن جرمانہ کیا جائے۔ کم قیمت اشیاء کو نقصان پہنچانے کا معاوضہ ان کی قیمت کے مساوی ہوگا اور اس زرتلافی کے علاوہ ہوگا جو (موجود) کو دلویا جائے گا۔ بڑی اشیاء کے نقصان پر نقصان کی تلافی اور ان کی قیمت سے دو چند جرمانہ، اسی اشیاء کو تباہ کرنے پر جیسے کہ کپڑے، سونا، سونے کے سکے، ظروف یا تجارتی مال، پہلے درجے کی سزا کے علاوہ مال کا تادان وصول کیا جائے۔ ہمسائے کے گھر کی دیوار کو دھکیل کر نقصان پہنچانے کا جرمانہ ۳ پن۔ اس میں راستہ کھول دینے یا اسے ڈھادیے پر ۶ پن اور دیوار کی درستی کا خرچ کسی کے گھر میں ضرر رساں چیزیں پھینکنے کا جرمانہ ۱۲ پن، اور جان کے لئے خطرناک چیز پھینکنے پر پہلے درجے کی سزا ہے۔

چھوٹے جانوروں کو کھڑی وغیرہ سے آزار دینے پر ایک یا دو پن جرمانہ کیا جائے۔ اور خون نکال دینے پر دگنا بڑے چوپایوں کے ساتھ ایسا ہو تو مذکورہ جرمانوں سے دگنا جرمانہ کیا جائے اور مرہم پٹی کا خرچ بھی لیا جائے۔

پھلدار درختوں کے ننھے کٹے تراش دیئے جائیں، پھولوں کی کلیاں یا بڑے درختوں کے پتے توڑ دیئے جائیں جو شہر کے قریب کسی باغ میں لگے ہوں، تو ۶ پن جرمانہ کیا جائے گا۔ انہی درختوں کی چھوٹی شاخیں کو کاٹنے پر ۱۲ پن اور بڑی شاخوں کو کاٹنے پر ۲۴ پن۔ تنے کو کاٹ ڈالنے پر پہلے درجے کی سزا اور اکھاڑ پھینکنے پر درجہ

دربے کی تعزیر دی جائے گی جو درخت پھول پھل دیتے یا سایہ بہم پہنچاتے ہیں ان کو اسی طرح نقصان پہنچایا جائے تو مذکورہ جرمانوں سے دگنا جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ یہی ان پیڑوں کے بارے میں بھی ہے جو یا تو اتر کے مقامات یا جوگیوں کے گھاؤں یا شمشانوں یا قبرستانوں میں لگے ہوں۔

یہ جو درخت سرحدوں کی نشان دہی کرتے ہیں یا جن کی پوجا کی جاتی ہے یا نگرانی کی جاتی ہے۔ اور جو شاہی جنگلات میں اگائے جائیں، ان کے ساتھ ایسے ہی سلوک پر مذکورہ جرمانوں سے ڈگنے جرمانے کئے جائیں گے۔

### جزرہ: ۱۰۔ قمار بازی اور دوسرے متفرق جرائم

چوروں، جاسوسوں وغیرہ پر نظر رکھنے کی غرض سے قمار خانوں کا داروغہ ایک جگہ جوئے کے لئے مقرر کر دے گا اور کوئی اس کے مددہ نہیں کرے گا۔ اگر کوئی بارہا یہ جرائم کی سزا دی جائے گی۔

میرے گرد کہتے ہیں کہ جوئے کے چالان پر جیتنے والے کو پہلے درجہ کی سزا اور ہارنے والے کو درمیانے درجے کی سزا دی جائے، کیونکہ انٹری جوئے باوجود ہارنے والے کو جیتنے کی بڑی خواہش ہوتی ہے اور وہ اپنی بارہا ہار کر نہیں کرتا۔

لیکن کوئٹہ کو اس پر اعتراض ہے۔ کیونکہ ہارنے والے کی سزا دینی کمر دی گئی تو کوئی راہ کے پاس ناش کرنے نہیں آئے گا اور جوئے باز ہر تہہ ہی دھکے باز ہیں۔ لہذا قمار خانے کا داروغہ منصفی سے کام لے گا اور ایک لاکھ فی جوئے کے حساب سے پانسے مہیا کرے گا اگر دیتے جوئے پانسے کی جگہ کوئی دوسرا پانسہ ڈالے گا تو ۱۲ این جرمانہ لیا جائے گا۔ دھاندلی کرنے والا جہاز نہ صرف چوری اور دھوکہ دہی کے لئے مسمرہ درمیان سزا جگتے گا بلکہ اس کی جیت ہوتی نقدی بھی ضبط کر لی جائے گی۔

داروغہ جیتنے والے افراد سے جیت جیتے ہوئے دار کا ۵ فیصد وصول

۱۔ یا گنیہ: ۲۲۷-۲۲۵-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۴۹-۱۵۵۰-۱۵۵۱-۱۵۵۲-۱۵۵۳-۱۵۵۴-۱۵۵۵-۱۵۵۶-۱۵۵۷-۱۵۵۸-۱۵۵۹-۱۵۶۰-۱۵۶۱-۱۵۶۲-۱۵۶۳-۱۵۶۴-۱۵۶۵-۱۵۶۶-۱۵۶۷-۱۵۶۸-۱۵۶۹-۱۵۷۰-۱۵۷۱-۱۵۷۲-۱۵۷۳-۱۵۷۴-۱۵۷۵-۱۵۷۶-۱۵۷۷-۱۵۷۸-۱۵۷۹-۱۵۸۰-۱۵۸۱-۱۵۸۲-۱۵۸۳-۱۵۸۴-۱۵۸۵-۱۵۸۶-۱۵۸۷-۱۵۸۸-۱۵۸۹-۱۵۹۰-۱۵۹۱-۱۵۹۲-۱۵۹۳-۱۵۹۴-۱۵۹۵-۱۵۹۶-۱۵۹۷-۱۵۹۸-۱۵۹۹-۱۶۰۰-۱۶۰۱-۱۶۰۲-۱۶۰۳-۱۶۰۴-۱۶۰۵-۱۶۰۶-۱۶۰۷-۱۶۰۸-۱۶۰۹-۱۶۱۰-۱۶۱۱-۱۶۱۲-۱۶۱۳-۱۶۱۴-۱۶۱۵-۱۶۱۶-۱۶۱۷-۱۶۱۸-۱۶۱۹-۱۶۲۰-۱۶۲۱-۱۶۲۲-۱۶۲۳-۱۶۲۴-۱۶۲۵-۱۶۲۶-۱۶۲۷-۱۶۲۸-۱۶۲۹-۱۶۳۰-۱۶۳۱-۱۶۳۲-۱۶۳۳-۱۶۳۴-۱۶۳۵-۱۶۳۶-۱۶۳۷-۱۶۳۸-۱۶۳۹-۱۶۴۰-۱۶۴۱-۱۶۴۲-۱۶۴۳-۱۶۴۴-۱۶۴۵-۱۶۴۶-۱۶۴۷-۱۶۴۸-۱۶۴۹-۱۶۵۰-۱۶۵۱-۱۶۵۲-۱۶۵۳-۱۶۵۴-۱۶۵۵-۱۶۵۶-۱۶۵۷-۱۶۵۸-۱۶۵۹-۱۶۶۰-۱۶۶۱-۱۶۶۲-۱۶۶۳-۱۶۶۴-۱۶۶۵-۱۶



کرے گا، نیز پانسوں اور دوسری سہولتوں کا کرایہ جو وہ میا کرے گا یعنی پانی، ٹھکانہ وغیرہ اور لائسنس کی فیس۔ وہ بیک وقت چیزوں کو گرو دی رکھنے یا خرید و فروخت کا کام بھی کر سکتا ہے۔ اگر وہ ہاتھ کی صفائی اور دوسری دھو کے بازیوں کو سختی سے نہ روکے تو خود اس پر دگنا جرمانہ کیا جائے (یعنی جواہریں سے دوچند)۔ یہی اصول شرط بد نے اور بازی لگانے پر بھی عائد ہوں گے، سوائے ان شرطوں کے جو ہم دفن میں سبقت کے لئے بدی جائیں۔

### متفرق جرائم

کوئی شخص مانگے یا کرائے پر لی ہوئی یا امانت رکھوائی ہوئی چیز مطلوبہ وقت یا مقام پر نہ لوٹائے، مقررہ قاعدے کے خلاف سوا کھٹے (ایسٹیم) سے زیادہ سائے میں بیٹھے، برعین ہونے کے بہانے فوجی پڑاؤ سے گزرنے یا دریا پار کرنے کا محمول نہ دے، اور چلا کر دوسروں کو اپنے جسمائے لڑنے کے لئے بلائے تو اس پر ۱۲ مہینہ جرمانہ ہو گا۔

جب کوئی شخص کسی تیسرے کو پہنچانے کے لئے حوی ہوئی امانت نہ پہنچائے اپنے بھائی کی جو رو کو ہاتھ پکڑ کر کھینچے، کسی دوسرے کی داشتہ سے میل رکے، خراب مال فروخت کرے، کسی مکان کا تالہ توڑے، اور چالیس ہسایوں اور گھوڑارن میں سے کسی کو آٹار پہنچائے تو اس پر ۱۴ مہینہ جرمانہ کیا جائے۔

ملہ مائینہ : ۱۹۹، ۲۰۳، ۲۰۴

ملہ بیروا کی تجارت میں مختلف جرائم ہیں جنہیں کا کوئی ذکر نہیں؛ عاریتہ بیروا پر لی ہوئی امانت بھائی پر بوجہ ملے جاوے یا وقت پڑے نہ کرے وعدہ کر کے مقررہ جگہ اور وقت پر نہ ملے تو برتن کو دیا پار کرنے کا کریم یا کچھ دس روپے اس برتن کو چھوڑ کر دوسرے دوسرے لوگوں کو بھانے (ج) ملہ گیر لا اور دوسرے کے ہاتھ بکے محال کو کسی اور سے، ہر فروخت کرنے، مکاری مہر سے بند کئے ہوئے مکان کو گرانے ساتوں کے ہم گھرانوں تک زار پہنچانے (ملے تینوں ترجیہ نامک اور غیر واضح) (ج) ملہ ناروا : ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱

لوئی شخص کسی جاٹیلاد کا کرایہ اگھانے پر مامور ہوا اور اس میں خیانت کرے ، آزاد خود مختار بیوہ کی عصمت دری کرے ، چندال ہو کر آریہ استری کو چھوئے ، خطبے میں گھر سے آدمی کی مدد کو نہ پہنچے یا بلاوجہ دوڑ پڑے (گیر ولا : پڑوسی کی مدد کو نہ بلئے اور بلاوجہ پڑوس کے ہاں آئے جائے) اور جب کوئی دیوتاؤں یا پُرکھوں کے لئے کئے جانے والی دعوت میں بودھ (شاکیلے) بھکشوؤں ، شودروں (گیر ولا شودر) ، ستیا سنوں اور دیس نکالا دیئے ہوئے ذات باہر کیے ہوئے۔ ع لوگوں کو بلانے تو اس پر ۱۰۰ پن جرمانہ کیا جائے۔

جب کوئی آدمی بغیر اختیار سے گواہوں سے حلف لے کر ان سے جرح کرے (گیر ولا : حاکم عدالت کے بلانے بغیر حلف اٹھانے اور گواہی دینے والے) ، سرکاری کام غیر سرکاری لوگوں کے ذریعے کرائے۔ چھوٹے چوپایوں کو خصی کرے یا لونڈی کو دوا دے۔ اسقاط کرائے تو اسے پہلے درجے کی سزا دی جائے۔

جب باپ بیٹا ، میاں بیوی ، بھائی بہن ، ماموں بھانجہ ، استاد شاگرد ، میں سے کوئی دوسرے کو بلاوجہ چھوڑ دے ، حالانکہ دونوں میں سے کوئی بھی آدمی نہ ہو یا کوئی شخص اپنے ساتھی کو جسے اپنی مدد کے لئے کر آیا تھا بیچ بستی میں چھوڑ کر پل دے۔ تو پہلے درجے کی سزا جائے کوئی اپنے ساتھی کو زیچ جنگل میں چھوڑ بھاگے تو درمیلے درجے کی سزا۔ اور اگر وہ اسے دھکی دے کر چھوڑ جائے تو انتہائی سزا سفر کے ساتھی اگر رفاقت ترک کریں تو ان کو اس سے آدمی سزا۔

کوئی کسی کو غیر قانونی حراست میں رکھے یا اس میں شریک ہو ، یا کسی قیدی کو سرکاری قید خانے سے چھڑائے ، یا کسی نابالغ بچے کو بند رکھے تو اس پر ایک ہزار پن جرمانہ کیا جائے۔

لے میوئج کے محظوطے میں شکایا جیو کا د نہ ہے یعنی جھکے پر واور آجیو کا۔ (راجپوکا کے معنی

محض ہمیشہ یا روزگار ہیں۔ مراد: نیچ ذات کے ہمیشہ در لوگ ع)

لے : ۲ ، ۲۳۳ ، ۲۳۴ -

لے : ۲ ، ۲۳۴ ، ۲۳۳ -

جرمانے مختلف صورتوں میں مجرم کی حیثیت اور جرم کی نوعیت کو مدنظر رکھ کر مقرر کئے جائیں گے۔

یاتریوں، سیاحوں، تپسیا کرنے والوں، مرنے والوں، بھوکوں، پیاسوں سفر کے تھکے ہاروں، مضافات سے آئے ہوئے دیہاتیوں، سخت سزا پائے ہوئے مجرموں اور غریبوں ناداروں کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا واجب ہے ایسے معاملات جلدیازنوں، برہمنوں، جوگیوں، عورتوں، نابالغوں، ضعیفوں، وفات یافتہ لوگوں اور بے سہارا غریبوں سے تعلق رکھتے ہوں، چاہے ان کی بابت کوئی ناشائستگی ہو، منصفین خود ہی فیصلہ کر دیں، اور ایسے معاملات میں دقت، مدت، مقام یا قبضے کا غور تسلیم نہ کیا جائے۔ جو لوگ اپنے علم و فضل، ذہانت، بہادری، مالی نسی یا شاندار کارناموں کی وجہ سے نمایاں ہوں ان کی عزت کی بانی چاہیے۔

چنانچہ منصف معاملات کا فیصلہ ہر پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے کریں گے، ہر قسم کے حالات اور ذہنی کیفیات میں اپنے ذہن کو صاف رکھیں گے، اور سب کی خوشنودی حاصل کریں گے۔

## کھٹکتے خاروں کا صفایا

### جنرل: کاریگروں سے نمٹنا

نقض اس سے نمٹنے کا کام تین کمشنروں یا تین وزیروں کے سپرد کیا جائے۔ جو افزو مصیبت میں کام آسکیں، کاریگروں کو ہدایت دے سکیں، امانت داری کر سکیں، اپنے خیال کے مطابق فنی کاموں کا انعام کر سکیں۔ اور جن پر کاریگروں کے گروہ یا ذل (گھٹے) بھروسہ کرتے ہوں وہ ان کی امانتیں وصول کرنے کے مجاہد بنیں گے۔ ان دلوں کے ارکان کو ان کی امانتیں ضرورت پڑنے پر واپس مل جائیں گی۔

کاریگر اپنا کام وعدے کے مطابق مقررہ وقت اور جگہ پر پورا کر دیں گے جو اس مذہب پر کام کو ٹالیں کہ مدت یا مقام کی بابت کوئی معاہدہ نہیں ہوا تھا وہ، سوائے اس صورت میں کہ کوئی دشواری یا مصیبت عارض رہی ہو، نہ صرف ہر اجرت سے محروم ہو جائیں گے بلکہ اپنی اجرت سے دگنا جرمانہ بھی بھریں گے۔ وہ اس نقصان کی بھی تلافی کریں گے جو کام پورا نہ کرنے سے ہوا ہو۔ جو لوگ ہدایت کے خلاف کام کریں، ان کی نہ صرف اجرت سزوت ہر جملے کی بلکہ اجرت سے دگنا جرمانہ بھی دیں گے۔

جلا ہے: بلا ہے اس سوت کو جو انہیں دیا جائے، چادری کی بیچ میں بھگو کر اس کا وزن ۱۰: ۱ کی نسبت سے بڑھالیں گے، ورنہ وہ یا تو ضائع شدہ دھاگوں کی قیمت سے ڈنٹا دیا جائے گا یا پورے سوت کی قیمت، اور اجرت الگ، ضبط کر لی جائے گی۔

باریک یا ریشمی کپڑے کی بنائی کے لئے وزن میں ایک اور ہزار کی نسبت سے اضافہ ہوگا۔ اور یا دوسرے ریشوں یا کپڑوں کی بنائی میں اضافے کی شرح دگنی ہو جائے گی۔ لمبائی میں کمی پڑ جائے تو نقصان کی تلافی اجرت کاٹ کے کی جائے گی۔ وزن میں کمی ہو تو نقصان کی مابیت سے چوگنا جرمانہ کیا جائے۔ اصل کی جگہ کوئی دوسرا دھاگا استعمال کیا جائے تو اصل کے دامنوں سے دگنے جرمانے۔

زیادہ عرض (دوپٹ) والے کپڑوں کی بنائی پر بھی یہی اصول لاگو ہوں گے۔ اونچی دھاگوں میں دھنائی بنائی کے سبب پھرنسٹے وغیرہ نکل جانے سے ۵ فیصد کمی آتی ہے۔

دھوپی : دھوپی یا تو لکڑی کے ٹھون یا سپاٹ سلوں پر کپڑے دھوئے گا۔ اور جگہ دھونے پر ۶ پن جرمانہ اور جو نقصان جس کا تاوان دے گا۔ جو دھوپی اپنے کپڑوں کے علاوہ جن پر سونے کا نشان پڑا ہو تلہے، دوسرے کپڑے پہنایا جائے اس پر ۳ پن جرمانہ۔ دوسروں کے کپڑے بیچ کھانے، گرو دی رکھنے یا کرائے پر دینے کی منہ ۱۲ پن جرمانہ۔

کپڑے اول بدل کر دینے پر ۱۰ روپے صرف اصل کپڑے کی قیمت سے دگن جرمانہ دے گا، بلکہ اصل کپڑے بھی لوٹائے گا۔

اگر وہ ان کپڑوں کو جنہیں چنبیلی کی طرح سفید کر کے دینا ہے، یا پتھر کی سل پر پشک کراصلی رنگ پر لے آتا ہے، یا صرف سل کپیل نکال کر اجلا کر دینا ہے، ایک، دو، تین یا چار دن سے زیادہ رکھے تو اسی نسبت سے جرمانہ ادا کرے گا۔ اگر دو یا تین یا چار دن سے زیادہ رکھے، لیکن برعکس ترتیب زیادہ قابل فہم ہوگی۔ جم جن کپڑوں کو اگر رنگ دینا ہے انہیں ۵ راتوں سے زیادہ رکھنے پر جنہیں نیلا رنگنا ہے انہیں ۶ دن سے زیادہ جنہیں پھولوں کی طرح اجلا کر نابے یا لاکھ باز عفران

۱۰ میرغ مخطوطے میں "کبل تلام" ہے یعنی کبل اور سوتی کپڑا

جلد منہ: ۸، ۳۹۷ یا گنیز ۱۸۹۸

یا خون کی طرح آبدار بنانا ہے، یا جنہیں مہارت کے ساتھ چمکانا ہے،  
 ۷ راتوں سے زیادہ رکھنے پر اجسرت مادی جائے گی۔ معتبر لوگ رنگ  
 کی بابت جھگڑے کا فیصلہ کریں گے اور ماہرین اجرت متعین کریں گے۔

بہترین دھلائی پر اجرت ایک پن ہوگی، درمیانے درجے کی دھلائی پر آدھ  
 پن اور معمولی دھلائی پر چوتھائی پن۔ پتھر کی سلوں پر ٹپک کر دھونے پر ۸ پن  
 (لال پٹروں کے پہلے شرب میں چوتھائی رنگ کٹ جاتا ہے، دوسرے شرب  
 میں ۵ اس طرح بعد میں رنگ ہلکا پڑ جانے کی وجہ سمجھ میں آسکتی ہے۔)

جو اصول دھویوں کی بابت بیان کئے گئے وہی جولاہوں (گیر ولا؛ درزیوں) کی بابت  
 بھی درست ہیں۔

سنار اگر سرکار کو اطلاع دیئے بغیر ناپاک (اچھوت) ہاتھوں سے چاندی یا  
 سونے کی چیز خریدے تو اگر اس کی شکل کو (پگملا کر) تبدیل نہیں کیا گیا تو ۱۲ پن  
 جرمانہ ہوگا، شکل تبدیل کی گئی تو ۲۲ پن، کسی چور سے خریدی تو ۴۸ پن، اصل قیمت  
 سے کم پر خریدی تو چوری کی سزا۔ یہی سزا ڈھالے ہوئے مال (گیر ولا؛ سکوتوں میں دھوکا  
 دہی) پر بھی دی جائے گی۔ اگر سنار ایک سونے میں سے ایک ماشہ چرائے  
 (ایک سون کا ۱۶) تو اس پر ۲۰۰ پن جرمانہ۔ چاندی کے دھرن میں سے ایک ماشہ چاندی  
 اٹولے تو ۱۲ پن۔ اس سے سزائوں میں تمدن بھی اضافے کی توجیہ ہوتی ہے۔ کوئی سنار ایک  
 سون میں سے پورا ہی سونا "اپسارنا" لے عمل یا کسی اور ترکیب (یوگا) کے ذریعے  
 چرائے تو اس سے ۵۰۰ پن جرمانہ لیا جائے۔ سونے چاندی میں کسی طرح کی ملاوٹ کو  
 ان کی اصل رنگت کے بدلنے کا جرم قرار دیا جائے گا۔

شہ یا گینہ ۱۸۱، ۲۔

نکۃ "جو کاشٹوں دار جھاڑیوں پر کچرے ڈالے اسے جان سے مار دیا جائے" چونکہ  
 یہ سزا نہایت سنگین ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ لفظ "دھ" غلطی سے "اردھ" یا "دھج" (دھج چارج)  
 کی جگہ لکھا گیا ہے جو سزائوں کے عمومی مدارج کے مطابق ہوگا دیہیمو (گیر ولا) کے ہاں بھی نہیں چھوڑا

ایک دھرن چاندی کی بنوائی (سکوں کی ڈھلائی) ایک ماشہ، ایک سورن کی اس سے ۸ لیکن کام زیادہ نازک ہو تو اس سے دکنی جرت دی جاسکتی ہے۔

تانبے، پیتل، ویکرنٹک، آرکوٹ دیگر دلا: چاندی، سیسہ، کانسی، لوہا رنگ اور پیتل کی ڈھلائی ۵ فیصد ہوگی۔ تانبے (۵) کی چیزیں ڈھالنے میں ۱/۲ حصہ بھیجی میں چلا جاتا ہے۔ اگر وزن میں ایک پل کی کمی پڑے تو نقصان کی قیمت سے دگنا جرمانہ۔ سیسے اور رنگ کی چیزیں ڈھالنے میں ۱/۲ حصہ کم ہو جاتا ہے۔ ان کی ایک پل وزن کی ڈھلائی ایک کاکتی ہوگی۔

لوہے کی ڈھلائی میں حجم ۱/۲ حصہ گھٹ جاتا ہے۔ اس کے ایک پل وزن کی ڈھلائی دو کا کتی ہوگی۔ یہ تھا اجرتوں کا اندز بھی فرق۔

اگر مرآت کا سد سکے کو شاہی خزانے میں داخل کرے یا کھرے سکے کو قبول نہ کرے تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ۔ اگر وہ ردال کھرے سکے میں سے ایک ماشہ کا سمو کرے، جس پر ۵ فیصد مقررہ ٹیکس دیا جا چکا ہو تو بھی ۱۲ پن جرمانہ۔ یہ تھے تدریجی جرمانے۔ اگر کوئی جعلی سکے ڈھالے یا قبول کرے یا انہیں تبدیل کرائے تو اس پر ایک ہزار پن جرمانہ۔ جو جعلی سکے خزانے میں داخل کرے اسے موت کی سزا دی جاتی تھی۔ بھنگی تھے، خاکروب اگر جھاڑو دینے میں کوئی قیمتی چیز پائیں تو ۱/۲ حصہ ان کا ہوگا اور ۱/۲ سرکار کا۔ لیکن قیمتی نیگینے تمام تر راجہ کی ملکیت ہوں گے۔ انہیں ہتھیانے پر انتہائی سزا دی جائے گی۔

کوئی شخص نئی کان تلاش کرے، جو اہر یا خفیہ خزانہ، تو اطلاع دینے پر اس کا چھٹا حصہ دیا جائے گا، لیکن اگر تلاش کرنے والا چھرا سلا بھڑکے ہو تو اسے ۱/۲

---

۱۶۸۱۲ء تا ۱۷۰۱ء ناروا ۹-۱۲-۱۰ء توہین کی عبارت میونخ کے محفوظ سے لی گئی ہے۔  
 دیکھیں انگریزی متن میں توہین لگنے سے (ج) سٹہ یہ عنوان گیر دلا کے ہاں نہیں، کان کمزن کا ذکر ہے کہ چھوٹے موٹے مال کا جو انہیں ہاتھ لگے ہاں لے سکتے ہیں (ج)

ملے گا۔ دینہ اگر ایک لاکھ سے زیادہ مالیت کا ہو تو سب کا سب راجہ کا ہوگا  
اس سے کم قیمت ہو تو پانے والے کو اس کا چھٹا حصہ دے دیا جائے گا۔  
کوئی شخص دینے کو اپنے باپ دادا کی ملکیت ثابت کر دے تو پورا اسی کو مل  
جائے گا۔ ثبوت دیئے بغیر ہتھیا لینے پر ۵۰۰ پن جرمانہ، اور چوری چھپے رکھ لیا  
جائے تو ایک ہزار پن۔

وید: کوئی وید کسی مریم کے خطرناک مرض کا علاج مرض کی اطلاع دسرکار کو دیئے  
بغیر کرے اور وہ مریم مر جائے تو اس وید کو ابتدائی درجے کی سزا دی جائے موت وید  
کے احتیاطی سے واقع ہوئی ہو تو واسطہ درجے کی سزا۔ علاج میں غفلت کو جارا  
اتذام سے تعبیر کیا جائے گا۔

موسیقار: ارباب نشاط برسات کے موسم میں ایک مخصوص جگہ پر مقیم رہیں گے  
دگیر ولا، نٹ اور ناچنے والے ایک ہی جگہ پر ٹکے رہیں یہ وہ کسی کو بہت زیادہ  
مختلوظ کرنے یا نقصان پہنچانے سے گریز کریں دگیر ولا: کوئی ان کو بہت خوش ہو کر  
ضرورت اور معمول سے زیادہ بخش دے تو قبول نہ کریں، خلافت ورزی پر ۱۲ پن جرمانہ۔  
وہ اپنی مرضی سے اپنے ملک، ذات، گھرانے، پیشے یا مباشرت (کنڈ) کے طریقے کے  
مطابق کھیل تماشا دکھا سکتے ہیں۔

یہی بات نرملوں، چپ سانگ کرنے والوں اور دوسرے مانگنے کھانے والوں  
کے لئے بھی درست ہے۔ مانگنے والے اگر جرمانہ نہ دے سکیں تو اس کے بدلے فی پن  
ایک ضرب کے حساب سے لوہے کے ڈنڈوں سے پیٹے جائیں۔

چنانچہ بیوپاریوں، کاریگروں، موسیقاروں، فقیروں، مسخروں اور دوسرے  
نکتمے لوگوں کو جو خواہ چور نہ کہلاتے ہوں، دراصل جبر ہیں، اس طرح قابو میں رکھا

۱۔ دشنو: ۵، ۷، ۱۰، ۱۵۔ میرنخ مختلطے میں ۱۴ مام دوہ شے نازک اعضا کو نقصان پہنچانا۔  
۲۔ انگریزی عبارت یہاں بھی مبہم اور مشتبہ ہے۔ گیر ولا: وہ کسی خاص دیس، ذات، گوت وغیرہ  
کی تعویک و تذلیل نیز مباشرت کے علاوہ اپنے مذاق اور پسند کا جو کھیل تماشا چاہیں دکھائیں۔



جائے گا تاکہ ملک کے لئے عذاب نہ بنیں۔

### بخندہ ۱۲: بیوپاریوں پر نظر

تجارت کا نگران پرانے غلے وغیرہ کی فروخت کی اجازت اس صورت میں دے گا کہ بیچنے والا اپنی ملکیت ثابت کر دے۔ دھوکا دہی کی روک تھام کے لئے اذنان اور آلات پیمائش کی بھی نگرانی کرے۔ ایسے اذنان میں جیسے کہ پریانی اور درون آدمے پل کا فرق جرم نہیں لیکن پررے ایک پل کا فرق ہو تو قابل تعزیر اور ۱۲ پن جرمانے کا مستوجب ہو گا۔

زیادہ فرق نکلے تو جرمانہ اسی تناسب سے بڑھ جائے گا۔ ایک ٹن میں ایک کے نمى کا فرق جرم شمار نہیں ہو گا، لیکن دو کرش کے فرق پر ۶ پن جرمانہ لگے گا، وعلیٰ ہذا القیاس ایک آٹھک میں آدمے کرش کا فرق جرم نہیں، لیکن ایک کرش کا فرق ہو تو ۲ پن جرمانہ، وعلیٰ ہذا القیاس۔ دوسرے پیمانوں کے فرق پر بھی اسی تناسب سے سزا دی جائے۔ کوئی دوکاندار جھوٹے باٹوں سے تلو اکبر بھتی مال خرید لے اور اسی طرح جھوٹے باٹوں سے کم مقدار کا بک کر دے تو اس پر مذکورہ جرمانوں سے دو گنی شرح سے جرمانہ کیا جائے۔

بیچنے والا ایک پن مالیت کی گنتی سے فروخت ہونے والی چیز میں آٹھویں حصے کا فرق ڈال دے تو اس پر ۹۶ پن جرمانہ۔

اگر ایسی اشیاء جیسے کہ عمارتی کٹڑی، لوہا، ٹنگینے، رستے، کھالیں، برتن، دھلگے ریشموں سے بنی ہوئی پوشاکیں اور اونی کپڑے بڑھیا بنا کر نیچے یا گردی کہے مالانکہ وہ گھٹیا ہوں تو مال کی اصل قیمت سے ۸ گنا جرمانہ۔

کوئی تاجر کسی جگہ کی بنی ہوئی گھٹیا چیز کہیں اور کی بڑھیا چیز بنا کر فروخت

۱۹: ۲۲۵۔ یہ بات عجیب ہے کہ تمام قانون سازوں کو فنونِ لطیفہ سے چمٹو رہی ہے۔

اسی تعصب کے نتیجے میں فن کا معیار لہجہ اور اہل فن کا سماجی درجہ بھی پست رہا جس سے ۸: ۲۰۳

یار بن کرے یا فروخت شدہ مال کی جگہ دوسرا مال رکھ دے۔ تو نہ صرف اس پر ۵۴ پن جرمانہ کیا جائے، بلکہ نقصان کی تلافی بھی کرے۔

ایک پن کے نقصان پر ۲ پن اور ۱۰۰ پن کے نقصان پر ۲۰۰ جرمانہ کے قیاس پر ایسی ہی دوسری صورتوں میں بھی جرمانے عائد کئے جائیں گے۔ دیگر دلائل : دو پن قیمت کا ہوتا ۲۰۰ پن جرمانہ۔ (ج)

جو تاجر آپس میں سازش کر کے کاریگروں کے کام کا معیار رگڑا دیں تاکہ رکاوٹ ڈالیں یا اپنی آمدنی بڑھائیں یا خرید و فروخت میں رکاوٹ ڈالیں۔ ان پر ہر پن جرمانہ ۳۰۰

دلال جو کسی گاہک یا دوکاندار کو چالاکी سے باٹ یا مال میں اول بدل کر کے ۸۰ پن کا نقصان پہنچائیں۔ ان پر ۲۰۰ پن جرمانہ ہو۔ زیادہ نقصان پر اسی حساب سے جرمانہ بڑھادیں۔ غلے، تیل، قلعی، نمک، عطریات، ادویات میں بڑھیا کی جگہ گھٹیا مال کی ملاوٹ کرنے پر ۱۲ پن جرمانہ۔ بیوپاری کو چاہیے کہ بھنٹوں کی روزانہ آمدنی کا حساب لگا کر، ان کے لئے مناسب روزانہ منفر کر دے، کیونکہ کمیشن آمدنی سے مختلف چیز ہے۔ دیگر دلائل : بازار کا چودھری بیوپاریوں کے دن بھر کے منافع کو اپنی ہی میں درج کرے۔ بغیر عبارت بھی انگریزی ترجمے سے مختلف ہے۔ (ج)

لہذا اجازت یافتہ لوگ ہی غلہ اور دوسرا تجارتی مال اٹھائیں گے۔ بلا اجازت کسی نے اٹھایا تو ضبط کیا جائے گا۔

تجارت کا نگران اندرونی مال پر ۵ فیصد منافع اور بیرونی مال پر ۱۰ فیصد منافع ملے کر دے گا۔ جو لوگ اس سے زیادہ آدھ پن پر بھی خرید و فروخت کریں وہ ۱۰۰ پن سے سزا کے غلطی میں "سدر پر درتا" ہے۔ پیش نظر سنکرت حق میں بھی سزا دہی درتیم ہی ہے (گلا۔ یا۔ ج) یا گینہ و کیہ ۲، ۵۰، ۳۴۹۔ انگریزی عبارت کا مطلب یہاں بھی غلط ہے "گرولا" جو کاریگر کام دقت پر پورا نہ کرنے کے ایک کی جگہ دو پن مزدوری میں، نیچے وقت زیادہ خریدتے وقت کم اور خرید و فروخت میں گڑبڑ ڈالیں۔ ان پر ہر پن جرمانہ دراصل متنی غیر واضح ہے (۲) یا گینہ ۲، ۵۲، ۲۱۔ ۲۵۱۔

وصول کرنے کی صورت میں ۵ پن جرمانہ بھریں۔ اسی تناسب سے ۲۰۰ پن تک جرمانہ کیا جائے (دیکھو دلا: مقررہ دعووں سے زیادہ لینے پر ۲۰۰ پن جرمانہ لیا جائے)۔ اگر مقررہ دعوں پر مال نہ بک سکے تو دعووں میں تبدیلی کی جائے اگر مال کی اگر بار میں وقت ہو تو نگران مناسب رعایت دے۔

اگر مال کی رسد زیادہ ہو تو نگران اس کی فروخت کے لئے ایک خاص جگہ مقرر کر دے، اور دوسری جگہ بیچنے کی ممانعت کر دی جائے۔ جب تک کہ مقررہ مرکز پر مال ختم نہ ہو جائے۔ تاجر عوام کی بھلائی کے لئے مرکزی جگہ پر مال روزانہ اجرت پر بیچیں (یعنی روزانہ اجرت پر مال بیچیں)۔

بیچ تجارت کا نگران قیمت مقرر کرتے وقت ان امور کا لحاظ رکھے کہ مال پر کیا لاگت آئی ہے، کتنا مال تیار رہا ہے اس پر کتنا محصول دیا گیا ہے، لاگت پر کتنا سود لگا ہے اور کون سے دوسرے اخراجات ہوئے ہیں، مال کیا ہے یا پرانا مقامی ہے یا درآمد کردہ۔

### جزو ۳: قومی حوادث سے نمٹنا

آٹھ طرح کی قدرتی آفات رونما ہو سکتی ہیں، یعنی آگ، سیلاب، وبا، قحط، چھوٹے شیروں، سانپوں اور راکشوں کی لائی ہوئی پیتا۔ راجہ کا فرض ہے کہ پر جا کو ان سے تحفظ دلائے۔

**آگ:** گرمیوں میں گاؤں اور گھر کے باہر پکائیں، یا آگ کے نذرانے کے لئے مطلوبہ دس اشیاء (شمول) فراہم کریں۔ آگ سے بچاؤ کی تدبیریں گاؤں کے نگران کے ضمن میں بھی بیان ہوئی ہیں اور شاہی حرم کے خادموں کے سلسلے میں بھی عام دنوں کے علاوہ چاند کی پہلی تاریخ اور چاند رات کو خاص طور پر لگنی پوجا کی

---

لے پانی سے بھری ناندیں اور گھڑے، سپرے، کلباٹا، چھلج، آٹکٹا، مشک وغیرہ رک باب دوم، جزو ۳، تامل میلام تشریح میں "وش کلی" سمجھ کر یہ معنی لئے گئے ہیں کہ گوب یعنی دس گھروں کے رکھوالے کا حکم مانیں دیکھو دلائے یہی معنی لئے ہیں۔ ج۔ لے باب اول، جزو ۱

جلئے اور چڑھا دے چڑھائے جائیں۔

**سیلاب:** برسات کے دنوں میں دریا کے کنارے بسنے والے دیہاتی دور طے جائیں۔ ان کے پاس بانس، تنختے اور کشتیاں ہونی چاہئیں۔ وہ تو نبیوں، نوکوں، درخت کے تنوں یا کشتیوں کے ذریعے سیلاب میں بہتے ہوئے لوگوں کو بچائیں۔ جو لوگ اس کام میں غفلت کریں، سوائے ان کے جن کے پاس کشتیاں نہ ہوں، ان پر ۱۲ اپن جرمانہ۔ نوچندی اور چاند رات کو دریائی پوجا کی جائے۔ منتر جانے والوں، دیدل کے گیانیوں، رومانیت کے ماہروں سے بارش کو رگولنے کے لئے منتر پڑھوائے جائیں۔

سوکھے کے دنوں میں اندرا، گنگا، پریتوں اور سمندر (مہا کپٹھ) کی پوجا کی جائے۔ **وبائیں:** وباؤں کے خلاف وہ تدابیر اختیار کی جائیں جو باب ۴ میں بیان ہو گئی۔ دید اپنی دواؤں کے ساتھ نیر سادھو اور ہمسوی ہوا کی صفائی کے لئے کی جانے والی ریاضتوں کے ذریعے وبا کا دفعیہ کریں۔ سبھی ہی تدابیر چھت کی بیماریوں کے لئے کی جائیں۔ علاوہ، دیوتاؤں کو چڑھا دے، ہا کچھ درجن کی رسم شمشانوں یا قبرستانوں میں گایوں کا دودھ دوہنا، لاش کا دھڑ پھونکنا، لاچاروں، سترو سے بنے ہوئے سرکے پتلے کو شمشان میں پھونکنا اور دیوتاؤں کی پوجا کے لئے رتجگا بھی ضروری ہے۔

موشیوں میں بیماری پھوٹ پڑے تو گایوں کے باڑے میں ”نیل جنم“ کی ادھوری رسم آرتی کے ساتھ ادا کی جائے بلکہ گھرانوں کے دیوتاؤں کی پوجا بھی ہوئے۔

**قحط:** جب کال پڑے تو راجہ اپنی رعیت کے ساتھ ہربانی سے پیش آئے اور انہیں دانے اور خوراک جیٹا کرے۔ وہ یا تو سب وہ کام کرے جو پیتا کے وقت کئے جلتے ہیں۔ اپنا خوراک کا ذخیرہ تقسیم کر دے یا مالدار لوگوں کی صبح کی ہوئی پونجی

نلہ سمندریا بھیر تال لبلا م شرت۔

نلہ گیر دلاک عبادت بالکل مختلف ہے، لیکن سنسکرت نسخ سے بہت متجاوز انگریزی متن میں

میں ادھوری رسم مبہم بات ہے (رج)

نلہ میدنخ غطو طہ، خستہ حال عارتوں کی ”مدد“ (شاید استعارۂ ہرج)

ذخیرے تقسیم کرائے، یا دوست ریاستوں سے مدد مانگے۔ یا تو ان پر بھاری ٹیکس لگائے یا مجبور کر کے کہ اپنی کمائی ہوئی دولت اگلیں۔ یا راجہ اپنی پر جا سمیت کسی دوسری مملکت میں چلا جائے جہاں فصل اچھی ہوتی ہو۔ یا سب کو ساتھ لے کر سمندر یا کسی تحصیل کے پاس پڑاؤ کرے۔ جب پانی میسر ہو تو رعیت سے غلہ، ترکاریاں اور پھلوں کے پودے بوائے۔ بڑے پیمانے پر شکار اور ماہی گیری کے ذریعے لوگوں کو جنگلی جانوروں پرندوں، ہاتھبوں، بیڑوں کا گوشت یا مچھلی دوائے۔

**یہ جو ہے:** چوہوں سے بچھا چھڑانے کے لئے ان پر تلبیاں اور نیوے چھوڑے جائیں پکڑے ہوئے چوہوں کو مارنے پر ۱۲ اپن جرمانہ ہوگا۔ اور یہی جرمانہ ان پر بھی جو اپنے کتوں کو قابو میں نہ رکھیں (گیر ولا: جو بلیوں یا نیولوں کو ماریں ان پر جرمانہ ہوگا)

چوہوں کو مارنے کے لئے مقویہ کے دودھ میں جھگڑے دانے ادھر ادھر بکھیر دیئے جائیں، یا اس قسم کی دوائیں ملا کر جو باب ۱۴ میں درج ہیں۔ یا سادھوؤں اور سنتوں سے خیر و سلامتی کی رسمیں ادا کرائی جائیں۔ نوچندی اور پورن ناشی کو چاہو با کی جلے۔

اسی طرح کی تدابیر مڈیوں، پرندوں اور حشرات الارض سے پناہ کے لئے بھی اختیار کی جائیں۔

**سانپ:** جب سانپوں سے خطرہ ہو تو سانپوں کے علاج کے ماہر منتر اور دوائیں استعمال کریں گے، یا سانپوں کا بڑے پیمانے پر قلع قمع کیا جائے آخر وید کے عالم خیر و سلامتی کی رسمیں ادا کریں۔ نوچندی اور پورن ناشی کو سانپ پر جا کی جائے۔ اسی طرح کی تدابیر دریائی جانوروں سے خطرے کی صورت میں بھی اختیار کی جائیں گی۔

**یا گھ:** شیروں کو مارنے کے لئے یا تو مردہ ڈانکر کا جسم دن بڑی ملا کر یا مردہ بچھڑا

مدن بوٹی کا حرق اور کودوں بھر کر موزوں جگہوں پر پھینکوا دیں۔ یا شکاری اور شکاری کے تر کھنے والے شیردوں کو گھیر کر جال میں پکڑنے کی کوشش کریں۔ یا ہتھیار بند لوگ مقابلہ کر کے انہیں ماریں۔

کسی شخص کو شیر کے پنجے سے چھڑانے میں غفلت کی جائے تو ۱۲ پن جرمانہ، اتنا ہی انعام اس شخص کو دیا جائے جو شیر کو مارے۔

نوجندی اور پورن ماشی کو پہاڑوں کی پوجا کی جائے۔ اسی طرح کی تذاہیر درندوں خطرناک پرندوں اور مگر چھوٹوں کے خلاف بھی اختیار کی جائیں۔

راکشش، لاکھشوں سے امان کے لئے اتھروید کے عالم اور جادو اور روحانیت کے ماہر ضروری رسوم ادا کریں۔ نوجندی اور چاند رات کو جیتتہ پوجا کی جائے جس میں برآمدے (منج چو ترے ج) پر چھتری، ایک بازو کی تصویر، ایک جھڈی اور کچھ بکری کا گوشت رکھا جاتا ہے۔ لاکھشوں سے خطرے کی صورت میں یہ بول برابر پڑھے جاتے رہیں۔ ”ہم تمہارے لئے پاؤں پکاتے ہیں“

راجہ اپنی رعیت کے مصیبت زدہ لوگوں کو اپنی اولاد کی طرح تحفظ دیکار۔ ایسے سادھو اور پڑوں، جو جادو منتر کے ماہر اور مارائی طاقت کے مالک ہوں اور آسمانی آفات کو روک سکیں، عزت و تکریم کے مستحق ہیں اور راجہ کو چاہیے کہ اپنے راج میں بسائے۔

### جز ۴: بد معاشوں کی بنج کنی

ملک کے تحفظ کے لئے ضروری کارروائیوں کا بیان کلکٹر جنرل کے فرائض کے ضمن میں آچکے ہیں۔ اب ہم تفصیل سے ان اقدامات کا ذکر کریں گے جو پرامن زندگی میں ملنے والے والوں کے استیصال کے لئے ضروری ہیں۔ کلکٹر جنرل ایسے مجرموں کو بھرتی کرے جو مختلف بناوٹی حیثیتوں میں کام کریں گے، جیسے کرامات رکھنے والے فقیر، تپسوی، بیراگ، خانہ بدوش سیلانی، بھاٹ، بھینٹہ، درویش، نجومی، قسمت کا حال بتانے والے، مستقبل کی خبر رکھنے والے، وید، مجذوب، گونگے بہرے، خبیلی اندھے، بیوپاری، رنگساز، بڑھئی، گویئے، چٹنے، کلال، لمباخ، اور انہیں ملک

کے مختلف حصوں میں بھیج دیا جائے گا۔ یہ جاسوس مختلف یسیتوں اور ان کے حاکموں کے اعمال پر نظر رکھیں گے اور رپورٹیں بھیجتے رہیں گے۔ کوئی شخص بد اعمالی میں مبتلا ہو تو اس پر کوئی دیباہی آدمی لگا دیا جائے گا۔

کسی منصف یا کمشنر سے دوستی نہ کرنا، جاسوس اس سے درخواست کرے کہ اس کا ایک جاننے والا مشکل میں پھنس گیا ہے۔ کچھ رقم لے کر اس کی جان چھڑا دے اگرچہ مان جائے تو اسے رشوت خور قرار دے کر ملک بدر کر دیا جائے۔ ایسی ہی ترکیب کمشنروں کے ساتھ بھی کی جائے۔

بآب جاسوس گاؤں والوں کے جمع یا ٹکھیا سے کہے کہ ایک امیر آدمی کسی مشکل میں پھنس گیا ہے اور یہ اس سے ریسہ اینٹھنے کا بڑا اچھا موقع ہے اگر دونوں میں سے کوئی یہ صلاح مان لے تو استعمال بالجبر کے الزام میں دس نکالا دیا جائے گا۔ کوئی جاسوس کسی مقدمے میں پھنس جانے کا بہانہ کر کے لوگوں کو لالچ دلائے کہ ایک بڑی رقم لے کر اس کی طرف سے گواہی دیدیں۔ اگر وہ مان جائیں تو جھوٹے گواہ قرار دے کر ملک بدر کر دیئے جائیں۔

جعلی سکے ڈھالنے والوں سے بھی اسی طرح نبٹا جائے۔

جو کوئی جادو ٹوٹے یا دواؤں یا روحانی ریاضتوں کے زور سے عورتوں کو رام کر لے اور عاشق سے ملانے کا دعویٰ کرتا ہو، جاسوس اس سے کہے کہ فلاں فلاں کی بیری یا بیٹی یا بہو کا دل جس پر وہ عاشق ہے اس کی طرف پھیر دے اور ایک بڑی رقم لے لے۔ پھر اگر وہ مان جائے تو اسے سیاہ کار ٹھہرا کر نکال باہر کیا جائے ایسا ہی سلوک دوسرے جادو گردوں کے ساتھ کیا جائے جو لوگوں کو نقصان پہنچاتے اور فساد پھیلانے ہوں۔

کسی پر شبہ ہو کہ وہ زہر خورانی کرتا ہے یا اسے پارہ بیچتے یا خریدتے اور دواؤں میں استعمال کرتے دیکھا جائے تو جاسوس اس کے پاس یہ کہانی لے کر جائے کہ اس کا ایک دشمن ہے جسے وہ مردانا چاہتا ہے اور اس کے لئے بڑی رقم دینے کو

ملہ سنسکرت میں ”گوڈا جیونا م“ ہے : درپردہ روزی کاتے والے، یعنی رشوت خور وغیرہ

تیار ہے۔ اب اگر وہ اس پر تیار ہو تو اسے زمرہ دینے والا قاتل ہونے کی بناء پر ملک سے نکال دیا جائے۔ جو لوگ دن بوٹی سے دوائیں تیار کرتے ہوں ان کے ساتھ بھی یہی سلوک ہونا چاہیئے۔

کسی پر شبہ ہو کہ وہ جعلی ہے بناتا ہے کیونکہ اکثر مختلف دھاتیں، نقلی، چارکول دھونکنی، چمچے، گٹھالیاں، انگلیچھی، پتھوڑے وغیرہ خریدتا ہے، اس کے ہاتھ اور کپڑے دھوئیں اور راکھ میں اٹے ریتے ہیں یا اس کے پاس ایسے ہی دوسرے اوزار پائے جلتے ہیں جو اسی غیر قانونی صنعت میں کام آتے ہیں، تو جاسوس اس سے درخواست کرے کہ اسے اپنا شاگرد بن لے۔ بعد میں اس کا راز فاش کر دے۔ اعلان کر دیا جائے کہ یہ شخص جلسہ ساز ہے اور اسے دیس نکالا دیا جائے۔

ایسے ہی اقدامات ان لوگوں کے ساتھ کئے جائیں جو سونے میں کھوٹ ملتے ہوں، یا جعلی سکوں کا کاروبار کرتے ہوں۔

ایسے ہم قسم کے مجرم ہیں جو درپردہ ناجائز طور پر کمائی کرتے اور ملک میں نشر پھیلاتے ہیں۔ انہیں یا تو ملک بدر کر دیا جائے یا ان سے معقول تاوان لیا جائے جو ان کے جرم کی نوعیت کے لحاظ سے مقرر ہونا چاہیئے۔

جزوہ ہما دھو سنت سنیا سیوں کے ذریعے بے راہ رو

## منجھے جوانوں کو ناٹنا

پہلے چند جاسوس جا کر راہ ہموار کریں، پھر خاص جاسوس اس جیلے سے کہہ غیر معمولی کرامات رکھتا ہے، اسے ایسے سنتر منتر آتے ہیں کہ دوڑتے میں آدمی کے پر لگ جائیں اور ہاتھ نہ آئے۔ یا نظر سے اوجھل ہو جائے یا مضبوطی سے بند کئے ہوئے دروازے کو کھول دے، ڈاکوؤں، لیڈروں کو نوٹے کی ترغیب دے، اور غوث کو رام کرنے کے منتر جاننے کا دعویٰ کر کے زنا کار لوگوں کو سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق جال میں پھنسانے پھر ان سب پھرے جوانوں کو ایک اور رستی تک لے جائے جہاں عورتیں اور مرد پہلے سے تیار بیٹھے ہوں اور ان سے کہے کہ جس کا ٹوکا ارادہ تھا



وہ تو بہت دور ہے، منتر دہانے کا اثر یہیں کیوں نہ آتا لیا جائے۔ دروازے کو کوئی منتر کے زور سے کھلا کر جانوں کو آگے بڑھایا جائے پھر انہیں جاگتے ہوئے پہرہ داروں کے درمیان سے گزرنے دیا جائے، گویا کہ وہ ان کی آنکھ سے اوجھل ہو گئے ہیں۔ کیونکہ پہرہ دار بظاہر سو رہے ہوں گے۔ تب ان جانوں سے کہا جائے کہ وہ اطمینان سے ان کے پنگ اٹھالے جائیں۔ کچھ افراد دوسروں کی بیویاں بن کر اور گویا جادو کے زیر اثر جانوں کو خوش کریں۔

جب یہ جان منتر دہانے کا اثر اپنی آنکھ سے دیکھ لیں تو ان کو منتر پڑھنے سکھادینے جائیں اور اس کا ردوائی کے دوسرے کمرے بتا دیئے جائیں۔ اس کے بعد کہا جائے کہ وہ اپنے طور پر انہیں آزمائیں اور ایسے گھروں کو جا کر لوتیں جہاں نشانِ بزدلی، ریشم یا سامان پہلے سے رکھ دیا گیا ہو گا اور انہیں رنگے ہاتھوں پکڑ لیا جائے۔ یا تو اس وقت جب وہ چوری کے سامان کو چھپیں، خریدیں یا رہن رکھیں یا جب وہ نشہ آور دواؤں کے زیر اثر ہوں۔

ان جانوں سے ان کی اور ان کے ساتھیوں کی سابقہ زندگی اور کرتوتوں کے متعلق معلومات حاصل کی جائیں۔

کچھ جاسوس پرانے ڈاکوؤں کا ادیب و ہمارے بھی ان کے ساتھ شامل ہو سکتے ہیں اور اسی طرح گرفتار کر سکتے ہیں۔ کلمہ جنرل ان ڈاکوؤں کو لوگوں کے سامنے پیش کرے گا اور بتائے گا کہ ان کی گرفتاری راجہ کے حکم سے عمل میں آئی ہے، جس نے ڈاکوؤں کے پکڑنے کا روحانی طریقہ سیکھ لیا ہے۔ وہ کہتا ہے میں اسی طرح ڈاکوؤں کو پکڑ بھی پکڑتا رہوں گا۔ تم لوگ اپنے آدمیوں کو اس بڑے دھندے سے بچلے رکھو۔ جس آدمی کے پاس، جاسوسوں کے ذریعے، چوری کے رستے، کوڑے یا زراعتی اوزار پائے جائیں، وہ گرفتار کر لیا جائے اور اس سے کہا جائے کہ اس کی یہ گرفتاری راجہ کے حکم اور اس کے علم کی بنا پر عمل میں آئی ہے۔

(گیدولا: یعنی چھوٹی چھوٹی چوریاں بھی اس کی نظر سے بچ نہیں سکتیں) کچھ جاسوس پرانے ذاتیت یا کلہوں کے رکھوالے یا شکاری یا شکاری کتے

پالنے والوں کے روپ میں جنگلوں میں بسنے والے جرائم پیشہ قبائلیوں سے مل کر ساز باز کریں کہ آد فلاح گائو یا کارواں سرے پر تہہ بولتے ہیں، جہاں پہلے ہی بہت ساقی سنونا اور دوسری اشیا رکھ دی گئی ہوں گی۔ محلے کے وقت افزا توڑی میں مسلح آدمی ان کو ٹھکانے لگا دیں یا جب وہ بہت سا چوری کا مال لوٹ لیں تو انہیں مدن ہوئی کا نشہ آور رس ملا ہو کھانا کھلایا جائے، یا جب وہ نکلے ہارے ہو کر سوجائیں، یا جب وہ اپنے مذہبی تہوار کے دوران میں دوا ملے شربت وغیرہ پی کر مدہوش ہو جائیں۔

یہ کلکٹر جنرل انہیں اور دوسرے مجرموں کو پبلک کے سامنے لائے گا اور کہے گا کہ یہ دیکھو راجہ کی قوتوں کا کرشمہ۔

### ۶۔ دو مجرموں کو رنجے ہاتھوں یا شبہ میں پکڑنا

جاسوسوں کی کرامت والے لوگ نکلر کی جانے والی کارروائیوں کے علاوہ مشتبہ نفل و حرکت یا چوری کے مال کی شناخت پر بھی مذوری کاروائی کی جانی چاہیے۔ جو لوگ تلاش ہو گئے ہوں اور لٹا ہنگی زرتشی سے گزارہ کرتے ہوں جنہیں آسائیں نصیب نہ ہوں وہ جو اکثر اپنی جائے اقامت یا ذات یا نام بدلتے رہتے ہوں، نہ صرف اپنا نام بلکہ اپنی گوت کا نام بھی کبھی کبچہ بھی بتاتے ہوں، یا جو اپنے پیشے کو چھپاتے ہوں، جو گوشت اورا چار مر بے کھانے کی عیاشی کرتے ہوں (کنڈا) شراب پیتے عطر لگاتے، بار پھول، قیمتی لباس اور جواہرات پہنتے ہوں، پیسہ اندھا دھند لٹاتے ہوں، اکثر آوارہ عورتوں کے ساتھ دیکھے جاتے ہوں، بزاری یا کلاں ہوں، جو اکثر گھر سے غائب ہو جاتے ہوں، جن کے کاروبار، معاملات، سفر اور منزل کا حال نہ کھلتا ہو، جو سنان جنگلوں پہاڑوں میں اکیلے چلے جاتے ہوں، جو اپنے گھر کے قریب یا دور کی کسی اکیلی جگہ میں صلاح مشورے کرتے ہوں، جو اپنے تازہ زخم یا پھوڑوں کے علاج کے لئے دوڑے آئیں، جو ہمیشہ گھر کے اندر دنی حصوں

میں چھپے رہیں، جنہیں عورتوں سے بہت رغبت ہو۔ جو دوسروں کی عورتوں اور مال اسباب کی بابت بڑی ٹوہ رکھتے ہوں، جو مذہم علم اور پیشے والے لوگوں سے ملتے جلتے ہوں، جو دیواروں کے تیچھے یا اندھیرے بن گرنے والے جائیں، جو کیا اور قیمتی اشیاء مختلف حالات میں خریدیں جن کی بربانی کا ردائیوں کا علم ہو۔ جن کی ذات اور پیشہ بہت کٹر ہو، جو بناوٹی روپ رکھتے ہوں اور مختلف ذاتوں کی نشانیاں لئے پھر رہے ہوں اپنے آبائی طور طریق کو میلوں بہانوں سے بدل دیاں جنکی شہرت پہلے ہی خراب ہو، جو گناہ کے ٹکبیاں کرنے کے باوجود مہمانتری سے ملنے سے ہچکچاہیں اور یا تو چھپ جائیں یا کہیں کھسک جائیں، جن کا اکیلے بیٹھے دم پھول جاتا ہو، جو ناخوش گھبرائے گھبرائے اور اختلافی کیفیت میں نظر آئیں جن کا چہرہ زرد، آواز مذہم اور لہجے میں کثرت ہو۔ جو ہمیشہ ہتھیار بندوں کو ساتھ لے کر چلتے ہوں، یا دھونس دیتے دکھائی دیں ایسے اور اسی طرح کے دوسرے لوگ یا تو قاتل ہوں گے، یا ڈاکو یا مجرم جنہوں نے غبن کیا ہو گا یا خفیہ خزانہ پایا ہو گا، یا کسی اور قسم کی بد معاشی کی ہوگی اور خفیہ طریقے سے حاصل کی ہوئی حرام کی کمائی کھانے ہوئے۔ جو حرامی کے مال کو پکڑنا، گمشدہ مال کی بابت اطلاع، اگر وہ بازیاب نہ ہو سکے، تو ان لوگوں کو دی جانی چاہیے جو ایسی ہی اشیاء کا کاروبار کرتے ہوں۔ جو بیوپاری چوری کے مال کی اطلاع مل جانے پر بھی اسے عقیدہ رکھیں وہ جرم کے شریک کا رستے جائیں گے۔ اگر ان کو اطلاع نہیں ہوئی تھی تو مال واپس لے کر چھوڑ دیا جائے گا۔ کوئی شخص نگران تجارت کو اطلاع دیئے بغیر کوئی پرانی استعمال شدہ چیز نہ خریدے گا نہ اپنے پاس گروی رکھے گا۔

اطلاع ملنے پر بندہ مالک سے پوچھے گا کہ اس کے پاس وہ چیز کہاں سے آئی۔ وہ جواب میں کہہ سکتا ہے کہ یہ مجھے ورثے میں ملی تھی، یا کسی نیک شخص نے دی تھی۔ یا خود خریدی تھی، یا بنوائی تھی، یا مجھے بتانے کی قسم ہے لیکن اسے ٹھیک ٹھیک بتانا ہو گا کہ وہ چیز کب اور کہاں سے آئی۔ یا وہ قیمت خرید اور اس پر ویسے ہوئے جتنے کا ثبوت ہم پہنچائے۔ اگر اس کی بتائی ہوئی تفصیلات درست ثابت

ہوں تو اسے چھوڑ دیا جائے۔

اگر یہ پتہ چلے کہ وہ کسی دوسرے شخص کی گمشدہ چیز ہے جس کا بیان اس کے پچھلے بیان سے مختلف نہیں تو وہ چیز اس شخص کی قرار پائے گی جو عرصے تک اس کا مالک رہا تھا اور ویسے بھی نیک چن ہے۔ چوپائے اور دوپائے جاندار بھی اپنے رنگ، چال اور شکل و صورت سے شناخت ہو سکتے ہیں۔ پھر ایسی اشیاء کو پہچاننے میں کیا قیامت ہو سکتی ہے جیسے نہ نام مال، جو اسے ظرف جو ایک ہی جگہ کی پیداوار ہوں یا کسی خاص مقصد سے بنائے گئے ہوں۔

جس کے پاس چیز پائی جائے وہ کہہ سکتا ہے کہ یہ اس نے کہیں سے مانگ کر یا کرے پر لی ہے، یا اس کے پاس گردن یا امانت رکھوائی گئی ہے یا کسی نے بیچنے کے لئے دی ہے (دیکھ دلا: اُجرت کے طور پر دی ہے) تو اگر وہ جس کا نام بتا رہے اسے پیش کر کے تصدیق کرا سکے تو اسے چھوڑ دیا جائے۔ یا ہو سکتا ہے کہ جس شخص کا حوالہ دیا گیا وہ اس معاملے سے اپنی بے تعلقی ظاہر کرے۔ جس چیز کے بارے میں یہ غور کیا جائے کہ وہ کسی نے انعام یا تحفے میں دی ہے تو اس کے لئے گواہی پیش کرنا فریضہ ہو گا، نہ صرف اس کی جنہوں نے وہ چیز دی یا دوائی بلکہ ان کی بھی جن کے ذریعے پہنچی جو لے کر آئے یا مہبہ کے گواہ تھے۔

کوئی اپنے قبضے میں پائی جانے والی چیز کی بابت کہے کہ یہ اسے پڑی ہوئی ملی تھی یا کوئی شخص چھوڑ گیا تھا، تو وہ اپنی براست ثابت کرنے کے لئے گواہ پیش کرے گا کہ وہ چیز اسے کب کس مقام پر کن حالات میں ملی تھی، ورنہ وہ چیز واپس کرنے کے علاوہ اس کی قیمت سے دگنا جرمانہ بھی دے گا، یا چوری کی سزا بھگتے گا۔

**قرائن شہادت:** چوری اور نقب زنی کی واردات میں بعض قرائن سے پتہ چل سکتا ہے کہ اس میں کسی اندر کے آدمی کا ہاتھ تھا یا باہر کے آدمی کی کارروائی یا دونوں کی ملی جلی کارستانی مثلاً دروازے کے علاوہ کسی اور ذریعے سے اندر گھسنا، بعض خاص ترکیبوں سے کواڑ توڑنا، جالی دار یا بے جالی کی کھڑکی کو توڑنا، یا چھت میں سیندھ لگانا، سیڑھیوں پر چڑھنا اتارنا، دیوار توڑنا، سرنگ بنانا، ایسی

ترکیبیں اور تیاری جن سے چھپے ہوئے مال کو اٹھا کر لے جانا ممکن ہو، جس کی اطلاع گھر کے اندر کے لوگ ہی دے سکتے تھے۔

اگر اندر فی سازش کا شبہ ہو تو، کیا جائے کون سٹ پٹا یا نظر آتا ہے یا بد معاشوں سے میل جول رکھتا ہے اس کے بارے میں ایسے اوزار ہیں جو چوری کے لئے کارآمد ہو سکتے ہیں، کوئی سریب گھر کی عورت یا ایسی جس کا دل کہیں اور اٹکا ہوا ہو، بد چلن ملازمین، کوئی شخص جو بہت سوتا ہو یا جسے نیند نہ آتی ہو، جو بہت تھکا تھکا دکھائی دیتا ہو یا جس کی رنگت پیلی اور جلد کوکی نظر آئے، آواز میں کمزوری ہو صاف نہ سنائی دے، جو دوسروں کی نقل و حرکت کو بڑے غور سے دیکھ رہا ہو یا بہت دادیلا کر رہا ہو، جس کے جسم پر خراشیں یا زخم یا کپڑوں میں چاک نظر آئیں، جس کے ہاتھوں یا پیروں پر رگڑ یا خراش کے نشان ہوں، کوئی شخص جس کے بالوں یا ناخنوں میں بہت میل ہو یا تازہ تازہ ٹوٹے ہوئے معلوم ہوں، جو ابھی نہلے کے نکلا ہو اور جس نے جسم پر صندل ملا ہو جس نے جسم پر تیل ملا ہو اور ذرا دیر پہلے پائے پاؤں دھوئے ہوں، جس کے قدموں کے نشان ان نشانات سے ملتے سوں جو چوروں کے داخل ہونے یا باہر نکلنے کی جگہ پر پائے گئے۔ جس کے کنٹھے یا جوتے یا کپڑے کا کوئی پڑزہ دروازے یا دھانے اور نکلنے کی جگہ کے قریب پایا جائے۔ وہ جس کے پسینے یا شراب کی بو کو اس پار پے سے تاڑا جاسکے جو مکان کے باہر یا اندر پڑا ہوا ہے۔ ایسے اور دوسرے لوگوں کا اچھی طرح جائزہ لیا جائے۔ ناجائز جنسی تعلقات کی طرف میلان رکھنے والے پر بھی شبہ کیا جاسکتا ہے۔

مامور شدہ افسرانہ ذیل کے ساتھیوں اور مقامی لوگوں کی مدد سے ہر دینی چوروں کو تلاش کر لیں اور شہر کا نگراں مذکورہ بالا قرائن کی روشنی میں اندر دینی چور کو پکڑنے کی کوشش کرے۔

## سبزو، : اچانک موت کی تفتیش

اچانک واقع ہونے والی موت کی صورت میں لاش کو تیل میں ترش کر کے

اس کا معائنہ کیا جائے۔ اگر کسی کی لاش پر ناک کی رطبت یا پیشاب کے نشان پائے جائیں، جسم بادی کے انتر سے پھول گیا ہو، ہاتھ پاؤں سوہے ہوئے ہوں، آنکھیں پھٹی ہوئی ہوں، گلے پر ڈوری کا نشان ہو تو سمجھا جائے کہ اسے گلا گھٹٹ کر مارا گیا ہے اور موت دم گھٹنے سے واقع ہوئی ہے۔ کسی کے بازو اور زینہ کھینچی ہوئی ہوں تو اسے پھانسی پر لٹکایا گیا ہوگا۔ کسی کے ہاتھ پاؤں اور پیٹ پھول گیا ہو، آنکھیں اندر دھنس گئی ہوں، ناف ابھرائی ہو تو اسے سولی پر چڑھایا گیا ہوگا، کسی کی مقعد اور آنکھیں اکڑی ہوئی ہوں دگیر ولا: اُبل ہوئی ہوں، زبان دانتوں کے درمیان دبئی ہو، پیٹ پھولا ہو تو اسے ڈبو کر مارا گیا ہوگا جسم پر خون ہو، اعضا مضروب دکھائی دیں تو اسے لاطھیوں یا رستوں سے پیٹ کر مارا گیا ہوگا۔ ہڈیاں ٹوٹی ہاتھ پاؤں شکستہ ہوں تو اوپر سے نیچے پھینکا گیا ہوگا جس کے ہاتھ، پاؤں، دانت اور ناخن سیاہ ہوں، کھال ڈھیلی پڑ گئی ہو بال گر رہے ہوں، گوشت کم ہو گیا ہو، چہرہ پر بھوک اور جھاگ ہوں تو اسے زہر دیا گیا ہوگا۔ اسی حالت میں پائے جانے والے کسی شخص کے جسم پر کلٹے کا نشان ہو تو اسے سانپ نے یا کسی اور زہریلے جانور نے کاٹا ہوگا۔ کوئی ہاتھ پاؤں پھیلانے پڑا ہو، اور لٹکا تارنے اور دست آنے کے بعد لباس اتار پھینکا گیا ہو۔ تو اسے مدن بوئی کارس پلا کر مارا گیا ہوگا۔

مذکورہ بالا اقسام کی موت کو بعض اوقات سزا کے ڈر سے خودکشی ظاہر کیا جاتا ہے اور گردن پر رستی کے نشان ڈال دیئے جاتے ہیں۔

زہر خورانی کی موت پر خیر مخم شدہ غذا اور دھوئیں ڈال کر دیکھا جائے۔ یا اسے پیٹ میں سے نکال کر آگ پر ڈالا جائے۔ اگر اس میں سے چٹ چٹ کی آواز آئے اور رنگ دھنک کی طرح ہو جائے دیکر ولا: دھنک کی رنگ کا دھواں نکلے تو اسے موت پر زہر خورانی کا حکم لگایا جائے۔

یا اگر پیٹ جلانے پر اگرچہ باقی جسم بھیم بھپکا ہو، تو معلوم کیا جائے کہ متوفی بنے اپنے ملازمین کے ساتھ کوئی خالمانہ سلوک تو نہیں کیا تھا۔ دیکر ولا اگر

ارتھی چھٹکنے کے بعد دل کا کوئی اوجھلا ٹکڑا مل جائے تو اس کا معائنہ کیا جائے  
اور نوکروں سے ان لوگوں کا نام پتہ پوچھا جائے جنہیں متوفی نے ڈرایا دھکایا  
ہو۔ متوفی کے ایسے رشتے دار جو تکلیف کی زندگی گزار رہے ہوں، کوئی عورت  
جس کا دل کہیں اور اٹک گیا ہو، یا کوئی عزیز جو کسی عورت کی طرف سے پیروی  
کر رہا ہو جسے مرنے والے نے اس کی میراث سے محروم کر دیا ہو ایسے لوگوں سے  
بھی پرسن کی جائے۔

اسی طرح کی تفتیش اس شخص کے بارے میں بھی ہوگی جسے مارنے کے بعد پھانسی  
پر لٹکایا گیا ہو۔ خودکشی کی صورت میں پتہ لگایا جائے کہ مرنے والے نے کیا برے  
کام کئے تھے یا دوسروں کو کیا نقصان پہنچایا تھا۔

تمام اچانک اموات حسب ذیل صورتوں میں سے کسی ایک پر مبنی ہوتی ہیں:  
عورتوں یا دوسرے رشتہ داروں کو جو میراث میں حصہ طلب کرتے ہوں محروم کر کے  
زک پہنچانا، مد مقابل کے خلاف نفرت کے جذبات، کاروباری یا جماعتی تنازعہ یا  
قانونی مقدمہ غصہ دلالت ہے، اور قصہ موت کو راہ دیتا ہے۔

اگر کسی کو غلطی سے کسی اور کے دھوکے میں مارا یا مراد یا لگیا ہو، یا چوروں  
نے مارا ہو، یا کسی تیسرے آدمی کے دشمن کسی کو مرادیں، تو متوفی کے رشتہ داروں  
سے یہ باتیں پوچھی جائیں:

متوفی کو کس نے بلایا تھا، اس سے ساتھ کون تھا، سفر میں کون ساتھ گیا تھا  
اور اسے جائے واردات پر کون لے کر گیا تھا؟

اس پاس کے لوگوں سے الگ الگ بلاترہ سوال کئے جائیں۔  
اسے یہاں کون لایا تھا، کیا انہوں نے کسی آدمی کو یہاں ہتھیارے کر پھینچا ہوا  
دیکھا تھا، جو گھبراہوا لگتا ہو؟ اس طرح جو ان کے بارے میں ان کی مدد سے  
تفتیش کو آگے بڑھایا جائے۔

مرنے والے کی ذاتی چیزوں کو دیکھ کر مثلاً سفر کا سامان، پوشاک، زیورات  
وغیرہ جو قتل کے وقت اس کے جسم پر ہوں۔ ان لوگوں سے جنہوں نے وہ چیزیں ہم پہنچائی

ہوں یا ان سے ان کا کوئی تعلق ہو، جرح کی جائے کہ اس کے ساتھ کون تھا، کہاں رہتا تھا کس نے سفر پر گیا تھا، کیا کام کرتا تھا اور کہاں کہاں گیا تھا۔

اگر کوئی مرد یا عورت، عشق کے چکر میں یا غصے یا کسی اور مذموم جذبے کے تحت رسی کے چھندے، ہتھیار یا زہر سے خودکشی کرے یا اس کا سبب بنے تو اسے رسی سے باندھ کر کسی چنڈیلے کے لمبھوں شارع عام پر گھسیٹا جائے۔ ایسی موت پر نہ تو کریم یا کرم کی رسوم ادا ہوں گی نہ عزاداری کی جائے گی جیسے کہ عزیز قارب کرتے ہیں۔ کوئی رشتہ دار رسوم عزا ادا کرے تو یا تو وہ خود اپنی موت پر ان رسوم سے محروم رہتے گا یا اس کی برادری والے اس سے قطع تعلق کریں۔ جو کوئی ان رسوم میں شرکت کرے یا ایسے لوگوں سے تعلق رکھے جو یہ ممنوعہ رسوم ادا کریں تو اسے سال بھر کے اندر کے لئے ہکوئی قربانی ادا کرنے یا اس میں شرکت کے حق سے محروم کر دیا جائے گا اور وہ کوئی دان دکھشنا بھی نہیں لے سکے گا۔

**منبر: اعتراف جرم کرانے کے لئے ایذا دہی اور قانونی کارروائی**

خواہ ملزم فریاد کرنے والے کا رشتہ دار ہو یا کوئی اجنبی، اس کی طرف سے صفائی کے گواہ فریاد کی موجودگی میں ان سوالوں کا جواب دیں گے کہ ملزم کہاں کار بنے والا تھا، کس ذات کا تھا، کس خاندان سے تھا اس کا نام کیا تھا، کام کیا کرتا تھا۔ اس کی املاک کیا تھی اور سکونت کہاں تھی۔ ان کے جوابات کو ملزم کے اپنے بتائے ہوئے جوابات سے ملا کر دیکھا جائے گا۔ پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ وہ واردات سے ایک روز پہلے کہاں تھا اور کیا کرتا رہا۔ اور یہ کہ اس نے گرفتار ہونے سے پہلے رات کہاں گزاری۔ اگر اس کے جوابات کی معتبر شہادتوں سے تصدیق ہو جائے تو اسے چھوڑ دیا جائے ورنہ اس کو ایذا دی جائے۔

واردات کے تین دن کے بعد کسی مشتبہ آدمی کو گرفتار نہیں کیا جائے گا کیوں کہ جب تک الزام کے لئے مضبوط بنیاد نہ ہو، جرح کا کوئی موقع نہیں۔ جو لوگ کسی بے قصور آدمی پر چوری کا الزام تھوپیں، یا کسی چور کو چھپائیں، ان کو دہی سزا دی جائے جو چور کے لئے مقرر ہے۔



اگر کوئی ملزم اپنی صفائی میں ثابت کر دے کہ الزام اٹھانے والے کو اس سے عداوت یا نفرت ہے، تو اسے بری کر دیا جائے۔

کوئی کسی کو جس بے جا میں رکھے تو اسے پہلے دہے کی مزا دی جائے۔  
مشتبہ آدمی کے خلاف الزام ثابت کرنے کے لئے بعض شہادتیں مزدوری میں جیسے کہ اس نے کیا اور استعمال کئے، اس کے ساتھی یا مددگاروں سے، کون سا مال چرایا، اگر بیچا تو کیا سودا کسی کے ذریعے سے ہوا۔ ان شہادوں کی سچائی کو جانے واردات اور مال مرفوعہ کی بابت دیگر کیفیات، قبضہ نکاسی وغیرہ کے حوالے سے پرکھا بھی جائے گا۔

اگر ایسی شہادتیں ہم نہ پہنچیں اور ملزم بہت زیادہ نار و فریاد کرے تو اسے بے قصور سمجھا جائے گا کیونکہ بعض اوقات کسی کے جائے واردات کے آس پاس موجود ہونے یا کسی شخص سے اتفاقی طور پر مشابہ ہونے یا دیکھنے ہی لباس ہتھیار اور اشیاء رکھنے کی بنا پر جو چوری گئی، یا مہر و قہا شیار کے قریب موجود ہونے کی بنا پر، بے قصور ہونے کے باوجود ناخانی اسے چوری کے الزام میں دھر لیا جاتا ہے جیسا کہ مانٹویر کے ساتھ ہوا، جس نے ہسمانی ایذا کے ڈر سے چور ہونے کا اعتراف کر لیا تھا۔ لہذا حقیقی شہادت پر اصرار کرنا ضروری ہے (تسمات سمیت کرائم نیمریتہ سزا اسی صورت میں دی جائے گی کہ الزام پوری طرح ثابت ہو جائے)

کم نعل، نابالغ، ضعیف، بیمار، نشے میں مدحوش، دیوانے، بھوکے، پیاسے، لمبے سفر سے تھکے بارے، وہ جو ابھی پیٹ بھر کھانا کھانے اٹھے ہوں، یا جو خود ہی اپنے جرم کا اعتراف کر لیں، ایسوں کو ایذا نہ دی جائے جاسوسوں میں سے بیوائیں، سٹے اور مسافروں کو پانی پلانے والے دستاگ بھٹیاریے یا کوئی شخص جو مشتبہ آدمی کا ہم پلہ ہو، اس کی نعل و حرکت پر نظر رکھنے کے لئے بھیجا جائے جیسا کہ ہر شدہ امانتوں میں خیانت کا پتہ لگانے کے سلسلے میں بتایا گیا تھا۔

جن کے جرم کی بابت یقین ہو، انہیں ایذا دی جاسکتی ہے۔ مگر ان عورتوں کو

نہیں جو حاملہ ہوں یا جنہیں بچہ جنے ایک مہینہ نہ گزرا ہو۔ عورتوں کو مردوں کے لئے منقرضہ حد سے آدمی مار یا ایذا دی جائے گی، یا سب کے ساتھ زبانی جرح اور ڈانٹ ڈپٹ سے کام لیا جائے۔

برہمنوں اور ویدوں کے عالموں اور تپسویوں کے پیچھے صرف جاسوسی لگا دئے جائیں۔ جو لوگ ان اصولوں کی خلاف ورزی کریں یا اس میں مددگار ہوں ان کو پہلے درجے کی سزا دی جائے۔ کسی کو ایذا دہی سے مار ڈالنے کی بھی سزا ہوگی۔ ایذا دہی کے چار طریقے برتے جاتے ہیں۔ چھ ضربیں، سات کوڑے، دو طریقوں سے اٹا لٹکانا، دریا کی تلکی کا استعمال، دیگر بلا؛ ناک میں نمک پانی ڈالنا؛ جن لوگوں کا جرم زیادہ سنگین ہو ان کو ایذا دہی کے لئے ۹ بیٹیں بارہ ضربیں دیگر بلا؛ ۹ ہاتھ لمبی بیت سے ۱۲ ضربیں (دورانہ ۲۰ پھندے دیگر بلا؛ دونوں ہاتھیں باندھ کر) بیس مزہ بن ٹکٹ مالا (گیر ولا کرکٹ) کی چھڑی سے لٹکانا، ایک ایک ہتھیلی پر ۳۲ ضربیں اور اتنی ہی پاؤں کے تلووں پر۔ دو طرح کی حکم بندی، دونوں ہاتھ اور پاؤں اس طرح باندھ دیئے جائیں کہ بھڑکی طرح نظر آئے دیگر بلا؛ داہنا ہاتھ پیچھے کی طرف اٹنے پاؤں سے، بائیں ہاتھ پیچھے کی طرف داہنے پاؤں سے باندھنا، دو طرح سے اٹا لٹکانا۔ ملزم کو چاول کی بیج پلا کر اس کی ایک انگلی کے ایک جوڑ کو جلاتا دیگر بلا؛ ایک انگلی کے ناخن میں سوئی چھبونا، لسی پلا کر پیشاب نہ کرنے دینا۔ انگلی کی ایک پور جلا دینا؛ تیل پلانے کے بعد جسم کو دن بھر گرم کرنا دیگر بلا؛ گھی پلا کر پورے دن دھوپ میں یا آگ کے پاس بٹھانا، کھردی، سبز گھاس پر جاڑوں میں رات بھر لٹانا دیگر بلا، بھگی ہوئی کھاٹ پر سلانا یہ ایذا دہی کے ۸ طریقے ہیں۔

ملزم کے اذکار، ان کی لمبائی، ہتھیار، لباس اور شناخت کو چرمی ریشم سے سمجھا جا سکتا ہے۔ ہر روز ایذا دہی کا نیا طریقہ استعمال کیا جائے۔

۱۔ یہاں تک بہت بہم ہے دیگر بلا نے اسے یوں صاف کیا ہے، ایذا دہی کے لئے استعمال ہونے والے ڈنڈے، کوڑے وغیرہ کی لمبائی، ملزم کو کھرا کرنے کا طریقہ وغیرہ آچاریہ کھڑپٹ...



یا تیار شدہ اشیاء اور پردی ہوئی قیمتوں سے آدمی مالیت رکھنے والی چوری کرے  
اس کو بھی وہی سزائیں دی جائیں گی (گیر دلا: آدمی ماش کی چوری کرے تو ان قیمتوں  
سے ایک چوتھائی قیمت کی اشیاء چرانے پر اور پر کی سزائوں سے دگنا جرمانہ دگیو  
۱۲ین جرمانہ)۔

شادی حرم کے سلسلے میں یہ پہلے ہی لکھا جا چکا ہے کہ جو چوروں کو دھمکائی  
دا نہیں بھاگ جانے کا اشارہ دینے کے لئے (ان کو موت کی سزا دی جائے گی۔  
جب کوئی شخص، سرکاری ملازم کے علاوہ، دن کے وقت کھیت یا غلہ گاہنے  
کے مقام سے یا مکان یا درگاہ سے خام اشیاء یا تیار شدہ اشیاء چرائے جن کی  
مالیت ۱/۲ سے ۱/۳ تک ہو، اس پر ۳۰۰ جرمانہ کیا جائے یا اس کے جسم پر گوبل  
کر اور اس کی رانوں سے ایک مٹی کا برتن باندھ کر جس میں خوب روشنی ہو، اسے  
بازار میں گشت کرایا جائے (گیر دلا کے ہاں مٹی کے برتن کا ذکر نہیں، نہ موجودہ  
سنسکرت متن میں ہے نہ کوئی ۱/۲ سے ۱/۳ قیمت کی چیز چرائے تو ۶۰۰ جرمانہ یا اس  
کا سرونڈ دیا جائے یا شہر بدر کر دیا جائے۔ کوئی ۱/۲ سے ۱/۳ قیمت کی چیز چرائے  
تو اس پر ۹۰۰ جرمانہ یا اسے گوبر یا رکھل کر بازاروں میں گشت کرایا جائے یا اس کی  
کمر سے ایک مٹی کا برتن باندھ کر جس میں روشنی ہو کوئی ۱/۲ سے ۱/۳ قیمت کی چیز چرائے  
تو ۱۲۰۰ جرمانہ یا اس کا سرونڈ دیا جائے یا شہر بدر کر دیا جائے کوئی ایک سے ۲ قیمت  
کی چیز چرائے تو اس پر ۱۲۰۰ جرمانہ یا اس کا سر کسی اینٹ کے ٹکڑے سے سرونڈ  
دیا جائے۔ (گیر دلا، سرونڈ کر پھر مارتے ہوئے شہر سے باہر دھکیل دیا جائے)۔  
کوئی ۲ سے ۴ قیمت کی چیز چرائے تو اس پر ۳۰۰ جرمانہ ۴ سے ۵ قیمت کی  
چیز چرائے پر ۴۰۰ ۵ سے ۱۰ قیمت کی چیز چرانے پر پہلی نعرہ ۱۰ سے ۲۰۰  
قیمت کی چیز پر ۲۰۰ جرمانہ، ۲۰ سے ۳۰ قیمت کی چیز پر ۵۰۰ جرمانہ  
۳۰ سے ۴۰ قیمت کی چیز پر ہزار جرمانہ اور ۴۰ سے ۵۰ قیمت کی چیز چرانے

پرموت کی سزا۔

کوئی شخص صبح سویرے کے وقت یا سر شام رک، ممنوعہ گھڑیوں کے درمیان زبردستی مذکورہ بالا قیمتوں سے آدمی قیمت کی چیز ہتھیائے تو اس پر مذکورہ جرمانوں سے دگنا جرمانہ ہوگا۔

کوئی شخص ہتھیارے کر زبردستی مذکورہ قیمتوں پر ہر قیمت کی چیز ہتھیائے خواہ دن کو یا رات کو، تو اس پر اتنا ہی جرمانہ ہوگا جو اوپر لکھا گیا۔

عمل کا داروغہ، یا سپرنٹنڈنٹ یا ذمہ دار افسر بلا اجازت کوئی ہر لگائے یا حکنام جاری کرے، تو ان کو بالترتیب پہلی، درمیانی یا انتہائی تعزیر دی جائے یا موت کی سزا ہوئے۔ یا کوئی دوسری سزا جو جرم کی سنگینی کے مطابق ہو۔

اگر کوئی جج مقدمے کے دوران فریقین میں سے کسی کو دھمکی دے انھیں دکھائے یا باہر نکال دے یا زبردستی خاموش کر دے تو اس کو پہلے درجے کی سزا دی جائے۔ اگر وہ ان میں سے کسی کو بدنام کرے یا دشنام دے تو سزا دو گنی کر دی جائے۔ اگر وہ پوچھنے کی بات نہ پوچھے اور جہنہ پوچھنا چاہیے وہ پوچھے، جو خود پوچھے اسے خارج کر دے، یا سکھائے پوچھائے یا یاد دلائے یا کسی کو اس کے پچھلے یا تعلق دے، تو اسے درمیانے درجے کی سزا۔ اگر مقدمے کے فرد کو اوائف دریافت نہ کرے، اور غیر ضروری کوائف کی بابت پوچھ گچھ کرے، اپنے فرض کی ادائیگی میں نا حق دیکرے، بد نیتی سے کارروائی ملتوی کر دے، اور جہنہ کی وجہ سے فریقین کو تنگ کر کے اجلاس سے باہر جانے پر مجبور کرے، ایسے بیان لینے سے گریز کرے یا انہیں مالتا ہے جن پر فیصلے کا دارومدار ہو، گواہوں کو شہید دے یا ان کی مدد کرے یا فیصلہ شدہ مقدمے کو دوبارہ شروع کرے تو اسے انتہائی سزا دی جائے۔ اگر دوبارہ اسی قسم کی حرکت کرے تو اس پر دگنا جرمانہ بھی ہو اور برطرف کر دیا جائے۔

اگر عدالت کا منشی فریقین میں سے کسی کا بیان نہ لکھے، اور اسے بدل دے، بُرے

بیان کو نظر انداز کرے یا تشفی بخش بیان کو ناحق بدل دے یا مبہم بنا دے، تو اسے پہلی سزا یا جرم کے مطابق مناسب سزا دی جائے گی کوئی جج یا کمشنر غیر منصفانہ جہاں سونے کے سکے میں عائد کرے تو اس پر جرمانے کی رقم سے دگنی رقم کا جرمانہ کیا جائے یا داجی جرمانے سے حتیٰ زیادہ رقم کا جرمانہ کیا گیا ہو اس کا اٹھ گنا۔

جب کوئی جج یا کمشنر ناروا طور پر جسمانی سزا دے، تو اسے بھی وہی سزا دی جائے یا اس رقم سے دگنی رقم کا زر تلفی جو اس طرح کی زیادتی پر عائد ہوتا ہے۔ اگر کوئی جج صحیح رقم کو غلط اور غلط رقم کو صحیح بتائے تو اس پر اس رقم سے ۸ گنا جرمانہ ہو۔

کوئی افسر مجرموں کو حراست میں سے نکل جانے دے یا اس میں معاون ہو یا قیدیوں کو ان کے جائز کاموں سے روکے جیسے کہ سونا، بیٹھنا، کھانا یا رفع حاجت کرنا، تو اس پر کم از کم تین پن اور اس سے زیادہ بھی جرمانہ کیا جاسکتا ہے۔ کوئی افسر کسی قرضدار کو حراست میں سے نکل جانے دے تو اسے نہ صرف درمیانے درجے کی سزا دی جائے بلکہ وہ قرضخواہ کو اس کے قرضے کی رقم بھی ادا کرے۔

کوئی شخص کسی قیدی کو جیل سے فرار کرے یا اس میں مدد کرے تو اسے موت کی سزا دی جائے اور اس کی ساری املاک ضبط کر لی جائے۔ جب جیل کا داروغہ کسی کو بغیر سبب بتائے جیل میں بند کرے تو اس پر ۲۴ پن جرمانہ ہوگا، کسی کو بے جا جسمانی اذیت پہنچائے تو ۴۸ پن کسی قیدی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجے یا کسی قیدی کو کھانے یا پانی سے محروم کرے، تو ۹۶ پن، کسی قیدی کو تنگ کرے یا اس سے رشوت لے، تو درمیانے درجے کی تعزیر، کسی قیدی کو جان سے مار ڈالے تو ایک ہزار پن جرمانہ بھرے، کوئی کسی قیدی یا ملازم عورت کی عصمت دری کرے تو پہلے درجے کی سزا، کسی چور کی بیوی کے ساتھ زنا کرے، یا کسی ایسے شخص کی بیوی سے جو دہائیں مرگیا، تو اس کو دوسرے درجے کی سزا دی جائے۔ اور اگر جیل میں کسی آریہ عورت سے زنا کرے تو انتہائی سزا کا مستحق ہوگا۔

کوئی مجرم جو قید میں ہو اگر اسی قید خانے میں بند کسی آریہ عورت کے ساتھ زنا کرے تو اسے اسی جگہ موت کی سزا دے دی جائے۔

کوئی افسہ کسی ایسی آریہ عورت کی عصمت دری کرے جو رات کو بے وقت گھومنے پر پکڑی گئی ہو تو اس کو بھی وہیں کے وہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے اگر بھی جرم کسی غلام عورت کے ساتھ کیا جائے تو اسے پہلے درجے کی سزا دی جائے۔ (کوئی افسہ) جو کسی قیدی کو جیل سے بھاگ جانے دے جبکہ وہ جیل توڑ کر نہ بھاگا ہو، اسے درمیانے درجے کی سزا ملے گی۔ کوئی افسہ قیدی کو جیل توڑ کر بھاگ جانے دے تو اسے موت کی سزا دی جائے۔ وہ قیدی کو فرار کرنے کا تو اسے موت کی سزا دی جائے گی اور اس کی املاک ضبط کر لی جائے گی۔

اس طرح راجہ، مناسب سزائیں مقرر کر کے اپنے ملازموں کے کردار کو جانچے گا۔ اور پھر معتبر افسروں کے ذریعے شہروں اور دیہات میں اپنی رعیت کے کردار کا معائنہ کرے گا۔

### جزد ۱۰: قطع اعضا یا متبادل جرمانے

سرکاری ملازم پہلے بار کوئی ایسا جرم کریں جیسے کہ مقدس یا تراؤں کی بے حرمتی یا جیب کترنا، تو ان کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی کاٹ ڈالی جائے گی یا وہ ۴۵ پن ڈنڈ بھریں گے، دوسری بار ایسا کریں تو ان کا۔۔۔ کٹوا دیا جائے۔ یا ایک سو پن جرمانہ بھریں گے۔ تیسری بار ایسا ہی جرم کرنے پر ان کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا جائے یا ۱۰۰ پن جرمانہ بھریں۔ اور چوتھی بار کریں تو ہر حال انہیں جان سے مروا دیا جائے۔ کوئی آدمی مرغ، نیولا، بلی، کتا یا سور چرے یا مار ڈالے جس کی قیمت ۴۵ پن

ملے گی ورنہ انہیں جرمانہ، لیکن سنسکرت میں یہی ہے۔ (ج)

ملے گی ورنہ سب انگلیاں کٹوا دی جائیں۔ گیرولا یا پیش نذر سنسکرت متن میں سرکاری ملازموں کا بھی ذکر نہیں بلکہ موت مجرموں، گرو کٹوں وغیرہ کا نام لیا گیا ہے۔ نقتے بے جا ہیں متن میں کوئی ایسی بات نہیں جو ناقابل ذکر ہو۔ ج

سے کم ہو تو اس کی ناک کی چھنگ کاٹ دی جائے یا ۵۴ پن جرمانہ بھرے۔ اگر یہ جانور چنڈالوں یا جنگلی قبائل کے ہوں تو اس سے آدھا جرمانہ۔

کوئی شخص جنگلی جانور، مویشی، پرندہ، باغی، شیر، بھلی یا کوئی اور جانور جو جال، بارے یا گڑھے میں بند رکھا گیا ہو، چرائے کا تو وہ اس کی قیمت کے برابر جرمانہ دے گا، اور جانور بھی واپس کرے گا۔

جنگل میں سے جانور یا غام مال چرنے پر ۱۰۰ پن جرمانہ لگایا جائے گا۔ گڑھوں (گیر ولا خوبصورت چڑھیوں) جانوروں یا پرندوں کو شفا خانے سے چرائے جانے پر اس سے دگنا۔

کوئی شخص کوئی سستی چیز چرائے جو کسی کاریگر، موسیقار یا نادی کی ملکیت ہو تو اس پر ۱۰۰ پن جرمانہ، اور بڑی چیز بازار عتی اوزار چرائے پر اس سے دگنا۔ کوئی شخص بلا اجازت قلعے میں داخل ہو یا لٹب یا سترنگ لٹاکر نالے جانے تو اس پر ۲۰۰ پن جرمانہ یا موت کی سزا۔

کوئی ٹھیلہ، کشتی یا چھوٹا چوپایہ چرائے تو اس کی ایک ٹانگ کاٹ دی جائے یا ۳۰۰ پن جرمانہ بھرے۔

کوئی جواری صبیح پانے کی جگہ جو ایک کاکئی کا ملتا ہے، جلی پانے کے لئے یا کوئی اور چیز جو جوئے میں استعمال ہوتی ہو بدل دے یا ہاتھ کی صفائی سے بے ایمانی کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے یا ۴۰۰ پن جرمانہ ادا کرے۔ کوئی کسی چور یا زانی کی مدد کرے، تو اس کے اور اس عورت کے جو خوشی سے زنا پر آمادہ ہوئی ہو، ناک کان کاٹ دیئے جائیں یا دونوں پانچ پانچ سو پن جرمانہ ادا کریں، جبکہ وہ چور یا زانی اس سے دگنا جرمانہ دے گا۔

---

سے گیرلا کے ہاں یا پیش نظر سسکت تن میں شفا خانے کا نہیں، محفوظ جنگل کا ذکر

ہے۔ ح ۷۷ کنہر دودھ: پاؤں کی کوئی نہیں کاٹ دینا۔ میسر۔ یا لکشیہ ۲۱-۲۲



کوئی بڑے جانور کو چرائے، مرد غلام یا لونڈی کو بھگائے جائے یا مردے کا مال نیچے، تو اس کی دونوں ٹانگیں کاٹ دی جائیں یا ۶۰۰ پن جرمانہ بھرے۔

کوئی اپنی ذات سے بڑی ذات کے آدمی یا گرد کے ہاتھ پاؤں کی طرف سے حقارت سے حملہ کرنے کو بڑھے (گیر ولا، ہاتھ اٹھائے یا ٹھوکر مارے) یا شاہی سواری کے گھوڑے ہاتھی یا گاڑی پر چڑھے، تو اس کی ایک ٹانگ کاٹ دی جائے یا ۷۰۰ پن جرمانہ دے۔

کوئی شودر خود کو برہمن بتلے یا کوئی شخص دیوں کی چیز چرائے، راجہ کے خلاف سازش کرے، یا کسی کی دونوں آنکھیں پھوڑ دے تو اس کی دونوں آنکھیں نکال دی جائیں یا ۸۰۰ پن جرمانہ بھرے۔

کوئی کسی چور یا زانی کو پھڑک دے یا راجہ کا فرمان بکھتے وقت کوئی بات چھوڑ جائے، کسی لڑکی یا لونڈی کو جوزیر پہننے ہوئے جو بھگائے جائے، کوئی اور دھوکے بازی کا کام کرے، یا سڑا ہوا گوشت نیچے، تو اس کی دونوں ٹانگیں کاٹ دی جائیں یا ۹۰۰ پن جرمانہ وصول کیا جائے۔

کوئی شخص جو انسانی گوشت و دھت کرے اسے موت کی سزا دی جائے کوئی آدمی دیوتاؤں کی مورتی یا جانوروں کی مورتی چرائے، لوگوں کو اغوا کرے یا زمینوں، مکانوں، سونے، انثر فیوں یا جواہرات یا فصل پر غاصبانہ قبضہ کرے تو اس کا سر اڑوا دیا جائے یا انتہائی جرمانہ وصول کیا جائے۔

لوگوں کی سماجی حیثیت، جرم کی نوعیت، اس کے سبب اور سنگینی یا معمولی قسم، پیش رفتہ حالات، نیز موجودہ صورتحال، وقت، مقام وغیرہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور مجرموں کے درمیان مساویانہ امتیاز کو نظر انداز کئے بغیر، کہ وہ شاہی

۱، ۲، ۴، ۳۰۲۔ ۵ یا لکیر ۱، ۲، ۴، ۳۰۲ تھ یا لکیر ۱، ۲، ۴، ۲۹۵، ۲۸۷۔

۵ انگریزی عبارت یہاں بھی مبہم اور متناقض ہے۔ گیر ولا، راجہ اور وزیروں کو ساتھ لیکر جرم کی نوعیت اور سبب اور مجرم کی سماجی حیثیت کو نظر میں رکھتے ہوئے (۲) (ج)

خاندان سے تعلق رکھتے ہیں یا عوام میں سے ہیں، کمشنر غور سے فیصلہ کرے کہ انہیں پہلی یا دوسری یا انتہائی سزا دی جائے۔

جز ۱۱: ایذا دہی کے ساتھ یا اسکے بغیر سزائے موت

کوئی شخص باہمی لڑائی میں دوسرے کو جان سے مار دے تو اذیت ناک سزا دی جائے۔ کوئی شخص لڑائی میں زخمی ہونے کے بعد سات دن کے اندر مر جائے تو جس شخص نے زخم لگائے اسے فوری موت کی سزا دی جائے۔ اگر مقتول پندرہ دن کے اندر مرے تو قاتل کو انتہائی تعزیر، اگر ایک مہینے کے اندر مرے تو ملزم ۵۰۰ روپے پرمانے کے علاوہ (پہناؤ گان) کوخوں پہنا بھیج دے۔

کوئی شخص کسی کو ہتھیار سے زخمی کرے تو انتہائی درجے کا جرمانہ بھرے گا۔ اگر نشے میں ایسا کرے تو اس کا ایک ہاتھ کاٹ دیا جائے لے اگر مرنے والا فوری طور پر مر جائے تو مارنے والے کو موت کی سزا دی جائے۔

کوئی شخص مار پیٹ کے ذریعے یا دوا دے کر یا ناگوار بات (گیر ولا: ناقابل برداشت محنت) کے سبب استطاعت حاصل کر دے تو اسے بالترتیب انتہائی ورمیانی یا پیسے درجے کی تعزیر دی جائے۔ لے

جو لوگ شدید حزب سے کسی مرد یا عورت کو مار ڈالیں یا جو اکثر مذہبیوں کے پاس جایا کرتے ہوں (گیر ولا: زبردستی کسی عورت کو اٹھالے جائیں) جو دوسروں کو ناداجب سزا دیں۔ جو جھوٹی باتیں پھیلائیں یا دوسروں کو بدنام کریں جو مسافروں پر حملہ کریں یا ان کا راستہ روکیں، جو عقب لگائیں یا ڈاکہ ڈالیں جو شاہی ماتھی گھوڑے یا سواری کو چرائیں یا نقصان پہنچائیں، انہیں پھانسی دی جائے۔ جو کوئی ان مجرموں کی لاش کو چھونے یا اٹھالے جائے اسے انتہائی درجے کی تعزیر دی جائے۔

جو کوئی قاتلوں یا چوروں کو کھانا، پکڑا، آگ بھیجا کرے یا اطلاعیں بہیم پہنچائے یا مندرجہ ذیل کسی طرح کی مدد دے اسے انتہائی درجے کی سزا دی جائے۔ اگر وہ نواقص کی بنا پر ایسا کرے تو اسے تنبیہ کی جائے۔ (گیر ولا: زبانی طور پر

لے اگر وہ نادانی سے ایسا کرے تو اس پر ۲۰۰ روپے جرمانہ۔ میونخ کا نسخہ لے یا گنیہ: ۲۰، ۲۱

لتاڑا جائے، لے قاتلوں، ڈاکوؤں کے بیٹے اور بیویاں اگر ان کے حرم میں ملوث نہ ہوں تو انہیں چھوڑ دیا جائے، ورنہ انہیں بھی پکڑا جائے۔

جو کوئی راج کے خلاف بغاوت کرے، راجہ کے حرم میں زبردستی داخل ہو، قبائل یا دشمنوں کو راجہ کے خلاف، اگسائے یا قلعوں، دیہات یا فوج میں بے جبینی پھیلانے، اُسے سر سے پاتونک زندہ جلا دیا جائے۔ اگر کوئی برہمن ایسا کرے تو غرق کر دیا جائے۔ کوئی اپنے باپ، ماں، بیٹے، بھائی، گرد یا کسی پیسوی ریاہنت کرنے والے، کوہارے، اس کے مراد رکھال کو جلا دیا جائے۔ (گیر دلا: اس کے سر کی کھال اتار کر آگ لگائی جائے)۔ اگر ان میں سے کسی کی ہتھک کرے تو اس کی زبان کاٹ دی جائے یا ان میں کسی کو کاٹے تو جس عضو پر کاٹے اس کا وہی عضو قطع کر دیا جائے۔

کوئی کسی کو ناحق وحشی پن میں مار ڈالے، یا سوشیوں کا گلہ چڑالے جائے تو اس کی گردن اڑا دی جائے۔ مویشیوں کے گلے سے مراد کم از کم دس راسوں کا گلہ۔ کوئی شخص پانی کے ذخیرے کا بند توڑ دے تو اُسے اُسی میں ڈبو دیا جائے۔ یا اگر خالی حوض وغیرہ کو توڑ دے تو اس پر انتہائی جرمانہ، اور اگر وہ حوض زیر استعمال نہیں تھا تو دوسرے درجے کا جرمانہ۔

کوئی مرد کسی دوسرے کو یا کوئی عورت کسی مرد کو زہر دے کر مار دے تو اُسے ڈبو کر مار دیا جائے۔ (گیر دلا: اور سنسکرت متن: بشرطیکہ وہ عورت حاملہ نہ ہو۔ حاملہ ہو تو دھنض حمل کے ایک ماہ بعد) کوئی عورت اپنے پتی یا گرد یا اولاد کو مار ڈالے، کسی کی اٹلاک کو پھونک دے، کسی آدمی کو زہر دے یا اس کے جسم کے کسی حصے کو کاٹ ڈالے، تو اسے سیلوں کے پیروں سے پکڑا کر مارا جائے، خواہ حاملہ ہی کیوں نہ ہو یا دھنض حمل کو ایک مہینہ نہ گزرا ہو۔

جو شخص چراگا ہوں، کھیتوں، کھلیاڑوں، مکانوں، عمارتوں کی مکرپی یا مہتبیوں



کوئی شخص کسی کنواری لڑکی سے روابط رکھے، جسے سات ماہواری آپہنچے ہوں اور پھر بھی اس کی شادی نہ ہو اگرچہ وہ اس کے ساتھ منسوب ہو چکی ہو، وہ یا تو مجرم ہو گا یا لڑکی کے باپ کو زیر تلافی دے گا۔ کیونکہ لڑکی کا باپ اس پر اپنے اختیار سے محروم ہو گیا اور سات ماہواری بے نتیجہ رہے۔

کسی شخص کے لئے یہ جرم نہیں کہ وہ اپنی ہی ذات کی کسی ایسی لڑکی کے ساتھ تعلق رکھے جس کے پہلے ماہواری کو تین برس گزر چکے ہوں اور اس کی شادی نہ ہوئی ہو۔ نہ یہ جرم ہے کہ خواہ دوسری ذات کی لڑکی سے ملے جس کے پہلے ماہواری کو تین برس سے زیادہ ہو چکے ہوں۔ اور اس کے پاس کوئی زیور نہ ہو۔ کیونکہ ایسی صورت میں ماں باپ کا مال لینا چوری سمجھا جائے گا۔

کوئی شخص لڑکی کو کسی شخص کے لیے حاصل کرنے کا بہانہ کرے اور دراصل کسی دوسرے کے حوالے کر دے تو اس پر ۲۰۰ مین جرمانہ ہو گا۔

کوئی مرد کسی عورت سے اس کی مرضی کے بغیر مباشرت نہیں کرے گا۔  
کوئی شخص کسی ایک لڑکی کو مدد کر بعد میں شادی کسی دوسری لڑکی سے کر دے، تو اگر وہ دوسری لڑکی اسی ذات کی ہو تو ۱۰۰ مین جرمانہ، اور کمتر ذات کی ہو تو ۲۰۰ مین

ملے یہ عبارت جو انگریزی عبارت کا فعلی ترجمہ ہے سراسر مبہم ہے۔ گیرولا: سگال کے بعد سات ماہواری گزر جانے کے بعد بھی لڑکی کا بیاہ نہ ہو تو میگزٹر لڑکی سے ملاپ کر سکتا ہے اور لڑکی کے باپ کو کوئی جرمانہ بھی نہ دے گا۔ کیونکہ سینس کے بعد باپ کا بیٹی پر کوئی اختیار نہیں رہتا۔ یہ کہ انگریزی کی یہ عبارت بھی مبہم ہے۔ گیرولا: کے مطابق تین برس گزر جائیں اور ماں باپ شادی نہ کریں تو کوئی شخص بھی لڑکی کو لے جاسکتا ہے مگر زیور نہیں لے جاسکتا۔ یہ چوری سمجھی جائے گی۔ منو: ۸، ۴، ۲۔ میٹر کا ترجمہ الگ ہے: کوئی نامانہ لڑکی اپنے شوہر سے جنسی ملاپ کرے تو اس پر ۵ مین جرمانہ، اور رقم بھی ڈٹائے۔ اگر ملاپ کے وقت خون نکلنے سے معلوم ہو جائے کہ وہ نامانہ تھی تو اس شخص کو دگنا جرمانہ۔ وہ کسی دوسری عورت کا خون اپنا بتائے تو ۲۰۰ مین جرمانہ۔ کوئی مرد اس معاملے میں دروغ گوئی سے کام (باقی اگلے صفحہ پر)

بدلے میں آئی ہوئی لڑکی پر بھی ۵۴ پن جرمانہ اور مجرم شوہر کو شادی کا خرچ اور  
چڑھا داج بھی واپس کرے گا۔ کوئی شخص ایک بار اقرار کرنے کے بعد ہی لڑکی کا  
سیاہ کہنے سے انکار کر دے تو اس پر مذکورہ رقم سے دوگنا جرمانہ ہوگا۔ کوئی بیاہ  
کے وقت کسی دوسری لڑکی کو پیش کرے جس کا خون الگ ہو یا لڑکی میں وہ خوبیاں  
بتائے جو اس میں موجود نہ ہوں تو وہ بھی اخراجات ادا کرے اور دی ہوئی رقم لوٹا  
دے۔

کوئی عورت اپنی مرضی سے کسی مرد کے ساتھ ملے تو وہ راجہ کی نوڈی بن  
جائے گی۔

کسی لڑکی سے گائو کے باہر زنا کرنا یا ان باتوں کی بابت غلط افواہ پھیلانا  
عام جرمانوں سے دوگنے جرمانے کا مستوجب ہوگا۔ جو کوئی کسی لڑکی کو زبردستی  
اٹھالے جائے اس پر ۲۰ پن جرمانہ، اور اس لڑکی کے پاس زیور بھی ہو تو اتہائی دیے  
کی سزا۔ اگر کئی آدمی اغوا میں شریک ہوں تو سب پر اتنا ہی جرمانہ۔  
کوئی شخص کسی زیدی کی بیٹی سے ملے تو ۵ پن جرمانہ، نیز اس کی ماں کو اس  
کی روزانہ آمدنی سے ۲ گنا رقم بطور جرمانہ دے۔

کوئی شخص اپنی نوڈی یا غلام کی بیٹی کی عصمت دری کرے تو اس پر ۲۴  
پن جرمانہ، نیز اس کو زیور اور شک کی رقم دے۔ کوئی شخص کسی ایسی عورت سے  
جنسی فعل کرے جو قرضداری کے سلسلے میں غلام بنائی گئی ہو تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ،  
نیز عورت کو کھانا پکڑا دے۔ اس سلسلے میں مدد کرنے والوں کو بھی اتنا ہی جرمانہ  
بھگتنا پڑے گا۔

کوئی شخص باہر گیا ہو تو اس کا رشتہ دار یا ملازم اس کی آوارہ بیوی کو اپنی حفاظت  
میں لے سکتا ہے۔ ”سنگ بنیات“ شادی کر سکتا ہے اس کی حفاظت میں رہ

(گوشہ صفحہ سے آگے) لے تو اس پر اتنا ہی جرمانہ اور اس کی دی ہوئی رقم ضبط۔

کردہ شوہر کی دایہی کا انتظار کرے۔ اگر شوہر آنے کے بعد اسے معاف کر دے تو بیوی اور حفاظت میں لینے والا (گیر ولا: اس کا یار) دونوں سزا سے بری ہوں گے۔ لیکن اگر شوہر نہ مانے تو عورت کے ناک کان کاٹ دیئے جائیں اور اُسے رکھنے والے کو زانی کے طور پر موت کی سزا دی جائے۔

کوئی شخص کسی پر چوری کا الزام لگاٹے، حالانکہ دراصل اس نے زنا کیا ہو تو الزام لگانے والے پر ۵۰۰ پن جرمانہ۔ (گیر ولا: اگر زنا کی غرض سے آنے والے کو اس کا جرم چھپانے کے لئے محض چوری کی نیت سے آنے والا بتایا جائے، کوئی رشوت میں سونالے کر زنا کو چھپائے تو سونے کی قیمت سے گنا جرمانہ۔ زنا کا پتہ ان باتوں سے چل سکتا ہے: دست بدست لڑائی، اغواء، جسم پر نشانات، قرائن پر ماہرین کی رائے، واردات سے تعلق رکھنے والی عورتوں کا بیان۔

کوئی عورت جو جنسی ملاپ کی خواہش مند ہو، اپنی ہی ذات یا حیثیت کے کسی مرد سے ملے تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ، اور کوئی دوسری عورت اس کی مددگار ہو تو اس پر دو گنا جرمانہ۔ کوئی عورت کسی کنواری کنیا کو اس کی مرضی کے خلاف کسی مرد سے ملوائے تو نہ صرف اس پر ۱۰۰ پن جرمانہ ہوگا بلکہ لڑکی کو زرتلائی بھی دے گی۔

کوئی مرد کسی عورت کو دشمنوں سے چھڑائے یا جنگ یا سیلاب سے بچائے، یا کسی درماندہ یا قحط کی ماری عورت یا مردہ سمجھ کر چھوڑی ہوئی عورت کو پناہ دے تو پناہ دینے یا بچانے کے دوران باہمی اقرار کے بموجب وہ اس سے باطنیان صحبت کر سکتا ہے۔ وہ عورت اپنی ذات کی ہو، بچوں والی ہو اور جنسی ملاپ سے رغبت نہ رکھتی ہو تو اُسے چھوڑ دے اور مناسب معاوضہ وصول کر لے۔

✽ جو عورتیں ڈاکوؤں سے چھڑائی جائیں، سیلاب، قحط یا آسمانی بلاؤں سے بچاؤں جائیں یا گم شدہ ہوں یا چھوڑ دی گئی ہوں یا مردہ سمجھ کر جنگل میں پھینک دی گئی ہوں تو ان کے ساتھ باہمی رضا مندی سے مباشرت کی جاسکتی ہے۔ لیکن جو عورتیں شاہی سکم سے نکال گئی ہوں یا جنہیں ان کے رشتہ داروں نے نکال دیا ہو یا جو اپنی ذات کی ہوں یا جن کے بال بچے موجود ہوں انہیں جنسی صحبت یا نقد معاوضے کے بدلے

میں بھی نہیں بچایا بانے گا۔

### حصہ ۱۳: انصاف سے انحراف یا تجاوز کا تاوان

کوئی کسی برہمن کو منومہ چیز کھانے پر مجبور کرے تو اس کو انتہائی درجے کی سزا دی جائے۔ کوئی کسی کھتری کو ایسا ہی کرنے پر مجبور کرے تو درمیانے درجے کی سزا، دلش کو مجبور کرے تو پہلے درجے کی سزا اور شو در کو کرے تو ۵۴ پن جرمانہ۔ جو اپنی مرضی سے منومہ شے کھائیں یا پیئیں تو وہ ذات باہر کئے جائیں دیگر ولہ: دیس نکالا دیا جائے،

کوئی کسی کے گھر میں دن کے وقت زبردستی داخل ہو تو پہلے درجے کی سزا۔ رات کو داخل ہو تو درمیانے درجے کی سزا۔ کوئی ہتھیارے کسی کے گھر میں دن یا رات کو گھسے تو اس کو انتہائی سزا دی جائے۔ کوئی فقیر یا پھیری والا یا دیوانہ کسی کے گھر میں داخل ہونے کی کوشش کرے یا ہمسائے خطرے کی حالت میں اندرائیں تو کوئی سزا نہیں بشرطیکہ خاص طور پر داخلے کی ممانعت نہ کی گئی ہو۔ کوئی اپنے گھر کی چھت پر ادھی رات کو چڑھے تو اسے پہلے درجے کی سزا دی جائے اور کسی دوسرے کی چھت پر چڑھے تو درمیانے درجے کی سزا۔ جو گائوں کی عہد بندی کو ڈھائیں یا کھیت یا باغ کی بارھ کو گرائیں تو انہیں درمیانے درجے کی سزا۔

بیوپاری جو گائوں میں آئیں رگا فٹے کھیا کو، اپنے مال کی قیمت بتا کر گائوں کے کسی حقے میں بٹھ جائیں۔ اگر رات کو ان کا مال چوری چلا جائے رادر سچ پنج باہر نہ بھیجا گیا ہو، تو کھیا اس کی تلافی کرے۔ اگر مال دد گائوں کے درمیانی علاقے میں گم ہو تو جو اگا ہوں کا منتظم اس کی تلافی کرے۔ اگر اس علاقے میں چرا گائیں نہ ہوں تو اس مال کا تاوان وہ افسر دے گا جسے چورز جگ، رچور کپڑے والا کہتے ہیں۔ اگر واردات کسی ایسے مقام پر ہو جہاں یہ حفاظتی انتظام موجود نہ ہو تو اس پاس کے گائوں والے نقصان بھر دیں۔ اگر قرب وجوار میں کوئی بستی نہ ہو تو ہمایہ علاقوں کے پانچ یا دس گائوں کو نقصان کی تلافی کرنی ہوگی۔



کچے مکان، ناقص گاڑی، غیر محفوظ ہتھیار یا بغیر منڈیر کے کنوئیں وغیرہ کے سبب کوئی نقصان کسی کی جان کو پہنچے تو اسے جارحانہ اقدام کے برابر سمجھا جائے گا۔

درخت کاٹنا، وحشی جانوروں کی رسی کھول دینا یا بغیر سدھے چوپائے سے کام لینا، گاڑیوں یا ہاتھیوں پر کیچر، پتھر، ڈنڈے یا بان پھینکنا یا ہاتھوں یا ہاتھوں کی طرف ہاتھ ملانا بھی اسی حکم میں آتا ہے دیگر دلا کا مفہوم بالکل مختلف ہے۔ پتھر کاٹنے وحشی جانور کی رسی کھل جانے، نئے جانور کو سدھانے، دو گردہوں میں مگڑی چلنے کو گھونڈ اندازی یا تیراگشتی کے دوران یا بیچ بچاؤ کرانے میں کسی کا ہاتھ ٹوٹ جائے تو کسی کو ڈنڈ نہ دیا جائے۔

کوئی گاڑی بان یا بغیر کو پکا کر کہے کہ ہٹ جاؤ۔ (اور وہ پھیٹ میں آجائے) تو اس گاڑی بان کو دھکا مارنے کی سزا نہیں دی جائے گی۔

کسی شخص کو کسی ہاتھی سے نقصان پہنچے، جسے اُسے خود ہی اُکسایا ہو تو ایک درون کم از کم ایک کنبھہ شراب رگیر دلا: ایک گھڑا شراب ایک درون غلہ، ہار خوشبویات، ادران کے علاوہ ہاتھی کے دانت صاف کرنے کے لیے کپڑا بھی رہا تھی کچا نذر کیا جائے، کیونکہ ہاتھی کی مار سے مرنے والے کو دہی ثواب ملتا ہے جو گھوڑے کی قربانی سے حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ اس دان کو (شراب وغیرہ) پالو دھونا کہتے ہیں لہ کوئی بے خبر یا بغیر ہاتھی کے پیروں میں رونا راجائے تو مہادت کو انتہائی سزا دی جائے۔ کوئی آدمی اپنے سینک یا دانت رکھنے والے جانور سے کسی آدمی کو نہ بچائے تو اسے پہلے درجے کی سزا دی جائے۔ اگر وہ چلتا نہ فریاد کرنے پر بھی آدمی کو نہ چھڑائے تو دو گنی سزا۔ اگر کوئی دومر کھنے جانوروں کو آپس میں لٹنے دے اور کوئی ایک مارا جائے تو وہ اس جانور کی قیمت مرنے والے جانور کے مالک کو ادا کرے گا اور انتہائی جرمانہ بھرے گا۔

کوئی کسی ایسے جانور جسے دیتا کے لیے دان کر دیا گیا ہو یا بیل پر یا کھچیا

ملے میوے مخلوط میں ڈنڈے سے کچھڑا اچھالنا سے پاؤں دھونا تک موجود نہیں۔ پیش نظر

منکرت تن میں بھی نہیں۔ (۷)

پر سواری کرے۔ دیگر دلا: اسے ہل میں جوتے) تو اس پر ۵۰۰ پن جرمانہ۔ اور کوئی اسے دور ہٹکا دے دیگر دلا: گھر سے نکالے یا دوڑ چھوڑ آئے) تو اس پر انتہائی تعزیر ہوگی۔

کوئی ایسے چوپایوں کو بھگالے جائے جن سے دودھ یا اون حاصل کیا جاتا ہے یا سواری یا بوجھ لادنے کے کام آتے ہیں تو وہ نہ صرف انہیں واپس کرے گا بلکہ ان کی قیمت کے برابر جرمانہ بھی دے گا۔ یہی سزا کم قیمت جانوروں کو بھگالے جانے پر بھی دی جائے گی بشرطیکہ وہ دیوتاؤں یا پرکھوں کی پوجا کے سلسلے میں نہ لے جائے گئے ہوں۔

کوئی جانور جس کی تکمیل نکل گئی ہو یا ابھی پوری طرح سدھا نہ ہو کسی کو ضرر پہنچائے یا جب کوئی جانور پھرا ہوا چلا آ رہا ہو اور کوئی آدمی اس کی جھپیٹ میں آجائے یا گاڑی کو جس میں وہ بندھا ہوا ہے پیچھے کی طرف دھکیلے اور کسی کو چوڑٹ لگائے یا افزا تقری میں انسانوں یا جانوروں کے جھوم میں گھبرا کر کوئی نقصان کرے تو اس جانور کے مالک کو سزا نہیں دی جائے گی۔ لیکن مذکورہ صورتوں کے علاوہ کوئی نقصان پہنچے تو مذکورہ صدر تعزیریں واجب ہوں گی، اور اگر کوئی جاندار ضائع ہو جائے تو اس کی تلافی بھی لازم آئے گی۔ اگر گاڑی مانکنے والا نابالغ ہو تو گاڑی میں سوار اس آقا کا نقصان بھرے گا۔ اگر مالک خود نہ بیٹھا ہو تو جو کوئی اس وقت سوار ہو وہ، درنہ اگر گاڑی بان یا بالغ ہو یا جن گاڑیوں کو بچے چلا رہے ہوں گے یا جن میں کوئی بیٹھا نہ ہو گا، ان پر راجہ کا قبضہ ہو جائے گا۔

کوئی کسی کے خلاف جادو ٹونا کرے تو جس بات کے لیے کیا گیا وہی کرنے والے کے ساتھ کی جائے گی۔ شوہر اپنی بیوی کی بے رحمی و در کرنے کے لیے یا کوئی شخص اپنی ناکھدا محبوبہ کی محبت حاصل کرنے کے لیے یا بیوی اپنے شوہر کی توجہ

حاصل کرنے کے لیے جادو ٹونہ کرے تو جرم نہیں۔ لیکن اگر یہ کسی کو نقصان پہنچانے کے لیے کیا جائے گا تو درمیانی سزا کا مستوجب ہو گا۔

کوئی شخص اپنی چچی یا مامی کو پرچانے کے لیے یا گرد کی بیڑی یا اپنی بہو یا بیٹی یا بہن کے سناٹ بڑی نیت سے جادو کرائے تو اس کے ہاتھ کاٹ کر مردا دیا جائے اور جو عورت اس قسم کے اقدام کو قبول کرے اسے بھی وہی سزا ملے۔

کوئی کھتری کسی اکیلی برہمن عورت کے ساتھ زنا کرے، تو اسے انتہائی درجے کی تعزیر دی جائے۔ کوئی ویش ایسا کرے تو اس کی ساری املاک جمعین لی جائے اور شوہر کرے تو اسے چٹائیوں میں پلیٹ کر زندہ جلا دیا جائے۔

کوئی راجہ کی رانی کے ساتھ زنا کرے تو اسے ٹکے میں بند کر کے جلا دیا جائے (گیر دلا: بھاڑ میں جھونک دیا جائے) ۴

کوئی پنج ذات کی عورت (گیر دلا: چندالنی) کے ساتھ زنا کرے تو اس کے ہاتھ کو داغ کر دیں نکالا دے دیا جائے یا اس کو اسی ذات میں دھکیل دیا جائے ۵  
کوئی پنج ذات کا آدمی کسی پنج ذات کی عورت سے زنا کرے تو اسے مردا دیا جائے، اور عورت کے ناک کان کاٹ دیئے جائیں۔

کسی راہبہ کے ساتھ زنا کرنے والے پر ۲۳ پن جرمانہ، اور جو راہبہ خوشی سے ایسا کرنے دے اس پر بھی اتنا ہی جرمانہ ۶

کوئی کسی زبڈی کے ساتھ زبردستی کرے تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ ۷  
اگر کوئی آدمی مل کر کسی عورت کے خلاف جادو کریں۔ (گیر دلا: زنا کریں) تو ہر ایک پر ۲۳ پن جرمانہ ۸

۱۔ یاگنیہ: ۲- ۲۸۲ ۲۔ یاگنیہ: ۲- ۲۹۳ ۳۔ میونج مغلطہ: آریا استری کے ساتھ زنا

نظر متین میں بھی یہی ہے۔ ج: ۱- ۲۹۳ ۴۔ سنو: ۸- ۲۷۶

۵۔ یاگنیہ: ۱- ۲۹۱ جادو کا ذکر ہے جواز ہے۔ غالباً یہ زبڈی کے سلسلے میں ہے۔ درنہ

۶۔ ۲۳ پن جرمانہ بہت کم پڑے گا۔ بہت سے رقیب مل کر ایک عورت پر جادو نہیں کریں گے۔ ۷۔

کوئی مرد کسی عورت سے خلات دھنچ فطری فعل کرے تو اس کو پہلے درجے کی سترہ۔

۱۰ کوئی جانوروں کے ساتھ فعل بد کرے تو اس پر ۱۲ پن جرمانہ، اور دیوی کی مورتی کے ساتھ کرے تو ۲۳ پن جرمانہ۔ (غالباً مراد دیو کے نام پر چھوڑے ہوئے جانوروں سے ہے۔ "دیو پر تمنا" (دیو کا نمائندہ یا شبیہ) ج۔)

۱۱ کوئی راجہ کسی بے گناہ پر ناواجب دند لگانے تو اس سے ۳۰ گنی رقم پہلے ورن دیوتا کے نام پر پہلے پانی میں ڈبوئی جائے پھر نکال کر برہمنوں میں تقسیم کر دی جائے اس طرح راجہ کے سر سے چیز کا وبال دور ہو جائے گا، کیونکہ ورون راجہ مجرم انسانوں پر حاکم ہے (گیر دلاہ خطا کار راجاؤں کا نگران ہے۔ ج۔)

## عمائد کے کردار پر نظر

جزو ۱: خفیہ تعزیری کارروائی

معاشرے کے کانٹوں کو شہر و دیہات سے دور کرنے کا بیان اور پروگرام۔ اب ہم راجہ اور ریاست کے خلاف سازش کا ذکر کریں گے۔

جو سردار راجہ کی ملازمت میں رہتے تھے ان سے اس سے عداوت رکھتے ہوں یا اُس کے دشمنوں کے حامی ہوں، ان کے خلاف کوئی جاسوس سنہاسی کے عیس میں جو راجہ کا خیر خواہ ہو، مامور کیا جائے گا۔ جیسے کہ پہلے بتلایا گیا، یا کوئی جاسوس جو فساد کے بیج بونے کا ماہر ہو، کارروائی کرے گا جیسا کہ ہم دشمن کاٹنے پر حملے کے ضمن میں بیان کریں گے۔

راجہ بھلائی کی خاطر ان دبدبائیوں یا ان کے گروہ کے خلاف خفیہ کارروائی کے ذریعے تعزیری اقدام کرے جس سے کچلے طور پر نبٹنا ممکن نہ ہو۔ کوئی جاسوس باغی مستری کے بھائی کو اکسائے اور لالچ دے کر راجہ کے پاس لے جائے۔ راجہ اُس کو اس کے بھائی کے اعزازات اور املاک بخش دینے کا وعدہ کرے اور اُس سے بھائی پر حملہ کرے اور جب وہ اپنے بھائی کو ہتھیار سے یا زہر سے کر مار دے تو اُس کو اُسی جگہ قتل کے الزام میں مروا دیا جائے۔ اس قسم کا اقدام کسی بھائی پاشو (برہمن کا بیٹا شورو عورت کے بطن سے) یا ملازم کے باغی بیٹے کے خلاف بھی کیا جاسکتا ہے۔

یاد بخواہ سردار کے بھائی کو اس کے خلاف کسی جاسوس کے ذریعے بھڑکایا جائے کہ وہ اس کی املاک میں اپنا حصہ طلب کرے۔ جب مطالبہ کرنے والا بھائی

بدخواہ سردار کے دروازے پر یارات کے وقت کہیں اور لیٹا ہوا ہوا تو ایک طرار جاسوس اسے قتل کر کے شور مچا دے کہ "ہائے ہائے دراشت میں حصہ مانگنے والے کو اس کے بھائی نے قتل کر دیا۔" اس پر مظلوم کا ساتھ دیتے ہوئے، راجہ دوسرے بھائی کو بھی ٹھکانے لگا دے۔ یا کوئی جاسوس باغی منشر کے سامنے اُس کے بھائی کو جو حصہ طلب کر رہا ہے، مارنے کی دھمکی دے، پھر وہی کارروائی کی جائے جو اوپر مذکور ہوئی (یعنی جبکہ مطالبہ کرنے والی رات کے وقت دروازے میں گھر پر ہی لیٹا ہو، ایسی ہی کارروائی ان دھوکے سے پیدا کئے ہوئے جھگڑوں کے پیچھے بھی ہوگی، جب کسی باغی منشر کے گھر میں باپ پر ہونے کے ساتھ اور بھائی پر بھادج کے ساتھ ناجائز تعلق کا الزام ہوگا۔

کوئی جاسوس باغی منشر کے شائستہ سے بیٹے سے چالوسی کرے کہ اگرچہ تم راجہ کے پوتے ہو مگر تمہیں یہاں دشمنوں کے خوف کے مارے رکھ دیا گیا ہے۔ راجہ خفیہ طور پر بہکائے ہوئے لوہے کی حوصلہ افزائی بھی کرے اور کہے کہ اگرچہ تم اب کافی بڑے ہو گئے ہو مگر منشر کے خطرے کے باعث تمہیں ولی عہد بنانے کا اعلان نہیں کر سکتا۔ پھر جاسوس اسے اکائے کہ وہ منشر کو قتل کر دے۔ جب کام مکمل ہو جائے تو اس لڑکے کو بھی وہیں باپ کا قاتل کہہ کر مروا دیا جائے۔

کوئی نقیہ نری باغی منشر کی بیوی کو قوت باہ جھٹلانے کی دوا میں دے کر راز میں لے لے اور پھر دوا کی جگہ شوہر کو زہر دوا دے۔ یہ طریقے کار گرنہ ہو سکیں تو راجہ باغی منشر کو کافی نفرت کے ساتھ کسی مہم پر بھیج دے۔ مثلاً کسی وحشی قبیلے یا بستی کی بغاوت کو فرو کرنے یا ویران علاقے میں سرحدی نگران مقرر کرنے اگر دلا، دوسرے راج کے قصبے سے اپنی زمین بازیاب کرنے کے لیے آیا یا پیشی سے راجہ کے بے خراج لے کر آئے والے قافلے کو حفاظت سے لانے کے لیے۔ پھر دن یا رات کو کوئی جھگڑا کھڑا کر کے، طرار جاسوس ڈاکوؤں کے بیچ میں منشر کو مار ڈالیں اور بتایا جائے کہ وہ لڑائی میں ہلاک آیا۔

کسی دشمن کے خلاف چڑھائی کے وقت یا تشکار کے درمیان، راجہ باغی منشر کو

ملقات کے لیے طلب کرے۔ اُسے راجہ کے پاس لے جاتے وقت ہزار جاسوس اپنی  
 تلاشی دلو انکس، اور ان کے پاس سے ہتھیار برآمد ہوں تو محافظوں سے کہیں کہ وہ اپنی  
 منشر کے ساتھ اس کی سازش میں شریک ہیں۔ اس بات کو پبلک میں مشہور کر دیا  
 جائے اور محافظ منشر کو مار ڈالیں پھر جاسوس کے بدلے دوسرے لوگوں کو پھانسی  
 دے دی جائے۔ شہر کے باہر تفویحات کے موقع پر راجہ باغی وزیر کو اپنی قیا آگاہ  
 کے قریب ٹھہرنے کی عزت بخشے۔ کوئی آوارہ عورت رانی کے بھیس میں اس وزیر  
 کے پاس پکڑی جائے اور ان کے خلاف مذکورہ بالا طریقے سے کارروائی کی جائے۔  
 کوئی ایسا چٹھنی بنانے والا یا حلوائی باغی منشر سے خوشامد کر کے کچھ اچار  
 اور مٹھائی مانگے اور کہے کہ آپ ہی راج کے لائق ہیں؛ ان دونوں چیزوں کو ملا  
 کر اور آدمی پیالی پانی میں زہر ملا کر انہیں شہر کے باہر راجہ کے کھانے میں  
 شامل کر دیا جائے۔ اس بات کا پبلک میں اعلان کر کے منشر اور اُس کے  
 باوجودی کو مروا دیا جائے۔ (انگریزی ترجمہ گنجلک ہے)

اگر باغی منشر کو جادو ٹونے سے دلچسپی ہو تو کوئی جاسوس ماہر جادوگر  
 بن کر اس کو یقین دلاتے کہ جادو سے کسی خوبصورت چیز کو ظاہر کر کے جیسے کہ  
 ایک برتن میں بند مگر نچو، کیڑا یا کچھوا۔ وہ اپنا موقع حاصل کر سکتا ہے پھر  
 جب وہ سفلی عمل میں مشغول ہو تو جاسوس اسے زہر دے کر یا وہی کے سر یوں  
 سے مار ڈالے اور کہے کہ اُس نے سفلی عمل سے اپنی موت آپ بلائی ہے (انگریزی  
 ترجمہ مبہم ہے اور ناقابل فہم۔ گیروانے ششمان میں جا کر اچھی نسل کے نہ کہ خوبصورت  
 گویہ، کچھوے، کیڑے کی ہنڈیا پکانے اور وہیں زہر یا ڈنڈوں سے مروا دیے  
 جانے کا ذکر کیا ہے۔

کوئی جاسوس دید کے بھیس میں منشر سے ملے اور اُسے یہ بتائے کہ وہ کسی  
 موزی مرض میں مبتلا ہے اور پھر ترکیب سے اُسے خوراک یا دوا میں زہر ریدے لے  
 دے غالباً باوجودی کی جگہ نرس گروانڈنی آدمی بنا با بد ایسے کہ کئی اور موقعوں پر  
 مزایانہ تجربہ سے خطرناک کام لیے گئے ہوں۔

حلوائی یا اچار بنانے والے کے پیس میں بھی جاسوس اُسے زہر دے سکتے ہیں۔ باغیانہ روش رکھنے والے لوگوں سے خفیہ طور پر نجات پانے کے یہ طریقے ہیں جہاں تک راجہ اور ملک دونوں کے خلاف سازش کرنے والوں کا تعلق ہے (حب ذیل تدابیر کی جائیں)۔

جب کسی باغی آدمی سے پیچھا چھڑانا ہو تو کوئی دوسرا باغی آدمی ناکافی سپاہ کے ساتھ مح طرار جاسوسوں کے، اس کے ساتھ اس ہم پر بھیجا جائے کہ جاؤ قلعے میں داخل ہو جاؤ اور وہاں فوج بھرتی کرو یا لگان محول کرو، یا کسی درباری سے اس کا سونا چھین لو، کوئی قلعہ تعمیر کرو، کوئی باش لگاؤ یا شوک بناؤ یا کوئی نیا گاؤں بساؤ یا کسی کان میں کھدائی کراؤ، ہاتھیوں یا قیمتی مٹھی کے جنگل کے تحفظ کی کارروائی کرو اور جو لوگ کام میں رکاوٹ ڈالیں یا مدد نہ کریں ان کو گرفتار کر لو۔ پھر دوسری پارٹی سے کہا جائے کہ وہ پہلے کے کام میں رکاوٹ ڈالے۔ جب دونوں میں جھگڑا ہو تو طرار جاسوس ایک باغی کو مار ڈالیں اور دوسروں کو جرم کے الزام میں گرفتار کر کے سزا دی جائے۔

اگر کسی موقع پر زمینوں کی حد کی بابت جھگڑے یا کھیتوں کھلیانوں کو نقصان پہنچنے یا موسیثیوں کے تنازع پر یا جلوس یا تماشے میں کوئی پھل بچے تو طرار جاسوس ہتھیار پھینک کر پکاریں کہ جو کوئی فلاں کے ساتھ لڑے اس کا ہی انجام ہوتا ہے اور اس جرم پر دوسروں کو سزا دی جائے۔ (انگریزی عبارت قطعاً بے ربط اور بے معنی ہے۔ گیروالا کے مطابق، جاسوس ایک باغی فریق کو مار کر کہیں کہ ہم نے دوسرے باغی فریق کے ایما پر ایسا کیا ہے پھر کسی ترکیب سے ان کو بچا کر اور ہی لوگوں کو سولی پر چڑھا دیا جائے۔)

جب دو باغی فریقوں کے درمیان جھگڑا ہو تو جاسوس ان کے کھیتوں، کھلیانوں اور مکانوں کو آگ لگا دیں۔ ان کے رشتہ داروں، دوستوں، موسیثیوں پر ہتھیاروں کے وار کریں اور کہیں کہ ہم نے ایسا دوسرے فریق کے کہنے پر کیا ہے اور اس جرم پر دوسرے دھریے جائیں۔ جاسوس باغی فریقوں کو ایک دوسرے کی بدعت



کرنے کی ترغیب دیں اور اس دعوت میں ایک فریق کو زہر دلویا جائے اور دوسرے کو سزا دی جائے۔

کوئی کٹھنی کسی امیر کو یہ پٹی پڑھائے کہ فلاں امیر کی بیوی، بیٹی یا بہو تجھ پر عاشق ہے اور اُسے بیوقوف بنا کر کچھ زیور اس کی طرف سے اس عورت کے لیے لے جائے اور اُسے دوسرے امیر کو دکھا کر کہے کہ پہلا اپنی جوانی کے زعم میں اس کی بیوی، بیٹی یا بہو پر ڈورے ڈال رہا ہے۔ پھر جب رات کے وقت دونوں امیروں میں دو دو ہاتھ ہوں تو ویسی ہی کارروائی کی جائے جو اوپر بتائی گئی۔ (گیر والا جب ان میں مطمئن جائے تو جاسوس ایک کورات کے وقت مار ڈالے اور پہلے کی طرح الزام دوسرے پر رکھ دیا جائے۔)

کسی ایسے باغی فریق کو جسے بادشاہ کی باغی فوج (کذا) نے مغلوب کیا ہو، راجا حکمران یا فوج کا سالار پہلے تو کچھ لطف و عنایت کا اظہار کر کے پرچائے پھر جھگڑا کرے۔ پھر کچھ دوسرے لوگ جو اسی طرح مغلوب کئے گئے ہوں پہلے فریق کے خلاف ناکافی فوج کے ساتھ بھیجے جائیں اور جاسوس اس کے ساتھ بھیجے جائیں۔ چنانچہ باغی لوگوں کے ساتھ بیٹے کے سب طریقے یکساں ہیں (گیر والا: کے ہاں باغی فوج کا ذکر نہیں۔ مفہوم کم و بیش یہی ہے اور ایسا ہی غیر واضح۔) اس طرح جن باغی لوگوں کا صفایا کیا جائے ان کے بیٹوں میں اگر کوئی بے حسنی نہ پائی جائے تو انہیں ان کے باپوں کی املاک بخش دی جائے۔ اس طرح یہ ممکن ہے کہ تمام ملک راجہ اور اس کے بیٹے پوتوں کے ساتھ وفادار اور لوگوں کے فتنہ و شر سے محفوظ رہے۔ تحمل اور بردباری کے ساتھ اور آئندہ خطرات سے بچنت ہو کر راجہ اپنی رعایا اور عزیزوں میں سے جو دشمن کے طرفدار ہوں انہیں خفیہ طور سے سزائیں دے سکتا ہے (گیر والا: اپنے ملک میں بھی ایسی خفیہ سزائیں دلواسکتا ہے۔)

## جنڈ ۲ : خالی خزانے کو بھرنے کے طریقے

جس راجہ کو مالی مشکلات کا سامنا اور رحم کی ضرورت ہو وہ ٹیکس لگا کر رقم جمع کر سکتا ہے۔ ان علاقوں سے جہاں فصل کا انحصار بارش پر ہو اور پیداوار اچھی ہو، وہ غلے کا سہ یا سہا ان کی حیثیت کے مطابق طلب کر سکتا ہے مگر ایسی رعایا سے نہیں جو درمیانی یا ادنیٰ درجے کی اراضی پر بسر کرتی ہو، نہ ان لوگوں سے جو قلعوں کی تعمیر، باغ لگانے، عمارات یا سڑکیں بنانے، غیر آباد زمینوں کو بسانے، کانوں سے استفادہ کرنے، قیمتی لکڑی یا قیمتیوں کے لیے محفوظ جگہاں لگانے میں مدد کرتے ہوں۔ نہ ان لوگوں سے جو سرحد پر رہتے ہوں یا جو دفا دار ہوں، بلکہ وہ ایسے لوگوں کی جو غیر آباد زمینوں کو بسائیں غلے اور مویشیوں سے مدد کرے۔ فصل میں سے زیج اور گزائے کے لیے غلہ نکال کر جو بچے وہ اس کا سہا بیونے کے بدلے خرید سکتا ہے۔ وہ جنگلی قبائل کی اہلاک پر ہاتھ نہ ڈالے نہ وید جاننے والے برہمنوں کا مال مارے۔ وہ ان کی اہلاک معقول قیمت دے کر خرید سکتا ہے۔

اگر یہ وسائل کافی نہ ہوں تو کلکٹر جنرل کے اہل کار کسانوں پر زور دیں کہ وہ گرمیوں کی فصل اگائیں۔ (گیر ولا، اگر کسان کمیٹی نہ کریں تو زمین دوسرے کسانوں کو غرض کی بوائی جتنائی کے لیے دے دی جائے)؛ ان سے کہا جائے کہ جو کسان قصود وار ہوں ان پر جرمانہ لگے گا راجہ کے اہل کار بجائی کے وقت زیج بویں جب فصل پک جائے تو وہ ترکاریوں اور دوسری پیداوار کا ایک حصہ مانگ سکتے ہیں۔ وہ ان دانوں کو نہ چنیں جو کمیت میں پڑے رہ جائیں و تا کہ وہ غلہ دیوتاؤں کو نذر چڑھانے، گلیوں کو کھلانے یا فقیروں اور گائو کی خدمت کرنے والوں کے کا آجائے۔ (عبارت گنجلک اور گیر ولا سے خاصی مختلف ہے)۔

جو کسان اپنا غلہ چھپائے تو وہ اس سے آٹھ گنا جرمانہ ادا کرے گا اور جو کسی دوسرے کے کمیت سے غلہ چرائے وہ ۱۵ گنا جرمانہ دے گا۔ اگر چرانے والا

اسی ذات کا ہو لیکن اگر وہ باہر کا ہو تو اسے جان سے مار دیا جاتے۔ وہ (سرکاری ملازم) کاشتکاروں سے غلے کا چھوٹا حصہ اور جنگل کی پیداوار کا چھٹا حصہ طلب کر سکتے ہیں۔ نیز اس قسم کی اشیاء جیسے کہ روٹی، صندل، پھل، پھول، موم، ریشے، درختوں کی چھالیں، سن، جلانے کی لکڑی، بانس، تازہ یا سوکھا گوشت (گیر ولا: ان کا آٹھواں حصہ)۔ وہ ہتھی دانت اور جانوروں کے کچے کھالوں کا بھی آدھا حصہ لے سکتے ہیں۔ ان لوگوں کو پہلے درجے کی سزا دی جائے جو بلا لائسنس ان چیزوں کا کاروبار کریں۔

سونے، چاندی، ہیروں نگینوں، موتیوں، مونگوں، گھوڑوں اور ہاتھیوں کا کاروبار کرنے والے ۵۰ کر دیں گے۔ سوتی دھاگے، کپڑے، تانبے، پیتل، جست، صندل، دواؤں اور شراب کا کاروبار کرنے والے ۴۰ کر دیں گے، فلتے، مالکات (گیر ولا: تیل) دھاتوں (لوہے) کا کاروبار کرنے والے، وہ جو چمکڑے گاڑیاں بیچتے ہوں، ۳۰ کر دیں گے۔ جو شیشہ (کاچ) بیچتے ہوں، نیز اعلیٰ دستکاری کرنے والے ۲۰ کر دیں گے۔ سستی دستکاریاں کرنے والے، نیز قہر خانے چلانے والے (گیر ولا: داستانیں لکھنے والے) ۲۰ کر دیں گے۔ ایندھن کی لکڑی، بانس، پتھر، مٹی کے برتن، بٹھنے چاول اور ترکاریاں بیچنے والے (کھار) بھڑپونجے اور گنچڑے۔) ۵۰ کر دیں گے۔ کلاکار اور طوائفیں اپنی گائی کا آدھا حصہ دیں گی۔ (شش نے کر کو۔ اپن بتایا ہے۔ گیر ولا نے ٹھکانے کا ایک فیصد)

سناروں کی سامی الماک ضبط کر لی جائے اور ان کا کوئی قصور معاف نہ کیا جائے کیونکہ وہ دھوکے کا کاروبار کرتے ہیں اور ظاہر ہیں بڑے دیاندارہ بننے ہیں (یہ عبارت بظاہر غیر معقول اور گیر ولا اور پیش نظر سنسکرت متن سے بھی مختلف ہے۔ جس میں سناروں کا ذکر نہیں بلکہ لکھا ہے کہ بیوپاریوں سے فی کس کے حساب سے کچھ رقم ٹیکس کے طور پر لی جائے اور وہ اگر ٹیکس سے بچنے کے لیے بیوپار چھوڑ دیں تب بھی ٹیکس نہ چھوڑا جائے کیونکہ یہ لوگ پس پردہ کسی دوسرے کے نام سے بھی کاروبار کر سکتے ہیں۔ ج)

یہاں تک بیوپاریوں سے وصولی کا ذکر تھا۔

مربیانے کرنے اور سوکر پالنے والے اپنے آدمے جانور حکومت کو دیں گے (گیر ولا، آمدنی کا آدھا حصہ)۔ اسی طرح بھیڑ بکری پالنے والے چھٹا حصہ گوالے، گدھے، بچر اور اونٹ پالنے والے (اپنے گھلے کا) دسواں حصہ دیں گے۔ قہر خانے چلانے والے راجہ کی ملازمت میں خوبصورت جوان عورتوں کی مدد سے راجہ کے لیے مال جمع کریں (یہ عبارت بھی غیر مربوط ہے۔ گیر ولا، سرکاری اجازت سے ٹیکس کی وصولی میں مدد کریں ج)

یہاں تک جانداروں کے گتے پالنے والوں سے وصولی کا ذکر تھا۔  
لیے مطالبات صرف ایک بار کئے جائیں گے دوسری بار نہیں۔ اگر یہ مطالبات نہ کئے جائیں (گیر ولا، اگر ان مطالبات سے خزانے کی کمی پوری نہ ہو تو کلکٹر جنرل ملکیوں اور غیر ملکیوں (گیر ولا، شہریوں اور دیہاتیوں) سے کسی ضروری کارروائی کے بہانے چندہ وصول کرے۔ اعتماد میں لیے ہوئے لوگ پبلک کے سامنے بھاری چندہ دیں اور ان کی مثال پر دوسروں سے طلب کیا جائے۔  
جاسوس عام شہریوں کے روپ میں ان لوگوں پر طعنہ زنی کریں جو کافی چندہ نہ دیں۔ امیروں سے خاص طور پر زرائع کی جانے کر وہ اپنی دولت کا زیادہ سے زیادہ حصہ نذر کریں۔ جو اپنی خوشی سے یا کار خیر سمجھ کر اپنا دھن راجہ کو پیش کریں دربار میں ان کا رتبہ بڑھایا جائے اور ان کی دولت کے بدلے ان کو چھتر، پگڑی اور جڑاؤ رقوم پیش کی جائیں۔

آدمیوں کی جماعت، نیز مندوں کی پونجی کو جاسوس جادوگر بن کر محفوظ کر دینے کے بہانے اڑالیں۔ اسی طرح مرے ہوئے لوگوں کی دولت یا ایسے آدمی کی جس کا گھر جل گیا ہو، البتہ وہ برہمنوں کے کام نہ آتی ہو (گیر ولا، ایسے مندر کی آمدنی جس کا کوئی حصہ بھاری کے پاس نہیں ہوتا، نیز مرے یا گھر جلے ہوئے آدمی کی پونجی اس کا کریاکرم کرانے کے بہانے)۔

مندروں کا نگران افسر تمام مندروں کی دولت (آمدنی) ایک جگہ جمع کر لے اور پھر اسے راجہ کے خزانے میں پہنچا دے۔ کسی مقام پر کسی دیوتا کی مورتی کھڑی کر کے یا قربان گاہ بنا کر یا کوئی آشرم کھول کر یا کسی بدشگونی کا ازالہ کرنے کے لیے، میلے لگانے یا جلوس نکلوانے کے بہانے بھی راجہ رقم جمع کر سکتا ہے۔ (گیرولا: کسی دیوتا کے زمین میں سے منورار ہونے کی افواہ اڑا کر وہاں ایک خورتی چمکے سے کھڑی کر کے میلہ لگنے پر خوب چڑھا دے وصول کئے جاسکتے ہیں ج)۔  
 یا راجہ کے باغ میں کسی مقدس پیڑ کی بابت جس میں بے موسم کے پھول یا پھل لگے ہوں یہ مشہور کیا جائے کہ یہ دیوتا کا کرشمہ ہے۔

یا لوگوں میں یہ کہہ کر خوف و ہراس پھیلایا جائے کہ ایک بدخت پہوٹ نے سیرا کر لیا ہے۔ جہاں ایک آدمی چھپ کر طرح طرح کی آوازیں نکالتا رہے۔ اور راجہ کے جاسوس ہنٹ بن کر (بھوت کو نذرانہ دے کر بھگانے کے لیے) رقم جمع کرتے رہیں۔

یا کسی سرگم والے کنوئیں میں کئی سروں والے ایک ناگ کو دکھا کر لوگوں سے فیس لی جائے۔

یا کسی مند کے کسی گوشے یا مورتی کے اندر کسی سانپ کو بند کر کے دواؤں کے ذریعے بس میں کر لیا جائے اور اُسے دکھا کر فیس لی جائے۔ جو لوگ فطرتاً شکی مزاج کے ہوں ان پر پانی چھڑکا جائے یا پینے کو دیا جائے جس میں بیہوش کرنے والی دوا ملی ہو اور جب وہ بیہوش ہو جائیں تو کہا جائے کہ یہ دیوتاؤں کا عقاب ہے۔ یا کسی ادھرمی کو سانپ سے کٹوا کر رو آفات کے لیے چندہ جمع کیا جائے۔ یا راجہ کا جاسوس کسی یو پارسی کے ساتھ مل کر کاروبار کرے اور جب خاصی رقم جمع ہو جائے تو اپنے آپ کو جھوٹ موٹ کے ڈاکے میں لٹ جانے دے۔

(گیرولا: مختلف لوگوں کو ساتھ لے کر کاروبار شروع کرے اور جب اس کی ساکھ بن جائے اور امانت کی رقمیں جمع ہو جائیں تو چھدی ہو جانے کا ڈھنڈوا پیٹ کر مال راجہ کے خزانے میں جمع کرادے۔ یہی ترکیب راجہ کا صراف اور جوہری بھی کر

سکتا ہے۔

یا کوئی جاسوس بڑا بیوپاری بن کر یا کوئی اصلی بیوپاری بھاری مقدار میں سونا چاندی وغیرہ قرض لے یا رہن کے طور پر روکے یا بیرون ملک سے اشیاء درآمد کرنے کے لیے سونے کے سکے قرض لے اور جب دونوں طرح کا مال جمع ہو جائے تو اسی رات کو اپنے ہاں ڈاکہ ڈلوادے۔

یونائیں نیک پیسوں کے روپ میں شوقین مزاج امیروں کو پرچائیں اور جب وہ ان کے گھر میں جائیں تو دھریے جائیں اور ان کی ساری املاک ضبط کر لی جائے۔ کوئی ذات باہر کیا ہوا آدمی معتبر بن کر کسی مخالف رئیس سے رشتے داری کا دعویٰ کر کے ترسے میں اپنا حصہ طلب کرے یا اپنی امانت یا کوئی قرضہ جو اسے دیا تھا طلب کرے۔ ذات باہر کا آدمی کسی عیاش آدمی کا غلام بن کر، اس کی بیوی، بیٹی یا بہو کو لونڈی ہونے کا طعنہ دے، یا اپنی بیوی بتائے پھر جب رات کو ذات باہر کا آدمی اس امیر کے دروازے پر سوراہا ہو یا کہیں اور ہو تو جاسوس اسے مار ڈالیں اور اس کا الزام امیر آدمی پر رکھ کر اس کی اور اس کے حامیوں کی ساری جائیداد ہتھیائی جائے۔

یا کوئی جاسوس سادھو سنت بن کر باغیوں میں سے کسی لالچی امیر کو یہ پتی پڑھائے کہ وہ جادو کے نعرے سے دولت حاصل کر سکتا ہے۔ وہ اس سے کہے کہ میں بے اندازہ دولت دلا سکتا ہوں، یا راجہ کے دربار تک پہنچا سکتا ہوں یا عورت کو طبع کر سکتا ہوں یا دشمن کا خاتمہ کر سکتا ہوں یا عمر کا طول بڑھا سکتا ہوں یا اولاد دیرینہ دلا سکتا ہوں۔ اگر وہ باغی امیر راضی ہو جائے تو جاسوس شمشان بھومی کے پاس کسی مندر میں دیوتا کو گوشت، شراب اور خوشبوؤں کا خوب چڑھاوا چڑھائے۔ پوجا کے بعد قبرستان میں کسی بچے یا بڑے آدمی کی قبر میں سے پہلے سے چھپائی ہوئی رقم کھود کر نکال دے اور کہے کہ چڑھاوا کم تھا اس لیے تمہوڑا سا خزانہ نکلا اور اسے دے دے کہ وہ اس رقم سے مزید چڑھاوے کا سامان خرید کر کل پھر آئے۔ پھر اس آدمی کو سامان خریدتے

وقت گرفتار کر لیا جائے دنگتہ جو یہاں رہ گیا وہ یہ کہ خزانے میں پُرانے سکے ہوں گے جن کی بنا پر وہ گرفتار کیا جائے گا۔ ح )  
ایک جاسوس خود کو بچنے کی ماں ظاہر کر کے فریاد کرے کہ اس کے بچے کو جادو کے لیے قتل کر دیا گیا ہے ۔

جب وہ مخالف آدمی رات کو جادو کے کام میں مشغول ہو یا جنگل میں قربانی ادا کر رہا ہو یا باغ کے اندر تفریح میں مشغول ہو تو طور آ رہا جاسوس اُسے مار ڈالیں اور لاش کسی ادھر صریح کی بتا کر لے جائیں (نگتہ یہ ہے کہ کسی ذات باہر کے آدمی کو مار کر اس جگہ کے قریب دفن کرایا جائے گا جہاں قربانی وغیرہ کی جائے گی اور اس کے قتل کا الزام اس مخالف آدمی کے سر پر دیا جائے گا جو قربانی وغیرہ کے لیے وہاں گیا ہو گا۔)

یا کوئی جاسوس کسی مخالف آدمی کا نوکر بن کر اپنی تنخواہ میں کھوٹے سکے ملا دے گا اور بکے گا کہ یہ تنخواہ میں ملے ہیں اور اس طرح اس آدمی کی گرفتاری کا تہاڑ پیدا کرے گا۔)

یا کوئی جاسوس سُنا رہے کہ روپ میں اس مخالف آدمی کے گھر میں کام کرنے کے لیے جاتے اور وہاں ایسے اوزاروں کو رکھ دے جو سکتے ڈھلنے کے کام آتے ہیں۔ (اصل متن میں سُنا رہے کا ذکر نہیں ہے، بلکہ کوئی جاسوس ملازم جاتے۔ ح )

یا کوئی جاسوس وید کے روپ میں بھلے چنگے آدمی کو بیمار بتا کر دہر دیدے۔  
یا کوئی جاسوس جو مخالف رئیس کے پاس ملازم ہو اس کے گھر میں شاہی تاج پوشی میں استعمال ہونے والا سامان اور دشمن راجہ کے خط پکڑے ۔

یہ کارروائیاں صرف باغیانہ اطوار رکھنے والے اور بد فطرت لوگوں کے خلاف ہوں گی ، دوسرے لوگوں کے خلاف نہیں ۔

نکتہ: جس طرح درخت کے پھل اپنے وقت پر توڑے جلتے ہیں۔ اسی طرح مالِ بھی اپنے وقت پر وصول کیا جاتا رہے گا۔ نہ تو پھل اور نہ مالِ بے وقت وصول کیا جاسکتا ہے، مبادا ان کی جڑ ہی ختم ہو جائے اور الٹی خرابی لازم آئے۔

## جند ۲۳ سرکاری ملازمین کی تنخواہیں

سرکاری تعلقوں اور اقطاع ملک کی ضرورت کے لحاظ سے ملازمین کو بھرتی کیا جائے اور مالیہ کام / حصہ ان کی پرورش کے لیے مقرر ہونا چاہیئے۔ راجہ انہیں ادنیٰ آسائشیں مہیا کرے تاکہ وہ زیادہ جوش و جذبے کے ساتھ کام کریں۔ ایسا کوئی کام انہیں ہونا چاہیئے جس میں دھرم یا دولت کا زیاں ہو۔ قسریاںیاں کرنے والا پجاری، گرد، منتری، پردھت، فوج کا سالار، ویلےبد، راج ماتا اور ملکہ میں سے ہر ایک کو ۴۸ ہزار پن سالانہ ملیں گے۔ اتنی رقم ان کو خوش اور مطمئن رکھنے کے لیے کافی ہوگی۔

حاجب، حرم کا داروغہ، کماندار (پراشا ستر) کلکٹر جنرل اور نوشتہ خانے کا داروغہ، ان کو ۲۴ ہزار پن فی کس ملیں گے۔ اس رقم پر وہ مستعدی کے ساتھ کام کریں گے۔

راج کار اور راج کار کی دایہ (گیر ولا بکار ماتا) پولیس کا سربراہ، شہر کا حاکم، عدالت اور تجارت کے نگراں، کارخانوں کے نگراں، دزیروں کی کونسل کے ارکان، اضلاع کے حاکم، سرحدوں کے نگراں ۱۲، ۱۲ ہزار پن پائیں گے۔ اس تنخواہ پر وہ راجہ کے مطیع اور پشت پناہ بنیں رہیں گے۔

فوجی کارخانوں کے حاکم، نئے خانے کا داروغہ، اصطبل کا داروغہ، رتھ خانے کا داروغہ اور پیدل فوج کے کشنر ۸ ہزار پائیں گے۔ اتنی تنخواہ میں وہ اپنی اپنی قوموں میں ذی اثر رہیں گے۔ پیدل فوج کا سپرڈنٹ، سواروں، رتھوں اور ہاتھیوں کے افسر، قیمتی لکڑی اور ہاتھیوں کے جنگلات کے محافظ، تھپان فوجی دید، گھوڑوں کا تربیت دینے والا، بنجار اور جانوروں کی نسل کشی کرنے والے ۲، ۲ ہزار پائیں گے۔

جوتشی، شگون بتانے والا، منجم، پران پڑھنے والا، قصہ گو، مدح خواں، سمدیہ پادینہ، بہ نسبت سمدیہ دادنے کے بہتہ اور باعنی ہے (ویش نظر سنسکرت متن میں پہلا ہی لفظ ہے۔ ج)



بجاری کے مددگار، اور مختلف صیغوں کے نگران، ایک ایک ہزار سالانہ۔  
 تربیت یافتہ فوجی سپاہی، محاسب، منشی۔ ۵۔ روپے، موسیقار۔ ۲۵۰۔  
 ان میں سے نفیری بھانے والوں کو دوسروں سے دگنا دیا جائے گا، کاریگر اور  
 برہمنی ۱۲۰۔ پن سالانہ۔

چوپالیوں اور دو پایہ جانداروں کی دیکھ بھال کرنے والے، مختلف کاموں  
 پر مقرر ملازمین، شاہی خدمتگار، شاہی محافظ اور بیگار کھڑنے والے۔ ۶۰۔ پن  
 تنخواہ پائیں گے۔

راجہ کا معزز مصاحب، مہات، جادوگر (گیرولا: دیدوں کا شاگرد) کان کن  
 ہر طرح کے شاگرد پیشہ لوگ، استاد اور عالم اعزازیہ پائیں گے جو حسبِ لیاقت  
 ۵۰۔ سے ۱۰۰۔ تک ہو سکتا ہے۔

درمیانے درجے کے ایلچی (گیرولا: درمیانی رفتار سے جانے والے) کوئی یون  
 (فاصلے کی مقدار) پر ۱۰۔ پن دیئے جائیں۔ دس یون سے سو یون تک کوچ  
 کرنے والے کو دگنا۔

جو کوئی راجہ سو یا (قربانی) اور دوسری قربانیوں پر راجہ کی نمائندگی کرے  
 اس کو دوسرے مساوی لیاقت رکھنے والے سے تنگنا دیا جائے اور راجہ کے  
 رتھبان کو (قربانیوں پر) ایک ہزار (گیرولا ایک ہزار پن تنخواہ دی جائے)۔  
 جاسوسوں کو جیسے کہ دھوکے باز (کاپٹک) خبر رساں (اڈا استھت)  
 عام گھڑلو آدمی، بیوپاری اور مذہب ایک ہزار پن۔ گاؤں کے عا پیشہ ور  
 لوگ، فساد، زہر دینے والے اور فقیری کو ۵۰۔ پن۔ جاسوسوں کو کام پر  
 بھیجنے والے کو ۲۵۰۔ یا کارگزاری کے مطابق سو یا ہزار وڈگ (گروہوں) کے  
 نگران اپنے ماتحت کام کرتے والوں کی معاش، تنخواہ، منافع، تقرر، تبادلے

را۔ اصل متن میں "ماٹوک" ہے جس کے لفظی معنی چھوٹا آدمی سنش کی تصغیر،

اصطلاحاً شاگرد۔ انگریزی میں اس کا ترجمہ squire ہے۔ ج

وغیرہ کا مناسب بندوبست کریں گے۔ شاہی عمارات، قلعوں اور اضلاع کا تحفظ کرنے والوں کا بندوبست نہیں کیا جائے گا۔

فرض کی ادائیگی کے وقت مرنے والے ملازم کے بیٹے بیوی کو وظیفہ دیا جائے۔ اس کے چھوٹے بچوں اور بوڑھے ماں باپ پر بھی راجہ نساء کرم رکھے۔ میت، بیماری، ولادت پر بھی راجہ ملازموں کو مدد یا انعام و اکرام دے۔ اگر خزانے میں کمی ہو تو راجہ تھوڑی رقم کے ساتھ جنگلات کی پیداوار، موبسی یا زمین بھی دے سکتا ہے۔ اگر راء اندار زمین کو بسانا چاہتے تو ملازموں کو صرف روپیہ دے اور اگر سب کا توفیق کے معاملات کو یکساں طور پر درست کرنا چاہتا ہو تو کسی ملازم کو گواہوں نہ دے۔ چنانچہ راجہ نہ صرف اپنے ملازمین کی ہمدردی کرے گا بلکہ ان کی بیانت اور محنت کے مطابق تنخواہ، مدد اور معاش کو بڑھاتا بھی رہے گا۔ ساتھ پن کے بدلے ایک آڑھک (غلہ بھی بجا سکتا ہے) پیدل سپاہیوں، گھوڑوں، رتھوں، ہاتھیوں کو ضروری تربیت ہر روز صبح سیر کر دی جائے گی، مگر سندی دنوں میں نہیں (جبکہ دستاروں کا وزن ہو) اس تربیت (قواعد) کے تحت راجہ بذات ثور مقرر رہے۔

ہتھیار اور زردہ وغیرہ اسی وقت شاہی اسلحہ خانے میں جمع کئے جائیں گے جبکہ ان پر شاہی ٹھپہ لک چکا ہو، ہتھیار بند لوگ پروانہ حاصل کئے بغیر ادھر ادھر مہر تے نذر نہیں آئیں گے۔ اگر ہتھیار گم یا ناکارہ ہو جائے تو نگران اس کی کوئی قیمت ادا کرے۔ ضائع کئے جانے والے ہتھیاروں کی یادداشت رکھی جائے۔

سرخیا، سمانہ قلعے والوں کے ہتھیار رکھوالے گا۔ الا اس صورت میں کہ ان کے پاس ہتھیار، اسلحہ، سوار کے ہاتھ پر ہوتے ہوں۔

جب بادشاہ کسی فوجی ہم پر چائے تو فوج کو جو کس کر دیا جائے۔ ان موقعوں

پر پوشش نظر سنکرت متن میں مقرر نہیں۔ ح۔ تدر غالباً ایک آڑھک غلہ روزانہ

ہر جاسوس، میو پارلیوں کے بیسیس میں تمام فوجی مقامات پر ہر قسم کا تجارتی سامان دگنی مقدار میں ہینا کریں گے جس کی قیمت بعد میں وضع کی جاتی رہے گی (عبارت پھر گنگناہ ہے۔ گیارہ دن جنگی جہاز پر سرکاری ملازموں کو دگنے داموں پر سرکاری رسید ہینا کی جائے گی، یہ نکتہ بھی چنداں واضح نہیں۔ تاہم اس طرح شاہی مال کی نکاسی بھی ہو سکے گی اور ادا کی جات دانی خواہ نااہل بدل مل جائے گا۔

اگر آمد و خرچ میں توازن رکھا جائے تو راجہ کو کبھی مالی مشکلات کا سامنا نہیں ہوگا۔ یہ تھا بیان خواہ اور مدد معاش کی مختلف متبادل صورتوں کا۔ جاسوس، طوائف، کاریگر، ارباب نشاط اور عمر رسیدہ فوجی افسر فوجیوں کے کردار پر کڑی نظر رکھیں۔

### جزو ۴۔ درباری کا چلن اور قرینہ

جہانگیر، دنیا کے معاملات سے واقف شخص، اپنے کسی دوست کے ذریعے بادشاہ کی خنایات کا امیدوار ہو سکتا ہے جو خود بھی پسندیدہ اطوار کا مالک اور حلقہ شاہانہ خصوصیات کا حامل ہو۔ وہ کسی بھی راجہ کی توجہ کا طلبکار ہو سکتا ہے، بشرطیکہ یوں سوچے، جس طرح مجھے ایک سرپرست کی ضرورت ہے۔ اس طرح راجہ کو، جو اچھے مشوروں کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور خوش مزاج ہے (ایک اچھے مصاحب کی ضرورت ہے) وہ ایسے راجہ کی مصاحبت کر سکتا ہے جس میں شاہانہ خصوصیات نہ ہوں، مگر کسی بدکردار راجہ کا مصاحب ہرگز نہ بنے، کیونکہ جو راجہ بھی مزاج کا برا اور کردار کا کھڑا ہو، وہ علم جہاں داری و جہاں بانی سے عادتاً متنفر ہونے اور برے اطوار میں فطرتاً مبتلا ہونے سے سبب اپنی شاہی کوتاہم نہیں رکھ سکتا، خواہ اس کے پاس لوازم شاہی کی کمی نہ ہو۔ پسندیدہ اطوار رکھنے والے راجہ کا تقرب حاصل کرنے کے بعد، اسے علم و دانش ہینا کرے۔ اگر بادشاہ نے اس کی باتوں کی تردید نہ کی تو اس کی حیثیت ملے گا۔ بادشاہ کے منظور نظر شخص کے ذریعے۔

مضبوط ہوگی۔ اگر کسی موجودہ یا آئندہ منصوبے کی بابت مشورہ طلب کیا جائے جس پر بڑے سوچ بچار کی ضرورت ہو تو وہ جرأت اور سچمندی کے ساتھ اور وزیروں کی مخالفت کی پروا کئے بغیر اپنی آزادانہ رائے پیش کرے جو صداقت اور کفایت کے اصولوں پر مبنی ہو، اگر اس سے سوال کئے جائیں تو وہ دھرم اور کفایت کو مدنظر رکھتے ہوئے (راجہ کو) یوں جواب دے: (گیر ولا، اگر بلاجہ اس وزارت پر فائز کرنا چاہتے تو یوں کہے۔)

اس اصول کے تحت کہ بدلوگوں کے مضبوط جتنے کا قطع منع کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے، آپ کو بدی کے خلاف طاقت استعمال کرنی ہوگی جسے (خواہ) بڑی مضبوط پشت پناہی حاصل ہو۔ میری رائے، میرے کردار میرے رازوں کو برکھنا نہ کریں۔ جب آپ جان کر یا کسی کے بھڑکاتے جانے پر کسی کو سزا دینا چاہیں تو میں آپ کو اشاروں سے منع کروں گا۔ (گیر ولا کی عبارت بالکل متضاد ہے: نادان لوگوں سے کبھی مشورہ نہ لیا جائے۔ بلوان دشمن یا اس کے ساتھیوں پر کبھی حملہ نہ کیا جائے۔ الخ)

ان شرائط کے ساتھ مصاحب عطا کئے جانے والے منصب کو قبول کر سکتا ہے۔ وہ بادشاہ کے پہلو میں اور اس کے نزدیک بیٹھے اور دوسرے مصاحبوں سے دور رہے۔ وہ مجلس کے کسی دوسرے رکن کی رائے پر گرفت نہ کرے، ناقابل یقین اور بے اصل بیان نہ دے، بلاوجہ تعہد نہ لگائے، نہ زور سے بولے نہ تنہو کے، مجلس میں ہرگز کسی سے سرگوشی نہ کرے۔ درباری لباس میں عوام کے سامنے نہ جائے، ہٹ دھرمی، مسخرہ پن، جتنے چھوڑ کر جواہرات یا ترقی کی درخواست نہ کرے، آنکھ نہ مارے، ہونٹ نہ چبائے، دھمکی یا جھڑکی نہ دے، راجہ کی بات نہ کاٹے، طاقتور فریق سے دشمنی مول نہ لے، عورتوں یا ان کے دلائلوں، دشمن راجہ کے اطمینان، باغی طبقوں، برخاست شدہ انسانوں اور شریر لوگوں سے ربط مضبوط نہ رکھے اور کسی بھی گروہ میں شامل نہ ہو۔

آئے ہوئے موقع کو کھوئے بغیر وہ بادشاہ کے مطلب کی بات کرے۔ اپنے

مطلب کی بات جب کہے کہ اس کے ہمدرد موجود ہوں اور دوسروں کے مطلب کی بات مناسب وقت اور محل پر اور وہ بھی دیانت اور مصلحت کو ملحوظ رکھتے ہوئے کرے۔ پوچھنے پر راجہ کو وہی بات بتائے جو بھلی اور خوشگوار ہو ایسی نہیں جو خواہ خوش گوار ہو مگر بھلی نہ ہو۔ اگر راجہ سننے کے لیے تیار ہو تو چپکے سے وہ بات بھی کہہ دے جو چاہے ناخوشگوار ہو مگر بھلی ہو۔

وہ چاہے خاموش رہے مگر قابلِ نفرت باتوں کو بیان نہ کرے۔ جو بات راجہ کو نا پسند ہو اس سے گریز کر کے نامعقول لوگ بھی بڑے مرتبے حاصل کر لیتے ہیں۔ اس کے تیوروں کو دیکھتے ہوئے، انجام سے بے پروا ہو کر اسے خوش کرنے کے لیے غلط باتیں بھی کر جاتے ہیں۔ ہنسی کی بات پر زور کا ہتھکڑ نہ لگائے دوسروں پر جھینٹ نہ اڑاتے، نہ ان کی مذمت یا بیگوئی کرے، اپنے ساتھ جو برائی ہوئی ہو اُسے فراموش کر دے اور ایسا بات چل رہے جیسے کہ دھرتی۔

عقل آدمی اپنا تحفظ پہلے چاہے گا۔ راجہ کی ملازمت میں رہنا آگ پر چلنا ہے۔ آگ جسم کے کسی حصے یا سارے بدن کو بھونک سکتی ہے۔ راجہ سارے کنبے اور زن دیچہ کو تباہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے اور اُن کا نصیب بنا دینے کی بھی۔

### جزو ۵۔ سرکاری منصبداروں کا کردار

وزیر بنائے جانے کے بعد مصاحب (گیر ولا: سرکاری ملازم) کو چاہیئے کہ ہر قسم کا خراج نکالنے کے بعد خالص آمدنی راجہ کو بتائے (گیر ولا: خراج گٹا کر خالص آمدنی بڑھائے) تمام اندرونی، بیرونی، کھلے یا خفیہ، اہم یا معمولی کاموں کے صحیح صحیح نقشے راجہ کو پیش کرے۔ وہ راجہ کے تمام مشاغل شکار، تہار، کئے کشی اور جنسی تعیش میں اس کے پیچھے پیچھے لگا نہ ہے۔ خوشامد آمد کے ذریعے اس کو بُری عادتوں سے بچانے کی کوشش کرے۔ اسی طرح سازشوں اور شرمیلوں کی کارستانیوں سے بھی بچائے۔ وہ اس کے قیلے اور دل کی بات کو تائید ہے

راجہ اپنے منتشر خیالات کو یکجا کرنے اور کسی فیصلے پر پہنچنے کی کوشش میں اپنی حرکات و سکنات، چہرے بشرے اور تہذیبوں سے اپنی کیفیت ایسا منشاء قصہ، خوشی، غم، ارادے، خوف اور تذبذب کو ظاہر کرے گا۔

”وہ دوسروں میں دانش مندی دیکھ کر خوش ہو، دوسروں کی بات کو غور سے سنے، بیٹھنے کی رضا دے گا، تخیلے میں ملاقات کرے۔ شک و شبہ سے گریز کرے گفتگو میں دلچسپی لے۔ جنائے بغیر بعض باتوں کا خیال کرے۔ معقول بات کو برداشت کرے۔ حکم دے تو مسکرا کر دے، ہاتھ سے چھوئے، قابل تعریف بات کو ہنسی میں نہ اڑائے۔ پس پشت تعریف کرے، مصاحب کو کھانے کے وقت یاد کرے، مصاحب کو کھیل میں شریک رکھے۔ مشکل وقت میں اس سے مشورہ کرے۔ مصاحب کے ساتھیوں سے عزت سے پیش آئے۔ راز کی بات کہے۔ مصاحب کے ملاح بڑھائے۔ اسے انعام و اکرام دے۔ اس کی مشکلات کو دور کرے۔ تو ان باتوں سے اس کی (مصاحب کے بارے میں) خوشنودی کا اظہار ہوگا“ (اصل متن میں مصاحب کا نام نہیں لیا گیا ج)۔

اس کے خلاف باتیں ظہور میں آئیں تو ناراضگی پر مبنی ہوں گی۔ ہم ان کی سبھی تفصیل بتاتے ہیں۔

مصاحب کی موجودگی میں تیمودی پرہیز، اس کی بات کو ان سنی کر دینا، اسے بیٹھنے کو نہ کہنا اور ملاقات سے گریز کرنا، اس سے بات کرتے وقت ہجوم اور طرز گفتگو تبدیل کر دینا، اسے آنکھ میچکا کر دیکھنا، دھمکانا، ہونٹ چبانے، ہاتھ پر پسینہ آجانا، سانس کا تیز ہونا، آپ ہی آپ بڑبڑانا، بلا سبب ہچکنا، تبسم، کسی اور کے جسم کو چھونا (گروہ)، کسی کو اس کے خلاف بھڑکانا یا اکسانا، جسم کو اچانک جھکانا یا اچکانا، کسی اور کی نشست کو یا جسم کو چھونا، کسی کو

معلوم نہیں کہ شہر، نے یہ عبارت وادین کے درمیان کیوں رکھی ہے اور کونسا

بھی ہے

نہ: مراد غالباً یہ ہے کہ دوسروں کے کندھے وغیرہ پر ہاتھ رکھنا اور منتوب کے ساتھ ایسا نہ کرنا ج

ناحق مار بیٹھنا، مصاحب کے علم، ذات یا وطن کا حقارت سے ذکر کرنا؛ کسی ملتے جلتے عیب والے آدمی کی مذمت کرنا؛ کسی متضاد نقص رکھنے والے کی مذمت کرنا؛ اس کے مخالف کی (گیر ولا: اس سے ملتے جلتے دیس والے کی) مذمت؛ اس کے اچھے کاموں سے روگردانی؛ اس کے بُرے کاموں کو گنونا اور کمرے میں جو کوئی داخل ہو اس پر توتہ؛ بہت زیادہ عطیات (گیر ولا: جو طبع) غلط بیانی؛ بادشاہ کے پاس آنے جانے والوں کا بدلا ہوا رویہ؛ اچھی بلکہ جانوروں تک کا رویہ بدلا ہوا پایا جالے گا۔

کاتیاہن کا قول ہے کہ یہ راجہ اپنے کرم کی پھر ہر دور دور تک پھینک رہا ہے ”گیر ولا“ یہ راجہ اوپر اوپر سے پانی کھینچ رہا ہے ”یہ کہہ کر کاتیاہن اپنے راجہ کو چھوڑ کر چلا گیا تھا۔“

کانر نرنک کہتا ہے ”کوئچہ دائیس سے بائیس کو اوگنی“ (گیر ولا: کوئچہ پر زندہ آج بائیس طرف سے اوگیا، ”یہ کہہ کر کانر نرنک اپنے راجہ کو چھوڑ کر چلا گیا۔ ج) چار آہن کہتا ہے کہ یہ راجہ ایک لمبا سر کنڈا ہے۔ (گیر ولا: سر کنڈے کو دیکھ

کر آچار یہ چار آہن اپنے راجہ کو چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ ج) گھوٹ مکھ کہتا ہے کہ یہ راجہ ٹھنڈا کیر ٹا ہے (گیر ولا: یہ کہہ کر آچار یہ گھوٹ مکھ اپنے راجہ کو چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ ج) اٹ

۱۔ غالباً مفہوم یہ ہے کہ کرم کی پھر ہر لمحہ کو بچا کر امداد پر پڑ رہی ہے۔ ج  
۲۔ اوپر کی تین عبارتوں کی تشریح ایک حکایت سے ہوتی ہے کہ بعض راجہ اول نے راجہ یعنی اپنے باپ سے اپنے گرد کی جان کو خطرہ محسوس کرتے ہوئے کھانے کے کمرے کی دیڑی پر ایک لمبا سر کنڈا رکھ دیا اور کہا کہ ایک کوئچہ دائیس سے بائیس اڑ گئی ہے اور یہ کہ جو کپڑا پہن کر وہ ان کے ساتھ کھانا کھانے جانے والا تھا وہ ابھی گیلہا ہے۔ اس طرح وہ خطرے سے آگاہ ہو گیا اور بھاگ گیا۔ اس طرح اس وزیر کو بھاگ جانا چاہیئے جسے راجہ کے تیرد بدلے ہوئے نظر آئیں۔ دیکھیے نندک سورتھ  
ص ۳۳۴ - ۳۶۸ کلکتہ ایڈیشن ۱۸۸۷ء۔

کنجشک کہتا ہے کہ وہ پانی پھینکتے ہوئے ہاتھی کی طرح ہے۔ (گیرولا: ہاتھی کو پانی اچھالتے ہوئے دیکھ کر کنجشک نامی آچلویہ اپنے راجہ کو چھوڑ کر چلا گیا تھا) پشونا کا خیال ہے کہ اسے رتھ کا گھوڑا کہنا چاہیئے۔ (گیرولا: رتھ کے گھوڑے کی تعریف سن کر آچلویہ پشونا اپنے راجہ کو چھوڑ کر چلا گیا۔ ج) پشونا کا بیٹا کہتا ہے کہ اذیت اس وقت ہوتی ہے جب اس کے مخالف سے مصاحبت بڑھائی جائے۔

جب انعام و اکرام اور عزت میں کمی آجائے تو راجہ کو چھوڑ دینا چاہیئے یا راجہ کے مزاج اور اپنی کوتاہیوں پر نظر کرتے ہوئے اپنی اصلاح کر لینی چاہیئے یا راجہ کے کسی عزیز دوست کی حمایت حاصل کرنی چاہیئے۔

راجہ کے دوست کے ساتھ رہ کر (گیرولا: راجہ کے ساتھ رہ کر) مصاحب اپنے دوستوں کے ذریعے اپنے آقا کی کمزوریاں دور کرانے (گیرولا: اس سے صفائی کی کوشش کرے) اور پھر اپنی جگہ واپس آجائے خواہ راجہ زندہ ہو یا مر چکا ہو۔ (گیرولا: یا راجہ کے مرنے کے بعد واپس آئے)۔

## بخش ۶ = ریاست کا استحکام اور کھلی خود مختاری

راجہ کو مشکل کا سامنا ہو تو وزیران طریقوں سے اس کا مدد کرے :

راجہ کو موت کا احتمال ہو تو بہت پہلے راجہ کے دوستوں اور وفادار ساتھیوں سے مشورہ کر کے ملاقاتیوں کو پیسے دو پیسے میں ایک بار ملنے دے اور کہا یہ جائے کہ راجہ دیس کی کھٹانیاں دور کرنے کے لیے یا دشمن کی تباہی کے لیے یا دارلذکر کے لیے یا بیٹے کی ولادت کے لیے ریاضت میں مشغول ہے۔ مناسب موقعوں پر کسی کو بادشاہ کے جیس میں دوسے دکھا دیا جائے بلکہ دشمن یا دوست ملک سے آئے ہوئے ایچیوں کو بھی دیکھ لینے دیا جائے اور اس بناوٹی راجہ کی بجائے وزیر خود ہی اس کی طرف سے بات چیت کرے جو بالکل مناسب بات ہے اور وزیر یہ بھی ظاہر کرے کہ اسے محل کے حاجب اور داروغہ محلات کے ذریعے راجہ



کے احکام ملتے بہتے ہیں۔ مجرموں پر مہربانی یا عتاب کا اظہار بھی بالواسطہ ہوگا۔ خزانہ اور فوج دو معتبر اور ہمراز اشخاص کے تحت رہیں اور دونوں کو محل کے اندر یا سرحد پر ایک ہی جگہ رکھا جائے۔ راجہ کے سنگے رشتہ داروں اور شہنشاہوں، شاہی خاندان کے دوسرے افراد کو مختلف کاموں پر لگا دیا جائے۔ (گیر ولا؛ کسی پہانے کجا کر دیا جائے) جیسے کہ کسی باغی سردار کی گرفتاری، جسے کسی قلعے یا ویران علاقوں کا حاکم بنا دیا گیا تھا۔ سرکش ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ حمایتیوں کا مضبوط جھگڑا ہے، یا کسی اور مشکل مہم پر یا راجہ کے دوستوں کے خاندان سے ملنے کے لیے روانہ کر دیا جائے (گیر ولا؛ کوئی سردار باغی ہو جائے تو اسے کسی ترکیب سے موافق بنایا جائے یا کسی مشکل مہم پر بھیج دیا جائے)۔

ہمسایہ راجوں میں سے کوئی حملہ کرنے پر آمادہ نظر آئے تو اسے کسی میلے یا شادی، یا باتھیوں کے شکار یا گھوڑوں کی خریداری یا تجارتی سامان کی خریداری یا قطعہ زمین پر قبضہ کرنے کے لیے جو اسے دے دیا گیا ہو، بلایا جائے اور گرفتار کر لیا جائے، یا کوئی حلیف راجہ اسے روکے رکھے جب تک کہ کوئی باعزت سمجھوتہ نہ ہو یا اس کے خلاف وحشی قبائل یا اس کے دشمنوں کو بھڑکا دیا جائے یا اگر اس کا کوئی قریبی عزیز حراست یا پناہ میں ہو تو اسے اس کے ملک کے ایک حصے کا لاپٹ دے کر مقابلے پر کھڑا کر دیا جائے۔ یا وزیر دوسرے سرداروں اور شہنشاہوں کی تائید سے ولیعہد کو گدی نشین کر دے اور اسے عوام کے سامنے لے آئے۔

یا جیسا کہ تعزیرات کے جزیں کہا گیا ہے، ریاست کے کانٹوں سے نجات حاصل کر کے حکومت چلاتا ہے۔ یا اگر کوئی آس پاس کے راجہ کا وزیر نظر آئے تو وزیر اسے دعوت دے کہ اگر وہ گدی پر قبضہ کر لے اور پھر اسے مروادے، یا مناسب تدابیر کر کے اسے روکے رکھے۔

یا حکومت کا بار رفتہ رفتہ ولیعہد کے کاندھوں پر ڈال کر وزیر راجہ کی موت کا اعلان کر دے۔

اگر راجہ کی موت کسی دشمن ملک میں واقع ہو تو وزیر کسی ایسے شخص کے ساتھ معاہدہ طے کر کے جو خود کو مرے ہوئے راجہ کا مخالف ظاہر کرے، خود اٹک ہو جائے۔ اگر وہ لڑا: اپنے دیس میں چلا جائے (یا راجہ کے قلعے میں ہمسایوں میں سے کسی راجہ کو تندی نشین کر کے، خود اٹک ہو جائے یا دیوبند کو تندی پر بٹھا کر دشمن پر چڑھائی کرے اور دشمن حملہ کرے تو وہ ایسی تدابیر کرے جو خطرے کو دفع کرنے کے لیے دوسرے مقام پر بٹائی گئی ہیں۔

کوٹلیہ کہتا ہے کہ اس طرح وزیر اپنے آپ شاہی اختیارات حاصل کر لے گا۔ بعدِ وفاق کہتے ہیں نہیں۔ جب راجہ بستر مرگ پر ہو تو وزیر شہزادوں اور دوسرے سرداروں کو آپس میں لڑوا دے۔ جو کوئی ریاست پر حملہ کرے اُسے پھیلنے اور رعیت کو ناراض کرنے کے جوش میں لے دیا جائے یا خفیہ طور سے شاہی خزانے کے خاتمے میں معاون ہو کر وزیر کے اور قابو میں لاکر وزیر سلطنت پر قبضہ کرے، میرٹھ حکومت دیا جیتے بس کی ماحول پر، بیٹوں سے نصرت کرتے ہیں اور اپنے باپ سے۔ پھر وزیر جو سلطنت کا سب سے اہم ستون ہے، اس کو اپنے آپ کے ہندو اس نعمت کو جو اس کی گود میں آگئی ہے رد نہیں کرتے، کیونکہ مثل مشہور ہے کہ حریت از خود محبت کا اہلہا۔ کیسے اسے روک دیا جائے تو پراہ کے بڑے خزانے پر آرائی ہے۔

”اس زمانے والے کو سہتر موقع صرف ایک ہی بار ملتا ہے اور یہ ایک بار۔“ مگر کوٹلیہ کہتا ہے: ایسا قدم اٹھانا اچھی بات نہیں جس سے غم برافرد نہ ہو۔ مذہب کوئی تسلیم شدہ ٹیکہ ہے۔ لہذا وہ سلطنت پر راجہ کے کسی ایسے لڑکے کو جو جس میں پسندیدہ خواص موزر ہوں۔ اگر کوئی اگر راجہ یا راجکمار سے ملے۔ تو کسی بڑے راجکمار یا راجکمار کو سات لگے۔ یا ملکہ حاملہ ہو تو اسے امداد کے وزیروں سے کہے: اب فیصلہ تم پر ہے۔ اس (لڑکے) کے باپ کو دیکھو اور اپنے تئیر اور اپنی خاندانی حیثیت کو۔ یہ لڑکا محض ایک نشانی ہے اور اسل اختیار تمہارے پاس ہے۔ بتاؤ مجھے کیا کرنا چاہیے؟ اس کے جواب میں وہ

کہیں گے تمہاری قیادت کے سامنے کون دھڑکی کر سکتا ہے کہ وہ رعیت کی چادریں جاتیوں کو تحفظ دے سکے گا۔ اس پر دوسرے وزیر بھی یقیناً ہاں میں ہاں ملائیں گے۔ چنانچہ وہ کسی شہزادے یا شہنشاہی یا حاملہ ملکہ کو گدھی پر بٹھا کر انہیں پیٹک اور دوست یا دشمن، ملک کے سفیروں کے سامنے لے آئے گا۔ وہ وزیروں اور فوجی حکام کی تنخواہیں بڑھا دے گا اور مراعات میں اضافہ کرے گا اور یقین دہانی کرے گا کہ لوکاں بڑا ہو کر تمہاری یافت میں اور اضافہ کرے گا۔ وہ اسی قسم کی تسلی قلعہ لہو اور اضلاع کے حاکموں کو بھی دے گا اور دوست یا دشمن نما ملک کے افراد کو بھی۔ پھر وہ راجکار کی تربیت کے لیے اقدامات کرے گا۔

یادہ شہزادی کے بیٹے کو جو اسی گرت کے کسی آدمی سے بڑا نہ ہو سکتا ہے۔ اگیر ولا: راجکاری کے ہاں اسی گرت کے آدمی سے بیٹا پیدا کرائے۔ وہ راجکار کے نمائندے کے طور پر اس نازدان کے کسی کمزور اور خور و فرو کو رکھے تاکہ ماں کا دل بڑا نہ ہو اور اس کے دل میں، ہول نہ اٹھیں۔ وہ اس کی دلدل کا کرے۔ اپنے لیے نہیں۔ راجہ کے لیے البتہ، نئی رتھ، گھوڑے، جواہر، پوشاک، عورتیں اور محل بہتیا کرے۔ \* جب شہزادہ بڑا ہو جائے تو وہ اس سے سبکدوشی کی درخواست کرے (ایڑلا: اس کے تیور بچانے کے لیے) اگر راجہ اس سے ناخوش ہو تو اسے چھوڑ دے۔ خوش ہو تو ساتھ رہے۔

\* اگر وہ وزارت کی زندگی سے اکتا گیا ہو تو جنگل میں لمبی ریاضت کے لیے چلا جائے۔ ملکہ کو بتا جائے کہ راجکار کی حفاظت و تربیت کے لیے کون لوگ مقرر ہیں۔ (گ: مخالفوں کے بٹھاتے ہوئے جاسوسوں اور خزانے و عینہ کا پتہ راجہ کو بتا کر)۔

\* اگر راجہ دوسرے سرداروں کے زیر اثر ہو تو وہ اس کے پسندیدہ اشخاص کے ذریعے اس کو حکمرانی کے گرسکھائے۔ تاریخ اور پرائوں کے حوالے دے۔

\* پکے سیاسی کاروبار دھار کو وزیر راجہ کا اعتماد حاصل کرے۔ اسے اپنے اثر میں لائے اور مخالفوں کی سرکوبی کرائے۔

## ملکی حاکمیت کے وسائل

### جزا، مالکیت کے بنیادی لوازم

راجہ، وزیر، ریاست، قلعہ، خزانہ، فوج، حلیف، اور دشمن، خود مختاری ان عوامل سے متعلق ہوتی ہے۔ ان میں راجہ کی خصوصیات حسب ذیل ہیں :

اچھا خاندان، خدا ترسی، بہادری، بزرگ ودوانوں کی نظر سے دیکھنا، نیکی، سچائی، استقامت، احسان مندی، حوصلہ مندانہ عزائم، جوش و جذبہ، قوت فیصلہ، لیت و لعل سے گریز، ہمسایہ ریاستوں کو قابو میں رکھنے کی قدرت، مضبوط فوجداری، لائق وزیروں کی رفاقت، نظم و ضبط کی طرف میلان۔ راجہ کی یہ خصوصیات پرکشش کہلاتی ہیں۔ تحقیق و جستجو، تحمل کے ساتھ سماعت، مشاہدہ، حاضر یادداشت، غور و فکر، صحیح نتیجہ اخذ کرنا اور فیصلے پر قائم رہنا ذہنی خصوصیات کہلائی گی۔

عزم بالجزم، ذکاوت، شرف بینی، جوش و جذبے کے چند پہلو ہیں۔ عالی دماغ، مضبوط حافظہ اور براق ذہن رکھنے والا، محنتی، طاقتور، جملہ فنون سے آراستہ، شر سے پاک، سزا و جزا میں عدل و انصاف پرستی سے کاربند، باوقار، خطرات کے مدارک کے لیے بروقت اقدام کا اہل، درر اندیش، موقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے مستعدی کے ساتھ بروقت اور بر عمل عمل کرنے والا، دشمن سے جنگ یا معاہدے کو ختم کرنے کی ضرورت کو ناٹنے والا، مناسب موقع کے انتظار میں معاذات، ذمہ داریوں اور قول و قرار کو نبھانے والا، دشمن کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھانے والا۔ وفادار لڑدار کی کرملنظر رکھتے ہوئے کسی مذہبی یا شریک جہد ڈرائے رہنے کے بغیر شک و شبہ کی نظر سے دیکھے، جذباتیت، عقلمندی، حرص، ہٹ، دھرمی، متلون مزاجی، جلد بازی، غیبت سے عاری، خندہ پیشانی سے

بات کرنے والا اور بزرگوں کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلنے والا۔ ان خصوصیات کو برہماری سے تعبیر کرتے ہیں۔

سنتری کی خصوصیات کتاب کے شروع، درمیان اور اختتام پر واضح کی گئی ہیں۔

جس ملک کے اندرونی اور سرحدی علاقوں میں بڑے شہر دیگر والا ضلعی ہوں، اچھی خواہ مخواہ نہ صرف اپنے لوگوں کے لئے پیدا کرے بلکہ باہر والوں کے لئے بھی مصیبت کے وقت ہتیا کر سکے، دشمنوں کا مقابلہ کر سکے اس پاس کے راجاؤں کو زیر کر سکے، دلدلی، پتھریلے، اونچے نیچے اور ریگستانی علاقوں سے متوازن سازشیلوں، دندوں، ویسج ویرانوں سے پاک ہو، خوش منظر ہو، زمینیں، کانوں، قیمتی لکڑی، ہاتھیوں کے جنگل اور چراگا ہوں سے پُر ہو، ہنرمند ہو، جس میں خفیہ راستے ہوں (ب) مویشیوں کی کثرت ہو، پانی کے لئے بارش کا محتاج نہ ہو، جہاں میدانی اور دریائی راستے موجود ہوں، مختلف طرح کی تجارتی اشیاء سے مالا مال ہو، بڑی فوج اور بھاری ٹینکوں کا بوجھ اٹھا سکے، جہاں کے کسان محنت کش اور باعمل ہوں، آقا اور ملازمین سمجھدار ہوں، آبادی وفادار اور خوش اطوار ہو۔ یہ ایک اچھی ریاست کی خصوصیات ہیں۔ دیگر والا جہاں نیچے زنانوں کی آبادی زیادہ ہو قلعوں کی خوبیاں پہلے ہی بتائی جا چکی ہیں۔

بہترین خزانہ وہ ہے جو چاہے وراثتہ ملا جو یا اپنے طور پر حاصل کیا گیا ہو مگر اس میں باقراط سونا، چاندی، مختلف اوان کے جواہر، طلائی ہری موجود ہوں اور افتاد کے وقت لمبی مدت تک کفایت کر سکے۔

بہترین فوج وہ ہے جو پیشینہ سپاہیوں پر مشتمل ہو دیا باپ دلا کے وقت سے چلی آرہی ہو ہمیشہ جاق ورجوبند، وفادار، جس کے نوجوان اپنے بال بچوں کو آسودہ رکھ سکیں۔ بے عرصے تک دور دراز قیام کو گوارا کریں، ہمیشہ ہر جگہ پر رہیں، برداشت کی قوت رکھتے ہو، مختلف طرح

کی لڑائیوں کی تربیت پائے ہوئے ہوں اور مختلف طرح کے ہتھیاروں کا استعمال جانتے ہوں، بادشاہ کا دکھ سکھ میں ساتھ دیں، کبھی اس سے برگشتہ نہ ہوں اور خالصتہً کھتری ذات سے تعلق رکھتے ہوں۔

بہترین جلیف یا دوست وہ ہے جس سے یشتینی دوستی ہو، معقول بات سننے کو تیار ہو، کبھی جھگڑانہ کرے، اور وقت پر جلدی اور بڑے پیمانے پر جنگی تیاریاں کر سکے۔

جو دشمن شاہی خاندان کا نہ ہو، حریف ہو، نالائق وزیروں اور نافرمان رعیت میں گھرا ہو، بدکردار ہو، ہمیشہ دھرم کے خلاف کام کرتا ہو، گھٹیا عیاشیوں میں مبتلا ہو، جوش و جذبے سے عاری ہو، تقدیر پر بھروسہ کرتا ہو، بے سوچے سمجھے عمل کرتا ہو، کمزور ہو، بے یار و مددگار ہو، مردانہ خصوصیات سے محروم ہو اور نقصان پہنچانے پر تیار ہے، وہ بدترین دشمن ہے، مگر اسے آسانی سے زیر کیا جاسکتا ہے۔

دشمن سے قطع نظر، مذکورہ چھ عوامل، اپنی اعلیٰ خصوصیات کے ساتھ بادشاہت کے اعضاء و اجزاء ہیں۔

✽ دانشمند بادشاہ کمزور عوامل کو بھی سدھار سکتا ہے، مگر برا حکمران اپنی ریاست کے بھلے اور پھلتے پھولتے عوامل کو بھی تباہ کر سکتا ہے۔

✽ ہندو بد اعمال اور بد اطوار حکمران خواہ وہ شاہوں کا شاہ کیوں نہ ہو یا تو اپنی ہی رعیت کے عتاب کا شکار ہو جائے گا یا دشمن کا۔

✽ البتہ ایک عاقل و دانا حکمران، جو سیاسی حکمت عملی سے بہرہ ور ہو، خواہ کسی چھوٹی سی راجدھانی کا مالک ہو، اپنے یقیناً ارکان ریاست کی مدد سے ساری دنیا پر قابض ہو سکتا ہے۔ اور کبھی زیر نہ ہو سکے گا۔

## جزو ۲: حالت امن اور مہمات

دولت کا حصول اور تحفظ امن و امان اور بار آور عمل پر منحصر ہے۔  
 منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے محنت اور کوشش بار آور  
 عمل ہے۔ عمل سے حاصل کئے ہوئے پھل سے لطف اندوز ہونے کے لئے  
 شرفاء سے نجات اور فراغت، یہی امن و امان کی تعریف ہے۔  
 امن اور پیداواری عمل کا دار و مدار راجہ کی شش گانہ حکمت عملی پر ہے۔  
 انحطاط، جمود یا ترقی کسی زمانے کی صورت حال اپنی تین حالتوں سے تعبیر  
 ہوتی ہے۔ جو عوامل اس صورتحال کو تشکیل دیتے ہیں، جہاں تک انسان کا  
 دخل ہے، وہ ہیں؛ یعنی حکمتِ عملی یا اس کا فقدان۔ خوش قسمتی یا بد قسمتی کا  
 تعلق آسمانی عوامل سے ہے۔ دونوں طرح کے عوامل، انسانی اور آسمانی دنیا  
 کے معاملات کو تشکیل دیتے ہیں۔

جن کا پہلے سے علم نہ ہو سکے، وہ آسمانی عوامل ہیں، کسی ایسے مقصد کا  
 حاصل ہو جانا جو بظاہر محال نظر آتا تھا، خوش نصیبی کہلائے گا۔ جس نتیجے کی  
 توقع کی جا سکے وہ انسانی دائرہ عمل میں آتا ہے۔ اور اس کا حصول حکمتِ عملی  
 پر منحصر ہے۔ اگر نتیجہ توقع کے خلاف ہو تو اس کا سبب غلط پالیسی یا اس کا  
 فقدان ہو گا۔ اس کی پیش بینی ممکن ہے۔ آفاتِ آسمانی کی پیش بینی ممکن نہیں۔  
 وہ راجہ جو اچھے کردار اور بادشاہت کے لوازم سے مالا مال ہو  
 وہ حکمتِ عملی کا سرچشمہ اور فاتح کہلاتا ہے۔

جو راجہ اس راجہ کی سرحدوں سے ملحق ہو اسے حریت کہیں گے۔ جو راجہ  
 اسی طرح حریت راجہ سے ملحق ہو اور حریت کی عملداری بیچ میں پڑتی ہو، وہ  
 حلیف کہلائے گا۔

ہمسائے کے طاقت ور راجہ کو دشمن کہا جائے گا۔ اور جب وہ مصائب  
 میں گھرا ہو یا بد اعمالیوں میں مبتلا ہو، تو وہ مغلوب کئے جانے کے

قابل ہو گا اور اس کا کوئی حلیف نہ ہو گا تو وہ مٹا دینے کے قابل ہو گا۔  
 ورنہ دینی جب اس کا کوئی دوستدار موجود ہو تو وہ اس قابل ہو گا کہ اسے  
 تنگ کیا جاسکے یا اس کی قوت (یا عملداری) کو گھٹایا جاسکے۔ یہ ہیں وہ صورتیں  
 جو دشمن کے تعلق سے درپیش ہو سکتی ہیں۔

راجہ کے مقابل کی طرف، دشمن کے جوار میں اور بھی راجہ ہو سکتے ہیں۔ جن  
 میں کوئی راجہ کا طرفدار ہو گا، اس کے بعد کوئی دشمن کا طرفدار، اور پھر اس کے بعد  
 کوئی اس راجہ کا طرفدار (جسے فاتح کہا گیا ہے) اور اس کے بعد دشمن کے  
 طرفدار کا طرفدار۔ اسی طرح عقب ہیں بھی ایک عقبی دشمن ہو گا، اور ایک عقبی  
 دوست، ایک عقبی دشمن کا دوست، اور ایک عقبی دوست کا دوست۔

جو حریف حسب نسب میں ہم پلہ ہو اور جس کی عملداری ”فاتح راجہ“  
 کی عملداری سے ملی ہو، قدرتی دشمن ہے اور جو بعض مخالفت ہو اور فاتح راجہ  
 کے خلاف دوسروں کو اکسائے وہ غیر حقیقی دشمن ہے۔

جو باپ دادا کے وقت سے دوست چلا آتا ہو اور اس کی عملداری دشمن  
 راجہ سے ملحق ہو، وہ قدرتی دوست ہے اور جس سے اپنے تحفظ کی خاطر معاہدہ کیا  
 جائے وہ بنایا ہوا دوست ہے۔

جس راجہ کی عملداری دونوں راجاؤں (فاتح اور دشمن) دونوں کے قریب  
 مقابل کی طرف واقع ہو، اور جو دونوں کی مدد پر آنے کی قدرت رکھتا ہو، خواہ متغیر  
 ہوں یا مخالفت، اور ہر ایک سے فرداً فرداً نبٹ سکے، اسے ثالث راجہ کہیں گے۔

جو راجہ مذکورہ بالا سب راجاؤں سے دور واقع ہو، بہت مضبوط اور  
 دشمن ”فاتح“ اور ثالث تینوں کی مدد کر سکتا ہے یا تینوں کا فرداً فرداً مقابلہ  
 کر سکتا ہو، اسے غیر جانبدار کہیں گے۔ یہ ہیں راجاؤں کی (بارہ) بنیادی حیثیتیں۔

”فاتح“ اس کا حلیف، اور اس کے حلیف کا حلیف، یہ تین مل کر ایک  
 دائرہ بناتے ہیں۔ چونکہ ان تینوں راجاؤں کے پاس بادشاہی کے بنیادی ارکان

وزراء، عملداری، قلعہ اور خزانہ اور سپاہ موجود ہیں اس دائرے میں بنیادی



ارکان کی مجموعی تعداد ۱۸ ہوئی (یا ۱۵؟ خود راجاؤں کو ملاکر ۱۸-ج) لہذا یہ سمجھانے کی ضرورت نہیں کہ ریاستوں کے یہ تین دائرے یا گروہ، فاتح راجہ کے دائرے سے الگ ہیں۔ لہذا چار بنیادی دائرے بنے، جن میں ۱۲ راجہ اور بادشاہت کے بنیادی عوامل کی مقدار ۶۰ ہے، اور ریاست کے بنیادی ارکان یا اجزاء کی تعداد بہتر ہے۔ ان بارہ راجاؤں میں سے ہر ایک کے اپنے عوامل (یا وسائل) ملوکیت ہوں گے، نیز اپنی اپنی قوت اور مقاصد۔ طاقت ذریعہ ہے اور مقصد دوسرے۔

### طاقت ذریعہ ہے اور مقصد مسرت

طاقت تین قسم کی ہوتی ہے۔ غور و فکر کی طاقت ذہنی طاقت۔ بھرپور خزانہ اور مضبوط فوج بادشاہی کی قوت ہے اور شجاعت جسمانی قوت ہے۔ اصل متن میں ان قوتوں کو گیان بل، کوش بل، دند بل اور وکریم بل کہا گیا ہے۔ وکریم و شجاعت۔ ج)

مقصد بھی تین طرح کا ہوتا ہے۔ وہ جو سورج بچا رہے حاصل ہو سکے۔ جو بادشاہی اختیار سے حاصل ہو سکے اور وہ جو جدوجہد سے حاصل ہو سکے۔ اور اسی کے لئے شجاعت درکار ہوتی ہے۔

قوت و مسرت کی بیشی ہی ایک بادشاہ کو دوسرے پر فوقیت دلاتی ہے اور کمی ادنیٰ ہونے پر دلالت کرتی ہے اور مساوات ہمہری پر۔ چنانچہ راجہ ہمیشہ قوت میں برتری اور مسرت میں بہتری حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔

جو راجہ اسباب شہنشاہی میں اپنے دشمن کا ہم پلہ ہو وہ اپنی خوش الحواری کے بل پر یا ان کی مدد سے جو دشمن کے حربے ہوں یا اس کے خلاف سادش کو رہے ہوں، دشمن کی قوت کو مغلوب کر سکتا ہے یا اگر وہ یوں سوچتا ہو کہ: میرا دشمن اگر چہ بڑا طاقتور ہے، لیکن عنقریب اپنی بادشاہی کو نقصان پہنچا کر رہے گا، مثلاً بدزبانی کے ذریعے، سخت سزائیں دے کر یا دولت کو لٹا کر۔

لے فاتح کا حلقہ، دشمن کا حلقہ، ثالث کا حلقہ، غیر جانبدار کا حلقہ، ملاکر کل عوامل ۶۰۔

اور اس نے عارضی کامیابی بھی حاصل کر لی تو پھر سیر و شکار، جوئے بازی، شراب خوری اور عزتوں کے ساتھ عیاشی میں مبتلا ہو جائے گا۔ اور چونکہ اس کی رعایا اس سے بد دل ہے، اور خود کمزور اور سر بھرا، میں اس کا تختہ الٹ سکتا ہوں۔ یا جب اس پر چڑھائی کی گئی تو وہ اپنی سب کائنات لے کر کسی نفلے میں یا کہیں اور پناہ لے گا۔ یا اگرچہ اس کے پاس بڑی فوج ہے۔ پھر بھی میرے ہاتھ پڑ سکتا ہے۔ کیوں کہ نہ اس کا کوئی مددگار ہے نہ کوئی مضبوط قلعہ، یا ایک دور کاراجہ اپنے دشمن کو نہزیمیت دینا چاہتا ہے اور مجھے بھی مدد دینے پر آمادہ ہے کہ میں اپنے دشمن کو نیچا دکھا سکوں جو اس وقت زوہی ہے مگر میرے پاس کافی وسائل نہیں، یا ہو سکتا ہے کہ مجھے ثالث بننے کی دعوت دی جائے، ان وجوہات کی بنا پر راجہ اپنے دشمن کو دھیل دے کر قوت پکڑنے اور وقتی کامیابی حاصل کرنے کا موقع دے سکتا ہے۔ دیگرولا! اس طرح کی مختلف صورتوں میں دشمن کی قوت و کیفیت کا بھی اندازہ کرے)

ریاستوں کے دارے یا حلقے کو دوست راجہ کی حدود سے آگے نکل بڑھا کر وہ ان ریاستوں کو پیستے کا رے اور خود کو پیستے کی ناہ (مرکز) بنا لے گا۔ قابل شکست دشمن جب فاتح راجہ اور اس کے دوست کے بیچ میں واقع ہو، تو اس کی قوت بڑھتی ہوئی نظر آئے گی دیگرولا! جو مضبوط دشمن فاتح اور اس کے دوست کے بیچ میں آ جائے وہ جیت لیا جاتا ہے یا بہت تنگ کیا جاتا ہے۔

## شش گانہ حکمت عملی کے مقاصد

جزو ۱ : انحطاط، جمود اور ترقی

ریاستوں کا دائرہ شش گانہ پالیسی کا محور ہے۔ میرے گرد کہتے ہیں کہ امن، جنگ غیر جانبداری، حرکت، اتحاد نیز ایک کے ساتھ صلح تو دوسرے کے ساتھ جنگ یہ ہیں ریاستی حکمت عملی کی چھ صورتیں۔  
لیکن واتوبادگی کا موقف ہے کہ پالیسی کی صرف دو شکلیں ہوتی ہیں، امن اور جنگ؛ اور کل چھ شکلیں انہی دو بنیادی شکلوں سے پیدا ہوتی ہیں۔  
کوٹلیہ کہتا ہے چونکہ صورتحال بدلتی رہتی ہے، اس لئے پالیسی کی چھ ہی شکلیں بنتی ہیں۔

ان میں سے معاہدہ جو ضمانتوں کے ساتھ ہو، امن کی صورتحال ہے۔ جارحانہ کارروائی جنگ ہے، عدم تعرض غیر جانبداری ہے، تیاری حرکت ہے، دوسرے کی آڑ یا مدد لینا اتحاد ہے۔ ایک کے ساتھ امن کا معاہدہ اور دوسرے کے ساتھ جنگ دو رویہ چال کہلاتی ہے۔ بس یہی چھ شکلیں ہیں۔

جو کسی سے پیٹا ہو گا وہ اس سے صلح چاہے گا، جو حاوی ہو گا وہ جنگ پھیر دے گا۔ جریہ سوچے گا کہ نہ کوئی مجھے زک دے سکتا ہے نہ میں اتنا طاقتور ہوں کہ اپنے دشمن کو تباہ کر سکوں، وہ غیر جانبداری برتے گا۔ جس کے پاس

اپنے دشمن کے خلاف تیاری کے وسائل ہوں گے۔ وہ اس کے خلاف حرکت میں آئے گا۔ جو اپنے بل پر اپنا بچاؤ کرنے کے قابل نہ ہو گا وہ دوسروں کا سہارا ڈھونڈے گا جو یہ سمجھے گا کہ مقصد حاصل کرنے کے لئے مدد حاصل کرنا ضروری ہے وہ ایک کے ساتھ صلح کر کے دوسرے کے ساتھ جنگ کرے گا۔ یہ ہیں راج نیچی کے چھ روپ۔

ان میں سے عاقل بادشاہ وہ راستہ اختیار کرے گا جس سے اس کو موثر ملے کہ قلعہ تعمیر کرائے، عمارتیں اور تجارتی راستے بنائے، زراعت کو توسیع دے اور نئے گاؤں بسائے۔ کانوں سے کام لے، عمارتی لکڑی اور ہاتھیل کے جنگلات سے فائدہ اٹھائے؛ اور اس کے ساتھ ہی دشمن کی ایسی ہی کارروائیوں میں خلل ڈالے۔

جو یہ سمجھتا ہو کہ اس کی طاقت، کیفیت اور کثیت دونوں کے لحاظ سے دشمن کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے بڑھ رہی ہے، وہ وقتی طور پر دشمن کی ترقی کو نظر انداز کر سکتا ہے۔ دیگر دلائل دشمن کی طرف سے بے فکر ہو سکتا ہے اگر درجہ یہ دیکھیں گے کہ دونوں کی رفتار ترقی ایک ہے، تو وہ آپس میں صلح کر لیں گے۔

کوئی راجہ ایسی پالیسی نہیں اپنائے گا جس سے اس کو نقصان ہو اور دشمن کو کوئی دھکا نہ لگے، کہ یہ تنزل اور انحطاط کا راستہ ہے۔ ہاں اگر یہ خیال ہو کہ آخر کار اس کے نقصان کی تلافی ہو جائے گی اور دشمن کے مقابلے میں زیادہ فائدہ حاصل ہو گا تو وقتی نقصان کو برداشت کر لے۔

اگر دو راجہ جو ایک دوسرے کے حریف ہوں اور دونوں تنزل پذیر ہوں اور کہتے ہوں کہ مساوی وقت میں مساوی دولت جمع کر سکیں گے تو وہ ایک دوسرے سے صلح کر لیں گے۔ ایسی صورتحال جس میں ترقی دکھائی دے نہ تنزل، جمود کہلائے گی۔ جو یہ سمجھے کہ اس کے ہاں جمود کی مدت دشمن کے ہاں سے کم ہوگی اور فوائد آگے چل کر دشمن سے بیش تر ہوں گے، تو

وہ دقتی جو دو کو نظر انداز کرے۔

میرے گود کہتے ہیں کہ اگر دو راجہ جو ایک دوسرے کے حریف ہوں بیک وقت ٹھہراؤ کی حالت میں ہوں، اور ایک ہی مدت میں یکساں فتح کی توقع رکھتے ہوں، تو وہ آپس میں صلح کر لیں گے۔

کوٹلیہ کا کہنا ہے بیشک ان کے لئے کوئی اور راستہ نہیں۔ (دگیر دلائے بالکل متضاد معنی لئے ہیں، یہاں اگر کوئی راجہ یہ سوچے کہ صلح کے معاہدے پر قائم رہ کر میں اہم تعمیری کام کر سکتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی دشمن کے کاموں کو نقصان پہنچا سکتا ہوں، یا اپنے کاموں سے فتح حاصل کرنے کے علاوہ دشمن کے کئے ہوئے کاموں سے بھی، امن کے معاہدے کے تحت، فائدہ اٹھا سکتا ہوں، یا اس کے کاموں کو جاسوسوں اور خفیہ کارروائیوں کے ذریعے تباہ کر سکتا ہوں، یا اس قسم کے فایز دے کر جیسے کہ انعام اکرام، اچھا مکان ٹیکسوں کی معافی، کم محنت میں زیادہ فائدہ یا اجرت، میں دشمن کے آدمیوں کو اپنی طرف کھینچ سکوں گا جس کی مدد سے وہ اپنی تعمیری کارروائیاں کر رہا تھا، یا کسی طاقتور راجہ سے اتحاد کر کے دشمن راجہ اپنے کئے ہوئے کام بگاڑنے لگا، یا میں حریف راجہ کی کسی دوسرے راجہ کے ساتھ دشمنی کو طول دلا سکتا ہوں، جس کی دھمکیوں کی بنا پر اس نے میری پناہ ڈھونڈی ہے (یعنی مجھ سے معاہدہ امن کیا ہے) یا مجھ سے اتحاد کر کے میرا حریف کسی دوسرے راجہ کو پریشان کر سکے گا، جو مجھ سے بیڑ رکھتا ہے، یا کسی دوسرے راجہ کے دباؤ سے تنگ آکر میرے حریف راجہ کی رعیت میری عملداری میں پناہ لے گی اور میں اپنے تعمیری منصوبے زیادہ آسانی سے پورے کر سکوں گا یا اپنے کاموں کے خراب ہو جانے کی بنا پر میرا حریف اتنا طاقتور نہیں رہ جائے گا کہ مجھ پر حملہ کر سکے؛ یا کوئی سے دو موافق راجا لے لے شکرت عبارت میں انتہائی اختصار بڑھاتا ہے اور اسے دہانت سے سمجھنا لازم آتا ہے یہاں مراد یہ ہے کہ طاقتور اتحادی کو اتحاد کی بڑی قیمت ادا کرنی پڑے گی، اور بہت سی تعمیری کاموں سے کمائی ہوئی دولت ادھر چلی جائے گی۔ ج

کے اتحاد سے میں اپنے دساکے سے اپنی آمدنی کو اور بڑھا سکوں گا، یا اگر میرے حریف نے دوسرے راجاؤں سے مل کر کوئی حلقہ بنایا تو میں ان میں تفرقہ ڈال سکوں گا اور دوسروں کے ساتھ اتحاد کر لوں گا یا میں دھمکی یا حسن سلوک کے ذریعے اپنے حریف کو راہ پر لا سکتا ہوں اور جب وہ میرے حلقے میں شامل ہونے کی خواہش کرے تو دوسروں کو اس سے برگشتہ کرا سکتا ہوں اور ان کے عتاب کا نشانہ بنا سکتا ہوں۔ اگر راجہ اس طرح سوچتا ہو تو اس کے معاہدے کو طول دے سکتا ہے اس عرصے میں اپنے دساکے کو ترقی دے سکتا ہے۔

یا اگر کوئی راجہ یوں سمجھے کہ ”میرے ملک میں پشتینی سپاہی اور جنگجو گروہ موجود ہیں، اور قدرتی حصار پہاڑوں، جنگلوں، دریاؤں یا قلعوں کی صورت میں موجود ہیں اور داخل ہونے کا صرف ایک ہی راستہ ہے، اور ہم بیرونی حملے کو آسانی سے پسپا کر سکتے ہیں، یا اپنے ناقابل تسخیر قلعے میں سرحد کے قریب مورچہ بنا کر ہی دشمن کے ٹھکانوں کو تباہ کر سکتا ہوں، یا اندرونی خلفشاً سے کمزور ہو جانے کے باعث دشمن بہت جلد اپنے بار آور ٹھکانوں کو کھو بیٹھے گا یا جب میرے دشمن پر کوئی راجہ حملہ کرے تو میں اس کے باشندوں کو اپنے ہاں آنے کی ترغیب دے سکتا ہوں“ تو وہ غیر جانبداری اختیار کرے اور اپنی قوت بڑھاتا رہے۔

یا اگر کوئی راجہ یہ سوچے کہ ”فوجوں کے ساتھ چڑھائی کر کے، دشمن کے ٹھکانوں کو تباہ کرنا ممکن ہے، اور میں نے اپنے تعمیری ٹھکانوں کے تحفظ کا خاطر خواہ بندوبست کر لیا ہے“ تو وہ ہلہ بول کر اپنی قوت میں اضافہ کر سکتا ہے۔ یا اگر راجہ سوچے کہ میں اتنا طاقتور نہیں کہ اس کے ٹھکانوں کو تباہ کر سکوں، یا اپنے ٹھکانوں کا بچاؤ کر سکوں تو وہ کسی زیادہ طاقتور راجہ کی پشتاں ڈھونڈے گا، اور انحطاط کے دور سے نکل کر ٹھہراؤ کے دور میں آنے کی کوشش کرے گا۔ اور اس کے بعد ترقی کی منزل میں داخل ہونے کی۔

یا اگر راجہ یوں سوچے کہ کسی ایک سے صلح کر کے میں اپنے وسائل سے کام لے سکوں گا، اور دوسرے سے جنگ چھیڑ کر ہی اس کے کاموں کو مٹا سکوں گا، تو وہ دورانی پالیسی اختیار کرے اور اپنے وسائل بڑھائے۔  
 ✽ چنانچہ راجہ ریاستوں کے ملقوں یا دائروں میں شش گانہ حکمت عملی سے کام لے کر، انحطاط سے ٹھہراؤ اور ٹھہراؤ سے ترقی کی منزل تک قدم بڑھانے کی کوشش کرے۔

### جذہ ۱: اتحاد کی حقیقت

اگر جنگ اور صلح کے فوائد یکساں ہوں تو صلح کو ترجیح دینی چاہیے کیونکہ جنگ میں ہمیشہ قوت اور دولت کے گھٹنے، گھر سے دور رہنے اور گناہ یا بدی کی صورت میں نقصان کا پہلو موجود ہوتا ہے۔

یہ بات جنگ اور غیر جانبداری کے بارے میں صادق آتی ہے اتحاد اور دورانی پالیسی (یعنی ایک سے صلح دوسرے سے جنگ) کے مابین دورانی پالیسی کو ترجیح حاصل ہے، کیونکہ جو کوئی یہ پالیسی اختیار کرے وہ اپنے آپ کو مالا مال کر لیتا ہے، کیونکہ اپنے تعمیری یا پیداواری منصوبوں پر توجہ دے سکتا ہے، جبکہ اتحادی کو اپنے حلیف کی اپنے وسائل سے مدد کرنی پڑتی ہے اتحاد اس سے کرنا چاہیے جو اپنے ہمسایہ دشمن سے زیادہ طاقتور ہو۔ اگر ایسی صورت نہ ہو تو پھر ہمسایہ دشمن سے ربط مضبوط کرنا چاہیے۔ چلے اسے دولت اور طرح دے کر پر پایا جائے یا ملک کا ایک حصہ دے دیا جائے اور خود الگ رہ جائے۔ کیونکہ بادشاہ کے حق میں اس سے بری کوئی بات نہیں ہو سکتی کہ کس طاقت ور راجہ سے اتحاد کرے جب تک کہ اس پر باہر سے حملہ ہو۔  
 کنڈر راجہ (اپنے ہمسایہ حریف کے ساتھ) ایسا رویتد کھے جیسا کہ مفتوح فاتح کے ساتھ رکھتا ہے؛ لیکن جب دیکھے کہ اب اس کے برتری حاصل کرنے کا وقت آگیا ہے، یعنی کسی دبلے پھیلنے، اندرونی خلفشار، دشمنوں کے بڑھنے

یا دوست کے معائب میں شرکت) کی بنا پر اس کا حریت مشکل میں ہے تو وہ کسی بہانے سے، جیسے کہ اسی دشمن کے خطرات کو دفع کرنے کے لئے کفارے کی پوجا، وہ اس کے دربار میں سے نکل آتے، یا اگر اپنی ہی عملداری میں ہو تو اس بد حال راجہ سے ملنے نہ جاتے، یا اگر اس کے پاس ہونو موقع دے کر اسے مار ڈالے۔

جز راجہ دو طاقتور راجاؤں کے درمیان ہودہ اس کی پناہ چاہے گا جو دونوں میں زیادہ طاقتور ہوگا، یا جس پر وہ بھروسہ کر سکے، یا دونوں سے برابر کی شرائط پر صلح کر لے گا۔ پھر وہ ان میں سے ایک کو دوسرے کے خلاف اُکسانے کی کوشش کرے اور ہر ایک سے کہے کہ دوسرا جابر اور اسے تباہ کرنے کے درپے ہے اور اس طرح دونوں میں پھوٹ ڈلوادے۔ جب وہ دونوں ایک دوسرے سے کٹ جاتیں تو خفیہ طریقے سے دونوں کا کام تمام کرا دے۔ یا کسی ہمسایہ دشمن سے اپنا بچاؤ کرنے کے لئے دونوں طاقتور راجاؤں میں سے کسی ایک کی پناہ میں آجائے جو کافی مضبوط ہو یا کسی مضبوط قلعے میں کسی سردار کے ساتھ اتحاد کر کے، دو رنجی پالسی اختیار کرے، (یعنی ایک سے صلح دوسرے سے جنگ)۔ یا حالات کو دیکھتے ہوئے صلح اور جنگ کی روش اختیار کرے۔ یا وہ ان باغیوں، دشمنوں اور وحشی قبائل سے ساز باز کرے جو دونوں راجاؤں کے خلاف سازش کر رہے ہوں۔ یا خود کو دونوں میں سے ایک کا دوست ظاہر کرتے ہوئے وہ دوسرے کے کسی کمزور پہلو پر اس کے دشمنوں یا وحشی قبائل کے ذریعے وار کرے یا دونوں سے دوستی پیدا کر کے یا ستوں کا ایک ملحق بنائے۔ یا وہ غیر جانبدار راجہ کے ساتھ اتحاد کرے، اور اس کی مدد سے ایک یا دونوں کو زیر کرے۔ یا اگر دونوں سے نقصان پہنچے تو کئی غیر جانبدار راجاؤں میں سے کسی تیسرے نیک دل راجہ یا اس کے دوستوں یا ہمسروں میں کسی کی پناہ لے، یا کسی اور راجہ کی مدد چاہے جس کی بھایا اس کو خوش کرنے اور امن سے رہنے کے لئے آمادہ ہو، اور ان کی مدد سے وہ اپنی سابقہ حیثیت کو بحال کر سکتا ہو۔ یا جن کے ساتھ اس کے پرکھوں کے



اچھے روابط یا خونی رشتے رہے تھے اور جن کے راج میں اسے با اثر دوست اپنی تعداد میں مل سکتے ہوں۔  
 ✽ دو طاقتور راجاؤں میں سے جو ایک دوسرے کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھتے ہوں، اس کے ساتھ اتحاد کرنا چاہیے جو اسے پسند کرتا ہو یا جس کو وہ خود پسند کرتا ہو۔ یہ ہیں اتحاد کے طریقے۔

### بخندو ۳: ہمسر، برتر اور کمتر راجہ کا کردار اور کمتر راجاؤں سے معاہدات کی شکل

جو راجہ اپنی قوت و اقتدار کو بڑھانا چاہتا ہو وہ شش گانہ حکمت عملی پر کاربند ہوگا۔ معاہدات ہمسر اور بہتر حکمرانوں کے ساتھ کئے جائیں گے۔ اور کمزور کو مغلوب کیا جائے گا۔

جو کوئی اپنے سے زیادہ طاقتور راجہ کے خلاف لڑنے جائے گا اس کی ہمت کڑائی ایسی ہوگی جیسے ہاتھی کے سامنے پیادہ۔ جس طرح کوئی مٹی کا ہنڈا اپنے ہی جیسے ہنڈے سے ٹکرائے، اسی طرح دو ہمسر راجہ ایک دوسرے سے ٹکرا کر تباہ ہو جاتے ہیں۔ جس طرح پتھر مٹی کی ہانڈی سے ٹکراتا ہے اس طرح ایک طاقتور راجہ کمزور کو پاش پاش کر دیتا ہے اگر کوئی برتر راجہ کمتر راجہ کی طرف سے معاہدے کی پیشکش کو رد کر دے تو کمزور کو مفتوح راجہ کی حیثیت اختیار کر لینی چاہیے۔ یا باجگزار بننا رہے۔

اگر کوئی ہمسر راجہ امن کو پسند نہیں کرتا تو اسے اس طرح تنگ کرنا چاہیے جس طرح اس نے اپنے مقابل کو کیا ہو۔ کیونکہ دو راجاؤں کے درمیان صلح طاقت ہی کے ذریعے قائم کی جاسکتی ہے۔ کوئی کوہے کا ٹکڑا جسے تپا کر سرخ نہ کر دیا گیا ہو دوسرے ٹکڑے کے ساتھ نہیں جڑے گا۔

اگر کمتر راجہ عاجزی کرے تو اس سے صلح کر لینی چاہیے۔ کیونکہ اگر اسے تنگ کیا گیا اور تاؤ دلایا گیا تو وہ جنگ کی آگ کی طرح اپنے دشمن کو پسٹ

میں لے لے گا اور اسے صلے کی دوسری ریاستوں سے بھی شہ ملے گی۔

جب کوئی راجہ جس کا دوسرے راجہ سے امن کا معاہدہ ہو یہ دیکھے کہ اس کے حلیف کی رعایا، لالچی، مفلوک الحال اور ستم رسیدہ ہونے کے باوجود اس کی عملداری کی طرف کو بیچ نہیں کرتی کہ کہیں ان کا مالک انہیں واپس نہ بلا لے تو وہ کمتر ہوتے ہوئے بھی حلیف کے ساتھ اعلان جنگ کر دے۔ جب کوئی راجہ جس کی دوسرے راجہ سے جنگ چھڑی ہوئی ہو یہ دیکھے کہ لالچی، مفلوک الحال اور ستم رسیدہ ہونے کے باوجود اس کے دشمن کی رعایا جنگ کی مشکلات سے دوچار ہونے کی بنا پر اس کی جانب نہیں جھکتی، تو وہ برتر ہونے کے باوجود صلح کرے اور جہاں تک ممکن ہو جنگ کی پیدا کردہ مشکلات کو دور کرے۔

جب دو جنگ میں مبتلا راجاؤں میں سے کوئی یہ دیکھے کہ اس کی مشکلات دشمن کی مشکلات سے بڑھ کر ہیں اور اسے خیال ہو کہ دشمن اپنی مشکلات پر قابو پانے کے بعد اس کے خلاف زیادہ موثر کارروائی کر سکے گا تو اسے صلح کر لینا چاہیئے۔

جب جنگ یا امن کے زمانے میں کوئی راجہ یہ دیکھے کہ (جنگ سے) نہ اس کے دشمن کو نقصان پہنچے گا نہ خود اسے کوئی فائدہ تو اسے غیر جانبداری اختیار کرنی چاہیئے۔

جب کوئی راجہ دیکھے کہ اس کا دشمن اپنی مشکلات پر قابو نہیں پاسکے گا تو کمتر ہونے کے باوجود دشمن پر چڑھائی کر دے۔

جب کسی راجہ کو فوری خطرے یا مشکلات کا سامنا ہو تو برتری کے باوجود دوسرے کی پناہ حاصل کرے۔

جب کسی راجہ کو یقین ہو کہ وہ ایک سے صلح اور دوسرے سے جنگ کی راہ اختیار کر کے اپنا مقصد حاصل کر سکتا ہے تو برتر ہونے کے باوجود دورنخی پالیسی پر عمل پیرا ہو۔

اس طرح چھ طرح کی حکمت عملی اختیار کی جاسکتی ہے۔ جہاں تک ان

کے خصوصی اطلاق کا تعلق ہے (گیر ولا: کمزور راجہ کے تعلق سے کچھ ہیں درج کرتے ہیں):

✽ جب کوئی کمزور بادشاہ پر کوئی طاقتور بادشاہ جو ریاستوں کے ایک ملحقہ کا سربراہ ہو، حملہ کر دے تو اسے عاجزانہ صلح کی درخواست کرنی چاہیئے اور شرائط صلح میں خزانہ، فوج، خود اپنی ذات اور اپنی زمین کو بھی پیش کر سکتا ہے۔  
✽ ایسے معاہدے کو جس کی رد سے فوج کی ایک مقررہ تعداد اور چنیدہ فوجیوں کے ساتھ راجہ (طلب کئے جانے پر) خود کو پیش کرے ”آتمناش“ صلح کہتے ہیں (خود کو گوشت پوست کی صورت میں پیش کرنا)۔

✽ جب یہ شرط ہو کہ فوج کا سالار اور ولیعهد (طلب کئے جانے پر) خود کو پیش کریں تو اس صلح کو ”پُرکشائتر“ صلح کہتے ہیں (یعنی راجہ کے بغیر صرف یرغمالیوں کو پیش کرنا، اور اس سے مراد راجہ کی جان کا تحفظ ہے جسے خود جانا نہیں پڑتا۔

✽ اگر معاہدہ اس شرط پر کیا جائے کہ راجہ خود یا کوئی اور فوج کے ساتھ کسی متین مقام تک کوچ کرے گا، تو اسے ”ادیشٹ پُرش سندھی“ یعنی صلح بلا مزاحمت اشخاص اور اس میں راجہ و سپہ سالار کی جان کا تحفظ مضمر ہے۔  
✽ پہلی دو قسم کی صلح میں کسی اونچے مرتبے کی عورت کو یرغمال بنایا جائے اور آخری صورت میں، دشمن کو خفیہ ذرائع سے گرفتار کرنے کی کوشش کی جائے۔  
یہ وہ صلحیں ہیں جو فوج مہیا کرنے کی شرط پر کی جاتی ہیں۔

جس صلح میں دولت پیش کر کے بادشاہت کے دوسرے لوازم کو بچایا جاسکے اسے ”پر کر رہہ“ یا قیمت (ننادران) کہتے ہیں۔

جب صلح کے لئے اتنی رقم پیش کی جائے جو ایک آدمی اپنے کاندھے پر اٹھا کر لے جاسکے تو اسے ”اُپ گرو“ امدادی رقم کہتے ہیں۔ اور اس کی کئی صورتیں ہوتی ہیں۔ فاصلے یا تاخیر کی وجہ سے رقم بعض اوقات بقایا کی صورت میں دیر تک واجب الوصول رہتی ہے۔

ہاں، چونکہ اس قسم کا بوجھ رفتہ رفتہ ہلکا کیا جاسکتا ہے، اس لئے یہ صورت اس سے بہتر ہے کہ کسی عورت کو یہ غمال بنایا جائے۔ جب فریقین صلح کے ذریعے متحد ہو جائیں تو اسے سورن سندھی، سنہری صلح کہتے ہیں۔

اس سے بالکل متضاد وہ صلح ہے جسے ”کیال“ آدھا طرف کہتے ہیں (مردار کشکول۔ ح) اور اس میں خلیفہ رقم نذر کرنی ہوتی ہے۔

پہلی دو صورتوں میں خام مال، ہاتھی، گھوڑے اور سپاہی بھیجے جائیں اور واپسی کا حیلہ موجود ہو۔ دیگر دلا، بوڑھے ہاتھی گھوڑے وغیرہ بھیجے جائیں اور ان کو ایسا زہر دیا جائے کہ جانے کے بعد دو تین دن میں مر جائیں۔ تیسری صورت میں رقم، اور چوتھی صورت میں عذر پیش کیا جائے کہ کارخانوں سے کچھ حاصل نہیں ہو سکا۔ یہ اس صلح کی صورتیں ہیں جو رقم کے بدلے کی جائے۔ جب زمین کا ایک حصہ حوالے کر دینے سے باقی ملک اور اس کی آبادی محفوظ رہے تو اسے ”آدھٹ“ کہتے ہیں یعنی حوالے کرنا۔ اور اس سے اس فریق کو فائدہ رہتا ہے جو چوروں بد معاشوں سے نجات پانا چاہتا ہو جو اس حالہ کردہ علاقے میں بستے ہوں۔

جب راجدھانی کو چھوڑ کر وہ سارا علاقے دے دیا جائے جو مغلوں کا حال ہو اور جس کے وسائل کو اچھی طرح بچھڑا جا چکا ہو۔ اسے ”اُچن سندھی“ کہتے ہیں، یعنی صلح بے فائدہ اور یہ اس راجہ کے حق میں ہوتی ہے جو دشمن کو مصائب میں مبتلا کرنا چاہتا ہو۔

اگر ملک کو اس شرط پر آزاد چھوڑ دیا جائے کہ زمین کی آمدنی سے آدھان ادا کیا جاتا رہے گا، تو اسے ”اُد کریہ“ کہتے ہیں یعنی لگان والی صلح۔ اور جس میں یہ وعدہ شامل ہو کہ زمین کی پیداوار سے زیادہ ادا کیا جائے گا تو اسے ”پری بھوشن“ کہتے ہیں۔ یعنی ”زیور“ لے

---

لے پیش نظر سنسکرت متن میں ”پریوشن“ ہے۔ نہایت مخافتہ معاہدہ، نہ کہ پریوشن یا زیور جس کا کچھ مطلب نہیں معلوم ہوتا۔ ح

۴. پہلی صورت میں موقع کا انتظار کرنا چاہیے۔ دیکھو ولا : دشمن کے کسی مصیبت میں مبتلا ہونے کا انتظار باقی دو صورتوں میں جہاں پیداوار کی داغ بیل کی شرط ہے صرف اسی وقت شرط کی پابندی کرنی چاہیے جب طاقت کا بہت دباؤ پڑے۔ یہ تقبیل صورتیں زمین دے کر صلح کرنے کی۔

۵. یہ ہے تین طرح کی صلح، جو کمزور بادشاہ کو بڑے بادشاہ سے کرنی لازم آئے گی، جو اپنے پیداواری عمل، وقت اور حالات بگڑنے سے اس صورتحال کو پہنچا ہو۔

### جزو ۴: اعلان جنگ یا صلح نامہ کے بعد طرز عمل

غیر جانبداری یا اعلان جنگ کے بعد چڑھائی کا ذکر اوپر آیا۔ ستھان (سکوت)، آسن (لوٹ آنا) اور ایکشنا (ستارہ) ایک ہی مفہوم رکھتے ہیں اور غیر جانبداری کے ہم معنی ہیں۔ اس کی مختلف کیفیتیں یہ ہیں: کسی پالیسی پر قائم رہ کر خاموش رہنا "ستھان" ہے۔ معرکے سے اپنی مرضی سے لوٹ آنا، "آسن" ہے اور کوئی اقدام نہ کرنا "ایکشنا" ہے۔

جب دو راجہ جو فتوحات کے عزائم رکھتے ہوں مگر ایک دوسرے کے خلاف حرکت نہ کر سکتے ہوں اور صلح چاہتے ہوں، تو وہ اعلان جنگ یا صلح کے بعد چپ ہو کر بیٹھ سکتے ہیں۔

جب کوئی راجہ یہ دیکھے کہ وہ اپنے سے بہتر یا ہمسر حریف کو تنہا یا کسی دوست یا قبائل کی مدد سے زیر کر سکتا ہے، تو وہ اعلان جنگ کے بعد اپنے دفاع کے انتظامات کر کے خاموش بیٹھ سکتا ہے۔

جب کوئی راجہ یقین رکھتا ہو کہ اس کی اپنی رعایا متحد، خوش حال اور اس قابل ہے کہ اپنے پیداواری کام جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ دشمن کے کاموں کو نقصان پہنچاتی رہے، تو وہ اعلان جنگ کے بعد چپ ہو سکتا ہے۔

جب یہ دیکھے کہ اس کے دشمن کی رعایا بدسلوکی سے عاجز، مغلوبہ الحال اور حریفوں سے اور مسلسل فوج یا ڈاکوؤں اور قبائل کے نزعے میں رہتی ہے

تو انہیں درغلہ کرا اپنی طرف کیا جاسکتا ہے۔ یا جب ایسا ہو کہ اس کی اپنی زراعت اور تجارت پھل پھول رہی ہے اور دشمن کی گھٹ رہی ہے، یا حریت کی رعایا کو قحط کا سامنا ہے اور وہ اس کی طرف کوچ کر سکتے ہیں، یا ایسا ہو کہ اس کی اپنی زراعت اور تجارت کامیاب نہ ہو اور دشمن کی افزائش پذیر ہو، لیکن اسے یقین ہو کہ اس کی رعایا پھر بھی دشمن کی طرف نہیں جائے گی؛ یا وہ اعلان جنگ کے بعد دشمن کے غلے کے ذخیرے مویشی اور زرنقہ بھیج کر لاسکتا ہے، یا وہ دشمن کی درآمدات کو روک سکتا ہے جس سے خود اس کی تجارت کو نقصان پہنچ رہا ہے؛ یا یہ کہ بیش قیمت تجارتی مال دشمن کے ملک کی بجائے اس کے اپنے ملک کی طرف آنے لگے گا؛ یا یہ کہ جنگ چھڑنے کے بعد دشمن اپنے مخالفوں باغیوں اور وحشی قبائل وغیرہ سے یہیں نیٹ سکے گا اور ان کے ساتھ دست نگرہاں ہونے پر مجبور ہوگا؛ یا یہ کہ اس کے اپنے دوست بہت جلد زیادہ نقصان اٹھائے بغیر کافی قوت پکڑ لیں گے اور چڑھائی کے بعد اس کی مدد کو آنے سے قاصر نہیں رہیں گے کیونکہ انہیں بھی زرخیز زمین حاصل کرنے اور کچھ جیسے کامیاب و خوشحال راہ سے دوستی کی خواہش ہوگی، تو وہ دشمن کو زک پہچانے اور اپنی طاقت کے مظاہرے کے پیش نعر، اعلان جنگ کرنے کے بعد خاموش رہے۔ (انگریزی عبارت بے ربط ہے۔ گہرولا: اس طرح کے حالات ہیں حاوی بادشاہ کو چاہیے کہ وہ اپنے وقار اور دشمن کی تحقیر کے لئے آسن اختیار کرے۔ ج)

لیکن میرے گرد کہتے ہیں کہ اس صورت میں دشمن بادشاہ پلٹ کر اسے ہڑپ کر سکتا ہے۔ کوہلیہ کا کہنا ہے کہ نہیں۔ مقصد یہ ہے کہ دشمن کو کمزور کیا جائے اور اس کے سکون میں خلل ڈالا جائے، کیونکہ ایسا راہ جو نئی قوت پکڑے گا تو اپنے دشمن کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور ایسے راہ کو دشمن کے دشمن بھی اپنی عافیت کے لئے مدد بھیجیں گے۔ اس لئے جس کے پاس قوت موجود ہو وہ اعلان جنگ کے بعد خاموش بیٹھ جائے۔

اگر اعلان جنگ کے بعد خاموش بیٹھنے کی پالیسی کا نتیجہ حسبِ دلخواہ نہ نکلے تو صلح کرنے کے بعد خاموش اختیار کی جاسکتی ہے۔

جو کوئی فریق اعلان جنگ کے بعد بلا حرکت بیٹھنے سے قوت پکڑے، وہ پھر اپنے کمزور حریف کو مغلوب کرنے کے لئے یلغار کرے۔

جب راجہ دیکھے کہ اس کا حریف مصائب میں گھر گیا ہے، اور اس کی رعایا کی مشکلات دور ہونے والی ہیں، اور وہ جبر اور زیادتی سے سخت نالاں ہیں خستہ مال، بے حوصلہ اور نفرت کا شکار ہیں، تو انہیں اپنے ملک سے برگشتہ کر کے اپنے ساتھ ملایا جاسکتا ہے۔ یا دشمن کے ملک پر آگ، طغیانی و بایا قحط کی مصیبت نازل ہوئی ہے اور اس کے جوان مر رہے ہیں اور دفاعی قوت کمزور ہو رہی ہے، تو وہ اعلان جنگ کے بعد چڑھائی کر دے۔

جب حسن اتفاق سے راجہ کے سامنے اور عقب میں دونوں طرف ایک مضبوط حلیف موجود ہو، اور دونوں بہادر بھی ہوں اور ان کی رعایا بھی وفادار ہو، اور سامنے کا حلیف سامنے کے دشمن کو روک سکے اور عقب کا حلیف عقب کے دشمن کو آگے نہ بڑھنے دے، تو وہ اعلان جنگ کے بعد سامنے کے دشمن پر چڑھائی کر سکتا ہے۔

جب راجہ یہ دیکھے کہ وہ ایک منقرعہ کے بعد فتح کے خاطر خواہ نتائج حاصل کر سکتا ہے، تو وہ سامنے کے دشمن پر چڑھائی کر دے، اور عقبی دشمن سے اعلان جنگ قائم رکھے، ورنہ عقبی دشمن کے ساتھ پہلے صلح کرے پھر چڑھائی کرے،

جب راجہ تنہا دشمن کا سامنا نہ کر سکتا ہو، لیکن چڑھائی کے بغیر چارہ نہ ہو، تو وہ اپنے سے کمزور یا مساوی یا برتر راجاؤں کو ساتھ ملا کر آگے بڑھے۔ اگر مقصود کسی خاص علاقے پر قبضہ کرنا ہو تو مال غنیمت میں ہر ایک کا حصہ ملے کر لیا جائے، اور اگر مقصد متنوع اور وسیع ہو تو ملے نہیں کیا جاسکتا۔ اگر متحدہ عمل ممکن نہ ہو تو وہ کسی راجہ سے ملے شدہ حصے کے بدلے فوجی کمک کی درخواست

کرے، یا اسے مساوی حصے داری پر ساتھ آنے کی ترغیب دے۔  
 ✽ جبکہ مالِ غنیمت یقینی ہو تو آپس میں حصہ پہلے سے طے کر لیں، ورنہ نہیں  
 حصہ طے کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ فوجی طاقت کے تناسب سے ہو  
 لیکن بہترین صورت یہ ہے کہ اپنی اپنی کوشش کے تناسب سے ہو، یا حصے  
 جنگ پر لگائے جانے والے سرمائے اور اس پر حاصل شدہ منافع کی بنیاد پر ہوں۔

## جنو ۵: مصلحت اندیشی فوج سے فراکے اسباب طاقتوں کا اتحاد

جب ایک کمزور اور ایک قوی دشمن دونوں بیک وقت مشکلات میں مبتلا  
 ہوں تو پہلے کس پر چڑھائی کی جائے؟  
 جواب ہے کہ قوی دشمن پر۔ جب وہ زیر ہو جائے تو کمزور خود ہی فاتح کی  
 مدد کے لئے بڑھے گا، مگر قوی دشمن ایسا نہیں کرے گا۔

کوئی کمزور دشمن زیادہ مشکلات میں گھاہا ہو اور کوئی قوی دشمن نسبتاً کم مشکلات  
 سے دوچار ہو تو پہلے کس پر حملہ کیا جائے۔

میرے گرد کہتے ہیں کہ آسان فتح حاصل کرنے کے لئے کمزور کو پہلے  
 مغلوب کر لیا جائے۔ کونسل کو اس سے اختلاف ہے۔ کم مشکلات میں مبتلا قوی  
 دشمن کے خلاف پہلے بڑھنا چاہیے، کیونکہ اس طرح اس کی مشکلات اور بڑھ  
 جائیں گی۔ یہ صحیح ہے کہ کمزور دشمن کی بڑھی ہوئی مشکلات بھی حملے کے باعث اور زیادہ  
 بڑھ جائیں گی، لیکن قوی دشمن کو جسے کم مشکلات کا سامنا ہے، چھوڑ دیا گیا  
 تو وہ اپنی مشکلات پر قابو پانے اور کمزور دشمن یا کسی اور عقبی دشمن سے اتحاد  
 کی کوشش کرے گا۔

جب دو کمزور دشمن ہوں جس میں سے ایک خوش اطوار مگر زیادہ مشکلات  
 میں گھاہا ہو، اور دوسرا بدکردار مگر کم مصائب سے دوچار ہو اور اس کی رعایا  
 بھی اس کی ساقی نہ ہو، تو کس کے خلاف پہلے اقدام کیا جائے۔

جب پہلے راجہ پر جو زیادہ مصائب میں مبتلا ہے حملہ ہو گا تو اس کی رعایا



اس کا ساتھ دے گی، دوسرے راجہ کی رعایا بے تعلق رہے گی، باغی یا بے تعلق رعایا طاقتور راجہ کو بھی بچا دکھا سکتی ہے۔ لہذا حملہ اس کے خلاف پہلے ہو جس کی رعایا اس کے برخلاف ہے۔

کون سے دشمن کے خلاف پہلے چڑھائی کی جائے، جس کی رعایا مغلوں کے مخالف اور مرہٹوں کی رعایا مغلوم ہے، یا وہ جس کی رعایا مغلوم ہے۔

میرے گرد کہتے ہیں کہ اس راجہ کے خلاف پہلے چڑھائی کی جائے جس کی رعایا مغلوں کے مخالف اور غریب ہے، کیونکہ ایسے لوگ سازش کے ذریعے آسانی سے اپنائے جاسکتے ہیں۔ مگر مغلوم لوگوں کے سرخون کو سزا دے کر چپکا کیا جاسکتا ہے۔ کوٹلیہ کتنا بے کنتابہ نہیں، کیونکہ خواہ غریب اور مرہٹوں سہی، وہ اپنے راجہ کے وفادار ہیں۔ وہ اس کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہوں گے اور سازش کو نہیں چلنے دیں گے۔ سرخوہیوں کی ایک خوبی وفاداری ہے۔ لہذا ”فاتح“ اس راجہ کے خلاف پہلے بڑھے جس کی رعایا مغلوم ہے۔

کون سے دشمن کے خلاف اقدام کیا جائے، وہ جو مضبوط مگر بدکردار ہے یا وہ جو کمزور مگر نیک ہے۔

مضبوط مگر بدکردار راجہ کے خلاف اقدام کرنا چاہیے، کیونکہ حملہ ہوا تو اس کی رعایا اس کی مدد نہیں کرے گی بلکہ اسے گرانے کی کوشش کرے گی اور فاتح کے ساتھ مل جائے گی۔ لیکن نیک راجہ کے خلاف کارروائی کی گئی تو اس کی رعایا اس کی مدد کرے گی اور اس کے لئے جان دینے پر تیار ہو جائے گی۔

✽ بھلائی کی تعمیر اور بدی کی تنظیم کرنا، بدیتی سے بے جا خون بہانا۔  
 ✽ بھلائی اور نیکی کے رسوم و طریق سے گریزا بدی کے کام کرنا اور نیکی پر ہیز۔  
 ✽ جو نہ کرنا چاہیے وہ کرنا، اور جو کرنا چاہیے اسے ترک کرنا، بُرا کرنا چاہیے وہ ادا نہ کرنا، اور جو نہ لینا چاہیے اسے غصب کرنا۔

لے فاتح (ویگیڈیشو) اس تمام بحث میں اس راجہ کو کہا گیا ہے جسے صلاح دی جا رہی ہے۔ گویا جوان صلاحوں پر کاربند ہو گا وہ متفق فاتح عالم ہے۔

✽ مجرموں کو سزا نہ دینا۔ اور تھوڑے جرم پر بڑی سزائیں دینا، جنہیں نہ پکڑنا چاہیئے انہیں دھر لینا اور جنہیں گرفتار کرنا چاہیئے انہیں کھلا چھوڑ دینا۔  
✽ مخدوش کاموں میں پڑنا اور مفید کاموں کو خراب کرنا، لوگوں کو چوروں ڈاکوؤں سے نہ بچانا اور خود ان کو لوٹنے لگنا۔

✽ مردانہ کام چھوڑ دینا اور بھلائی کے کاموں کی مذمت کرنا، لوگوں کے مقبول لیڈروں کو دکھ دینا اور لائق لوگوں کو مردود رکھنا۔  
✽ بزرگوں کو عیاری اور مکاری سے یا برائی کی روم تھام سے گریز اور کرنے کے کاموں سے پرہیز کی بنا پر ناراض اور برگشتہ کرنا۔

✽ لاپرواہی، بے احتیاطی، رعایا کے جان و مال کے تحفظ میں غفلت، راجہ کے بیوی وہ اطوار ہیں جن کی بنا پر اس کی رعایا فحاکت زدہ حریص اور باغی ہو جاتی ہے۔ جب لوگ غریب ہو جائیں تو وہ لالچی ہو جاتے ہیں جب لالچی ہوں تو بخوشی دشمن سے جا کر مل جاتے ہیں، یا اپنے راجہ کو خود ہی تباہ کر دیتے ہیں۔

✽ لہذا کسی راجہ کو ایسے اسباب پیدا نہیں کرنے چاہئیں جن سے رعایا میں افلاس، لالچ یا بددلی پیدا ہو۔ اگر پیدا ہو بھی جائیں تو جلد از جلد انکا تدارک کرنا چاہیئے۔

تین طرح کے لوگوں میں سے بدترین کون ہیں، مفلس، لالچی یا بددل؟  
افلاس زدہ لوگ ہمیشہ خوف میں مبتلا رہتے ہیں کہ ان پر اور زیادہ بھاری ٹیکس نہ لگ جائیں۔ اور چاہتے ہیں کہ کسی طرح ان کا افلاس دور ہو، یا وہ جنگ کرنے یا دوسری جگہ ہجرت کرنے کی سوچیں گے۔  
تباہ لوگ ہمیشہ غیر مطمئن رہتے ہیں اور دشمن کی سازش کا آسانی سے شکار ہو سکتے ہیں۔

بد دل لوگ خود بھی دشمن کے ساتھ ساتھ اپنے مالک کے خلاف اٹھ کھڑے ہونگے۔  
اگر خفیف آبادی نقد یا غلے کی کمی کے باعث ہو تو یہ بہت خطرناک بات ہے جو

سادے ملک کو تباہ کر سکتی ہے اور اس کا نذرک آسان نہیں ہوتا۔ لائق و مستحق لوگوں کی کمی کو زور اور غلے سے پورا کیا جاسکتا ہے۔ لائق زیادہ لوگوں میں نہیں ہوتی۔ صرف چند بڑے افراد میں ہوتی ہے۔ اور اس کی تلافی یا تشفی اس کی دولت کو لوٹنے کا موقع دے کر کی جاسکتی ہے یا غیاثہ کارروائی کو چند سرغنوں کی سرکوبی سے ختم کیا جاسکتا ہے، کیونکہ کسی لیڈر یا لیڈروں کی عدم موجودگی میں عوام آسانی سے قابو میں کرے جاسکتے ہیں اور وہ دشمن کے ساتھ ساز باز نہیں کریں گے۔ اگر لوگوں میں مصائب برداشت کرنے کی سکت نہ ہو تو لیڈروں کی سرکوبی کے بعد وہ غیر متحد ہو جاتے ہیں اور انہیں دبا کر رکھا جائے تو شہادہ برداشت کر لیتے ہیں۔

ان اسباب پر اچھی طرح غور کرنے کے بعد جن پر امن یا جنگ کا انحصار ہوتا ہے مضبوط اور اچھے کردار والے حکمرانوں کے ساتھ اتحاد کرنا اور دشمن سے جنگ کرنی چاہیئے۔

مضبوط حکمران سے مراد وہ حکمران جو دوست کے عقبی دشمن کو روک سکے یا چڑھائی کے وقت مؤثر امداد دے سکے۔

اچھے کردار والا حکمران وہ ہے جو ہر صورت میں وعدے کی پابندی کرے۔ اس طرح کسی ایک برتر راجہ یا دو برابر کے راجاؤں سے اتحاد کرنے کے بعد کیا دشمن پر چڑھائی کر دینی چاہیئے؟

بہتر ہے کہ دو برابر کے راجاؤں کے ساتھ مل کر چڑھائی کی جائے، کیونکہ اگر ایک برتر راجہ کے ساتھ اتحاد کیا گیا تو ایسا لگے گا کہ باگ دوڑ اس کے ہاتھ میں ہے۔ دو برابر کے راجاؤں کے ساتھ چڑھائی کرنے میں ایسا اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ وہ دونوں چالاک میں ماہر ہوں۔ اس کے علاوہ ان میں پھوٹ ڈلوانا بھی ممکن ہے اور اگر ان میں ایک بڑا نیکے تو دوسرے کی مدد سے اس کو سیدھا کیا جاسکتا ہے۔ اپنے برابر میں ایک راجہ یا اپنے سے کمتر درجہ راجاؤں میں سے کس کے ساتھ مل کر چڑھائی کرنی چاہیئے۔

بہتر یہ ہے کہ دو کتر راجاؤں کے ساتھ مل کر بڑھا جائے، کیونکہ اس طرح انہیں حکمت عملی سے دو مختلف کاموں پر لگایا جاسکتا ہے اور قابو میں رکھا جاسکتا ہے۔ مقصد پورا ہو جانے کے بعد کتر راجہ چپ چاپ اپنے ٹھکانے پر چلا جائے گا۔ گیر ولا؛ اسے چلا جانا چاہیئے، جب تک کہ وہ واپس نہ جائے بڑی شہرت والے حلیف کے کردار پر کڑی نظر رکھنی چاہیئے۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ دفعۃً کسی چھپی ہوئی جگہ سے نکل کر دکھایا جائے، یا اس کی بیوی کو برغمال بنالیا جائے۔ دیہ عبارت مبہم ہے۔ گیر ولا؛ مقصد پورا ہونے پر دوست راجہ کو چاہیئے کہ قلعہ وغیرہ دشوار مقامات سے اپنے اہل و عیال کو ساتھ لے کر دوسری جگہ چلا جائے۔

✽ خواہ اس کا عمل سچی دوستی پر مبنی ہو، پھر بھی حلیف کی طرف سے اس کی کامیابی کے بعد خدشہ رہتا ہے۔ خواہ برابر کا سہی۔ کامیابی حاصل کرنے کے بعد وہ اپنے سے برتر کی طرف سے بھی اپنا رخ پھیر سکتا ہے۔

✽ برتر حلیف پر کبھی بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے، کیونکہ دولت و فراغت حاصل ہونے کے بعد اس کا رویہ بدل سکتا ہے۔ جو سکتا ہے کہ وہ مال غنیمت میں حصہ نہ ملنے پر بھی چپ چاپ چلا جائے اور بظاہر مطمئن نظر آئے۔ مگر کسی اور موقع پر وہ اہل کی گردن دبا کر شاید دگنا وصول کرنے سے گریز نہ کرے گا۔ گیر ولا کا مفہم ذرا مختلف ہے۔ یعنی یہ صلاح برتر حلیف کو دی جا رہی ہے کہ وہ آئندہ مناسب موقع پر دگنا وصول کر لے، اور اس وقت مصلوٰۃً چپ چاپ لوٹ جائے۔

✽ فتح کے بعد فاتح راجہ اپنے حلیفوں کو مال غنیمت میں ان کا حصہ دے کر مہی خوشی و رخصت کرے، اور بجاتے ان کو دبانے کے مال غنیمت کی تقسیم میں ان سے خود دب جاتے۔ اس طرح وہ اپنے حلقے کے راجاؤں میں بادشاہ قرار پے گا۔

جذو ۶، حلیف فوجوں کی بلخار، واضح شرائط کے ساتھ یا غیر مشروط معاہدہ امن عہد شکنی کرینوالوں کے ساتھ صلح کی صورت اتحادی حلیف کے ساتھ یہ پینترا اختیار کیا جاتے کہ اسے ایک ساتھ حرکت کرنے کی صلاح دی جائے اور کہا جائے کہ ”تم اس سمت سے بڑھو۔ میں اُس سمت سے بڑھوں گا اور مال فینمت میں برابر کا حصہ ہوگا۔“

اگر مال فینمت مساوی طور پر ہاتھ آئے تو یہ صلح کا معاہدہ ہے دیگر دلا، اس سے صلح رکھی جائے، نہیں تو یہ دشمن کو دینا ہوا۔ (گیر دلا، اگر دونوں کو برابر کا مال فینمت ملے تو صلح کر لی جائے، اگر اپنے ہاتھ زیادہ مال آئے تو اس سے جنگ کر دے۔“

صلح دو طرح کی ہوتی ہے، کسی متعینہ کام کے وعدے کے ساتھ (پری پینت) یا اس کے بغیر (آپری پینت) جب معاہدہ یہ ہو کہ ”تم فلاں جگہ تک بڑھو گے، اور میں فلاں جگہ تک،“ تو یہ مخصوص علاقوں میں کارروائی کرنے کا معاہدہ ہوا۔ جب یہ طے ہو کہ ”تم اتنے عرصے تک کارروائی کرو گے، میں اتنے عرصے تک“ تو یہ مقررہ مدت کا معاہدہ ہوا۔ جب یہ طے ہو کہ ”تم فلاں کام انجام دو گے۔ میں فلاں کام انجام دوں گا“ تو یہ تعینی مقاصد کے حصول کا معاہدہ ہوا۔

جب فاتح یہ دیکھے کہ میرا دشمن دجوسر دست حلیف ہے، انجانے ملک سے گزرنے پر مجبور ہو گا جہاں پہاڑ، جنگل، دریا، فلعے، صحرا حائل ہوں گے جو کہ آدمی، چراگاہیں، جانوروں کا چارہ جلانے کی لکڑی اور پانی نہیں مل سکے گا، اور اور مسافت لمبی ہوگی، سرزمین نملائوں ہوگی اور کسی فرمی کارروائی کے لئے موزوں نہیں ہوگی۔ اور بیکر میں خود ان مشکلات سے دوچار نہیں ہوں گا، تو وہ معین علاقے میں کارروائی کا معاہدہ کرے۔

جب فاتح یہ دیکھے کہ ”میرے دشمن کو برسات، جاڑے یا گرمی میں غذا کی قلت، بے آرامی، امراض اور معینہ مختصر یا طویل مدت کے دوران فوجی نقل و حرکت

میں مزاحمت کا سامنا ہوگا اور مجھے یہ دقتیں درپیش نہیں ہوں گی، تو وہ معاہدے میں مدت کار کو شامل کرے۔

جب فاتح یہ دیکھے کہ ”میرے دشمن کو جو مقصد سونپا جا رہا ہے اس کے فوائد و دررس نہیں بلکہ معمولی ہیں، جو اس کے آدمیوں کو بہت مصروف رکھے گا اس کے لئے بہت وقت اور خرچ درکار ہوگا، نتائج خراب نکلیں گے، بدی لازم آئے گی، غیر جانبدار اور ثالث راجہ ناپسند کریں گے اور دوستی میں فرق آئے گا جبکہ میرے ساتھ ایسی صورت نہیں ہوگی، تو وہ معینہ مقاصد والا معاہدہ کرے۔

اس طرح جگہ اور وقت، وقت اور کام، جگہ اور کام، اور جگہ وقت اور کام کو شرائط معاہدہ بنانے سے، معاہدے کی سات شکلیں بنتی ہیں۔ اس طرح کا کوئی معاہدہ کرنے سے پہلے راجہ اپنا مقصد متعین کرے اور پھر ان کو دام میں لائے۔ جب کسی ایسے دشمن کو تباہ کرنے کے لئے جو مشکلات میں پھنسا ہو، جو جلد باز ڈھیلا اور نا عاقبت اندیش ہو، دوسرے ہمسایوں کے ساتھ جگہ وقت اور مقصد کی قید کے بغیر صرف باہمی صلح کے لئے معاہدہ کیا جائے، اور اس کی بابت مشہور قول ہے کہ،

ایک ہمسایہ دشمن کو دوسرے ہمسایہ دشمن سے بھڑا کر، دانشمند راجہ تیسرے ہمسر کی طرف بڑھے اور اس کے ملک پر قبضہ جمائے۔

کسی مقصد کے تعین کے بغیر صلح، حتمی شرائط کے ساتھ صلح، صلح نامہ کی تبلیغ اور منسوخ شدہ صلح نامہ کی بحالی، یہ صلح کی دوسری صورتیں ہیں۔

کھلی لڑائی، چال بازی اور خاموش جنگ (یعنی جنگ پھیرے بغیر دشمن کو جاسوسوں کے ذریعے مروانا) یہ جنگ کی تین قسمیں ہیں۔

جب مصالحت یا دوسری تدابیر کے ذریعے، نیا معاہدہ امن ہو اور اس میں برتر برابر اور کمتر طاقتوں کے حقوق ان کی حیثیت کے مطابق واضح کر دیئے جائیں تو اسے صلح بنیز تعین مقصد کہیں گے (یعنی معنی اپنے تحفظ کے لئے ہے جب دونوں درباروں میں) اپنے اپنے دوستوں کے تقرر کے ذریعے معاہدہ صلح پر نگرانی رکھی

جائے اور ان کی نکیل پر سختی سے زور دیا جائے تاکہ کوئی اختلاف پیدا نہ ہوتے  
پائے تو اسے صلح مع ختمی شرائط کہتے ہیں۔

جب باغیوں یا جاسوسوں کے ذریعے یہ پتہ چلے کہ دوسرے راہب نے  
غدار کی ہے، صلح نامہ کو منسوخ کیا جائے تو اسے صلح کی منسوخی کہتے ہیں۔  
جب کسی ملازم یا دوست یا باغی سے مصالحت ہو جائے تو اسے صلح کی  
بحالی کہتے ہیں۔

جو لوگ اپنے آقا سے بھاگ کر پھر واپس آجائیں، چار طرح کے ہوتے  
ہیں نہ وہ جس کے بھاگنے اور واپس آنے کا کوئی سبب ہو۔ جس کے بھاگنے اور  
واپس آنے کا کوئی سبب نہ ہو۔ وہ جس کے بھاگنے کا سبب تھا واپس آنے کا کوئی  
سبب نہیں اور وہ جس کے بھاگنے کا کوئی سبب نہ تھا، مگر واپس آنے کا سبب ہے۔  
جو اپنے آقا کی کسی برائی کی وجہ سے جائے، اور پھر اس کی بھلائی کا خیال  
کر کے واپس آجائے، اور وہ جو آقا کے دشمن کی دولت کے لالچ میں جائے، اور پھر  
اس کی برائی دیکھ کر واپس آجائے، ایسوں کے ساتھ مصالحت کر لینی چاہیے کیونکہ ان کے  
جائے کا معقول سبب موجود تھا۔

جو کوئی اپنی کسی غلطی کی بنا پر جائے اور اپنے نئے یا پرانے آقا کی نیکی بدی  
سے کوئی سروکار نہ رکھتا ہو، غیر مستقل مزاج شخص ہو گا جس کے رویے کا کوئی معقول  
سبب نہیں اس کے ساتھ کسی شرط پر مصالحت نہ کی جائے۔

جو کوئی اپنی کسی غلطی کی بنا پر جائے اور اپنے نئے یا پرانے آقا کی نیکی بدی  
سے کوئی سروکار نہ رکھتا ہو، غیر مستقل مزاج شخص ہو گا جس کے رویے کا کوئی  
معقول سبب نہیں اس کے ساتھ کسی شرط پر مصالحت نہ کی جائے۔

جو کوئی اپنے آقا کی غلطی کے سبب جائے اور اپنی کوتاہیوں کی بنا پر  
واپس آئے وہ بد عمدہ ہے جس کے جانے کا تو سبب تھا، واپسی کا کوئی سبب  
نہیں اس کے معاملے پر اچھی طرح سوچ بچار کرنا ہو گا۔

جو کوئی دشمن کی طرف سے مامور ہو کر واپس آئے، یا خود اپنی مرضی سے

سابقہ مالک کو نقصان پہنچانے کی نیت سے، جیسا کہ اس طرح کے لوگوں سے بعید نہیں، یا یہ سن کر کہ اس کا پرانا آقا دشمن کو نیچا دکھانے کی فکر میں ہے جو اس کا نیا آقا ہے اور خود اپنی عافیت کو خطرے میں دیکھ کر یا نئے آقا کی طرف سے پرانے آقا کے خلاف کسی کارروائی کا علم ہونے پر، اسے ناروا سمجھتے ہوئے دان سب امور کی چھان بین کرنی ہوگی، اور اس کا مقصد نیک ہو تو اسے باعزت طریقے سے واپس قبول کر لیا جائے، ورنہ دور در رکھا جائے۔

جو کوئی اپنی کسی خطا کی بناء پر بھاگے، اور پھر نئے آقا کی بدی کی وجہ سے واپس آئے وہ غدار ہے جس کے بھاگنے کا معقول سبب نہ تھا، مگر واپسی کا سبب تھا۔ ایسے آدمی کو بھی ابھی طرح جانا چاہیے۔

جب راجہ یہ سوچے کہ یہ بھگو ٹاٹھے دشمن کی کمزوریوں کی بابت اچھی معلومات ہتیا کر رہا ہے، اس لئے اس کا یہاں رہنا مفید ہوگا۔ اس کے آدمی میرے دوستوں سے دوستانہ روابط رکھتے ہیں اور میرے دشمنوں سے دشمنی، اور یہ کہ وہ لالچی اور ظالم لوگوں کو دیکھ کر جلدی بھڑک اٹھتے ہیں تو وہ اس بھگو ٹاٹھے کے ساتھ مناسب سلوک کرے گا۔ گریولا کا مفہوم مختلف ہے: یہ واپس آنے والا مخالف گروہ کے لالچی اور ظالم ہونے سے تو نہیں گھبرا گیا ہے۔ (ج)

میرے گرو کہتے ہیں کہ جو کوئی اپنے کاموں سے فائدہ حاصل نہ کر سکا ہو دیگرولا احسان فرموش ہو، از کار رفتہ ہو، علم کو بیوہ بناتے، یا بہت لالچی ہو، ملکوں کی میر کا شوقین ہو، دوستانہ جذبات سے عاری ہو، جس نے دشمنیاں مول لے رکھی ہوں، اسے چھوڑ دینا چاہیئے۔ (د) کاننگے کا مفہوم مختلف ہے یعنی یہ ہیں فرار کے علم اسباب) مگر کوٹلیہ کہتے ہیں ایسا کرنا بزدلی اور تحسّل کے فقدان کو ظاہر کرتا ہے (د) گریولا کا مفہوم مختلف ہے: بزدل، پھل کرنے سے عاری اور غصیل راجہ کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ کاننگے، خوف، ابے روزگاری، آزدگی یہ ہوتے ہیں فرار کے عام اسباب۔ یہی مفہوم زیادہ معقول ہے۔ (ج) جو راجہ کے مفاد کو نقصان پہنچائے اسے چھوڑ دینا چاہیئے اور جو دشمن کے مفاد کو نقصان پہنچا سکے اس سے مصالحت کر لینی چاہیئے۔



جو دونوں کو نقصان پہنچانے کی اہلیت رکھتا ہو اس کو اچھی طرح جانپنا چاہیئے۔ جب کسی ایسے راجہ سے صلح کرنی پڑے جو صلح کرنے کے لائق نہ ہو، تو جن طریقوں سے وہ نقصان پہنچا سکتا ہے، پہلے ان کی بیش بندی کر لینی چاہیئے۔ دیگر دولا کا مفہوم بالکل مختلف ہے کسی آدمی سے مجبوری مصالحت کرنی پڑے تو دشمن کی جن باتوں سے وہ متاثر ہوا ہو گا پہلے ان کا توڑ کیا جانا چاہیئے۔ یہی مفہوم زیادہ معقول ہے (ج)

توڑی ہوئی صلح کو جوڑنے میں، جھگڑے آدمی کو جو دشمن کی طرف مائل ہو انہی دوری پر رکھا جائے کہ وہ آخر عزم تک ریاست کے لئے مفید ثابت ہو دیر عبارت بھی مبہم ہے۔ گیر دولا کوئی آدمی دشمن کے پاس سے آکر پناہ لے، اور پھر اپنے آپ دشمن کی طرف چلا جائے، وہ اگر دوبارہ واپس آئے تو اسے خاص شرائط پر دوبارہ پناہ دی جائے (ج)

یا اسے دشمن کے خلاف کسی کام پر لگایا جائے۔ یا فوج میں انصر بنا کر وحشی قبائل سے مقابلے کے لئے بھیج دیا جائے یا سرحد پر تعینات کیا جائے۔ یا اسے بیرونی ملکوں میں نئی یا پرانی چیزوں کی نفعی تجارت کے لئے بھیج دیا جائے اور اس طرح اس پر دشمن سے ساز باز کا الزام لگایا جائے (یہ عبارت بے ربط ہے گیر دولا: بیوپار کا بہانہ بنا کر اسے دشمن کے ملک میں بھیج دیا جائے اور دشمن سے ساز باز کر کے اسے وہیں مرادیا جائے (ج)

یا ایسے جھگڑے کا کام تمام کر کے ایک ہی باز قصہ پاک کر دیا جائے۔  
ایسا بد قماش آدمی جو شروع سے دشمنوں کے ساتھ رہا ہو، خطرناک ہونے لگے اسے پالنا سانپ کو پالنا ہے۔

اس۔ ہم ہمیشہ نقصان کا خطرہ رہے گا جیسے کہ انجیر (گیر دولا: برگد) کے بیجوں پر پلنے والے بزرے سیل کے درخت کو۔

دن کے اجالے میں کسی محاذ پر لڑائی کھلی جنگ کہلاتی ہے۔ ایک سمت میں دکھاوے کی دھمکی دے کر دوسری طرف حملہ کر دینا، غافل یا مشکل میں پھنسے ہوئے

دشمن کو مار گزانا۔

اور فوج کے ایک حصے کو رشوت دے کر اپنے ساتھ ملا لینا اور پھر دوسرے سے کوتاہ کر دینا، یہ دھوکے کی جنگ ہے، اور دشمن کے خاص خاص افسروں کو توڑنے کی سازش، خاموش جنگ ہے (گیرولانے زیر اور دواؤں کے خفیہ استعمال کا بھی نام لیا ہے مگر اصل میں ان کا خصوصیت سے ذکر نہیں۔)

## جزو ۲ : دو غلی چال کے ذریعے جنگ یا صلح

راجہ فریق ثانی (یعنی قریبی دشمن) کی مدد اس صلح حاصل کر سکتا ہے:

ایک ہمسایہ راجہ کے ساتھ اتحاد کر کے، دوسرے ہمسایہ راجہ پر چڑھائی کرے۔ یا اگر وہ یوں سوچے کہ وہ (میرا دشمن) نہ میرے عقب پر حملہ کرے گا، نہ میرے کمزور دشمن کے ساتھ ملے گا جس کے خلاف میں کارروائی کر رہا ہوں، دشمن صلح چاہے گا تو اس کے ساتھ مل کر میری طاقت ڈگنی ہو جائے گی۔ (میرا ملیعت) نہ من میرے مالے اور رسد کے جمع کرنے میں مدد کرے گا اور اندرونی مخالفتوں کو قابو میں رکھے گا جو مجھے بہت تنگ کر رہے ہیں بلکہ وحشی قبائل کو بھی سیدھا کر دے گا اور ان کے ساتھیوں کو بھی جو اپنے مورچوں میں پناہ لئے بیٹھے ہیں۔ میرے محبوب دشمن کو خطرناک حد تک کمزور کر دے گا یا اسے صلح کی شرطیں ماننے پر مجبور کر دے گا، اور اور حسب دلخواہ فائدہ حاصل کرنے کے بعد وہ میرے دوسرے دشمنوں کو بھی مجھ سے متفق کرنے کی کوشش کرے گا، تو وہ ایک کے خلاف اعلان جنگ کر کے دوسرے سے صلح کرے، اور ہمسایہ حکمرانوں سے نقد رقم کے بدلے فوج یا فوج کے لئے نقد رقم حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

جب برتر، ہمسریا کتر راجہ صلح پر مائل ہو اور جو فوج ہیا کی جلے اس سے بڑھ کر یا برابر یا کم منافع پر متفق ہو جائیں تو اسے متوازن صلح کہا جائے گا۔ اس کے برعکس ہو تو غیر متوازن، اور جب بہت زیادہ منافع طلب کیا جائے تو اسے بدعہدی (داتی سندی، بُری صلح) کہا جائے گا۔

اگر کوئی راجہ مشکلات میں مبتلا ہو، یا اسے صدمہ پہنچا ہو یا کوئی مصیبت

اس پر پڑی ہو تو اس کا دشمن، خواہ کمزور ہو، اس سے فوجی امداد کی درخواست کرے اور مالی غنیمت میں سے اس امداد کی مناسبت سے حصہ بٹلنے کا اقرار کرے اگر وہ راجہ مضبوط ہو تو جواب میں جنگ کا اعلان کر سکتا ہے۔ یا شرائط قبول کر لے گا۔

اپنی قوت اور وسائل کو بحال کرنے کی غرض سے اچھی یافت کی امید میں چڑھائی کرنے کے لیے اگر کوئی کتر درجے کا راجہ اپنے سے برتر سے درخواست کرے کہ وہ اس کے ٹھکانے اور عقب کی حفاظت کے لئے فوج عنایت کر دے اور اس کے بدلے اس سے زیادہ حصہ مالی غنیمت میں بٹلے جتنا کہ فوجی امداد کے لحاظ سے موزوں ہوتا تو وہ راجہ جسے یہ تجویز پیش کی گئی اسے منظور کر سکتا ہے بشرطیکہ پیش کش کرنے والا کی نیت اچھی ہو۔ ورنہ اس سے جنگ کا اعلان کر سکتا ہے۔ دیگر دلا: اگر پیشکش کرنے والے اپنے عہد کو نیک نیتی سے نہ نبھائے تو جب کسی کتر راجہ کو یا اسے جس کے پاس قلعے ہوں اور دوست میسر ہوں، کسی دشمن کو بغیر اعلان جنگ کے دھریلے یا کوئی متوقع فائدہ حاصل کرنے کے لئے مختصر ہم پر جمانا ہو، تو وہ اپنے سے برتر راجہ سے جو مشکلات میں گھرا ہوا ہو، فوجی مدد مانگ سکتا ہے اور اس کے بدلے مال غنیمت میں کچھ حصہ دینے کا اقرار کر سکتا ہے جو فوجی مدد کے مقابلے میں چنداں کافی نہ ہو۔ اگر وہ راجہ جسے یہ تجویز پیش کی گئی مضبوط ہو تو بدلے میں لڑائی چھیڑ سکتا ہے، ورنہ منظور کر لے گا۔ دیگر دلا: کا مفہم اگر کمزور راجہ ایمانداری برتے تو برتر راجہ اس کے ساتھ صلح قائم رکھے ورنہ حملہ کر دے گا)

اگر کوئی برتر راجہ جسے کسی مشکل کا سامنا بھی نہ ہو، اپنے دشمن کو مالی جانی نقصان پہنچانا چاہے جو ناخقی ہم جوئی کر رہا ہو، یا اپنی سرکش فوج کو باہر بھیجنا چاہتا ہو یا اپنے دشمن کو مخالفت فوج کے شکفے میں پھنسانا چاہتا ہو یا کسی کمزور اور خستہ حال دشمن کو اس کے خلاف کسی دوسرے کتر دشمن کو کھڑا کر کے تنگ کرنا چاہتا ہو، یا محض امن کی خاطر امن چاہتا ہو اور اس

کی نیت اپنی جو تودہ مال غنیمت میں قھوڑا حصہ قبول کر لے اس فوجی امداد کے بدلے جو اس سے طلب کی گئی ہے) اور حلیف کے ساتھ مل کر اگر اس کی بھی نیت بخیر ہو، دولت حاصل کرنے کی کوشش کرے، ورنہ اس (حلیف) کے خلاف اعلان جنگ کر دے۔

کوئی راجہ اپنے ہمسرا راجہ کو اس طرح مدد یا جمل دے سکتا ہے؛ جب کوئی برابر کی طاقت والا راجہ ان شرائط پر صلح کی تجویز پیش کرے کہ اسے اپنے سامنے کی سرحد یا مرکز ٹھکانے یا عقب کی حفاظت یا رملک پہنچانے والے، دوست کی مدد یا ویران علاقوں کے تحفظ کے لئے ظاہر خواہ فوج دی جائے اور اس کے بدلے میں مال غنیمت کا ایک حصہ جو فوجی امداد کے متناسب ہو قبول کر لیا جائے تودہ راجہ جسے تجویز پیش کی گئی اگر تجویز کرنے والے کی نیت پر بھروسہ کرتا ہے تو منظور کر لے گا، ورنہ جنگ چھیڑ سکتا ہے۔

جب کوئی راجہ جسے کسی اور طرف سے بھی فوجی امداد مل سکتی ہے اپنے ہمسرا راجہ سے جو لوازم شاہی میں انحطاط کے باعث مشکلات میں گھرا ہو اور جسے کئی دشمنوں کا سامنا ہو، فوجی امداد مانگے اور اس کے بدلے مال غنیمت میں فوجی امداد کے مقابلے میں کمتر حصہ پیش کرے، تودہ اگر مضبوط ہو تو جنگ چھیڑ دے گا ورنہ شرائط مانگے گا۔ (گبرولا؛ ورنہ صلح بنائے رکھے گا۔)

جب کوئی راجہ جو مشکلات میں مبتلا ہو، جس کے وسائل آمدنی ہمسایہ راجاؤں کے رحم و کرم پر ہوں، اور جسے پھر بھی ایک فوج تیار کرنے کی ضرورت ہو، اپنے ہمسرا راجہ سے فوجی امداد کی درخواست کرے اور اس کے بدلے مال غنیمت میں امداد کے تناسب سے بڑھ کر حصہ دینے کو تیار ہو تو اس صورت میں کہ مجوز کے ارادے نیک ہوں، تجویز منظور کی جاسکتی ہے، ورنہ جنگ کا اعلان کیا جاسکتا ہے (گبرولا؛ اگر وہ کمزور نیک نیت رہے تو اس کی مدد کرتا رہے ورنہ اس پر حملہ کر دے۔ ج)

اگر کسی راجہ کو نیچا دکھانے کے لئے جو لوازم شاہی کے اخطا طکی بنا پر کمزور ہو گیا ہو، یا اس کے آغاز کردہ منصوبوں کو تباہ کرنے کے لئے جس سے اس کو بہت اور یقینی فائدہ حاصل ہونے والا ہو، یا اسے اس کے اپنے ٹھکانے پر یا کوچ کے وقت ترک دینے کے لئے اگرچہ اس کو کسی کتر، ہمسریا، برتر یا بہت سے اکثر و افراد حاصل ہوتی ہو، مگر برابر مطالبہ کرتا رہتا ہو، تو وہ مطالبہ کی تعمیل کرے۔ اگر اسے اس کی فوج کی مدد سے کسی دوسرے دشمن یا دشمن کے دوست کا ناقابلِ تغیر قلعہ تباہ کرے یا اس کے کسی علاقے کو تاراج کر کے اپنی طاقت برقرار رکھنی ہو، یا وہ اپنے حلیف کی فوج کو اچھے موسم اور اچھی طرحوں کے باوجود کسی میں لانا چاہتا ہو یا حلیف کی مدد سے خود اپنی فوج کو مضبوط بنانا چاہتا ہو یا کسی حلیف کی فوج کو توڑنا چاہتا ہو یا انگریزی عبارت بھی گنجلک ہے، اور اصل متن بھی مراد یہ کہ خاص مقاصد کے لئے وقتی طور پر نادا جب مطالبہ منظور کیا جاسکتا ہے جب کوئی راجہ کسی دوسرے برتر یا کتر راجہ کو اپنی زبرد پر رکھنا چاہتا ہو اور سردست اس کی مدد سے کسی اور دشمن کو تباہ کرنے کے بعد پھر اس سے نبٹنا چاہتا ہو یا اس سے سابقہ ادا شدہ امدادی رقمیں واپس وصولنا چاہتا ہو، تو وہ کسی دوسرے کو صلح کی پیشکش اس وعدے کے ساتھ کرے کہ بعد میں اس کی فوجی امداد سے بڑھ کر تلافی کرے گا۔ اگر وہ راجہ جس سے یہ پیشکش کی گئی ترکی بہ ترکی جواب دینے کے قابل ہو تو جنگ چھیڑ دے گا ورنہ شرائط قبول کرے گا، یا وہ خاموشی سے زبرد پر رکھے ہوئے دشمن کا ساتھ دیتا رہے گا یا وہ مدد مانگنے والے کی اپنی فوج میں غداروں و دشمنوں اور وحشی قبائل کی بھاری تعداد کو شامل کر کے طلب کرنے والے کی طرف بھیج دے گا۔

جب کوئی برتر راجہ لوازم شاہی کے کمزور پڑ جانے کے سبب مشکلات میں پھنس جائے اور کسی کتر راجہ سے فوجی امداد، متناسب معاوضے کے بدلے طلب کرے، تو مؤخر الذکر اگر کافی مضبوط ہو تو جنگ چھیڑ دے گا یا شرائط قبول کرے گا۔ دیگر دلائل: معاہدہ قبول کرے، پھر اگر قدرت رکھتا ہو تو

جنگ پھیڑ دے ورنہ معاہدے پر قائم رہے۔ (ج)

کوئی برتر راجہ کسی کتر راجہ سے مال غنیمت میں فوجی امداد سے کم حصہ پیش کر کے فوجی امداد مانگ سکتا ہے۔ پھر کتر راجہ اگر جواب دینے کے لائق ہوا تو جنگ پھیڑ دے گا ورنہ قبول کر لے گا۔ (د) گیر ولا کا مفہوم یہ ہے کہ کسی وقت بدلہ لینے کے قائل ہوا تو حملہ کر دے گا ورنہ معاہدہ بنائے رکھے گا۔

✽ وہ راجہ جس سے صلح چاہیے جائے، اور وہ جو صلح چاہے، دونوں کو اس مقصد پر غور کرنا چاہیے جس کے لئے صلح چاہی جا رہی ہے اور وہ فیصلہ کرنا چاہیے جو زیادہ فائدہ مند نظر آئے۔

## جزو ۸: مغلوب کرنے کے لائق دشمن، امداد کے لائق دوست

جب کسی راجہ کو دو اتحادیوں کی طرف سے حملہ کا خطرہ ہو، تو وہ ان میں سے کسی کو ان کے درمیان طے شدہ ادائیگی سے دگنی ادائیگی کی پیشکش کر کے صلح کر لے اور ان کو ایک دوسرے سے الگ کر دے۔ معاہدہ ہو جانے کے بعد وہ اس راجہ کو بتائے کہ جنگ کی صورت میں اس کو کتنا جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑتا، مہم کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑتیں، کتنے پاپ اپنے سر لینے پڑتے اور کتنے دکھ بھوگنے پڑتے۔ جب وہ راجہ قائل ہو جائے تو وعدے کے مطابق ادائیگی کر دی جائے، یا اس راجہ کو دوسرے راجاؤں سے برا بنوانے اور الگ کر دینے کے بعد معاہدہ توڑ دے۔

جب کوئی راجہ کس دوسرے کو جربے دھڑک مہم جوئی پر نکل کھڑا ہوا ہو، جان و مال کا نقصان پہنچانا یا اس کے خوش آغاذ منصوبوں کو بگاڑنا اور ان کے فوائد سے محروم کرنا چاہتا ہو، یا اس پر اس کے ہی دشمن کے ساتھ مل کر دباؤ ڈالنا اور دھن و صلح کرنے کا ارادہ رکھتا ہو یا اسے رقم کی خوری ضرورت ہو اور اپنے اتحادی پر بھروسہ کرنا چاہے، تو سردست تھوڑے سے فائدے کو غنیمت جانے۔ (د) گیر ولا: تھوڑا ہی فائدہ قبول کر لے اور بعد میں مزید مانگے

جب کسی راجہ کے لئے کسی دوست کی مدد کرنا ضروری ہو، یا دغخوڑی مدد سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی امید ہو، یا جس کی مدد کر رہا ہے اس سے آگے چل کر زیادہ کام لینے کی ضرورت ہو، تو وہ بڑے فائدے کی پیش کش کو رد کر کے قہر فائدہ قبول کر لے۔

جب کسی راجہ کو کسی دوسرے راجہ کی اس کے خدادادوں یا برتر راجہ کے حملے یا دباؤ سے گلو خلائی کرانی ہو جو اسے تباہ کرنے پر تل گیا ہو، اور اس طرح آئندہ اپنے حق میں امداد حاصل کرنے کے لئے ایک مثال قائم کرنا چاہتا ہو، تو بغیر کچھ مانگے مدد پر آمادہ ہو جائے۔

جب کوئی راجہ کسی دوسرے راجہ کی رعیت کو پریشان کرنا چاہتا ہو یا ایک دوست اور ایک دشمن کے درمیان صلح کا معاہدہ ختم کرنا چاہتا ہو، یا اسے کسی طرف سے حملے کا خدشہ ہو، اور ان میں کسی بھی سبب سے وہ اپنے کسی حلیف سے معاہدہ توڑنا چاہے تو وہ اس سے طے شدہ ادائیگی سے بڑھ کر ادائیگی قبل از وقت طلب کرے، تو ان حالات میں مؤخر الذکر کو چاہیے کہ وہ اس وقت اور آئندہ کے لئے طریق عمل (کرم) طے کرنے پر زور دے (گیر ولا؛ کہ وہ اس وقت اور آئندہ ہونے والے نفع نقصان پر اسی طرح سوچ بچار کرے۔ جی یہی مذکورہ بالا صورتوں میں بھی کیا جانا چاہیے۔

راجہ اور اس کے دشمن جو اپنے اپنے دوستوں کی مدد کرتے ہوں ان کے درمیان ماہ الامتیاز یہ امر ہو گا کہ ان کے دوست کس قماش کے ہیں۔ آیا وہ قابل حملے قابل تعریف اور فائدہ مند منصوبوں کو استقلال کے ساتھ چلانے کے اہل ہیں یا نہیں اور ان کو اپنی رعایا میں دفا دار اور کارگزار لوگ تیسرے ہیں یا نہیں۔

اپنی بساط کے مطابق کام شروع کرنے والا مبتدی (سنسکرت متن شکیانھی) کہلاتا ہے، جو پاک صاف کام کا آغاز کرے وہ قابل تعریف کام کرنے والا سنسکرت متن، کلیان آرتھی، مبارک کام کا آغاز کرنے والا، کہلاتا ہے۔ جو آئندہ بھی بھلے سینے والے حوصلہ سزائے کام کرے وہ تعمیر سنسکرت متن، بھو یا رنبھی،

کہلاتا ہے؛ جو کام شروع کرنے کے بعد انجام کو پہنچائے بغیر نہ چھوڑے وہ دشمن کا پکا دشمنکرت؛ شتر گری؛ مستقل مزاج) کہلاتا ہے۔ جسے وفادار اور کامی آدمی میسر ہوں اور ان کی مدد سے تمام کام خوش اسلوبی سے پورے کر اسکے مخالفوں کو ہوتا ہے دشمنکرت؛ اُور گیت؛ سرخرو۔ ایسے دوستوں کو جو کوئی اپنالے اور خوش رکھ سکے وہ بڑے فائدے میں رہے گا۔ جو اس کے برعکس ہوں ان کو دوست نہیں بنانا چاہیے۔

اگر راجہ اور اس کے دشمن کا کوئی مشترک دوست ہو تو ان میں سے جو قابلِ اعتماد یا زیادہ معتبر فریق کا ساتھ دے گا وہ اپنے حریف پر سبقت لے جائے گا۔ دوسرا نہ صرف جان و مال کا نقصان اور ہم کی صعوبتیں برداشت کرے گا بلکہ ایسے دشمن کی مدد کرے گا جو اپنے دشمن کے احسان کی بنا پر اس سے اور زیادہ نفرت کرے گا۔

دونوں راجاؤں کی اگر کسی تیسرے بیچ کے راجہ سے دوستی ہو، تو جو کوئی زیادہ معتبر فریق کو مدد دے گا فائدے میں رہے گا۔ اگر بیچ کے راجہ میں ابھی خصوصیات نہ ہوں، تو اس سے دوستی رکھنے والے کا دشمن فائدے میں رہے گا، کیونکہ بیچ کا راجہ بے کارمہات میں جان و مال کا نقصان اور کوچ کی صعوبتیں برداشت کرے گا اور واپسی کی نیت کے بغیر امداد وصول کر کے الگ تھلگ ہو جائے گا۔

یہی بات انہی حالات میں غیر جانبدار راجہ کی بابت بھی کہی جاسکتی ہے۔

بیچ کے راجہ یا غیر جانبدار راجہ کو مدد دینے والا راجہ یا اس کا دشمن اگر بہادر ہنرمند، ہتھیاروں کے استعمال سے واقف اور سخت کوش اور وفادار فریق کو مدد دے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ یہ مفہوم تن کی غلط تعبیر پر مبنی ہے۔ مراد یہ ہے کہ جو کوئی اپنی بہادر، ہنرمند، جفاکش، وفادار فوج اس کے حوالے کرے گا وہ نقصان اٹھائے گا۔ (ج) اور اس کا دشمن جو اس کے خلاف کرے گا فائدے

لے بیچ کے راجہ (جس کا مدد) سے مراد وہ جس کا دونوں فریقوں سے یکساں تعلق ہو۔ غیر جانبدار۔

(ج) اور اس میں سے مراد دور کا راجہ جسے اس طبقے میں کسی طرح کی دلچسپی نہ ہو۔



میں رہے گا۔

جب کوئی راجہ کس دوست کی امداد سے جسے آئندہ ایسی ہی امداد کی توقع ہو، کوئی مقصد حاصل کرتا ہے، تو وہ کئی طرح کی فوج بھیج سکتا ہے۔ (مراد یہ ہے کہ امداد کے طور پر کئی طرح کی فوج بھیجی جاسکتی ہے ج) جیسے پشتینی آزمودہ سپاہ کرائے کی فوجی نفری، تبحراتی کپتانیوں (ایجنٹوں) کے ذریعے حاصل کئے ہوئے جوان (مسیح بنظم جنگجو جتھے) کسی دوست کے پاس سے آئی ہوئی فوج یا وحشی قبائل کو بھرتی کر کے بنائی ہوئی فوج۔ یا تو ایسی فوج جو ہر طرح کے علاقوں اور موسموں میں لڑنے کا تجربہ رکھتی ہے، یا دشمنوں کی فوج (مراد ناقابل اعتبار باغی فوج۔ ج) یا وحشی قبائل کی فوج جو وقت اور جگہ کے لحاظ سے ناموزوں ہو۔

جب راجہ یہ سوچے کہ چاہے کامیاب رہے مگر میرا حلیف میری فوج کو اپنے دشمن کے علاقے میں لے جائے گا یا دیرانوں میں پھنسائے گا اور اموافق موسم میں لڑائے گا اور اسے میرے لئے ناکارہ بنا دے گا، تو وہ یہ عذر کر کے کہ اسے یہ فوج کسی دوسری جگہ درکار ہے، اپنے حلیف کو کسی اور طرح کی مدد دے۔ لیکن اگر فوج بھیجی ہی پڑے تو ایسی فوج بھیجے جو ہم جوں کی توالت کے وقت کے موسم سے مانوس ہو اور یہ شرط لگائے کہ فوج کو صرف ہم کے اختتام تک رکھا جائے گا اور خطرات سے بچایا جائے گا۔ جب حلیف کا کام ختم ہو جائے تو اپنی فوج کو عذر معقول کر کے جلد از جلد واپس بلانا چاہیے۔ ورنہ وہ اپنے حلیف کو ایسی فوج بھیجے جو غداروں، باغیوں اور وحشی قبائل پر مشتمل ہو؛ یا وہ حلیف کے دشمن سے جو اس کے معرکے کا ہدف تھا، ساز باز کرے اور حلیف کو بھل دیدے۔

۹۔ جب کسی معاہدے کے تحت سب فریقوں کو خواہ کوئی برتر ہو، یا مہسر یا کمتر مال قیمت دیا فائدہ میں برابر کا حصہ ملے تو اسے صلح نامہ بھی کہتے ہیں۔ اگر برابر کا حصہ نہ ہو تو زیرِ مہمت (دکرم) دیکر دلا، حصہ برابر کا ہو تو صلح ورنہ جنگ ج

**جزو ۹: اتحاد یا زکر کے لئے معاہدہ**

مقدمہ طاقتوں کی ہم سے حاصل ہونے والے فائدہ دوستی زرا اور زمین میں

سے مؤخر الذکر قابل تزیج ہے، کیونکہ دوست اور زر تو زمین حاصل کرنے کے بعد حاصل ہو ہی سکتے ہیں۔ باقی دو، دوست اور زر میں سے ہر ایک دوسرے کے حصول کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

جب معاہدہ اس بات پر ہو کہ ہم سب مل کر ایک دوست کو حاصل کریں تو یہ متوازن صلح ہوگی۔ اگر ایک فریق دوست حاصل کرے اور دوسرا زر اور زمین تو یہ ناموزن صلح ہوگی، اور جب ایک فریق دوسرے سے زیادہ حاصل کرے تو اسے فریب کہتے ہیں (دس؛ اِت سندھی؛ دھاندلی)

برابر کی صلح میں جس فریق کو خوش کردار دوست حاصل ہو یا کسی پرانے دوست کو مشکلات سے چھڑے، وہ دوسروں کی نسبت فائدہ میں رہے گا، کیوں کہ بُرے وقت میں امداد دوستی کو پکا کر دیتی ہے۔

دونوں میں کون بہتر ہے، پرانا گم سرکش دوست یا عارضی مگر اطاعت شعار دوست، جبکہ انہیں مشکل سے نکالنا ہو؟

میرے گرد کہتے ہیں اطاعت شعار (یا نا اطاعت شعار ح) پرانا دوست بہتر ہے، کیونکہ اگر وہ مددگار نہ بھی ہو تو کم از کم آزار نہیں دے گا۔

کوٹلیہ کو اس سے اختلاف ہے۔ ایک عارضی دوست جرات شعار ہو قابل تزیج ہے، کیونکہ ایسا دوست جب تک مددگار رہے گا سچا مددگار ہو گا اور سچی دوستی یہی ہے کہ دوست کی مدد کی جائے۔

دو اطاعت شعار دوستوں میں کون بہتر ہے، عارضی دوست جس سے آئندہ توقعات زیادہ ہوں یا مستقل دوست جس سے تھوڑی توقعات ہوں (گیر دلا؛ جس سے زیادہ عرصے تک تھوڑی تھوڑی وصولی کی امید ہو، یا وہ جس سے تھوڑے عرصے کے لئے زیادہ مدد ملے)۔

میرے گرد کہتے ہیں کہ اول الذکر بہتر ہے کیونکہ اس سے تھوڑے عرصے میں زیادہ فائدہ حاصل ہو سکے گا اور بڑے کام بن سکے گا۔

کوٹلیہ کا کہنا ہے کہ نہیں۔ پرانا دوست جس سے تھوڑے فائدے کی امید ہو

وہ بہتر ہے۔ کیونکہ عارضی دوست جس کے وسائل زیادہ ہوں وہ نقصان پہنچا دیکر  
 کر اپنی مدد سے ہاتھ روک بھی سکتا ہے۔ یا اسی قدر فائدے کا طلبگار ہو گا۔ لیکن  
 پرانے دوست سے جس کے وسائل زیادہ نہ ہوں، طویل مدت میں زیادہ امداد حاصل  
 ہو سکے گی۔

کون بہتر ہے، ایک بڑا دوست، جو مشکل سے آمادہ عمل ہو، یا چھوٹا دوست  
 جو آسانی سے اٹھ کھڑا ہو؟

میرے گرد لکھتے ہیں کہ بڑا دوست جو خود سر ہو خواہ آسانی سے آمادہ نہ ہو سکے  
 لیکن اٹھ کھڑا ہوا تو کام ضرور پورا کرے گا۔

کوٹلیہ کہتا ہے نہیں، چھوٹا دوست جو آسانی سے اٹھ کھڑا ہو بہتر ہے کیونکہ  
 وہ وقت پر مدد کو آئے گا۔ موقع نہیں گزرائے گا، اور چونکہ کمزور ہو گا اس لئے جس  
 طرح کہا جائے گا عمل کرے گا، لیکن دوسرا دین علمداری کا مالک ایسا نہیں کرے گا۔  
 کون بہتر ہے، غیر مجتمع، یا ایک مجتمع مگر غیر اطاعت شعار فوج؟

میرے گرد لکھتے ہیں کہ تتر بتر فوج کو تو آسانی سے مجتمع کہا جاسکے گا جبکہ  
 اطاعت شعار ہوں۔

کوٹلیہ کہتا ہے نہیں غیر اطاعت شعار حاضر فوج بہتر ہے، کیونکہ اسے  
 مصالحت اور دوسری ترکیبوں سے اطاعت پر مائل کیا جاسکتا ہے۔ بکھری ہوئی  
 فوج کو وقت پر جمع کرنا مشکل ہو گا کیونکہ سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہونگے۔  
 کون بہتر ہے، بڑی آبادی رکھنے والا دوست یا بڑی دولت رکھنے والا دوست؟  
 میرے گرد لکھتے ہیں بڑی آبادی والا دوست قابل ترجیح ہے، کیوں کہ اسکی  
 طاقت زیادہ ہوگی، اور جب آمادہ کار ہو تو مقصد پورا کرے گا۔

”نہیں“ کوٹلیہ کہتا ہے کہ بھاری مقدار میں زور رکھنے والا دوست بہتر ہے  
 کیونکہ زور حالت میں کار آمد ہوتا ہے۔ فوج کی ہمیشہ ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کے  
 علاوہ فوج اور دوسری ضروری اشیاء زور سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

کون بہتر ہے، وہ دوست جس کے پاس زیادہ زور ہو یا جو زیادہ زمین پر

قباض ہو؟

میرے گرو کہتے ہیں کہ جس کے پاس زر جو گادہ بھاری اخراجات کا بار اٹھائے گا جو سمجھداری کے ساتھ کرنے لازم آئیں۔

کوٹلیہ کا قول ہے کہ نہیں۔ یہ پہلے ہی کہا جا چکا ہے کہ دوست اور سونا دونوں زمین کے ذریعے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ لہذا وہ دوست جس کی عملداری وسیع ہو کہیں زیادہ قابل ترجیح ہے۔

جب راجہ کے دوست اور دشمن برابر کی آبادی رکھنے والے ہوں تب بھی ان کے لوگوں کے درمیان فضا، بہادری، قوت برداشت، دوستداری اور ہر طرح فوج اکٹھی کرنے کی اہلیت میں اختلاف ہو سکتا ہے۔

جب دونوں زر کے معاملے میں یکساں ہوں تب بھی ان میں مستعدی، فراخ دلی اور سخاوت کے لحاظ سے اختلاف ہو سکتا ہے اور ضروری نہیں کہ ہمیشہ اور ہر وقت ان تک رسانی حاصل ہو سکے۔ اس بارے میں حسب ذیل اقوال سن جاتے ہیں۔  
قدیم، آسانی سے مل جانے والا، جلد حرکت میں آئے گا، پشتینی دوست جو طاقتور ہو اور مستقل مزاج بھی، وہ اچھا دوست ہے، اور اچھے دوست میں حسب ذیل خصوصیات ہونی چاہئیں:

✽ جو دوستی کو دوستی کی خاطر بغیر کسی اور غرض کے نبھائے اور جو زر سے حاصل کئے ہوئے تعلقات کو بنائے رکھے، وہ قدیم دوست ہے۔

✽ جو مختلف طریقوں سے فیاضی کا ثبوت دے، وہ آسانی سے ڈھب پر آنے والا دوست ہے۔ اور اس کی تین قسمیں بتائی گئی ہیں۔ وہ جس سے صرف ایک فریقِ تمتع حاصل کرتا ہو، وہ جس سے دو فریقِ تمتع حاصل کرتے ہوں ”رفاع“ راجہ اور اس کا دشمن اور وہ جس سے سب تمتع حاصل کرتے ہوں۔

✽ وہ دوست جو مدد لینے اور دینے میں اپنے دشمنوں کے ساتھ دینگ روٹیہ رکھے۔ اور جس کے پاس بہت سے تعلق یا جشی قبائل کی فوج ہو۔ وہ غیر صلح پر رانا دوست کہلائے گا۔

بہ وہ جو حملے کی زد میں یا مشکلات سے دوچار ہونے پر اپنی بقا کے لئے دوستی کا ہاتھ بڑھائے وہ عارضی اور مطیع قسم کا دوست ہے۔  
 بہ وہ جو کسی مقصد واحد کے لئے دوستی کرے، مدد کرنے والا مستقل مزاج اور مرقت والا ہو وہ پکا دوست ہے جو مصیبت کے وقت بھی ساتھ نہیں پھوڑے گا۔

بہ جو مرقت والا ہو وہ سچا دوست ہے۔ جو دشمن سے بھی راہ درسم رکھتا ہو وہ بدل بھی سکتا ہے۔ اور جو دونوں سے تعلق نہ رکھتا ہو ”ذریغور“ فاتح“ راجہ سے نہ اس کے دشمن سے) وہ دونوں کا دوست بن سکتا ہے۔  
 بہ وہ جو ”ذریغور“ فاتح“ راجہ سے بغض رکھتا ہو، یا اس کے دشمن سے بھی یکساں تعلق رکھتا ہو خطرناک دوست ہے، خواہ وہ مدد دے رہا ہو، یا مدد دینے کا اہل ہو۔

بہ وہ جو دشمن کے دوست یا اس کے پردردہ یا متوسل یا کسی کمزور فریق یا دشمن کے کسی رشتہ دار کو مدد دیتا ہو، وہ دونوں کا دوست ہو سکتا ہے (ذریغور راجہ اور اس کے دشمن کا)۔

جس کے پاس وسیع اور زرخیز زمین ہو، مطمئن اور مضبوط مگر کابل ہو وہ (اپنے حلیف کی طرف سے) بے پروا ہوگا، خصوصاً جبکہ حلیف مشکلات کے سبب ناگوار بن جائے۔

جو کوئی اپنی کمزوری کے سبب راجہ اور اس کے دشمن دونوں کے اقتدار کو مانے اور ان کے پیچھے جائے۔ اور دونوں میں سے کسی سے برائی قبول نہ لے، وہ مشترک دوست کہلاتا ہے۔

جو کوئی دوست کی مشکل کے وقت، کسی سبب سے یا بلا سبب مدد مانگنے پر اس سے پہلو تہی کرتے، اپنے ہی لئے مخطوہ پیدا کرتا ہے۔

کیا پیڑ بہتر ہے، تھوڑا سا فوری فائدہ یا مستقبل میں بڑا فائدہ؟

میرے گرو کہتے ہیں تھوڑا سا فوری فائدہ بہتر ہے جس سے فوری مسئلے حل

ہو سکیں گے۔

✽ کوئٹہ کا کہنا ہے کہ نہیں بڑا فائدہ جو جاری رہے اور بیج کی طرح پھیل دے بہتر ہے، ایسا نہ ہو تو پھر تھوڑا سا فوری فائدہ ہی، اس طرح مستقل فائدے اور مستقل فائدے میں اپنا حصہ بنانے کے تمام پہلوؤں پر غور کر کے راجہ جو اپنی قوت بڑھانا چاہتا ہو، دوسروں کے ساتھ ہم میں شرکت کرے۔

**جزو ۱۰: زمین حاصل کرنے کیلئے معاہدہ**

”آئیے ہم زمین پر قبضہ کریں“ اس سلا کے ساتھ جو معاہدہ ہو وہ زمین حاصل کرنے کے لئے صلح کا معاہدہ ہے۔

اُن دو راجاؤں میں سے جو اس طرح کے معاہدے میں شریک ہوں جو بھی زرخیز زمین کمزوری فصلوں کے ساتھ حاصل کر سکے وہ دوسرے کی نسبت فائدے میں رہے گا۔

اگر زمینیں برابر کا حصہ ملے تو وہ جس نے زیادہ طاقتور دشمن کو گرا کر قبضہ حاصل کیا، دوسرے کی نسبت فائدے میں رہے گا، کیونکہ اس نے نہ صرف زمین حاصل کی بلکہ دشمن کو بھی تباہ کیا۔ اور اس طرح اپنی قوت کو بڑھایا۔ یہ سچ ہے کہ کمزور دشمن کو مغلوب کر کے زمین حاصل کرنا بھی خوبی کا پہلو رکھتا ہے، مگر اس طرح جو زمین حاصل ہوگی وہ معمولی ہوگی، اور ہمسائے کا راجہ جواب تک دوست تھا اب دشمن بن جائے گا۔

اگر دشمن برابر کی طاقت رکھتے ہوں، تو وہ جس نے ایسے دشمن کو زیر کیا جو ابھی طرح قلعہ بند تھا وہ زیادہ فائدے میں رہے گا۔ کیونکہ قلعہ فتح کر لینے سے زمین کا تحفظ آسان ہوگا اور دشمنی قبائل کے استیصال میں مدد ملے گی۔

اگر زمین کسی چلتے پھرتے دشمن سے حاصل کی گئی، تو فوق یوں پیدا ہو سکتا ہے کہ اس زمین کے قریب کوئی مضبوط دشمن ہے یا کمزور دشمن، کیونکہ جو زمین کمزور دشمن کے جواریں ہوگی۔ اس کا تحفظ آسان ہوگا۔ اور جس کے قریب کسی

سے چلتے پھرتے رچا شتر (اور قلعہ بند دشمن) دستبرد شتر (کافر دشمن)

طاقتور دشمن کی سرحد ہو اس کی حفاظت کے لئے بہت آدمی اور صرفہ درکار ہو گا۔ کیا چیز بہتر ہے، زرخیز زمین جو کسی مستقل دشمن کے قریب واقع ہو، یا بجز زمین جو کسی عارضی دشمن کے قریب ہو۔

میرے گمراہ کہتے ہیں زرخیز زمین ہی جو مستقل دشمن کے قریب ہو بہتر ہے کیونکہ اس سے حفاظتی فوج رکھنے کے لئے زیادہ آمدنی ہر سکے کی۔ اور دشمن کی ہلکے تحمل کی جاسکے گی۔

کوئی یہ کہتا ہے نہیں، کیونکہ زرخیز زمین کو دشمن کھڑے کر دیتی ہے اور مستقل دشمن ہمیشہ دشمن رہے گا۔ خواہ اسے آدمی اور مال پیش کیا جائے مصالحت کی خاطر، یا نہیں لیکن عارضی دشمن، خواہ مروت میں یا خوف سے، چپ رہے گا۔ لہذا وہ زمین جس کے سرے پر بہت سے قلعے ہوں جن میں چور ڈاکو، ملحد اور وحشی قبائل پناہ لے سکیں وہ ہمیشہ دشمن کی آماجگاہ رہے گی، اور اس کے برخلاف ہو تو دشمن سے مستقل سابقہ نہیں رہے گا۔ دیگر دلا: قلعے ہمیشہ چوروں ڈاکوؤں یا قبائل سے گھرے رہتے ہوں انانگے وہ زمین جس کی سرحد کے پار قلعے ہوں اور کبھی ڈاکوؤں وغیرہ سے خالی نہ ہوں۔

کیا بہتر ہے، زمین کا پھوٹا قطعہ، جو دور نہ ہو، یا وسیع قطعہ جو دور واقع ہو؟ پہلا بہتر ہے، کیونکہ اس کا حصول اور دفاع آسان ہو گا۔

ادھر کی دونوں سمتوں کی زمینوں میں سے کون بہتر ہے، وہ جو خود اپنا خرچہ نکال سکے یا جس کے لئے باہر سے فوج بھیجنے کی ضرورت ہو؟ پہلی بہتر ہے کیونکہ یہ اپنی فوج اور اس کا خرچہ خود مہیا کر سکے گی۔

کیا بہتر ہے، کسی دانا دشمن سے زمین لینا یا نادان سے؟

نادان سے لینا بہتر ہے، کیونکہ اس کا لینا بھی آسان ہو گا اور دفاع بھی۔

اس کے برخلاف کسی دانداراجہ سے زمین لینے میں جس کی رعایا اس کو چاہتی ہو، صورت مختلف ہوگی۔

دو دشمنوں میں سے ایک کو مصرت تنگ کرنا اور دوسرے کو زبردستی

مکن ہو تو مؤخر الذکر سے زمین لینا بہتر ہے، کیونکہ جب اس پر حملہ کیا جائے گا تو مدد حاصل نہ ہونے کی وجہ سے بھاگنا شروع کر دے گا۔ اور اپنا خزانہ اور فوج ساتھ لے جائے گا اور اس کی رعیت اس کا ساتھ چھوڑ دے گی؛ دوسرا ایسا نہیں کرے گا کیونکہ اسے اپنے قلعوں اور دوستوں کی پناہ حاصل ہوگی۔ جس راجہ کے قلعے میدانی علاقے میں ہوں اسے زیادہ آسانی سے زیر کیا جاسکتا ہے یہ نسبت اس کے جس کا قلعہ دریا کے بیچ میں ہو جس کے لئے دگنی کوشش درکار ہوگی اور اس میں اس کو رسد اور پانی بھی حاصل رہے گا۔

دو بادشاہوں میں سے ایک کا قلعہ دریا کے بیچ میں واقع ہو اور دوسرا پہاڑوں میں قلعہ بند ہو تو پہلے کی زمین پر قبضہ کرنا بہتر ہے کیونکہ جو قلعہ دریا کے بیچ میں ہو اس کو ہاتھیوں کی قطاریاں لکڑی یا کشتیوں کا پل بنا کر تسخیر کیا جاسکتا ہے، اور دریا ہمیشہ گہرا نہیں ہوگا، اور اس کا پانی بھی خارج کر دیا جاسکتا ہے، لیکن پہاڑی قلعہ اپنی حفاظت آپ کر لیتا ہے اور اس پر آسانی سے چڑھائی نہیں کی جاسکتی۔ اور اگر اس کی فوج کا ایک حصہ مغلوب بھی ہو جائے تو دوسرا صحیح سلامت نکل کے بھاگ سکتا ہے، اور ایسے قلعہ کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس پر سے دشمن پر پتھر اور درختوں کے تنے لڑھکائے جاسکتے ہیں۔ میدانی علاقے میں لڑنے والوں سے زمین ہتھیانا بہتر ہے یا نشیبی علاقوں میں لڑنے والوں سے دگیر دلا کشتی میں بیٹھ کر کانچلے دریا میں لڑنے والے۔ (ج)؛

مؤخر الذکر سے ہتھیانا بہتر ہے، کیوں کہ وہ ناموافق جگہ پر لڑیں گے، جبکہ پہلے کسی جگہ اور کسی وقت بھی لڑ سکتے ہیں۔

جو دشمن خندقوں کے اندر سے جنگ کر رہا ہوں اس سے زمین لینا بہتر ہے یہ نسبت اس کے جو اونچائی پر سے لڑ رہا ہو، کیوں کہ اول الذکر خندق اور ہتھیار دونوں کا محتاج ہوتا ہے، اور دوسرا صرف ہتھیاروں سے لڑتا ہے۔  
یہ جو راجہ سیاست کے گُر جانتا ہو اور مذکورہ اقسام کے دشمنوں سے



زمین پھین سکے، وہ اپنے ساتھیوں کے حلقے میں اور اس کے باہر بھی نماز رہے گا۔

## جزو ۱۱ : ناقابل تبیح معاہدہ

آؤ ہم غیر آباد زمین کو بسائیں۔ اس صلا کے ساتھ جو معاہدہ ہو وہ ناقابل تبیح (کانگے : افتادہ زمین کا) معاہدہ کہلاتا ہے۔  
دونوں فریقوں میں سے جو زمین کو زرخیز بنا کر پہلے فصل کاٹے گا وہ دوسرے سے آگے نکل جائے گا۔

بسانے کے لئے کون سی زمین بہتر ہے، خشک یا جل نخل؟ پھوٹا قطعہ جس میں پانی موجود ہو وسیع (خشک) اراضی سے بہتر ہے، کیوں کہ پہلی میں سارے سال فصلیں اگائی جاسکیں گی۔

میدانی زمینوں میں جہاں غلہ بویا جاسکے اس سے بہتر ہے جس میں دوسری فصلیں بوئی جاسکیں دو طرح کی میراب زمینوں میں۔ ہے ایک وہ جو محدود ہو اور غلہ اگاسکے، دوسری وہ جو وسیع ہو اور دوسری فصلیں اگاسکے، مؤخر الذکر بہتر ہے کیونکہ یہاں گرم سالوں جڑی بوٹیوں وغیرہ اگانے کے علاوہ قلعے اور دوسری دفاعی تعمیرات بھی کھڑی کی جاسکیں گی۔ زمین کی خصوصیات مصنوعی ہوتی ہیں دیہ جملہ مبہم ہے۔ کانگے زمین میں خصوصیات انسان پیدا کرتا ہے؛ گیرولا : زمین کو اچھا بنانا انسان کے ہاتھ میں ہے۔ مراد یہ کہ زمین ہاتھ میں ہو تو انسان اس سے حسب منشا کام لے سکتا ہے۔ ح)

اچھا غلہ اگانے والی زمین اور وہ جس میں کائیں واقع ہوں، ان میں سے دوسری خزانے کے لئے مفید ہوگی، اور پہلی خزانہ اور غلہ گودام

لہ اصل عنوان "آؤ شتی سندھی" کا یہ انگریزی ترجمہ interminable.

درست نہیں۔ کانگے نے "غیر آباد زمین کا معاہدہ" لکھا ہے۔ اور یہی درست ہے۔

عہ "سواتی سندھتے" دونوں انگریزی ترجموں میں اس موقع پر overreach

کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی انگریزی محاورے میں دھوکا دینا ہیں۔ صحیح لفظ excell ہے۔

دونوں کو بھر سکے گی۔ علاوہ ازیں قلعوں کی تعمیر کے سلسلے میں بھی غلہ ضرور چاہیے ہوگا۔ البتہ اگر کانوں سے قیمتی دھاتیں حاصل ہو سکیں جن سے اور زیادہ زمین حاصل کی جاسکے تو وہ قابل ترجیح ہوگی۔

میرے گرد کہتے ہیں کہ دوطرح کے جنگلات میں سے وہ جو ٹکڑی پیدا کرے، ہاتھیوں کے جنگل سے بہتر ہے، کیوں کہ اس سے کئی طرح کے کام لئے جاسکتے ہیں اور مال کے گودام بھرے جاسکتے ہیں۔

کونلمیہ کو اس سے اختلاف ہے، کیونکہ ٹکڑی کے جنگل تو کئی جگہ اگائے جاسکتے ہیں، لیکن ہاتھی کا جنگل نہیں بنایا جاسکتا۔ اور دشمن کی فوج کو ہرانا ہاتھیوں ہی پر موقوف ہوتا ہے۔

دریائی اور خشکی کے راستوں میں سے پہلا ہمیشہ کارآمد نہیں ہوتا جبکہ دوسرا ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔

کون سی زمین بہتر ہے جس کی آبادی بھری ہوئی ہو یا جس کی یکجا ہو؟ پہلی بہتر ہے کیوں کہ اس کو قابو میں رکھنا آسان ہوگا اور دشمن کی سازشوں کا شکار نہ ہوگی۔ دوسری قسم کی ریکجا آبادی شدید برداشت نہیں کر سکتی اور زور و توجہ غنیمت اور جذباتی ہوتی ہے دونوں انگریزی ترجموں نے یہی مفہوم لیا ہے لیکن گہرے دلانے مجتمع اور بھری ہوئی آبادی کی جگہ ایک ہی جیسے اور بھانت بھانت کے لوگوں کا ذکر کیا ہے، جو زیادہ قریب الفہم ہے۔ ج

چاروں جاتیوں میں سے نیچ جاتی کو بسانا بہتر ہے کیونکہ وہ آسانی سے قابو میں رکھی جاسکتی ہے، کئی طرح کے مفید کام انجام دیتی ہے۔ کثیر بھی ہوتی ہے اور مستقل بھی۔

مزدوروں اور غیر مزدور زمینوں میں سے غیر مزدور زمین میں کئی طرح کی کھیتی باڑی کی جاسکتی ہے۔ اور جب وہ زرخیز ہو جائے تو پھر اگا میں بھی بنائی جاسکتی ہیں یا صنعتیں لگائی جاسکتی ہیں۔ کاروبار بین دین وغیرہ کیا جاسکتا ہے اور متمول تاجروں کو دعوت دے سکتی ہے، اور مزدور زمین سے بہتر ہے دیہ

عبارت تینوں ترجموں میں گنجلک ہے۔ مراد غالباً یہ ہے کہ غیر مزدور و زمین سے کاشت کے علاوہ بھی کئی کام لئے جاسکتے ہیں۔ (ج)

وہ زمین بہتر ہے جس پر قلعے بنے ہوئے ہوں یا وہ جس کی آبادی گہنی ہو؟ آبادی والی زمین بہتر ہے، کیونکہ آبادی ہی سے مملکت کی رونق ہے۔ غیر آباد زمین تو بانجھ گائے کی طرح ہے جو دودھ نہیں دے سکتی۔

جوراجہ اپنی زمین آباد کاری کے لئے فروخت کرنے کے بعد واپس لے لینے کا خواہشمند ہو، وہ اسے پہلے ہی ایسے کے ہاتھ بیچے جو کمزور، کینہ کم ہمت، بے مددگار، بدکردار، بڑے کاموں میں مبتلا، تقدیر پرست اور کم فہم ہونہ زمین کو سامنے کے لئے آدمی اور زر چاہئے اور جب کوئی کمزور، کم ذات آدمی (گیرلا، کانگے، کمزور آدمی خواہ اعلیٰ ذات ہی کا جسے سامنے کی کوشش کرے تو وہ مع اپنے ساتھیوں کے ضرور تباہ ہوگا اور اس کا تمام صرفہ بیکار ہو جائے گا چاہے طاقتور ہو۔ کینہ آدمی کو اس کی رعیت چھوڑ جائے گی کہ مبادا وہ اس کی محوشت کا شکار ہو جائیں، خواہ ان کے پاس بڑی فوج موجود ہو ورنہ والی ملک کے جانی و مالی نقصانات سے دوچار ہونے کے باعث تباہ ہو جائیں گے۔ آدمی کے پاس خواہ دولت ہو، اگر وہ اسے خرچ ہی نہ کرنا چاہے اور کسی کے ساتھ سلوک نہ کرے تو اسے کسی طرف سمجھایا نہیں ل سکتا۔ جبکہ بد قماش آدمی کو دفع کرنا آسان ہو تو توقع نہیں کی جاسکتی کہ کوئی ایسا آدمی کسی زمین کو بوائے گا تو اسے بچا بھی سکے گا۔ یہی انجام اس کا ہوگا جو بڑے کاموں میں مبتلا ہو یا مردانگی کی بجائے تقدیر پر بھروسہ کرے گا اور محنت سے گریز وہ اپنے منصوبوں سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے گا اور تباہ ہو جائے گا۔ اور جو بے تدبیر ہوگا وہ ان سب سے بدتر ہوگا عبارت گنجلک مگر مفہم خاصا واضح ہے (ج)

میرے گرد کہتے ہیں کہ غیر محتاط، بے تدبیر آباد کار بعض اوقات اپنے مالک یعنی راجہ کے کمزور پہلوؤں کا بھانڈا اچھوڑ سکتے ہیں۔

مگر کوئلیہ کہتا ہے کہ اگر وہ ایسا کرے گا تو راجہ کے ہاتھوں اپنی ہی تباہی کا

سلمان کرے گا (یہ عبارت بھی تینوں ترجموں میں مبہم رہتی ہے۔ ج)  
 جب ایسے لوگ نہ ملیں تو راجہ خود ہی زمین کو بسائے اور وہ طریقہ اختیار  
 کرے جو ہم آگے چل کر ”دشمن کو عقب میں یکڑنا“ کے تحت بیان کریں گے۔  
 دیکھیے لوگ، غالباً وہ جن کے ہاتھ زمین بیچ کر آئندہ واپس لینے کی امید رکھی  
 جا سکے۔ (ج)

مذکورہ بالا زبانی معاہدے کہلاتے ہیں۔ جب کوئی راجہ دیاؤ ڈال کر  
 دوسرے سے اس کی زمین کا کوئی زرخیز حصہ خریدنا چاہے جس پر اس کی نیت  
 ہو، تو معاہدہ کر کے زمین اس کے ہاتھ بیچ دی جاتی ہے۔ اسے ”کھلا معاہدہ“  
 کہتے ہیں۔

جب کوئی ہمسرا راجہ اسی طرح زمین لینا چاہے تو وہ بیچنے سے پہلے یہ سوچے  
 کہ ”آیا وہ یہ زمین آئندہ واپس لے سکے گا، یا اس پر اپنا قابو رکھ سکے گا، یا یہ  
 زمین دے کر میں اس راجہ کو اپنے اثر میں لاسکوں گا۔ یا میں یہ زمین بیچ کر ایسے دوست  
 اور اتنی دولت حاصل کر سکتا ہوں کہ اپنے منصوبوں کو پورا کر سکوں۔“  
 اس سے اس راجہ کی صورت حال (دھی) واضح ہوگی جو کمتر ہو اور زمین خریدنا  
 چاہتا ہو۔

✽ جو سیاست کے علم سے باخبر ہو اور ان طریقوں سے دوست، زر اور زمین  
 حاصل کرے، خواہ آباد ہو یا غیر آباد، وہ اپنے دوسرے حلیف راجاؤں سے بازی  
 لے جائے گا۔

### جزو ۱۲: کسی منصوبے کی بابت معاہدہ

یعنی جب معاہدہ یہ کہہ کر کیا جائے (دیکھئے) کہ آئیے ہم مل کر ایک قلعہ تعمیر کریں  
 دونوں راجاؤں میں سے جو کم خرچ اور کم آدمیوں سے کام لے کر بہترین قلعہ بنائے  
 پر ناقابل تسخیر قلعہ تعمیر کرے وہ بازی لے جائے گا۔

میدان، دریا یا پہاڑ، میں پہاڑ پر بنا ہوا قلعہ زیادہ مفید ہوتا ہے۔  
 آبپاشی کے کاموں میں سے وہ جو ہمیشہ جاری رہنے والے ہوں ان سے بہتر ہیں

جن میں پانی اور ذرائع سے آنا ہے ، اور ان میں بھی فوقیت ان کو ہے جو زیادہ وسیع خطہ زمین کو سیراب کر سکیں۔

قیمتی بکودی کے جنگلات میں جو کوئی بیش قیمت اشیاء پیدا کرنے والا جنگل اگائے جو دریاں علاقوں کی طرف پھیلتا جائے اور جس کے پاس سے دریا کا گزر ہو ، وہ برتر رہے گا۔ کیونکہ دریا کے پاس والا جنگل آپ اپنے سہارے پر قائم رہتا ہے ، اور پتائے کے وقت پناہ بھی دے سکتا ہے۔

شکاری جنگلات میں وہ راجہ جو درندوں سے بچا ہوا جنگل دشمن راجہ کے جنگل کے قریب اگائے جس میں جنگلی جانور ہوں جس سے دشمن کو بہت نقصان پہنچ سکتا ہے ، اور وہ جنگل اپنی سرحد پر واقع ہاتھیوں کے جنگل سے جاملتا ہو ، وہ فائدے میں رہے گا۔

میرے گرد کہتے ہیں دو ملکوں میں سے ایک میں کمزور آدمی کم ہوں ، اور دوسرے میں بہادر آدمی کم ہوں ، تو مؤخر الذکر بہتر ہے ، کیونکہ چند بہادر بہت سے کمزوروں کو مار سکتے ہیں اور ان کے قتل سے دشمن کی ساری فوج تباہ ہو سکتی ہے۔ کوئلیہ کو اس سے اختلاف ہے۔ کمزور آدمیوں کی بڑی نفی بہتر ہے کیونکہ وہ لشکر میں اور بہت سے کام انجام دے سکتے ہیں ، جنگ کے رٹنے والوں کی خدمت کے علاوہ اپنی تعداد سے دشمن کو ڈرا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ کمزوروں میں تربیت اور تنظیم کے ذریعے جوش و جذبہ پیدا کرنا بھی ممکن ہے۔

جہاں تک کانوں کا تعلق ہے تو جو کم خرچ اور محنت سے کسی ایسی کان سے دولت حاصل کر سکے گا جو بھر پور ہوا در جس تک رسائی آسان ہو وہ فائدے میں رہے گا۔

چھوٹی کان جس سے قیمتی مال ملے بہتر ہے یا بڑی کان ، جس سے کمتر قسم کا مال ملے ؟

میرے گرد کہتے ہیں کہ پہلی والی بہتر ہے کیونکہ قیمتی اشیاء جیسے میرے جواہرات ، موتی ، موٹے ، سونا اور چند ادنیٰ چیزوں کے بڑے ذخیرے پر

بھاری ہوتی ہیں۔

کوٹلیہ کتنا ہے جی نہیں کیونکہ بھاری مقدار میں معمولی سامان مہیا کرتے والی کان کی پیداوار سے قیمتی اشیاء خریدی جاسکتی ہیں۔

اسی سے تجارتی راستوں کے انتخاب کا معاملہ بھی سمجھ میں آسکتا ہے۔ میرے گرد کہتے ہیں پانی کا راستہ خشکی کے راستے سے بہتر ہے کیونکہ سستا ہوتا ہے اور فائدہ مند۔

کوٹلیہ کتنا ہے جی نہیں کیونکہ خشکی کے راستے کے برخلاف پانی کا راستہ رکاوٹ سے خالی نہیں یہ مستقل نہیں ہوتا، غدوش بھی ہے اور اس کی حفاظت نہیں ہو سکتی۔ پانی کے راستوں میں سمندر کے بیچ میں سے جانے والے راستوں میں سے ساحل کے ساتھ ساتھ جانے والا راستہ بہتر ہے کیونکہ یہ کئی تجارتی منڈیوں سے گزرے گا۔ اسی بنا پر دریائی جہاز رانی بھی اچھی ہے کیونکہ اس میں رکاوٹ نہیں ہوتی اور اس میں جو جھکڑیں ہیں اس سے بچا جاسکتا ہے اور اسے برداشت کیا جاسکتا ہے۔

میرے گرد کہتے ہیں کہ خشکی کے راستوں میں سے جرمانیہ کی طرف جاتا ہے وہ دکن کی طرف جانے والے راستوں سے بہتر ہے۔

کوٹلیہ کتنا ہے جی نہیں کیونکہ کبلوں، کھالوں اور گھوڑوں کو چھوڑ کر دوسرا تجارتی سامان جیسے کہ کوڑیاں، ہیرے، جواہر موتی اور سونا دکن میں افراط سے ملتا ہے۔

دکن کو جانے والے راستوں میں سے وہ راستہ بہتر ہے جو بہت سی کانوں کے پاس سے گزرتا ہو، جہاں لوگوں کی آمد و رفت زیادہ ہو، اور نسبتاً سستا اور باآرام ہو، یا وہ جس کے راستے میں مختلف اقسام کا بہت سا سامان خریداجا سکے۔ اسی سے مشرق و مغرب کی طرف جانے والے راستوں کی وضاحت بھی ہر جاتی ہے۔

گاڑی کے راستے اور پیدل کے راستے کی نسبت گاڑی کا راستہ بہتر ہے۔

کیوں کہ اس سے زیادہ مال لے کر جاسکتے ہیں۔ وہ راستے جن پر سے گزرے اور اونٹ، ہر علاقے سے اور ہر موسم میں گزر سکتے ہوں، بہتر ہیں۔

اس سے ان راستوں کی وضاحت بھی ہو جاتی ہے جن پر سے صرف آدمی گزریں (یعنی اپنے کاندھوں پر سامان ڈھوکے)۔

ایسا کام اختیار کرنا جس سے دشمن کو فائدہ ہو الٹا اپنا ہی نقصان کرنا ہے۔ اس کے برخلاف جو کام ہو وہ فائدہ مند ہے۔ اگر فائدہ مسادہ ہو تو راجہ کو غور کر لینا چاہیے کہ وہ وہیں کا وہیں رہے گا۔

زیادہ صرفے پر کم فائدہ مند کام اختیار کرنا بھی نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف جو صورت ہوگی وہ مفید ہوگی۔ اگر خرچ اور فائدہ یکساں ہو تو سوچنا چاہیے کہ یہ کوئی ترقی نہ ہوگی۔

چنانچہ راجہ کو ایسے قلعے بنانے اور ایسے منصوبے سوچنے چاہیے جس سے اس کو زیادہ فائدہ اور زیادہ قوت حاصل ہو۔ یہ مختاریان منصوبوں کی بابت سمجھنے کا۔

### جزو ۱۳: عقبی دشمن سے چوکس رہنا

جب راجہ اور اس کا دشمن دونوں اپنے اپنے دشمنوں کے عقب پر حملے کے لئے جو پہلے ہی دوسرے فریقوں سے برسرِ پیکار ہوں، بڑھیں تو جو اس راجہ کے عقب پر قبضہ کر لے جس کے پاس وسیع وسائل دولت موجود ہوں وہ فائدے میں رہے گا، کیونکہ وہ بڑے وسائل رکھنے والا فریق عقبی دشمن سے جھڑپ کا مقابلہ کرے گا کہ پہلے سامنے کے دشمن سے ٹپٹ لے جس پر اس نے حملہ کیا ہے۔ کمزور فریق جس کے ہاتھ کچھ نہ لگا ہو وہ ایسا نہیں کر سکے گا رتیزوں ترجموں کا مفہوم یہی ہے، مگر غیر واضح۔ (ج)

طاقت برابر کی ہو، تو وہ جو اس راجہ کے عقب پر قبضہ کرے جس نے رٹائی کی زیادہ تیاری کی ہے، فائدے میں رہے گا، کیونکہ جس نے زبردست تیاریاں کی ہوں گی۔ وہ پہلے سامنے کے دشمن سے جھڑپے گا اور پھر عقب کی طرف توجہ کرے گا۔ لیکن جس کی تیاریاں قلیل ہوں گی اور اس بنا پر اس کی کارروائیوں

میں ریاستوں کا حلقہ بھی مزاحم ہوگا۔

اگر تیاریاں برابر کی ہوں، تو وہ جو ایسے راجہ کے عقب پر قبضہ کرے گا جو اپنے تمام ساز و سامان کے ساتھ ددر کل گیا ہوگا وہ فائدے میں رہے گا کیونکہ جس کا عقب غیر محفوظ ہو آسانی سے مغلوب ہو سکتا ہے۔ مگر جو صرف فروج کا ایک حصہ ہی لے کر بڑھا ہوگا اور جس نے عقب کی حفاظت کا انتظام کر لیا ہو گا اس کے ساتھ یہ صورت نہ ہوگی۔

اگر فروج کی تعداد برابر ہو تو جو اس راجہ کے عقب پر قبضہ کرے جو کسی گشت کرتے ہوئے دشمن کے خلاف گیا ہوگا وہ فائدے میں رہے گا۔ جو کسی مورچہ بند دشمن کے مقابلے کو گیا ہوگا اس کا حملہ جو دشمن کے قلعوں کے خلاف کیا گیا ہو پسپا کیا جاسکتا ہے، اور واپس آنے پر خود کو دو دشمنوں کے درمیان گھرا ہوا پائے گا۔ اسی پر دوسری صورتوں کو قیاس کرنا چاہیے جو اوپر مذکور ہوئیں۔

ایساں حالات ہیں، اس راجہ کے عقب پر حملہ کرنے والا اچھا رہے گا جو کسی اچھے راجہ کے خلاف جنگ پر نکلا ہو، کیوں کہ نیک راجہ کے خلاف چھٹنے والے پر سب نفریں بھیجیں گے اور بد راجہ کے خلاف چڑھائی کرنے والے کو سراہیں گے۔

اسی پر ان صورتوں کا قیاس کیا جاسکتا ہے جبکہ کوئی کسی فضول خرچ راجہ یا مغلوں کے املاک راجہ یا خلیس راجہ کے عقب پر چڑھائی کرے۔ اور یہی باتیں اس صورت میں بھی درست ہوں گی جبکہ کوئی اپنے دوست کے خلاف لڑنے چلا ہوگا۔

جب دو دشمنوں میں سے ایک دوست کے خلاف لڑ رہا ہو اور ایک دوسرے دشمن کے خلاف تو مؤخر الذکر کے عقب پر حملہ کرنے میں فائدہ ہے کیونکہ جس نے دوست کے خلاف چڑھائی کی ہوگی وہ آسانی سے صلح کر کے اپنے عقب کی طرف متوجہ ہو جائے گا، اور دوست کے ساتھ صلح دشمن کی نسبت آسان ہوتی ہے۔



جب دو راجاؤں میں سے ایک دشمن کو تباہ کرنے پر نکلے، دوسرا ایک دشمن کو، تو جو پہلے کے عقب پر حملہ کرے گا وہ زیادہ فائدے میں رہے گا کیونکہ جو دشمن کے خلاف لڑ رہا ہوگا اس کو اپنے دوستوں کی حمایت حاصل ہوگی اور کامیاب ہو سکے گا مگر وہ جو اپنے ہی ساتھی سے جنگ کر رہا ہوگا اسے اپنے حلفے کی حمایت حاصل نہیں ہوگی۔ جب کہ راجہ اور اس کا دشمن کسی دشمن کے عقب پر حملہ کر کے ایسی رقم کے لئے دباؤ ڈالیں جو واجب الوصول نہیں، تو وہ جس کے دشمن کو معتد بہ منافع چھوڑنا پڑے اور اس کے مقابلے میں نقصان زیادہ اٹھانا پڑے زیادہ فائدے میں رہے گا، مگر جب وہ واجب الوصول رقم کا مطالبہ کریں، تو وہ جس کے دشمن کو مالی اور فوجی دونوں طرح کا نقصان ہوا، زیادہ فائدے میں رہا۔

جب کوئی فریق جس پر حملہ کیا جائے جو اپنی کارروائی کا اہل ہو اور حملہ آور کا عقبی دشمن جو اپنی فوج اور دیگر وسائل کو بڑھا بھی سکتا ہو، حملہ آور کے ایک پہلو پر مورچہ بند ہو کر بیٹھ جائے، تو عقبی دشمن کو فائدہ رہے گا، کیونکہ وہ اس فریق سے ملاپ بھی کر سکے گا جس پر حملہ کیا گیا تھا، اور حملہ آور کے اپنے ٹھکانے پر بھی چڑھائی کر سکے گا۔ جبکہ حملہ آور کے عقب کا دشمن حملہ آور کو پیچھے ہی سے تنگ کر سکے گا۔

✽ دشمن کے عقب پر چھاپے مارنے اور اس کی نقل و حرکت میں رکاوٹ پیدا کرنے کی تین صورتیں ہیں۔ اتحادی راجہ دشمن کے عقب میں ہوں یا اس کے دونوں میں سے کسی ایک بازو پر؛

✽ وہ جو اول راجہ اور اس کے دشمن کے درمیان ہو ”اثر دمی“ کہلاتا ہے (یعنی دو راجاؤں کے بیچ) مگر اس راجہ کے پاس قلعے یا وحشی قبائل ہوں اور دوسری امداد حاصل ہو تو وہ طاقتور فریق کی راہ میں رکاوٹ ثابت ہوتا ہے۔  
دیگر ولا: قلعوں یا جنگلوں میں چھپ جاتا ہے (ج)

جب اول راجہ اور اس کا دشمن درمیان کے راجہ کو زیر کرنا چاہتے ہوں

اور اس کے عقب پر حملہ آور ہوں، تو وہ جو موجودہ ادائیگی کی وصولی کے لئے دباؤ ڈالتے وقت بیچ کے راجہ کو اس کے دوست سے علیحدہ کر لے اور اس طرح ایک دشمن کو ساتھی بنائے، زیادہ فائدہ سیکیں رہے گا، کیونکہ وہ دشمن جو صلح پر مجبور ہو جاتے اس دوست کی نسبت زیادہ مفید ہو گا جو متروکہ دوستی کو نبھانے پر مجبور کیا گیا ہو۔

اسی پر غیر جانبدار راجہ کو زیر کرنے کے معاملے کو قیاس کر لیا جائے۔  
عقب اور سامنے سے حملے میں جس سے بھی شاطرانہ چال کی راہ کھلے وہ بہتر ہے (منتر پیدہ: چالوں کی لڑائی)۔

میرے گرد کہتے ہیں کہ کھلی جنگ میں دونوں فریق جانی و مالی نقصان اٹھاتے ہیں اور جو جیتتا ہو انظر آئے وہ بھی آخر العمل گھائے ہی میں ہو گا۔  
کوٹلیہ کو اس سے اتفاق نہیں۔ خواہ نقصان ہی اٹھانا پڑے، دشمن کو تباہ کئے بغیر نہ چھوڑا جائے۔

جانی و مالی نقصان اگر مساوی ہو، تو وہ جو پہلے اپنے سامنے کے دشمن کو تباہ کرے پھر اپنے عقبی دشمن کو، وہ فائدے میں رہے گا، جب راجہ اور اس کا دشمن دونوں اپنے اپنے سامنے کے دشمنوں سے ہر دو آدھا ہوں، تو وہ جو اپنے سامنے کے پکے دشمن کو جس سے گہری دشمنی ہو اور جس کے وسائل وافر ہوں تباہ کر دے زیادہ فائدے حاصل کرتا ہے۔

اس پر دوسرے دشمنوں اور وحشی قبائل کو زیر کرنے کا قیاس کر لیا جائے۔  
\* جب ایک عقبی دشمن اور ایک سامنے کا دشمن اور وہ جس پر حملہ کرنا ہو ملے جلے نظر آئیں تو حسب ذیل حکمت عملی اختیار کی جائے دیگر دلا:  
جب راجہ عقب پر حملہ کرنے والا، سامنے سے حملہ کرنے والا، یا مرنے والے کا شکار ہو تو اسے حسب ذیل طریقوں سے قائدانہ اقدام کرنا چاہیے۔ کانٹھلے نے بھی بالکل یہی مفہم لیا ہے۔ (ج)

\* عقبی دشمن عام طور سے ہمارے راجہ کے سامنے کے دشمن کو ہمارے راجہ

کے دوست پر حملہ کرنے پر اُکسلے گا۔ پھر ”اُکزند“ (عقبی دشمن کا عقبی دشمن) قائم کر کے، عقبی دشمن کے دوست پر (گیر ولا : راجہ کو چاہیے کہ اپنے دوست پر حملہ کرنے والے دشمن کے عقبی دشمن (اُکزند) کو پہلے اپنے دوست کی فوج کے ساتھ بھڑا کر پھر خود اس کے عقب پر قابض ہو۔ کانگلے، راجہ پہلے دشمن کے دوست کو جو (اس کے) عقب میں ہو، عقب میں حملہ کرنے والے سے چھڑانے والے سے بھڑا کر، اس دشمن کے عقب پر حملہ کرے جو اس کے دوست پر حملہ آور ہو) \* دونوں میں لڑائی کروانے کے بعد، ہمارا راجہ عقبی دشمن کے منصوبے کو ناکام بناوے، اسی طرح وہ ”اُکزند“ کے حلیفوں اور عقبی دشمن کے حلیفوں میں لڑائی کراوے (گیر ولا : اگر ہمارا راجہ خود ہی حملہ آور ہو تو وہ اپنے عقبی دشمن کو اپنے دوست راجہ کے ذریعے روکے اور عقبی دشمن کی فوج کا مقابلہ اپنے دوست کی فوج سے کرائے۔)

(کانگلے، جب وہ سامنے سے حملہ کر رہا ہو تو اپنے عقبی دشمن کو اپنے دوست کے ذریعے روکے، اسی طرح دشمن کے دوست کو جو عقب میں ہو، اپنے دوست کے ذریعے روکے)

\* وہ اپنے سامنے کے دشمن کے دوست کو اپنے دوست سے الجھائے رکھے، اور اپنے دوست کے دوست کے ذریعے اس حملے کو روکے جو اس کے دشمن کا دوست کرنے والا ہو۔ (گیر ولا : سامنے سے کوئی مقابلے پر آئے تو اس سے اپنے دوست کو بھڑا دے۔ اگر دشمن کے دوست کا دوست مدد کے لئے آئے تو اس کا مقابلہ اپنے دوست کے دوست سے کرائے۔) کانگلے اور سامنے کی طرف وہ اپنے حلیف کو دشمن کے حلیف سے لڑائے، اور دشمن کے حلیف کے حلیف کو، اپنے عقبی حلیف کے ذریعے روکے۔ (ج)

\* وہ اپنے دوست کی مدد سے، عقبی دشمن کو روکے، اور اپنے دوست کے دوست کی مدد سے عقبی دشمن کو ”اُکزند“ پر حملے سے باز رکھے۔

\* اسی طرح ہمارا راجہ اپنے دوستوں کی مدد سے ریاستوں کے حلیف کو اپنے زیر

قیادت لے آئے، سامنے بھی اور عقب میں بھی۔

✽ اسے چاہیے کہ ملحقہ کے تمام ملکوں میں اپنے پیغام رسالوں اور مخبروں کو بسائے اور اپنے دشمنوں کی طاقت کو بار بار ضرب لگائے، وہ اپنے دوستوں کے ساتھ دوستی رکھتے ہوئے اپنے ارادوں کو راز میں رہنے دے۔

✽ جس کے مشورے راز میں نہ رہیں۔ وہ چاہے عارضی کامیابی حاصل کر لے، بالآخر دریا میں ٹوٹی ہوئی کشتی کی طرح تباہ ہو جائے گا۔

### جزو ۱۲: کھوئی ہوئی قوت کی بحالی کی تدابیر

جب راجہ کو اس طرح اپنے دشمنوں کے متفقہ حملے کا سامنا ہونو وہ ان کے سربراہ سے کہے: میں تم سے صلح چاہتا ہوں، لویہ ربادھن اور میں تمہارا دوست ہوں۔ تم کو دوسرا فائدہ ہو گا۔ تمہارے لئے مناسب نہیں کہ اپنے صرفے سے دوسروں کو طاقتور بناؤ جو اس وقت بظاہر دوست بنے ہوئے ہیں، کیونکہ قوت پکڑنے کے بعد وہ پھر تمہی کو زیر کرنے کی کوشش کریں گے۔  
یادہ ان کے اتحاد کو توڑنے کے لئے ان کے لیڈر سے یوں کہے:

”جس طرح یہ راجہ مجھ پر بے قصور چڑھائی کر رہے ہیں۔ اس طرح یہی سب مل کر تم پر اچھے یا برے حالات میں حملہ کریں گے، کیونکہ طاقت میں بڑا نشہ ہوتا ہے، لہذا بہتر ہے کہ ان کے جتنے کو ابھی توڑ دو۔“

جب جھگڑا ٹوٹ جائے، تو وہ اس کے لیڈر کو اپنے کمزور دشمنوں کے خلاف کھڑا کرے، یا مختلف ترغیبات کے ذریعے چھوٹی ریاستوں کی مشترکہ طاقت کو اس کے خلاف لڑنے پر اکسائے، یا جس طرح بھی ممکن ہو اس کے اپنے حق میں سازگار ہو لیڈر کو دوسروں سے بڑا بنوادے اور اس طرح ان کی کوششوں کو پامال کر دے، یا بڑے فائدوں کی امید بندھا کر وہ حکمت عملی سے لیڈر کے ساتھ صلح کر لے۔ پھر دونوں ریاستوں سے تنخواہ پانے والے (لیڈر کے) حاصل کردہ فائدے دکھلا کر دوسرے راجاؤں کو چڑائیں اور کہیں ”واہ تمہارے اتحاد کی کیل بات ہے“ اگر اس جتنے کے کچھ راجہ شہر بہر ہوئے تو ان کا معاہدہ ختم کر دیا جائے اور پھر

تخوہ دارا نہیں دوبارہ لعنہ دی کہ "لوم نہ کہتے تھے"۔

جب دشمن الگ ہو جائیں، تو حاملہ راجہ ان ہی سے کسی ایک کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھائے۔

کسی لیڈر کی عدم موجودگی میں وہ اس فریق کو توڑے جو اتحاد کا محرک تھا یا جو زیادہ الوالعزم ہو، یا جو اپنی رعایا میں ہر دلعزیز ہو، یا جو لالچ یا خوف کی وجہ سے جتنے میں شریک ہوا تھا، یا جو ہمارے راجہ سے زیادہ ڈرتا ہو یا جس کے ساتھ کوئی خونی رشتہ ہو، یا جس سے دوستی ہو یا جو چلتا پھرتا دشمن ہو۔ اسی ترتیب کے ساتھ۔

ان ہی سے اس کو جو محرک خفا معاملت اور خوشامد اور حسن سلوک کے ذریعے خوش کرنا ہو گا۔ جو الوالعزم ہو، اس کو اپنی بیٹی دے کر یا اس کے کسی جوان سے کام لیا جائے (اپنی بیوی کے ہاں اولاد پیدا کر دئی جائے؛ بغیر دلا؛ ہر دلعزیز راجہ کو بیٹی دے کر اپنایا جائے۔ ح)

جو ہر دلعزیز ہو اسے دگنے حصے کی پیشکش کی جائے، جو لالچی ہو اسے آدمی اور رقم مٹیا کی ہلے جو جتنے سے ڈرتا ہو، اسے ایسا یرغمال دیا جائے جو فطرتاً ڈرپوک ہو۔ دیگر دلا؛ آپ سے ڈرے ہرے راجہ کو اطمینان دلا کر بس میں کر سہرے جس سے خونی رشتہ ہو اس سے زیادہ گہرے تعلقات پیدا کرے، جو دوست ہو اس سے باہمی مفاد کے کاموں اور ترک تنازعات کے ذریعے، جو چلتا پھرتا دشمن ہو دیگر دلا؛ استہجر: جسے قرار نہ ہو غالباً بیرونی حملہ آور سے مراد؛ کانٹکے؛ متحرک) اس کے خلاف کاہل دلائی ختم اور امداد کی پیش کش کے ذریعے ان میں سے کسی کا بھی اعتماد مصالحت کے مختلف طریقوں سے حاصل کیا جائے جیسے تحائف، تفرقہ اندازی، دھمکی جیسا کہ ہم آئندہ "مشکلات" کے تحت بیان کریں گے جو مشکل حالات میں ہو اور اسے دشمن کی طرف سے حملے کا خطرہ ہو، تو وہ دشمن کو فوج اور رقم مٹیا کر کے، حتیٰ شرائط پر، دقت، جگہ اور کارروائی کے تعین و مراحت کے ساتھ، صلح کر لے اور اگر اس سے کسی معاہدے کی غلط فہمی

ہوئی ہو تو اس کی تلافی بھی کرتے۔ اگر اس کے کوئی طرفدار نہ ہوں تو اپنے رشتے داروں اور دوستوں ہی میں سے تلاش کرے یا ناقابلِ تغیر قلعے تعمیر کرے، کیوں کہ جس کے قلعے اور دوست مددگار ہوں اس کو اپنی اور دشمن کی پر جب کا سامان حاصل ہوتا ہے۔

جس میں خود سورج بچار کی اہلیت نہ ہو وہ اپنے گود دان لوگوں کو جمع کرے اور بزرگ عالموں سے محبت رکھے؛ اس طرح اس کو حصول مقصد میں مدد ملے گی۔

جس کے پاس معقول خزانہ اور سورج نہ ہو، وہ لوازم شاہی کو مضبوط کرنے کی طرف دھیان دے۔ کسی راجہ اور اس کی قوت کی جائے پناہ قلعہ ہوتا ہے۔ فصل کا مدار آبپاشی کے نظام پر ہوتا ہے۔ اچھی بارش کا فائدہ آبپاشی کے بندوں کے تحت واقع زمین کو مستقل طور پر حاصل ہوتا رہتا ہے۔

آمدورفت کے راستے دشمن سے بازی لے جانے میں معاون ہوتے ہیں کیوں کہ فوجیں اور جاسوس سرکوں ہی کے ذریعے سفر کرتے ہیں۔ ہتھیار، رتھیں اور بار برداری کے جانور اسی ذریعے سے درآمد کئے جاتے ہیں اور آمدورفت میں آسانی ہوتی ہے۔

جنگی سامان کا اصل منبع کانیں ہیں۔ کارآمد لکڑی کے جنگل کی پیداوار فلوں کی تعمیر اور سواروں اور فلوں کی ساخت کے لئے درکار ہوتی ہے۔ ہاتھیوں کے جنگل سے ہاتھی ملتے ہیں۔ چراگا ہوں پر گالیوں کے گئے گھوڑے اونٹ پلتے ہیں جو رتھوں کو کھینچتے ہیں۔

یہ وسائل قبضے میں نہ ہوں تو اپنے عزیزوں یا دوستوں سے حاصل کئے جائیں۔ فوج کی قلت ہو تو مختلف منظم گروہوں، چوروں، وحشی قبائل اور چھوٹیوں میں سے بہادر آدمی اپنی طرف بلائے جائیں اور جاسوس بھی جو دشمن کو زک دے سکتے ہیں۔ وہ طاقتور دشمن کی طرف دھی رویہ رکھے جو ایک کمزور راجہ کے لئے مورد ہے۔ تاکہ دشمنوں اور دوستوں کی طرف سے خطرے کا تدارک ہو سکے۔

۴. چنانچہ اپنے ہوا خواہوں کی مدد، سوچ بچار کی قوت، خزانے اور فوج سے کام لے کر خود کو دشمن کے چنگل سے بچایا جاسکتا ہے۔

جدو ۱۵: چھوٹے ہوئے طاقتور دشمن کے ساتھ صلح کی تدابیر  
جب کسی کمزور راجہ پر کوئی طاقتور دشمن حملہ کرے، تو وہ کسی ایسے قوی  
پناہ ڈھونڈے جو حملہ آور دشمن سے زیادہ طاقتور ہو، اور جس پر حملہ آور  
دشمن کی سازش کا رگڑ نہ ہو سکے۔

جن راجاؤں کی سیاسی حکمت عملی ایک معیار کی ہوا ان میں فرق مستقل  
خوشحالی اور داناؤں کی رفاقت سے پیدا ہوتا ہے دیگر ولا اور کانگے کے  
ہاں خوشحالی کا ذکر نہیں، نہ سنسکرت متن میں کوئی اشارہ ہے۔

اگر کوئی برتر راجہ موجود نہ ہو تو وہ اپنے مہر راجاؤں سے اتحاد کرے  
جو دشمن کی طاقت کے مساوی طاقت رکھتے ہوں اور دشمن کی دولت، فوج یا  
چالوں سے متاثر نہ ہوں۔ جن راجاؤں کی دولت، فوج اور چالیں ایک معیار کی  
ہوں ان میں فرق وسیع پیمانے پر تیاری کی اہلیت سے پیدا ہوگا۔

برابر کے قریبی موجود نہ ہوں تو وہ کئی چھوٹے راجاؤں سے اتحاد کرے  
جو غلغلے اور جو شیعے ہوں، دشمن کا مقابلہ کر سکتے ہوں اور اس کی دولت، طاقت،  
فوج اور چالوں سے متاثر نہ ہوں۔ جو جوش اور عمل کی اہلیت میں یکساں ہوں  
تو موافق میدان جنگ پر قبضہ کا موقع ملنے سے فرق پیدا ہو سکتا ہے۔ جب  
موافق میدان جنگ کے معاملے میں بھی پتہ یکساں ہو تو دیکھا جائے گا کہ کون لڑائی  
کے لئے ہمدقت مستعد رہتا ہے اور دونوں یکساں مستعد ہوں تو دیکھا جائے گا  
کس کے پاس بہتر ہتھیار اور جنگی سامان ہے۔

اگر اس قسم کی امداد دشمن میں نہ ہو تو وہ کسی قلعے میں پناہ لے جہاں اس کا  
دشمن جس کے پاس بڑی فوج ہوگی ہر طرح کی رسد خوراک، گھاس چاہ، سکڑی  
اور پانی کے پینچے میں مزام نہ ہو سکے بلکہ اس کو بڑا جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑے۔  
اگر کئی قلعے ہوں تو دیکھا جائے کہ رسد حاصل کرنے اور ذخیرہ کرنے کی سہولت

کے لحاظ سے کون سا بہتر رہے گا۔ کوٹھیہ کا خیال ہے کہ پناہ ایسے قلعے میں لی جائے جہاں آدمی اور رسد کے ذخیرے موجود ہوں، نیز حسب ذیل وجوہات کی بنا پر بھی، دراجہ یوں سوچے گا کہ میں دشمن کا مقابلہ اس کے مقبلی دشمن کے دوست یا بیچ کے مابین یا غیر جانبدار راہ کی مدد سے کروں گا۔ میں اس کی ریاست کو یا تو کسی ہمسایہ راہ کی یا وحشی قبائل کی یا اس کے خاندان کے کسی آدمی کی، یا قیدیوں ڈالے ہوئے شہزادے کی مدد سے یا اپنے ساتھیوں کی مدد سے جو اس کے ہاں موجود ہیں اس کے اپنے قلعے یا ملک یا چھاؤنی میں فساد برپا کروں گا۔ جب وہ قریب ہو گا تو میں اسے ہتھیاروں، آگ یا زہر یا دوسرے خفیہ ذرائع سے ہلاک کروں گا جو میرے اختیار میں ہوں، میں اسے سخت جانی و مالی نقصان پہنچاؤں گا، اس کے عملی منصوبوں کو تباہ کروں گا۔ جو وہ خود شروع کرے گا یا میرے آدمی اسے اس پر آمادہ کریں گے، میں آسانی سے اس کے دوستوں میں پھوٹ ڈھلا سکتا ہوں یا اس کی فوج میں جبکہ وہ جانی و مالی نقصان اٹھا چکے ہوں گے میں اس کے فوجی پڑاؤ پر اس کی رسد کا سلسلہ کاٹ کے قبضہ کروں گا، یا اگر ہتھیار ڈالنے پڑے تب بھی میں اس کے ہاں کچھ ایسی خرابیاں پیدا کروں گا اور اپنے تمام وسائل سے کام لے کر ایسی کارروائیاں کروں گا کہ وہ بیٹھ جائے، یا اس کے دلوں کو ٹھنڈا کر کے میں اسے میری اپنی شرائط پر صلح کے لئے مجبور کروں گا۔ جب میں اس کی نقل و حرکت میں رکاوٹ ڈالوں گا تو ہر طرف سے مشکلات پیدا ہوں گی اور جب وہ مجبور ہو جائے گا تو میں اسے اپنے پشتینی سپاہیوں کی فوج سے یا اس کے دشمنوں کی فوج یا وحشی قبائل کے ذریعے ہلاک کرادوں گا۔ میں خود کو قلعے میں محصور کر کے اپنی ریاست کو بچاؤں گا میری اور میرے دوستوں کی فوج جب اس قلعے میں جمع ہوگی تو ناقابل تسخیر ہوگی میری فوج جسے وادیں گھاٹیوں اور رازوں میں لڑنے کی تربیت حاصل ہے، اس کے راستے اور اس کے کاموں میں رخنہ ڈالے گی۔ جانی و مالی نقصان اٹھا کر وہ کمزور ہو جائے گا اور جب بڑے موسم میں یہاں تک پہنچے گا تو خستہ حال ہوگا۔ راستے میں غیر قلعوں اور



وحشی قبائل کی موجودگی کی بنا پر اسے یہاں تک پہنچنے کے لئے بڑی جانی و مالی قربانی دینی پڑے گی اپنی فوج کی کارروائی کے لئے مناسب جگہ نہ پا کر جب وہ اپنی اور اپنے دوستوں کی فوج کے بیمار سپاہیوں کو لے کر یہاں پہنچے گا تو مصیبت نہ ہوگا اور یہاں آنے کے بعد یہاں سے جلتے نہیں پائے گا۔

اگر حالات ایسے خوش آئند نظر نہ آئیں تو بہتر ہے کہ وہ قلعے سے نکل جائے۔ میرے گرد کہتے ہیں کہ کوئی دشمن کی طرف اس طرح بھی دوڑ سکتا ہے جیسے پتنگا شعلے کی طرف۔ جو بے دھڑک جنگ میں کود پڑے گا اسے نجات دونوں طرح مل سکتی ہے (یعنی مر کر یا مار کر)۔

کولمبہ کہتا ہے جی نہیں وہ سوچ سمجھ کر اگر صلح کے لئے سازگار حالات دیکھے تو صلح کر لے۔ اگر حالات سازگار نہ ہوں تو دھمکی سے کام لے کر یا صلح حاصل کر لے یا کسی دوست کو اپیلے۔ یا صلح کا پیغام لے کر اپنے اہلی کو کسی ایسے کے پاس بھیجے جو صلح پر آمادہ ہو، یا اگر اس کا دشمن اپنا لہ پٹی بھیجے تو اسے افہام و اعزاز سے نواز کر یوں کہے ”یہ راجہ کے کارخانہ جات ہیں، یہ رانی کا محل ہے، یہ راجہ مارکا۔ میں خود کو اور اس ریاست کو ان دونوں کی رضامندی سے آپ کے حوالے کرتا ہوں“

اپنے دشمن کی پناہ میں آکر وہ ملازم کی طرح اس کی اطاعت کرے اور وقتاً فوقتاً اس کے مزدوری کام انجام دیتا رہے۔ قلعوں اور دفاعی مورچوں کی تعمیر، اشیاء کی فراہمی، شادیاں (دکانگے، باہمی رشتے) راجہ مارکا کی ولی عہدی پر فائز ہونے کی تقریب، گھوڑوں کی تجارت، دھانوں کا حصول (دکانگے، باقیوں کا پکڑنا، جنگ کے خفیہ مورچوں کی تعمیر، کسی دشمن کے خلاف فوج کشی، کھیل، تفریحات شکل وغیرہ، یہ سب کام وہ صرف اپنے پناہ دینے والے کی اجازت سے کرے۔ وہ اس کے ملک کے اندر بسنے والوں سے کوئی معاملہ بھی بغیر اجازت کے نہ کرے، نہ

لے ڈاکٹر شاما شاستری کے ترجمے میں elements. عاباً elephants.

کی جگہ چھپ گیا ہے۔ اصل متن میں ہاتھی پکڑنا ہی ہے۔

اجازت کے بغیر ان لوگوں کو سزا دے جو وہاں سے چلے جائیں۔  
 اگر اس کے اپنے ملک کے شہری یا دیہاتی اس سے پھر گئے ہوں یا دشمنی  
 کا اظہار کریں تو وہ کسی اور دیس کو چلے جانے کی اجازت مانگے، یا ان کو اس  
 طرح خفیہ سزا دلوادے جیسے کہ باغیوں کو دی جاتی ہے۔ وہ اپنے کسی دوست  
 کی طرف سے بھی زمین کا عطیہ قبول نہ کرے، اپنے پناہ دینے والے کی اطلاع  
 کے بغیر۔ وہ اس کے وزیر، پروہت، سپہ سالار اور ولی عہد سے ملتا ہے  
 وہ اپنے مربی کے زیادہ سے زیادہ کام آئے۔ پوجا وغیرہ کے موقع پر وہ لوگوں  
 سے اس کے حق میں دعا کرائے، اور برابر کہتا رہے کہ وہ ہمیشہ اس کی خدمت  
 کے لئے حاضر رہے گا۔

جو طاقتور ہو اور جسے مضبوط حلیف موصول ہوں، مفتوح راجہ کو  
 چاہیے کہ مشتبہ لوگوں سے الگ تعلق رہتے ہوئے، ایسے راجہ کے ساتھ اسی  
 طرح اطاعت سے پیش آتا رہے۔

### جزو ۱۶، مفتوح راجہ کا طرز عمل

کوئی باجگزار راجہ اپنے پناہ دینے والے کو دراصل اپنے مطاع کو  
 مالی نقصان پہنچانے کے لئے، فتوحات کا امداد کرے، تو اپنے پناہ دینے والے  
 کی اجازت سے (میں اس کا کوئی جواز نہیں دیتا) ان خطوں کی طرف بڑھے جہاں  
 کی زمین اور آب و ہوا فوجی نفل و حمل کے لئے موزوں ہو، دشمن کے قلعے یا مضبوط  
 مورچے نہ ہوں اور نہ عقب میں کوئی دشمن ہو۔ ورنہ جبکہ عقب میں دشمن موجود  
 ہوں تو پہلے ان کے خلاف مدافعت کا بندوبست کرے۔

کمزور جواڑوں کو انعام و اکرام سے مطیع بنایا جاسکتا ہے۔ یا ان کے ہاں بھڑٹ  
 ڈلوائی جاسکتی ہے یا دھمکا کر راہ پر لایا جاسکتا ہے۔ مناسب حال ترکیب سے فتح  
 راجہ اپنے نزدیک اور دور کے دشمنوں کو اطاعت پر مجبور کرے۔

---

لہ یہ عنوان سہو پر بنی ہے۔ اصل عنوان ہے فاتح بادشاہ کا کمزور راجاؤں کی جانب طرز عمل  
 ڈاکٹر شاستری نے اس جزو کا سلسلہ پہلے جزو سے جوڑا ہے۔ ج

وہ اس کے گانودوں، جنگل کے باسیوں نیز مویشیوں کے گلن، ٹرکوں اور آمدورفت کے تحفظ کا وعدہ کر کے مصالحت کی راہ ہموار کرے اور جو وہاں سے نکلے گئے ہوں، یا مفرد ہوں یا کوئی نقصان کر کے آئے ہوں ان کی واپسی کا ذمہ لے۔

زمین کے عطیے، یا تحفے تحائف یا کنیادان اور اسی طرح کے اعلانوں سے ہر اس دور کرے، ساتھ ہی کسی ہمسائے کے راجہ کو اگسا کر، یا قبائلی سردار کو یا شاہی خاندان کے کسی فرد کو، یا قیدیوں میں ڈالے ہوئے شہزادے کو درغلا کر فساد کا بیج بوئے۔

اگر دشمن کھلی لڑائی میں، یا کسی شاطرانہ چال کے ذریعے یا سازش کے نتیجے میں یا قلعہ پر حملے میں پکڑا جائے تو اسے سزا دی جائے۔

ایسے راجاؤں کو جو با حوصلہ ہوں اور اس کی فوجی قوت کو بڑھا سکیں بجائے دیا جائے۔ ان کو بھی جن کے پاس اچھا خزانہ ہو یا فوج ہو اور جن سے زراعت کی امید ہو، نیز ان کو بھی جو سمجھدار ہوں اور جن سے زمین مل سکے۔ رکا نکلے، جو رعیت کو توسیع دے سکیں)

اس کے دوستوں میں سے جو اس کو خواہر، قیمتی نوادہ، تجارتی شہروں، گاؤں اور کانوں کا خام مال یا سواریاں، بار برداری کے جانور، لکڑی اور ہاتھیوں کے جنگل سے حاصل کئے ہوئے جانور اور اجناس، مویشی وغیرہ دے سکے وہ قدر کے قابل ہے، جو دولت اور فوج بہتیا کرے وہ اس سے زیادہ سامان مسرت کرتا ہے، اور جو فوج، دولت اور زمین نذر کرے وہ اس سے بھی زیادہ اور بھرپور مسرت کا فراہم کرنے والا ہے۔ جو پہلو کے کسی دشمن سے بچاؤ کر سکے وہ ایک طرف سے مددگار ہوتا ہے، جو دشمن اور اس کے دوست دونوں کی "کئی" کے بدلے "کے خلاف" ہونا چاہیے (ج مدد کرتا ہے وہ دونوں طرف سے مددگار ہوتا ہے، اور جو دشمن، دشمن کے دوست، اس کے ہمسائے اور وحشی قبائل کے خلاف مدد دے سکے وہ مکمل طور پر معاون مددگار ہے۔ اگر اس کا کوئی

عقبی دشمن ہو، یا اس کا سامنا کسی دشمنی سردار یا دشمن سے ہو یا کسی ایسے سردار سے جسے زمین کا عطیہ دے کر خوش کیا جاسکے، تو اسے بیکار زمین دی جائے۔  
ایسا دشمن جس کے پاس قلعے ہوں اسے ایسی زمین دی جائے جو اپنے ملاقات سے دور ہو۔ دشمنی سردار کو ایسی زمین جس سے اسے کچھ نہ ملے۔ دشمن کے خاندان کا کوئی آدمی ہر تو اسے ایسی زمین دی جائے جو کسی وقت بھی واپس لی جاسکے۔ کوئی مسلح آدمیوں کا جھگڑا ہو تو اس کو ایسی زمین جو ہمیشہ دشمن کی رد میں رہے۔ کئی مسلح گروہوں کا اتحاد ہو تو اس کو ایسی زمین جو کسی راجہ کے قریب واقع ہو، ایسی ہی کوئی جمعیت جو جنگ میں ناقابل شکست ہو اس کو ایسی زمین جس میں دونوں طرح کی قباحتیں موجود ہوں۔ ایسے راجہ کو جو کسی قطعہ زمین کے لئے جنگ کرے ایسی زمین دی جائے جو جنگی کارروائی کے لئے بالکل موزوں نہ ہو۔ دشمن کے ساتھی کو۔ بجز زمین، کوئی ملک بدر کیا ہوا شہزادہ ہو تو اسے ایسی زمین جس کی طاقت ختم ہو چکی ہو۔ ایسا راجہ جو ایک دفعہ معاہدہ توڑ کر پھر اسے زمین کے عوض جوڑنے پر تیار ہو ایسی زمین جسے تیار کرنے کے لئے بہت سی نفری اور بڑا مرف چاہیے۔ کوئی دروازہ شہزادہ زمین کا طالب ہو تو اسے ایسی زمین جس میں اس کو کوئی تحفظ حاصل نہ ہو سکے۔ اور اسے امان دینے والے کو ایسی زمین جو بسانے کے قابل نہ ہو۔

راجہ جو فتوحات کا عزم رکھتا ہو ان میں سے اس راجہ کو جو تعاون کرے بحال رہنے دے، اور دوسروں سے خفیہ طور پر نبٹ لے۔ جو تعاون کرے اس کو مزید رعایتیں دے اور انعام و اکرام میں کمی نہ کرے۔ جو مشکل میں ہو اس کی مشکل کو حل کرنے میں مدد دے۔ جو خود ملنے کے لئے آنا چاہے اس سے ملاقات کرے اور مطمئن رکھنے کی کوشش کرے۔ تحقیق آمیز الفاظ، دھمکی، بدگوئی سے پرہیز کرے۔ جن کو امان دینے کا وعدہ کیا ہے انہیں باپ کی سی شفقت اور پیار دے۔ مجرموں کو ان کا جرم ظاہر کرنے کے بعد سزا دے۔ ماتحت یا باغ گزار راجہ بھی غلط کاروں کو خفیہ طور سے سزا دے تاکہ بڑے راجہ کو بدگمانی نہ ہو۔ جس راجہ کو

قتل کیا گیا جو اس کی زمین، بیٹوں یا بیویوں پر ہاتھ نہ ڈالے، بلکہ اس کے رشتہ داروں کو ان کی جاگیروں پر بحال رکھے۔ تعاون کرنے والے راجہ کے مرنے پر اس کے بیٹے کو اس کی گدی پر بٹھا دینا چاہیے۔ سب مفتوح راجہ ادران کی اولادیں اسی طرح وفادار رہ سکیں گے۔

جو کوئی مارے یا گرفتار کئے ہوئے راجہ کی زمین، بیٹوں یا بیویوں پر اپنا حق بتائے گا وہ ریاستوں کے ملحقے میں بدنام ہو جائے گا اور وہ اس کے خلاف اٹھ کھڑی ہوں گی۔ اس کے اپنے وزیر جو اسی کی عملداری میں کام کرتے ہوں گے برگشتہ ہو جائیں گے اور ریاستوں کے ملحقے میں کسی اور جگہ پناہ ڈھونڈیں گے اور اس کی جان اور اس کی ریاست کے خلاف ہو جائیں گے۔  
 \* چنانچہ مفتوح راجاؤں کو اگر مصالحت کی پالیسی کے تحت ان کی گدی پر بحال رکھا گیا تو وہ زندگی بھر اس کے اور اس کے بعد اس کے بیٹے پوتوں کے

### جذو ۱۷: عہد نامے کرنا اور ان سے نکلنا

شما، سندھی اور سادھی (اس۔ صلح، غلاب) یہ تینوں لفظ ایک ہی مفہوم رکھتے ہیں۔ اور راجاؤں کے باہمی اعتماد کو ظاہر کرتے ہیں۔  
 میرے گرد کہتے ہیں کہ وہ صلح جو خلوص اور قسم پر مبنی ہو وہ ٹوٹ سکتی ہے، اور جو ضمانت یا یرغمال پر موقوف ہو، وہ نہیں ٹوٹتی۔

کولیمہ کا کہنا ہے کہ ایسا نہیں، جو صلح خلوص اور قسم پر مبنی ہو وہ نہ اس جنم میں ٹوٹ سکتی ہے۔ نہ اگلے جنم میں۔ ضمانت اور یرغمال صرف اسی جنم میں صلح کو قائم رکھنے کے لئے درکار ہوتے ہیں۔

اگلے لوگ صلح نامہ یہ کہہ کر کرتے تھے کہ ”ہم امن دامان کے لئے آپس میں مل گئے“ شک ددر کرنے کے لئے وہ آگ، پانی، ہلی، قلعے کی اینٹ، ہاتھی کے کندھے، گھوڑے کے پٹھے، رتھ کی گاڑی، ہتھیار، بیج، عطر، خوجی ڈھلے ہوئے سونے یا سنہری سکتے کی سوگند کھاتے تھے اور اعلان کرتے تھے

کہ جو عہد کو توڑے اسے یہ چیزیں چھوڑ دیں گی یا تباہ کر دیں گی۔

عہد شکنی کی نوبت سے بچنے کے لئے عہد نامہ ایسے لوگوں کی فائمی میں ہوتا تھا جیسے تپسیا کرنے والے سنیا سی، یاروٹسا اور اسے معاہدہ باضانت کہتے تھے۔ اس قسم کی صلح میں جو کوئی ایسے آدمی کو مناسن بناتا جو دشمن کو قابو میں رکھ سکتا تھا، وہ فائدے میں رہتا اور دوسرا دھوکا کھا جاتا۔

جب صلح کے لئے بچوں یا راجکمار کو یرغمال کے طور پر دیا جائے تو جو راجکمار کو یرغمال بناتا وہ فائدے میں رہتا، کیونکہ راجکمار جہاں یرغمال بنتی وہاں مشکلات پیدا کر سکتی تھی، راجکمار ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ دیگر دلا، کنیا اپنے باپ کے لئے دکھ کا ہی سبب ہوتی ہے، جبکہ بیٹا باپ کے دکھوں کو بٹا سکتا ہے، کانگے، کنیا دوسروں ہی کے کام کی ہوتی ہے اور اسے ستایا نہیں جاسکتا،

لڑکوں میں سے جو کوئی عالی نسب، یا تربیت یافتہ ماہر جنگ یا اکلوتے بیٹے کو بھیجے گا دھوکا کھائے گا۔ بہتر ہے کہ کم ذات دیگر دلا، کانگے، حرامی، بیٹے کو بھیجا جائے کیوں کہ وہ نہ گتری کا حقدار ہوتا ہے نہ اس کی اولاد گتری کی حقدار ہو سکتی ہے۔ عاقل بیٹے کی جگہ بیوقوف کو بھیجنا بہتر ہوگا، جنگی مہارت رکھنے والے کی جگہ غیر تربیت یافتہ کو بھیجنا بہتر ہوگا، اور کئی بیٹوں میں سے ایک کو نہ کہ اکلوتے بیٹے کو، کیوں کہ کئی بیٹے ضروری نہیں ہوتے۔

عالی نسب اور عاقل بیٹوں میں سے لوگ عالی نسب کے ساتھ زیادہ وفادار کر دیں گے خواہ عاقل نہ ہو، عاقل بیٹا جو نسب کا کھرا نہ ہو، ریاستی معاملات میں سوچ بچار کا اہل ہوگا، لیکن کھرے نسب والا بیٹا جسے بزرگ اشخاص کی صحبت حاصل ہو کم نسب والے سے بہتر ہوگا۔

عاقل اور بہادر بیٹوں میں سے، عاقل خواہ بزدل ہو، ذہنی کام بہتر طور پر کر سکے گا اور بہادر خواہ ذہین نہ ہو جنگجو ہوگا۔ عاقل کو جنگجو پر اسی طرح فقیہ ہے جیسے کہ شکاری کو باغی پر۔

ایک بہادر اور ایک تربیت یافتہ بیٹا ہو، تو بہادر کو تربیت یافتہ نہ ہو

فٹنے میں تیز ہوگا، اور تربیت یافتہ بیٹا جو بزدل ہر جمعہ طرف نشانہ لے گا۔ اس کے باوجود بہادر بیٹا بہتر ہے کیوں کہ اس میں عزم اور فیصلوں پر استقلال سے قائم رہنے کی صلاحیت ہوگی۔

کسی راجہ کے کئی بیٹے ہوں اور کسی کا صرف ایک، تو پہلا جو اپنے کسی ایک بیٹے کو یرغمال کے طور پر بھیجے اور باقیوں پر اکتفا کرے، وہ دوسرے کی نسبت صلح کو توڑنے کا زیادہ اہل ہوگا جس نے اکلوتے لڑکے کو بھیجا ہوگا۔

اگر سبھی بیٹوں کو یرغمال بنانا پڑے تو اس کی تلافی اور بیٹے پیدا کر کے کی جا سکتی ہے اور اگر اس معاملے میں دونوں کی اہلیت برابر ہو تو جو زیادہ لائق بیٹے پیدا کرے گا وہ فائدے میں رہے گا بہ نسبت اس کے جو اتنا خوش قسمت نہ رہے۔ اگر لائق بیٹے پیدا کرنے میں بھی برابری نکلے تو جس کے ہاں پہلے بیٹا پیدا ہو وہ فائق رہے گا۔

اگر بیٹا ایک ہی ہو اور بہادر بھی تو وہ جس کے ہاں اور بیٹے پیدا ہونے کی امید نہ ہو خود کو یرغمال بنا دے، اور اکلوتے بیٹے کو نہ دے۔

جس کی قوت بڑھتی ہوئی ہوگی وہ عہد نامہ توڑ سکتا ہے۔ یرغمال بناتے ہوئے راجہ کے آس پاس بڑھتی یا دوسرے کاریگروں کے ردپے میں رہنے والے جاسوس جو دشمن کے ہاں کام کرتے ہوں، وہ راتوں کو سرنگ کھود کر اس میں سے راجہ کو نکال لائیں۔ ناچنے گانے والے، کھلاکار، سازندے، سحر دہاری۔ بھاٹ، تیزاک اور سو بھک (۵) جو پہلے سے دشمن کے ہاں متعین کر دیئے گئے ہوں گے، وہ درپردہ راجہ کی خدمت میں سرگرم رہیں۔ انہیں بے رک ٹوک عمل میں آنے جانے کی اجازت ہو۔ چنانچہ راجہ کو موقع پا کر ان میں سے کسی ایک کا بھیس بدل کر بھاگ سکتا ہے۔

لے سنسکرت لغت "سربک" کے معنی شعبہ باز دیئے، یہی گرو لانے ہوا میں اڑنے والوں کا نام لیا ہے۔ "سونجہ" ریشخند کے شہر کا نام تھا جو آسمان میں معلق بتایا جاتا تھا۔ کالکے نے حنبعل اختصار سے کام لے کر تاشاگردوں وغیرہ کی تفصیل اڑادی ہے۔ ۷

رہنڈیوں اور دوسری جاسوسی عورتوں سے بھی اس سلسلے میں کام لیا جا سکتا ہے وہ ان کے ساز، برتن وغیرہ اٹھا کر باہر نکل آئے۔

یارا جکار کو سامان کے اندر چھپا کر جیسے کہ کپڑے، عام مزدور کی چنیریا برتن، پلنگ، تخت وغیرہ، باورچی، حلوائی یا دوسرے ملازمین جو راجہ کی خدمت میں رہتے ہوں، اس کا بستر بناتے یا سلمان لاتے لے جاتے ہوں، نہ ملتے پکڑے پہناتے ہوں نکال لے جائیں۔ یا وہ اندھیرے میں نوکر بن کر نکل بھاگے۔

یا وہ کسی تالاب میں جسے سرنگ میں سے دیکھا جاسکتا ہو یا وہ جہاں رات کو لے جایا گیا ہو، ورونا دیوتا سے رابطہ رکھنے کا دعویٰ کرے (گیرولا ورونا لوگ عمل کے ذریعے، کانٹکے کا حاشیہ، ندی میں ڈبکی لگا کر دور نکل جاتے)۔ جاسوس تاجروں کے بھیس میں محافظوں کو تقسیم کئے جانے والے چادلوں اور پھیلوں میں زہر ملا دیں۔

یا کسی قربانی یا پوجا کے موقع پر چادلوں یا مشروبات میں دھن بوٹی کا لٹکا ملا کر محافظوں کو دے دیا جائے اور اس طرح راجہ کو فرار ہو جائے یا محافظوں کو رشوت دے کر، یا جاسوس شہر کا حاکم بن کر، یا درباری بھاٹ یا دید کا بھیس بنا کر کسی قیمتی سامان سے بھری عمارت کو آگ لگا دے۔ دکانگے گیرولا، کسی امیر کے گھر میں۔ مراد غالباً یہ کہ اس افراتفری میں شہزادہ بھاگ نکلے یا جاسوس تاجروں (گیرولا خوانچہ والوں) کے بھیس میں کسی تجارتی مال کو دام کو آگ لگا دیں، یا راجہ کو تعاقب سے بچنے کے لئے جہاں ٹھہرا تھا وہاں کسی لاش کو رکھ کر خود ہی اسے آگ لگا دے اور کسی کو سنے یا کھڑکی یا سرنگ کے راستے بھاگ نکلے، یا شیشے کے تنگ، ہانڈیاں اور دوسرے سامان ڈھونڈنے والا بن کر رات کو بھاگ نکلے دکانگے، ڈنڈے سے لٹکی تھیلیوں میں سامان لے جانے والا بن کر، یا سرمنڈے یا جٹا دھاری جوگیوں میں مل کر ان کا ساحلیہ

لے اس سے مراد ڈڈلی یا ہنگی ہو سکتی ہے۔ اصل سنسکرت الفاظ کالج بھار (بقیہ اگلے صفحہ پر)



بنا کر نکل جائے، یا کسی خام بیماری میں مبتلا آدمی یا جنگلی آدمی کا سوانگ بھر کر دیا جاسوں اسے جنازے کی طرح اٹھا کر لے جائیں۔ جاسوں جنگلی آدمیوں کے بھیس میں پیچھا کرنے والوں کو ہکا کر اور طرف بھجوا دیں اور راجکار دوسری طرف سے نکل جائے۔

یا وہ گاڑیوں میں چھپ کر یا گاڑی بان بن کر فرار ہو جائے۔ اور اگر پیچھا کرنے والے قریب ہوں تو انہیں اس طرف لے جائے جہاں گھات پیلے سے لگی ہو۔ (دگر دلا گئے جنگل میں گھس جائے) اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو رکت پر ادھر ادھر سونا یا کھلنے کی زہریلی چیزیں پھینکتا ہوا خود دوسری طرف نکل جائے۔

اگر اسے پکڑ لیا جائے تو پکڑنے والوں کو توڑنے کی کوشش کرے یا انہیں کھلنے میں زہر دے۔ یا دردنا دیوتا کے لئے قربانی کے موقع پر یا اگر کہیں آگ لگ گئی ہو تو وہاں کسی اور کی لاش ڈلو کر راجہ مشہور کر دے کہ اس کے بیٹے کو مر دیا گیا ہے اور اس پر حملہ کر دے۔

یا راجکار پھرتی سے چھپی ہوئی تلوار نکال کر محافظوں پر ٹوٹ پڑے اور پیلے سے چھپے ہوئے جاسوں کو ساخنہ لے کر فرار ہو جائے۔

جزو ۱۸ : بیج کے راجہ، غیر جانبدار راجہ اور ریاستوں کے حلقے کا کردار

مہیم راجہ (بیج کے دسلی) سے تیسری اور پانچویں ریاست اس کی دست

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کبھ بھار بھانڈ بھار ہیں۔ کاجی کے دوسرے معنی پڑا ہیں جنہیں ڈاکٹر شاماستری نے نظر انداز کیا درجہ glass beads نہ سمجھتے۔ مراد ہتھی، ٹٹکایا بھانڈا ہے جسے لاؤ کر راجکار بھاگ نکلے اور اسے معمولی مزدور یا پھیری والا سمجھا جائے اور کوئی اسے شہزادہ نہ سمجھ سکے۔ ح

لے شس شس کے ترجمے میں spice مرثی spices کی جگہ غلط چھپ گیا ہے۔ ح

ریاستیں ہوتی ہیں۔ دوسری چوتھی اور چھٹی مخالف۔ اکثر بیچ کا راجہ ان سے دونوں گروہوں کی طرف راغب ہو تو ہمارے راجہ کو اس سے دوستی رکھنی چاہیے اور اگر وہ ان کا طرف دار نہ ہو تو راجہ کو ان ریاستوں سے دوستی رکھنی چاہیے۔ دکانگے، بیچ کے راجہ کی دوست ریاستوں سے گیر دلا، مدیم راجہ کو اپنی دوست ریاستوں سے

اگر مدیم راجہ اس راجہ (فاتح) کے ہرنے والے دوست سے دوستی کا خواہاں ہو دکانگے، اس پر قبضہ کرنا چاہے، اگر ولامتحت بنانا چاہے تو اپنے اور اپنے دوستوں کے دوستوں کو بچائے۔ یا ریاستوں کے دائرے یا ملکہ کو مدیم کے خلاف اکسائے اور کہے کہ مدیم راجہ مغرور ہو گیا ہے اور ہمیں تباہ کرنا چاہتا ہے۔ ہمیں متفق ہو کر اس کی مزاحمت کرنی چاہیے۔

اگر حلقہ اس کی حمایت کرے، تو وہ مدیم کو نہایت دے کر اپنا سرانچا کرے اگر نہیں تو اپنے دوست کو فوجی اور مالی مدد پہنچائے اور مدیم سے نفرت کرنے والے گروہ میں سے سرگروہ راجہ کو یا ان کو جو آپس میں ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہوں یا وہ جو ایک کو توڑنے پر خود بھی اس کے ساتھ آجائیں گے یا جو باہمی بے اعتمادی کی بنا پر بھٹکتے ہوں بمصالحانہ ترغیب اور تحالف کے ذریعے اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرے۔ اس طرح ایک راجہ کو توڑنے سے اس کی اپنی قوت دگنی ہو جائے گی، تیسرے کے آٹنے سے تنگی، اور اس طرح

سے نینوں ترجموں میں اختلاف اور کسی قدر خلط بہوت ہے۔ دراصل بیچ کا راجہ (مدیم) وہ دور کا راجہ ہے جس سے اس راجہ کا جسے ملاج دی جا رہی ہے (اور جسے فاتح کہا گیا ہے) براہ راست اچھا یا برا سابقہ نہ ہو۔ لیکن مدیم کے اپنے ہمسائے بھی ہوں گے۔ جن میں سے تیسری اور پانچویں ریاست (غیر ملحق) اس کی دوست ہوں گی، اور دوسری چوتھی اور چھٹی، یعنی مدیم سے ملحق یا اس کے دوست سے ملحق، اصولاً یا فطری طور پر مخالف ہوں گی۔ سنسکرت متن میں دوست ریاست نہیں بلکہ ”پڑکرتی“ فطرۃً قریب اور ”پڑکرتی“ اس سے متضاد کہا گیا ہے۔

قوت پکڑ کر وہ مدھیم راجہ کو زیر کر سکے گا۔

اگر موقع مل اور وقت ایسے اقدام کے لئے سازگار نہ ہو، تو مدھیم راجہ کے کس دشمن کی دوستی حاصل کرنی چاہیے یا بعض باغیوں کو مدھیم کے خلاف مصروف عمل کر دینا چاہیے۔ اگر مدھیم راجہ ”فاتح“ کے دوست کا استیصال کرنا چاہتا ہو تو، تو وہ ایسا نہ ہونے دے اور دوست سے کہے جب تک تم کمزور ہو میں تمہاری مدد کروں گا، اور ایسا ہی کرے۔ دیگر دلائل وقت مدد کرے، جب وہ پٹ کو کمزور ہو جائے، اگر مدھیم راجہ ”فاتح“ کے دوست کو مٹانا چاہتا ہو تو فاتح اسے بجائے اور اس کے دل سے مدھیم کا ڈر نکال کر اسے نئی زمین دے اور اپنی پناہ میں رکھے تاکہ وہ کہیں اور نہ جائے۔ مراد صریحاً یہ ہے کہ اگر مدھیم اسے مار ہی بھگائے تو اسے پناہ دے، گیر دلا کا مفہوم بہت مختلف ہے: ہنر مند دیکھ کر راجہ مدھیم کے ساتھ صلح کرے اور اپنے دوست کی بھی صلح کر دے، اور یہ ممکن نہ ہو تو مدھیم کے آدمیوں کے ساتھ مل کر اس کے ہاں آگ لگوا دے یا کوئی اور فساد برپا کر کے گرم سندھی کر دے۔

اگر ”فاتح“ راجہ کے دوستوں میں سے کچھ ایسے ہوں جن پر مدھیم راجہ چڑھائی کر سکتا ہو اور وہ مدھیم کی مدد کے لئے آمادہ ہو جائیں، تو فاتح راجہ کسی تیسرے راجہ سے ”کانگلے“ کے ذریعے صلح کرے اگر مدھیم راجہ کے دوستوں میں سے فاتح کے کچھ ایسے دشمن ہوں جن پر وہ چڑھائی کر سکتا ہو اور قابو پا سکتا ہو مگر کچھ جارحیت اور مدافعت کی صلاحیت رکھتے ہوں اور فاتح سے دوستی پر مائل ہوں، تو وہ ان سے صلح کر لے۔ اس طرح نہ صرف وہ اپنا مقصد پورا کر سکے گا بلکہ مدھیم راجہ کو بھی خوش کر سکے گا۔

یہ سب مفہوم اصل سنسکرت متن سے زائد ہے مگر ”سندھی“ کا مفہوم کانگلے نے یہ لیا ہے: مدھیم راجہ کے افسروں کے ساتھ کسی کام کیلئے سازش تھ یہ عبارت بے ربط ہے۔ غالباً مراد یہ ہے کہ فاتح مدھیم سے صلح کر لے اور اپنے دشمن کو اس کے ہاتھوں پٹ جلنے دے۔

اگر مدیم راجہ کس دوستانہ رویہ رکھنے والے راجہ یا فاتح کو حاصل کرنا  
 دکانگے : تسخیر کرنا) چاہئے تو فاتح کسی دوسرے راجہ سے (دکانگے کے ذریعہ)  
 صلح کر لے، یا دوست کو مدیم کے ساتھ جانے سے روکے اور کہے کہ جو تم سے  
 دوستی چاہتا ہوا سے چھوڑ کر جانا اچھی بات نہیں۔ یا چپ رہے اگر یہ محسوس  
 کرتا ہو کہ مدیم کے اس اقدام سے ملنے کے راجہ خود ہی اس سے ناراض ہو جائیں  
 گئے کہ اس نے ساتھیوں کو کیوں چھوڑا۔

اگر مدیم راجہ فاتح کے کسی دشمن کو حاصل کرنا دکانگے : اپنے کسی دشمن کو  
 تسخیر کرنا) چاہتا ہو تو فاتح بالواسطہ طور سے (یعنی مدیم کو خبر ہوئے بغیر)  
 دشمن کی مدد کرے۔

اگر مدیم کسی غیر جانبدار کو اپنانا چاہتا ہو تو فاتح دونوں کے درمیان نفاذ  
 پیدا کرے۔ مدیم یا غیر جانبدار ریاستوں میں سے جو کوئی ملنے کی ریاستوں  
 میں مقبول ہو، فاتح کو اسی کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔  
 جو کچھ مدیم کے طرز عمل کی بابت دکانگے : مدیم کی جانب طرز عمل کی بابت  
 کہا گیا وہی غیر جانبدار کی بابت بھی سمجھ لینا چاہیے۔

اگر غیر جانبدار راجہ مدیم سے اتحاد کرنا چاہے۔ دکانگے : غیر جانبدار کو تسخیر  
 کرنا چاہے : (گیر و لا : تابع کرنا چاہئے) تو فاتح کو چاہیے کہ غیر جانبدار کی یہ  
 کوشش کامیاب نہ ہونے دے کہ وہ کسی دشمن کو دھوکا دے یا دوست کی مدد کرے  
 یا کسی غیر جانبدار راجہ کی امداد یا فروج حاصل کرے۔ دکانگے : تو وہ اس فریق کی  
 طرف جلتے جس سے دشمن کو زک اور حلیف کو تعزیت پہنچتی ہو) یا کسی دوسرے  
 غیر جانبدار کی فوجی امداد حاصل کرے ؛ (گیر و لا : یا ان دونوں کو اپنی فوجی امداد  
 کے ذریعے بس میں کرے) : دکانگے : اپنی فوجی امداد سے غیر جانبدار کو اپنی طرف کھینچ

---

لے شش کے انگریزی ترجمے کی عبارت یہاں بھی ٹیبلٹ، ناقابل فہم اور دوسرے

ترجموں سے مختلف ہے۔

اس طرح اپنی پوزیشن کو مستحکم کر کے فاتح دشمنوں کو مفتوح اور دوشمنوں کو مضبوط کرے۔

فاتح کے دشمن یہ ہوتے ہیں: وہ راجہ جو بد طبیعت ہو اور ہمیشہ نقصان پہنچانے کے درپے رہے، عقبی دشمن جس کا کسی سامنے کے دشمن سے اتحاد ہو، قابل تغیر ہمسایہ جس کے حالات خراب ہوں، اور وہ جو فاتح پر حملہ کرنے کے لئے اس کے حالات کا جائزہ لے رہا ہو۔

دوست وہ ہے جو ایک ہی مقصد کے لئے کسی ہم میں شریک ہو، جو کسی دوسرے مقصد سے ساتھ دے رہا ہو، جو (کسی مشترک دشمن کے خلاف) چڑھائی کے لئے اتحاد چاہتا ہو، جو کسی صلح نامے کے تحت شریک کار ہو، جو اپنے کسی خاص مقصد کے لئے بڑھ رہا ہو، وہ جو دوسروں کے ساتھ مل کر اٹھ کھڑا ہو اور وہ جو خزانہ یا فوجی امداد معاوضے پر دینے کے لئے آمادہ ہو، اور وہ جو دورخی پالیسی پر عمل پیرا ہو (کا نچلے، دورخی پالیسی کے تحت رقم یا فوج کا سودا کرنے پر آمادہ ہو، گیر واد: خالی زمینوں کو بسانے کے لئے رقم کے بدلے فوج یا فوج کے بدلے رقم دینے والا۔ ح)

جو تابع کئے جاسکتے ہیں وہ یہ ہیں کوئی ہمسائے کا راجہ جسے کسی طاقتور دشمن سے خطرہ ہو، وہ جو فاتح اور دشمن کے درمیان واقع ہو کسی طاقتور راجہ کا عقبی دشمن، وہ جس نے ان خود اطاعت قبول کر لی ہو، جو کسی خوف سے اطاعت کا دم بھرتا ہو، اور وہ جسے مغلوب کیا گیا ہو۔

✽ ان میں سے فاتح جہاں تک ممکن ہو اس دوست کی مدد کرے جس کا مقصد کسی مشترک دشمن کے خلاف فاتح کے مقصد سے ہم آہنگ ہو اور اس طرح دشمن کو روک کے رکھا جاسکے۔ (کا نچلے، تاکہ وہ دشمن کو روکے رکھے۔)

✽ اگر کسی دشمن کو زیر کرنے کے بعد قوت پکڑے کوئی راجہ خود سر ہو جائے تو اسے کسی ہمسائے کے ہمسائے سے بھڑا دینا چاہیے۔

یا فاتح دوست کے خاندان کے کسی شخص کو، یا کسی قید کئے ہوئے

راجکمار کو شہ دے کہ وہ اس کی زمینوں پر قبضہ کر لے، یا فاتح کوئی ایسی صورت پیدا کر دے کہ وہ نابالغ اور دوست مزید امداد کی خواہش میں اس کا مطیع رہے۔  
 \* لیکن اس صورت میں مدد نہ کی جائے جبکہ اس کے حالات خود ہی بگڑ رہے ہوں۔ سیاست کا تقاضا ہے کہ دوست کو ایسے احوال میں رکھا جائے کہ وہ نہ تو بہت کمزور ہو نہ بہت طاقتور ہو جائے۔

\* اگر کوئی چلتا پھرتا رخانہ بدوش (راجہ) فاتح کے ساتھ دولت کی خاطر معاہدہ کرے تو وہ اس کے فرار کے سبب کو اس طرح دور کرے کہ وہ آئندہ راہ فرار اختیار نہ کرے دکانگے؛ اگر کوئی مذہب ساتھی اپنی غرض سے سمجھ نہ کرنا چاہے تو اس کے فرار کا سبب دور کر دینا چاہیے تاکہ آئندہ راہ فرار نہ اختیار کرے۔

\* جو کوئی دشمن کے ساتھ برابر کا میل رکھتا ہے، اسے پہلے تو دشمن سے الگ کر کے ختم کیا جائے اور پھر دشمن کو بھی ختم کر دیا جائے۔  
 جب کوئی دوست غیر جانبدار رہنا چاہے، تو اسے اس کے ہمسایہ دشمنوں سے لڑوا دیا جائے اور جب وہ ان کے ہاتھوں تنگ ہو تو اس کی مدد کر کے اسے ممنون احسان کیا جائے۔

\* جب کوئی کمزور دوست "فاتح" اور اس کے دشمن دونوں کی پناہ چاہے دیگر ولا؛ اپنی قوت بڑھانے کے لئے دونوں سے مدد چاہے۔ جی تو اس کی مدد فوج سے کی جائے تاکہ دوسری طرف نہ دیکھ سکے، یا اسے اپنے علاقے سے نکال کر کسی اور علاقے میں بسا دیا جائے جبکہ پہلے سے اسے سزا دینے کا بندوبست کر لیا ہو دیگر ولا؛ اس کے اپنی زمین پر جانے سے پہلے، اپنی فوج کی مدد سے کسی دوسرے لائق آدمی کو بٹھا دیا جائے۔

لے ش ش نے "پلنم ہشتم" کا مطلب خانہ بدوش راجہ nomadic king. بیا ہے، جس کسی طرح درست نہیں۔ راجہ خانہ بدوش نہیں ہوتے، نہ خانہ بدوش لشکر کو "راہ فرار" سے روکنے میں کوئی مصلحت ہے۔

\* یا اگر وہ طاقتور ہو گیا ہو یا خطرے کے وقت فاتح کی مدد نہ کرے اور فاتح پر اعتبار کر کے اس کے چنگل میں آجائے تو اسے تباہ کر دے دیہ عبارت بے ربط ہے؛ گیر ولا؛ اگر وہ استطاعت کے باوجود خطرے میں مدد نہ کرے تو اسے اعتبار دلا کر اپنے چنگل میں لے اور تباہ کر دے۔ (ج)

\* جب کوئی دشمن اپنے دشمن (یعنی فاتح کے دوست) کے خلاف اس کی مشکلات سے فائدہ اٹھا کر جارحانہ حرکت کرے، تو اسے وہ دوست خود ہی اپنی مشکلات کو چھپا کر دکا ننگے؛ اپنے مہائب پر قابو پا کر زیر کر لے۔  
بڑے۔ جب کوئی دوست اپنے دشمن کے خلاف جارحیت کر کے چپکا ہو تو اس دوست کو وہ دشمن ہی اپنی مشکلات پر قابو پا کر نیچا دکھائے۔

\* جو کوئی سیاست سے آگاہ ہو، اسے چاہیے کہ (دوسری ریاستوں کی) ترقی، تنزل، جمود، تخیف اور تباہی (کے آثار - ج) پر گہری نظر رکھے اور وہ سب سیاسی چالیں بھی جانتا ہو جو ان صورتوں میں (ج) برتنی چاہیں۔  
\* جو کوئی شش گانہ حکمت عملی اور اس کے اطلاق سے واقف ہو، وہ دوسرے راجاؤں کو کٹھ پتلیوں کی طرح نبھائے گا۔

۱۷ دونوں انگریزی ترجموں کی عبارت بے ربط ہے گیر ولا؛ جب کوئی دشمن فاتح کے دوست کو مشکلات میں گھاڑ کھد کر اس کے ساتھ زیادتی کرے تو دوست کی مشکلات دور ہونے کے بعد اسی دوست کے ذریعے اس دشمن کو دبایا جائے۔ یہاں ”درپردہ“ کا اضافہ اور چاہیے یعنی اس سے براہ راست ٹکرائی جائے۔ شش کے ہاں ”چھپا کر“ آیا ہے لیکن اس کی نسبت صحیح نہیں۔ ج۔

## آٹھواں باب

### آفات اور علتوں کے بیان میں

جزو ۱ :- حاکمیت کی خدائی یا قدرتی حوادث سے پیدا ہونے والی آفات ۔

جب آفات (خود پر اور دشمن پر) ساتھ ساتھ واقع ہوں تو دشمن پر حملہ کر دیا جائے یا اپنا بچاؤ (مقدم ہے) و آفات یا تو قدرت کی طرف سے ہوتی ہیں یا اپنی غلطیوں کا نتیجہ۔ لفظ ”وین“ کا مفہوم یہ ہے کہ کشش گانہ حکمت عملی کی خلاف ورزی کی جائے یا افتدار کے سات عناصر میں سے کسی ایک یا زائد عناصر کا فقدان ہو یا اندرونی یا بیرونی بادی یا دونوں نامطلبن اور مخالفت ہوں، یا عورت، قمار بازی یا دوسرے خباثت میں مبتلا ہونا، یا آگ، سیلاب یا ایسی ہی آٹھ طرح کی آفات کا سامنا۔ جو بات انسان سے اس کی مسرت پھین لے وہ ”وین“ (بدی یا آفت) ہے۔

میرے گرو کہتے ہیں کہ آفات معلومہ میں سے جیسے بادشاہ پر آفت، وزیر پر آفت، عوام پر آفت، ناقص دفاع کی بنا پر آنے والی آفت، مالی آفت، فوج پر آفت، اپنے حلیف دوست پر آفت، اول الذکر سے زیادہ اہم ہے۔

بھر دواج کو اس سے اختلاف ہے، وہ کہتے ہیں بادشاہ کے مقابلے میں وزیر کی مصیبت زیادہ شدید ہے، کیونکہ وزیروں کے فرائض ہیں کونسل کی نشستوں میں سوچ بچار سے لے کر، مطلوبہ نتائج حاصل کرنا، منصوبوں

لے جو نہ دونوں انگریزی ترجمے واضح نہیں اس لئے گیر دلاس کے ہندی ترجمہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔ رح



کی تکمیل، مالیہ کی وصول اور اس میں سے مصارف، فوج کی بھرتی، دشمن اور وحشی قبائل کے خلاف مدافعت، مملکت کا تحفظ، آفات کا تدارک و بیحد کا تحفظ اور شہزادوں کی نگہداشت تک بہت کچھ شامل ہے۔  
وزیروں کے بغیر یہ کام خاطر خواہ انجام نہیں پاسکتے۔ اور بادشاہ اپنے شہزادوں کے بغیر جاتا ہے اور دشمن کو اس پر وار کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ وزیروں کے بغیر بادشاہ کی اپنی عافیت خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

کوٹلیہ کہتا ہے نہیں۔ بلاشبہ یہ بادشاہ ہی ہے جو وزیروں، پروہتوں نیز دوسرے کارکنوں اور حکمہ جات کے سربراہوں کو مقرر کرتا ہے، عوام اور ریاست کی بلاؤں کو دور کرنے کے لئے اقدامات کرتا ہے اور ترقی و بہتری کے لئے تدابیر اختیار کرتا ہے۔ اس کے وزیروں پر کوئی مصیبت ہو تو دوسرے لوگوں کو تعینات کر سکتا ہے۔ وہ اہل لوگوں کو انعامات اور بدوں کو سزا دینے کے لئے مستعد رہتا ہے۔ راجہ اگر جمیع سلامت ہو تو پر جا بھی سکمی رہتی ہے جو راجہ کے لٹھن ہوں گے وہی پر جلعے ہوں گے۔ اسی کی ذات پر ان کی فلاح و بقا یا تباہی یا بربادی منحصر ہوتی ہے۔ راجہ کی ذات ساری پر جا کا خلاصہ ہے۔ وشنو لاکش کہتے ہیں کہ راجہ اور وزیر کی نسبت پر جا کی آفات زیادہ اہم ہیں۔ مالیات، فوج، عام مال، بیگار، رسد و رسائل کی سہولت سب پر جا ہی میا کرتی ہے۔ پر جا نہ تو یہ سب کہاں سے آئے، راجہ بھی تباہ ہو جائے اور وزیر بھی۔

کوٹلیہ کہتا ہے نہیں۔ تمام کام وزیروں پر منحصر ہوتے ہیں جیسے کہ عوامی کاموں کی تکمیل، اندرونی و بیرونی دشمنوں سے جان و مال کی حفاظت، آفات کا تدارک، ویران زمینوں کی آباد کاری، اور ترقی، فوج کی بھرتی، مالیہ کی وصولی اور انعام و اکرام۔

پراسرار کے مکتب فکر کا نظریہ ہے کہ عوام کی مصیبت اور ناقص دفاعی قلعہ بندی کے درمیان، مؤخر الذکر کی زیادہ اہمیت ہے، کیونکہ مضبوط قلعوں

کے درمیان ہی خزانہ اور فوج محفوظ رہ سکتی ہے۔ اور وہ جنتا کی بھی جگہ پناہ ہوتے ہیں۔ وہ بادشاہ پر آفت آئے تو ملک یا اس کی آبادی کی نبت زیادہ مضبوط دفاع کر سکتے ہیں۔ جہاں تک عوام کا تعلق ہے تو وہ راجہ اور دشمن دونوں کے پاس ہوتے ہیں۔

کوٹلیہ کہتا ہے نہیں۔ کیوں کہ قلعے، خزانہ اور فوج سب کا دار و مدار عوام پر ہے۔ اسی طرح عمارات، تجارت، زراعت، گلہ بانی، بہادری، استقامت قوت اور (اشیا کی) افراد ان کے بغیر ممکن نہیں۔ سب ملکوں میں لوگ قلعہ بند ہو کر نہیں رہتے۔ اگر جنتا پر آفت آئے تو دریاؤں اور پہاڑوں پر بنے ہوئے مضبوط قلعے سونے رہ جائیں۔ جس ملک میں زراعت پیشہ لوگ زیادہ ہوں، مضبوط قلعے نہ ہونے کی آفت زیادہ شدید مانی جائے گی، لیکن جہاں جنگجو لوگ زیادہ ہوں وہاں زمین (نہ ہونے) کی آفت زیادہ شدید ہوگی۔

پیشنا کا خیال ہے کہ قلعہ اور خزانے میں سے خزانے کا نہ ہونا زیادہ بڑی آفت ہے۔ قلعوں کی مرمت اور دیکھ بھال خزانے کی محتاج ہے۔ خزانے ہی سے دشمن کے قلعے کو فتح کرنے کی چالیں چلی جاسکتی ہیں۔ خزانے ہی سے عوام، دوست اور دشمن سب کو قابو میں رکھا جاسکتا ہے۔ اس کے ذریعے بیرونی ریاستوں کو مدد کے لئے ابھارا جاسکتا ہے۔ اور فوجی اخراجات پورے کئے جاسکتے ہیں۔ خطرے کے وقت خزانے کو اٹھا کر بھی لے جایا جاسکتا ہے مگر قلعے کو نہیں۔

کوٹلیہ کہتا ہے جی نہیں، کیونکہ خزانہ اور فوج قلعے ہی میں محفوظ رہ سکتی ہے اور قلعے ہی میں سے دشمن کے خلاف خفیہ کارروائیاں کی جاسکتی ہیں، ساتھیوں سے رابطہ رکھا جاسکتا ہے، فوج کی دیکھ بھال ہو سکتی ہے، حلیفوں کو ملاقات کے لئے بلایا جاسکتا ہے، اور دشمن اور وحشی قبائل کے خلاف مؤثر کارروائی کی جاسکتی ہے۔ قلعہ کے بغیر خزانہ دشمن کے ہاتھ پڑ جائے گا جن کے پاس مضبوط قلعہ ہو وہ تباہ نہیں ہو سکتے۔

کوَن پَدْرَت کہتے ہیں کہ خزانے کی قلت اور فوج کی قلت میں سے تربیت یافتہ فوج کا نہ ہونا زیادہ بڑی آفت ہے، کیوں کہ اپنے دستوں اور دشمنوں پر اسی کے ذریعے قابو رکھا جاسکتا ہے۔ اور نظم و نسق کا دار و مدار بھی اسی پر ہے۔ فوج نہ ہو تو خزانہ یقیناً ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ جبکہ خزانے کی کمی خام مال اور زمین حاصل کر کے یا دشمن کی زمین ہتھیا کر پورا کیا جاسکتا ہے۔ فوج کو اور مضبوط کیا جاسکتا ہے۔ فوج کے ہوتے زر کی کمی کا ڈر نہیں۔ فوج ساتھ ہو تو وزیروں کا کام بھی انجام دے سکتی ہے۔

کوٹلیہ کہتا ہے جی نہیں۔ فوج خود خزانے پر انحصار رکھتی ہے۔ خزانہ نہ ہو تو فوج دشمن کی طرف بھاگ سکتی ہے۔ بیاراجہ کا کام تمام کر سکتی ہے اور ہر طرح کی مصیبت لاسکتی ہے۔ زر ہی سب کام بنا سکتا ہے اور سب خواہشیں پوری کر سکتا ہے۔ موقع محل اور حکمت عملی کے لحاظ سے بعض صورتوں میں فوج یا خزانے میں سے کوئی ایک زیادہ اہم ہو سکتا ہے کیونکہ فوج (بعض اوقات) حاصل کردہ خزانے کی حفاظت کا ذریعہ ہو سکتی ہے، لیکن زر ہمیشہ خزانے اور فوج دونوں کے حصول کا ذریعہ ہوتا ہے۔ چونکہ ہر کارروائی زر کی محتاج ہے اس لئے مالی مصیبت زیادہ بڑی مصیبت ہے۔

وات دیا دمی کا قول ہے کہ فوج اور حلیف کے درمیان حلیف (کے نہ ہونے) کی آفت زیادہ بڑی آفت ہے۔ حلیف خواہ اسے کچھ نہ دیا جائے اور بہت دور جو پھر بھی کام کا ہوتا ہے۔ وہ نہ صرف عقبی دشمن کو مار بھگاتا ہے اور دشمن کے دوستوں کو روکتا ہے، بلکہ سامنے کے دشمن اور وحشی قبائل سے بھی مقابلہ کر سکتا ہے۔ اس سے وقت ضرورت زر، فوج اور زمین بھی مل سکتی ہے۔

کوٹلیہ کا کہنا ہے نہیں۔ حلیف درستی اس سے نبھاتا ہے جس کے پاس مضبوط فوج ہو، اور اس صورت میں دشمن بھی سنبھل جاتا ہے۔ جب کام ایسا آپڑے جسے یا تو فوج کر سکتی ہو یا حلیف تو انتخاب موقع محل اور متوقع فائدے

پر مبنی ہوگا۔ فوری کارروائی لازم ہو یا کوئی دشمن یا وحشی قبائل حملہ کر دیں یا اندرونی بغاوت ہو جائے تو کسی دوست پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔ جب خود پر اور حلیف پر یکساں وقت پڑا ہو یا کوئی دشمن بہت طاقتور پکڑ گیا ہو، تو حلیف اپنی دوستی نبھاتا ہے وہ بھی اس صورت میں کہ اسے مال ملتا رہے۔

یہ تھا بیان جملہ عناصر اقتدار کی نسبت سے لاحق ہونے والی آفات کا۔

\* اگر آفت کا تعلق کسی عنصر کے ایک حصے سے ہو تو، باقی حصے سے کام چلانا ممکن ہو سکتا ہے۔

\* جب دو عناصر زد میں ہوں (گیر و لا جب اپنے اور اپنے ساتھی پر یکساں آفت آئے) تو دیکھا جائے کہ گھٹنے یا بڑھنے کا رجحان کس طرف ہے۔

\* جب ایک ہی عنصر سے تعلق رکھنے والی آفت دوسرے عناصر پر بھی افتادہ لاسکتی ہو، تو وہ نہایت نازک اور خطرناک صورتحال ہوگی۔

## جزو ۲ : راجہ اور راج کے مصائب کا بیان

راجہ اور اس کا منصب ریاست کا بنیادی عنصر ہے۔ راجہ کی مشکلات اندرونی بھی ہو سکتی ہیں اور بیرونی بھی مانند روئی مشکلات زیادہ بڑی مصیبت ہیں جیسے کہ آستین میں چھپا ہوا سانپ۔ خصوصاً جب کہ وزیر کی طرف سے وارد ہوں چنانچہ راجہ کو خزانہ اور فوج اپنے قبضے میں رکھنی چاہیے۔

دو عملی یا ایک ملک پر دو راجاؤں کی حکومت نہیں چل سکتی۔ باہمی نفرت تعصب اور رقابت کا شکار ہو جاتی ہے۔ لیکن رعیت کی مرضی کے مطابق چلائے جانے والا بیرونی راج ہمیشہ اپنی حیثیت کو قائم رکھتا ہے۔

کوٹلیہ کتنا ہے نہیں باپ اور بیٹے کے درمیان بٹا ہوا راج یا دو بھائیوں کا مشترک راج بھی نہیں چل سکتا اور وزیر کے قبضے میں پہنچ سکتا ہے، لیکن

سے شش نے راجہ اور راجہ حالی ترجمہ کیا ہے جب کہ اصل مفہوم راجہ کا مناسب ہے۔ ح

سے دونوں انگریزی ترجمہ مبہم ہیں۔ یہاں گیر دلا سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ح

یہرونی راجہ جس نے راج کسی سے چھینا ہو جرابھی زندہ ہو، سمجھتا ہے کہ ملک اس کا نہیں، تو وہ اس ملک کی دولت لوٹ کر لے جاتا ہے اور اسے کھکھ کر دیتا ہے، یا اسے محض ایک مجلس تجارت سمجھتا ہے جس سے وقتی طور پر فائدہ اٹھایا جائے اور جب ملک اسے ناپسند کرنے لگے تو اسے چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔

کون بہتر ہے، وہ راجہ جو اندھا ہو یا وہ جس کا منیر مردہ ہو اور علم کے خلاف کام کرے، دیگر والا وہ جو ناخواندہ ہو یا شائستہ کو جانتے ہوئے بھی ان کے خلاف کام کرے۔

میرے گورو کہتے ہیں کہ اندھا راجہ یعنی وہ جس کو علوم سے بہرہ نہ ہو، وہ بے اصولے کام کرتا ہے، ہٹ دھرم ہوتا ہے اور اسے دوسرے اپنے اشاروں پر چلاتے ہیں ایسا راجہ ملک کو تباہ کر دیتا ہے۔ لیکن خطا کا راجہ کو جو اصولوں کے خلاف چل رہا ہو، راہ راست پر لایا جاسکتا ہے۔

گوٹلیہ کہتا ہے جی نہیں، نابینا کو تو اس کے صلاح کار راہ راست پر لانے کی ترغیب دے سکتے ہیں مگر جو بدی پر نڈلا ہوا ہو اور علوم کے خلاف کام کرے وہ اپنے اور ملک کے اوپر ہر ورت آفت لائے گا۔

کون بہتر ہے؟ بیمار راجہ یا نیا راجہ؟

میرے گورو کہتے ہیں کہ بیمار راجہ اپنے ذریعوں کی سازش سے ملک کھو بیٹھتا ہے یا خود اپنی ہی جان سے ہتھ دھو بیٹھتا ہے، مگر نیا راجہ اپنے فرائض کی بجا آوری اور عوام کی پسندیدہ باتوں کو اختیار کر کے یا ٹیکس میں رعایتیں اور انعام و اکرام سے کو انہیں رام کر لے گا۔

گوٹلیہ کہتا ہے جی نہیں۔ بیمار راجہ اپنے فرائض پر لے دستور کے مطابق انجام دیتا رہتا ہے۔ جبکہ نیا راجہ اپنی مرضی پر چلتا ہے۔ اسے یہ زعم ہوتا ہے کہ یہ ملک جو میں نے اپنے بل بوتے پر حاصل کیا ہے میرا ہے۔ جب اس کے مددگار راجہ اس پر اپنے حصے کے لئے دباؤ ڈالتے ہیں تو وہ ملک کو لٹے دیتا ہے۔ یا عناصر شاہی پر پورا قابو نہ ہونے کی بنا پر جلد رخصت کر دیا جاتا ہے۔

بیمار راجاؤں کے درمیان یہ فرق ہے: ایسا راجہ جو اخلاقی طور پر بری ہے اور ایسا جو جسمانی روگ میں مبتلا ہو۔ نئے راجاؤں کے درمیان بھی فرق ہے، آیا وہ عالی نسب ہے یا بیچ ذات کا۔

کون بہتر ہے ایک کمزور مگر اونچی ذات کا راجہ یا بلوان اور بیچ ذات کا؟ میرے گرد کہتے ہیں کہ چاہے لوگ (گیر ولا : وزیر وغیرہ اور عام پبلک) عالی نسب کمزور راجہ ہی کو گدڑی پر دیکھنا چاہیں، اس کے بس میں آسانی سے نہیں آتے، لیکن اگر انہیں طاقت (یعنی ملکیت کو طاقتور دیکھنے) کی خواہش ہو تو بلوان راجہ کے بس میں آسانی سے آجاتے ہیں۔ چاہے وہ بیچ ذات ہی کا ہو۔

کوٹلیہ کہتا ہے نہیں۔ لوگ قدرتی طور پر اعلیٰ ذات کے راجہ کی اطاعت کریں گے چاہے وہ کمزور ہی ہو، کیونکہ خوشحال لوگ اونچی ذات کے راجہ ہی کو مانتے ہیں۔ گیر ولا : جاہ و حشم کا تقاضا اونچی ذات ہی ہے، اس کے علاوہ وہ بیچ ذات کے راجہ کے مقاصد کو پورا نہیں ہونے دیتے، کیوں کہ مقولہ یہ ہے کہ خوبیاں ہی دوستی کی ضامن ہوتی ہیں۔ کاننگے، محبت ہی میں ساری خوبیاں مضمر ہیں؛ گیر ولا: الفت ہی گنوں کا آسمان ہے۔ (ج)

مسمیٰ بھر دانوں کا ضائع جانا اتنا بڑا نقصان نہیں جتنا کہ کچی فصل کا تباہ ہونا کیوں کہ اس سے ساری محنت آکارت جاتی ہے۔ بارش کا نہ ہونا بارش کی کثرت سے زیادہ بڑا نقصان ہے۔

بہ: عنان اقتدار کی نسبت سے بادشاہت کو لاجن ہونے والی آفات کا

لہ ان استعاروں کا مفہوم واضح نہیں۔ کاننگے کا خیال ہے کہ

یہ شاید کہیں کا حاشیہ ہے جو تن میں در آیا ہے۔ میر کا گمان ہے اس عبارت میں چانکیہ نے جلے پھولے پھوٹے ہیں جو چند رگبت مور یہ کو تخت نشین کرانے کے بعد اس بیچ ذات کے راجہ کے ہاتھوں معنوب اور ذلیل ہوا تھا۔ جو آئی نے دوسری بات کہی ہے۔ یعنی یہ خیالات اس پانکیہ کے نہیں ہو سکتے جس نے خود اپنی کوشش سے ایک بیچ ذات کے راجہ کو تخت نشین کرایا تھا۔ واللہ اعلم

تقابل جائزہ اور ان کی اہمیت کو ترتیب وار واضح کر دیا گیا۔ اس کو پیش نظر رکھ کر فیصلہ کرنا چاہیے کہ جارحانہ کارروائی مناسب ہوگی یا مدافعتیہ۔

### جزو ۳۔ آفات انسانی

انسانی آفات یا جہالت سے پیدا ہوتی ہیں یا بے راہ روی سے۔ غصے سے پیدا ہونے والی مشکلات تین طرح کی ہوتی ہیں۔ اور ہوس سے پیدا ہونے والی چار طرح کی ان دونوں میں سے غصہ بدتر ہے، کیونکہ غصہ سب کے خلاف عمل کرتا ہے دیگر والا: غصہ زیادہ عام اور اس کے نتائج دور رس ہیں۔ (ح) اکثر حالات میں راجہ اپنے غصے کے سبب عوام کے غیظ و غضب کا شکار ہو گئے۔ اسی طرح عیاشی میں پڑنے والے راجہ شدید بیماریوں میں مبتلا ہو کر اٹھ پتیر ہوئے اور دولت و قوت کھو بیٹھے۔ (د) کانگے بیماری اور نقصان بھگت کر دشمن کے ہاتھوں مارے گئے، گبر والا، جسمانی قوی زائل ہو جانے کے سبب دشمن اور ویادھیوں کے ہاتھوں مارے گئے۔

بھار دواج کا کہنا ہے کہ ایسا نہیں۔ غصہ صاف دل آدمی کو آتا ہے یہ جرات پر مبنی ہوتا ہے۔ اسی سے بڑے لوگوں کا استیصال کیا جاتا ہے اور لوگوں پر رعب رہتا ہے۔ برائی کو روکنے کے لئے ضروری ہے۔ اور عیش آرام کی بھی ہمیشہ محنت کے بعد راحت کا پھل پانے کیلئے ضرورت ہوتی ہے۔ دوستی و فیاضی کے اظہار اور مقبولیت حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے۔ خواہشات کی تسفی ہر اس آدمی کا حق ہے جس نے محنت کے ذریعے کامیابی حاصل کی ہو۔

کوئلہ کہتا ہے، نہیں غصہ دشمنی پیدا کرتا اور دشمن کی طرف سے مشکلات کو راہ دیتا ہے۔ اور ہمیشہ موجب آزار ہوتا ہے! خواہشات نفسانی سے مغلوب ہونا رسوائی اور زیر باری کا باعث ہوتا ہے، اور انسان لیڈروں، جواروں، شکاریوں

سے "ویداہی" کے معنی بیماری بھی ہیں اور ایک جنگلی قوم کا نام بھی جو شکار پر گزر کرتی ہے۔

گیرولانے ہندی ترجمے میں اصل مسکرت لفظ رکھ دیا ہے۔ دوسرے مترجمین نے اس کا مطلب بیماری لیا ہے۔ ح۔

گوئیوں، انہوں، بابے گلے والوں اور دوسرے ناپسندیدہ لوگوں کی محبت میں گھر جاتا ہے۔ عداوت و حقارت سے بھی زیادہ شدید چیز ہے۔ کیوں کہ سوا ہونے والا کبھی اپنے ہی لوگوں یا دوسروں کے ہاتھوں نرک اٹھا سکتا ہے لیکن جس سے سب نفرت کرتے ہوں وہ تو ضرور ہی تباہ ہو جاتا ہے۔ دشمن کی طرف سے پیدا کردہ مشکلات مالی نقصان سے زیادہ سخت ہوتی ہیں۔ جن سے مال ہی کو نہیں جان کو بھی خطرہ ہوتا ہے۔ بُری عادات کے سبب مبتلائے آثار ہو کر ناپسندیدہ محبت سے زیادہ بڑا نقصان ہے۔ ان سے تو معاً چھٹکارا پایا جاسکتا ہے، آناروں کی تلافی مدت تک نہیں ہوتی۔ لہذا غصہ ہوسنا کی سے بھی زیادہ بڑی برائی ہے۔ کیا چیز بدترین ہے، بد زبانی، فضول خرچی یا تعزیر میں تشدد؟ و شا لاکش کہتے ہیں بد زبانی فضول خرچی سے بدتر ہے، کیونکہ کسی سے بد کا بی کی جلے تو وہ اس کا بدلہ لیتا ہے اور گالی دل میں کیل کی طرح چبھ کر رہ جاتی ہے اور سخت دکھ پہنچاتی ہے۔

کوئی یہ کہتا ہے نہیں۔ بد کلامی سے جو غصہ چڑھے وہ داد و دہش سے اتنا جاسکتا ہے۔ دھن لٹانا (ریج لٹٹنا) لٹنے والے کو مفلس بنا دیتا ہے۔ اس کی صورتیں یہ ہیں۔ انعام و اکرام، استحصال، نقصان اور چھوڑی ہوئی رقم پر اثر کر کے ہم خیال کہتے ہیں کہ مالی بے راہ روی اور جا بزانہ تقصیر کے درمیان مالی بے راہ روی بدتر ہے (اصل مفہوم مالی چوٹ اور جسمانی چوٹ، ج) کیونکہ اچھے کام اور آسائش، دھن پر مبنی ہیں۔ دنیا دھن کی گرفت میں ہے۔ لہذا لے شش نے ”ارتھ دوشن“ کا مطلب فضول خرچی غلط سمجھا ہے یہاں مراد زبان کی مار پیسے کی مار اور جسمانی مار سے بچنا۔

لے شش کی یہ عبارت سلکرت متن کے انتہائی اختصار کے سبب بالکل بے ربط ہو گئی ہے۔ طان۔ آدان، وناش اور ارتھ تیاگ سے مراد ہے (واجبی) ادائیگی (نہ کرنا)؛ استحصال (جیسے جرمے، میکس بنی)، ڈھانا، تباہ کرنا اور منافع سے محروم کرنا یعنی بد زبانی چوٹ سے الگ، ان طریقوں سے لوگوں کو مالی چوٹ دی جاسکتی ہے۔



مالی بے راہ ردی زیادہ شدید برائی ہے (صحیح: مالی نقصان پہنچانا)۔  
 کوٹلیہ کتنا ہے، نہیں۔ مال کے مقابلے میں کوئی جان دینا پسند نہیں کرتا۔  
 جابرانہ سزا دینے والا خود اپنے دشمن کے ہاتھوں ایسے ہی انجام کو پہنچے گا۔  
 یہ تھا ذکر ان تین برائیوں کا جو غصے سے جنم لیتی ہیں۔  
 خواہشات نفسانی سے جنم لینے والی چار علین ہیں شکار، جوا، عورتیں  
 اور شراب نوشی۔

پیشوں کہتے ہیں شکار اور جوئے میں شکار بدتر ہے، کیوں کہ اس میں  
 ڈاکوؤں کے ہاتھ میں پڑنے، دشمنوں، ہاتھیوں یا جنگل کی آگ میں گرنے کا خطرہ ہوتا  
 ہے۔ خوف، بنیادی نکالت (صحیح: راہِ راست) کو شناخت نہ کر سنا، بھوک  
 پیاس، مزہر جاں بھی شکار کے ساتھ لاحق ہیں، جبکہ جوئے میں اچھا کھلاڑی مل  
 اور دیرھشٹر کی طرح میت بھی جاتا ہے۔

جی نہیں، کوٹلیہ کتنا ہے کہ دونوں میں سے ایک فریق بیشک جیتتا ہے  
 جیسا کہ تل اور دیرھشٹر کے قصے سے ظاہر ہے، لیکن دوسرا ہارنا بھی ہے، اور  
 وہ رقم جو گویا جسم پر سے بوٹی کی طرح مقابل کے آدمی سے نوجی جاتی ہے  
 عداوت کی بنیاد بن جاتی ہے۔ صحیح طریقوں سے کمائی ہوئی دولت کا لحاظ نہ  
 کرنا، تا جائز دولت بٹورنا، دھن کو بے لذت برباد کرنا، فضلے حاجت کے  
 لئے بھی نہ اٹھنا، وقت پر کھانا نہ کھانے سے نعمت کا نقصان کرنا۔ یہ جوئے  
 بازی کے قبیح نتائج ہیں۔ دوسری طرف شکار ایک ورزش ہے جو بلغم صغیر  
 چربی اور پسینے کو جسم سے چھانٹتی ہے۔ ساکت اور متحرک ہدف پر درست  
 نشانہ لگانے کی ہمارت پیدا کرتی ہے۔ جنگلی جانوروں کے مزاج سے واقفیت  
 دلاتی ہے۔ اور گلے گلے دوڑاتی بھی ہے۔

۱۷. Cardinal points کا ذکر ہے جس کا مطلب ہے سمتیں ہیں۔

۱۸. یہاں شش کے مبہم الفاظ کو نظم انداز کیا گیا ہے۔ جو یہ ہیں۔  
 ascertainment of the appearance of beasts.  
 ۱۹. مقابلہ کریں شکستہ کے ڈرامے میں شکار کا بیان شش

کون پیدائش کا خیال ہے کہ عورتوں اور جوئے سے شغف کے درمیان  
جوا زیادہ فیض ہے۔ کیونکہ جوا رات کو بھی ویسے کی روشنی میں جوا کھیتا ہے  
اور جب (دو دنوں میں سے کسی کی) ماں مر جائے تب بھی (کھیلے جاتا ہے ج) اور  
جب اس پر مشکل پڑی ہو تو بات کرنے پر بھڑک اٹھتا ہے۔ لیکن عورتوں کے  
رسیا سے نہانے، کھانا کھانے، کپڑے پہننے میں نیکی کی بات کی جاسکتی ہے اور  
یہ بھی ممکن ہے کہ کسی عورت کو خفیہ مزادے کو (دسرا کی دھمکی دے کر) راجہ کی  
اصلاح پر مائل کیا جائے، یا اس سے نجات حاصل کر لی جائے، یا اس کو کہیں بھجوا  
دیا جائے، کہ یہ بیمار ہے دیگر دلا کا مفہوم ہے کہ اس کو دواؤں کے ذریعے  
بیمار کو داکے راجہ سے پھڑایا جاسکتا ہے ج)

جی نہیں۔ کوٹلیہ کہتا ہے کہ راجہ کی توجہ جوئے سے تڑپائی جاسکتی ہے  
عورتوں کی طرف سے نہیں۔ یہ لت آدمی کو آندھا کر دیتی ہے۔ وہ فالغ سے  
پہلو تہی کرنے لگتا ہے۔ فری کاموں کو ملتوی کرتا رہتا ہے۔ سیاسی معاملات سے  
نبٹنے کے قابل نہیں رہتا۔ اور اس کے ساتھ نشے کی عادت میں بھی پڑ جاتا ہے۔  
داتو یا دھی کہتے ہیں کہ عورت بازی اور نشے بازی میں "اول الذکر"  
زیادہ بُری لت ہے۔ عورتوں میں بڑا بچھنا ہوتا ہے۔ جیسا کہ "حرم" کے بیان  
میں کہا گیا۔ اس کے برخلاف شراب سے حوال کا لطف دوسرے بڑھ جاتا ہے،  
دوسروں سے پریم اور داد و دہش کی تحریک ہوتی ہے، اور تھکان اتر جاتی ہے۔

جی نہیں۔ کوٹلیہ کا کہنا ہے کہ عورتوں سے اختلاط کے مضمرات ہیں بچوں کی  
پیدائش، اپنا تحفظ دگر دلا پیدا ہونے والے لڑکوں کے ذریعے، کانگلے، غیر  
عورتوں سے تحفظ، گبر دلا ہی کا مفہوم درست ہے ج) حرم میں کئی بیویوں کا موجود

سے گبر دلا نے یہ مفہوم ایسا ہے کہ جوئے میں ہاری ہوئی چیز جوئے ہی میں جیتی جاسکتی ہے،  
کانگلے جوئے میں deliverance، نجات، خلاصی ممکن ہے یہ سب ایک  
سنسکرت لفظ کی تعبیریں ہیں سپرنیتیا دیوم: جوئے کو یا جوئے میں دلچسپی موجود ہے۔  
ع ۴۴۔ باب ۱، جز ۲۔ شش۔

ہونا۔ لیکن باہر کی ناپسندیدہ عورتوں سے ملنے کا مسئلہ الگ ہے۔ یہ دونوں  
 عفتیں (غالباً جوئے اور عورت سے مراد ہے۔ ح) شراب سے پیدا ہوتی ہیں  
 شراب کے منحوس اثرات پیسے کی بربادی، عاقل آدمی کی عقل کا گم ہونا، مصالحت  
 بن کر رہ جانا، عریانی، دیدل کا علم فراموش کر دینا، جان، مال، دوستوں، نیکیوں  
 سے ہاتھ دھونا، آزار پالنا، اور گانے بھانے میں پڑ کر اپنی صحت خراب کرنا۔  
 جہاں تک جوئے کا تعلق ہے، اس سے نفع ہو یا نقصان صرف ایک  
 فرقہ کو ہوتا ہے۔ یہ بے زبان جانوروں میں بھی ٹوٹے بنوا دیتا ہے اور لڑائی  
 کرا دیتا ہے (کاٹنگے، رعیت میں لڑائی کرا دیتا ہے اور جاندار اور بے جان  
 اشیاء کی بابت دو ٹوٹے بنوا دیتا ہے، گیرولا: جاندار اور بے جان حواس  
 جواریوں میں دو ٹوٹوں کا پیر ہو جاتا ہے۔ ح) خام طور پر جوئے ہی کی  
 وجہ سے شاہی اتحاد اُٹل ہو جاتا ہے۔

✽ ناحق کو ہتھیانا ہوس ہے، غصہ بھلائی کو دباتا ہے ان دونوں سے  
 بڑی برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ دونوں بدترین آفات ہیں۔

✽ لہذا عاقل آدمی کو چاہیے کہ بزرگوں سے قربت رکھے، نفس پر قابو  
 پائے اور غصہ دھوس ناکی دونوں کو ترک کر دے، جن سے دوسری برائیاں  
 جنم لیتی ہیں اور زندگی کی جڑ کاٹتی ہیں۔

جزو ۴: صعوبتوں، رکاوٹوں اور مالی مشکلات کے بیان میں

قدرتی آفات، آگ، سیلاب، بیماری، قحط اور وبا ہیں۔

میرے گھر دیکھتے ہیں آگ اور سیلاب میں سے آگ کے نقصان کی کوئی  
 تلافی نہیں ہو سکتی۔ سب طرح کی آفات کی کچھ نہ کچھ تلافی ممکن ہے سوائے آگ

لے تینوں مفہوم ٹھیک ہیں متن میں۔ پرائیڈ اور شیمپینیشز کا مفہوم شاید جی دار اور کمزور ہو  
 نہ کہ جاندار اور بے جان۔ جینیٹے والا جی دار اور بارنے والا بے دم۔ لغات میں پرائے کے معنی بل قات

oligarchy.

دم غم بھی دیئے گئے ہیں ح لے کاٹلے نے ”رلج کلم“ کا ترجمہ  
 کیا ہے جو بالکل درست نہیں۔ ح

کے سیلاب کی لائی ہوئی مشکلات پر بھی قابو پایا جاسکتا ہے۔  
 نہیں، کوئٹہ کا کہنا ہے کہ آگ ایک گائو یا اس کے کسی حصے کو جلائے گی، جبکہ  
 سیلاب سینکڑوں گائوں کو بہا لے جاتا ہے۔

میرے گرد کہتے ہیں کہ بیماری اور قحط میں سے، وبا ہر طرح کے کام روک دیتی  
 ہے۔ لوگ بیماری کے سبب کام پر نہیں آسکتے۔ ملازم بھاگ جاتے ہیں۔ قحط کام  
 نہیں روکتا، بلکہ دھن مویشی اور ٹیکس دلاتا ہے دگیر ولا، غلے کے بدلے دھن  
 سے بھی سرکاری ٹیکس ادا ہو سکتے ہیں۔ ج۔

کوئٹہ کہتا ہے بیماری (ملک کے) صرف ایک حصے کو متاثر کرتی ہے اور  
 اس کا تدارک ہو سکتا ہے۔ لیکن قحط سارے ملک کو لپیٹ میں لیتا ہے اور ساری  
 مخلوق کو خوراک سے محروم کر دیتا ہے۔ یہی صورت وبائی بیماریوں کے ساتھ  
 بھی ہے۔

میرے گرد کہتے ہیں کہ بڑے لوگوں کے مقابلے میں ادنیٰ لوگوں کا کرنا  
 کام میں (زیادہ) رکاوٹ ڈالتا ہے۔

کوئٹہ کہتا ہے کہ چھوٹے لوگ تو بھرتی کئے جاسکتے ہیں کیوں کہ  
 کثیر تعداد میں ہوتے ہیں، کینٹن کی خاطر اشرف کو نہیں مرنے دینا چاہیے۔  
 ہزار میں سے ایک بھی اشرف میں سے نہیں ہوگا، مگر وہی ہمت اور زہمت والا  
 ہوتا ہے، اور ادنیٰ لوگوں کا سہارا۔

میرے گرد کہتے ہیں کہ جو صعوبتیں اندرونی حلقوں کی طرف سے آئیں وہ  
 ان سے زیادہ دگنی (شدید) ہوتی ہیں جو باہر سے آئیں، اور ان کا تدارک نہیں ہو  
 سکتا، جبکہ بیرونی دشمنوں کے حلقے کی کارروائی کو ہر حال رد کیا اور پھر کڑا لا  
 جاسکتا ہے یا کوئی حلیف معاہدہ کر سکتا ہے یا خود ہی صلح کی جاسکتی ہے۔  
 کوئٹہ کا کہنا ہے کہ اندرونی فتنے کو تو سرغنوں کی سرکوبی کر کے ختم کیا

لے سوچکر اور "پتھر چکر" کا مفہوم شش نے اندرونی و بیرونی حلقے لیا ہے، کا نکلنے  
 اندرونی و بیرونی فوجیں اور گیرولانے اندرونی و بیرونی پتھر۔ ج۔

جاسکتا ہے۔ یا ہو سکتا ہے کہ وہ ملک کے کسی ایک حصے کو نقصان پہنچائیں۔ لیکن بیرونی دشمن (جانی دہالی) نقصان پہنچا کر اور آگ لگانے مسمار کرنے اور لوٹ مار کے ذریعے بڑی بربادی لائے گا۔

میرے گرد کہتے ہیں کہ عام لوگوں کے درمیان لڑائی اور شاہوں کے درمیان لڑائی میں سے لوگوں کے درمیان لڑائی (ملک میں) نفاق پیدا کرتی ہے اور بیرونی دشمن کو حملے کی شہ دیتی ہے۔ بادشاہوں کے درمیان لڑائی ہوتی تو خوں اور اجرتیں دگنی ہو جاتی ہیں اور ٹیکسوں میں چھوٹ ملتی ہے۔

کوٹلیہ لکھتا ہے کہ حوامی لڑائی کو تو ان کے لیڈروں کی گرفتاری سے ٹھنڈا کیا جاسکتا ہے یا لڑائی کی بنا دور کرائی جاسکتی ہے۔ اور لڑنے والے فریق ایک دوسرے سے مقابلے کے جوش میں راجہ کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ لیکن شاہوں کے درمیان لڑائی عوام ہی کو نقصان پہنچاتی ہے اور اسے فرو کرنے کے لئے دگن زور چاہیے ہوتا ہے۔

میرے گرد کہتے ہیں کہ تماشوں کے شوقین راجہ اور کھیل تماشوں کی شوقین جنتا میں سے جنتا کا شوقین مزاج ہونا دیش کے کاموں میں زیادہ رکاوٹ ڈالتا اور نقصان پہنچاتا ہے، بلکہ شوقین مزاج راجہ سے تو کاریگروں، ترکھانوں موسیقاروں، بھاٹوں نقالوں اور بیوپاریوں کو بڑا نفع پہنچتا ہے۔

کوٹلیہ کہتا ہے کہ شوقین مزاج لوگ تفریح اور کام کی تسکین اتارنے کے لئے کھیل تماشوں سے دلچسپی رکھیں تو اتنا نقصان نہیں ہوتا، پھر وہ تفریح کر کے کام کی طرف لوٹ بھی آتے ہیں۔ اُدھر شوقین مزاج راجہ اپنے ہولعب سے دیباہیوں کو بھی متاثر کرتا ہے، اور وہ بھی سانحہ مل کہ غصب نذرانوں،

لے "ماع وواد" کا مطلب شش نے شاہوں کے درمیان لڑائی یا ہے۔ کا لکھنے شہابی غلام۔ کی لڑائی ج۔

لے مراد یہ رہنے بڑھنے والے فریقوں کو راجہ آسانی سے دبا سکتا ہے۔ غالباً یہاں حوامی لڑائی کا نہیں، اُمربا صنعت گردہوں کی آدیزش کا ذکر ہے۔ لڑاؤ اور حکومت کردہ والی بات۔ ج

اور کاموں میں رکاوٹ ڈال کر سخت نقصان پہنچاتے ہیں۔

میرے گرو کہتے ہیں کہ لاڈلی رانی اور لاڈلے راجکار میں سے لاڈلا راجکار زیادہ بڑی معصیت ہوتا ہے۔ وہ اپنے ماشیہ نشینوں کو بھی اپنے اہوار سے متاثر کرتا ہے اور غصب اور نذرانوں کے ذریعے اور پیداواری کاموں میں رکاوٹ ڈال کر بڑا نقصان پہنچاتا ہے۔ رانی اپنے چاؤ چونچلوں ہی میں رہتی ہے۔

کوٹلیہ کا کہنا ہے کہ شہزادے کی زور زیادتی کو وزیر یا مذہبی پیشوا کے ذریعے روکا جاسکتا ہے، چپیتی رانی عام طور پر الٹہڑ ہوتی ہے اور بڑی صحبت میں رہتی ہے۔ (گیرولا کا اضافہ: اسے کسی ذریعے سے سمجھایا نہیں جاسکتا۔)

میرے گرو کہتے ہیں کہ گردہ اور اس کے سردار کے درمیان، اگر وہ زیادہ مشکلات کا سبب ہو سکتا ہے اور آسانی سے دبایا نہیں جاسکتا کیوں کہ وہ بہت سے لوگوں پر مشتمل ہوتا ہے اور لوٹ مار کے ذریعے بڑا پریشان کر سکتا ہے جبکہ لیڈر کام میں رکاوٹ ڈال سکتا ہے یا چلتے کاموں کو تباہ کر سکتا ہے۔ (گیرولا، اگر رشوت نہ ملے، کانگلے، لطف و عنایت اور تباہ کاری کے ذریعے)

کوٹلیہ کا کہنا ہے کہ جتنے سے نجات پانا آسان ہے کیونکہ وہ راجہ کے ساتھ ابھرتا اور ڈوبتا ہے یا اسے سرخنوں کو گرفتار کر کے یا اس کے ایک حصے کو پکڑ کے ختم کیا جاسکتا ہے، مگر لیڈر جس کے پیچھے ساتھی بھی ہوں دوسروں کو بڑا جانی و مالی نقصان پہنچا سکتا ہے۔

لہ شریانی کا ترجمہ شش نے "کارپوریشن" کیا ہے جو عجیب ہے۔ کانگلے نے لڑاکو جتنے جو درست ہے۔ گیرولانے شریانی سے کام چلایا ہے۔

لہ بے ربط اور بے معنی عبارت کی ایک اور مثال۔ دونوں انگریزی ترجمے میرٹ انگریزمد تک ابھام، تنافس اور اچال سے پڑیں۔ شش نے "سین دھانا" کا ترجمہ میر لین کیا ہے، جو درست نہیں۔ کانگلے نے "نکل ہرتا" کا ترجمہ "ایڈمنسٹریٹر" کیا ہے وہ بھی نہ لغات کی رو سے درست ہے نہ تن کی رو سے قابل فہم۔ بحث یہ ہے کہ تو شے خانے کے محافظ اور کلکٹر میں سے کون اپنی بدعنوانیوں سے زیادہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔

میرے گرد کہتے ہیں کہ مال فلنے کے محافظ اور مالیہ وصول کرنے والے افسر میں سے اول کاموں کو بگاڑنے کا تنگے کاموں میں عیب نکالنے اور جرمانے لگانے کی بنا پر زیادہ جابر ہوتا ہے۔ جبکہ مالیہ وصول کرنے والا اپنے حکم کا مصدقہ مالیہ کام میں لالتے۔

کوٹلیہ کہتا ہے۔ جی نہیں۔ محافظ دوسروں کی لائی ہوئی اشیاء جمع کرنے کی بجائے خود ہتھیالیتا ہے، جبکہ کلکٹر پہلے اپنا پیٹ بھرتا ہے پھر خزانے میں جمع کرتا ہے، یا وہ راجہ کا مالیہ ہرجت کو دیتا ہے اور دوسروں کا مال مارتا ہے دیگر ولا: اول دومرے ملازمین کے لئے جوئے مال کو جمع کر دیتا ہے۔ مگر کلکٹر پہلے اپنی رشوت وصول کرتا ہے پھر سرکاری ٹیکس اور اس میں سے بھی کچھ چراتا ہے اور خود ہی سب کچھ کرنا سکتا ہے

میرے گرد کہتے ہیں سرحدی محافظ اور تاجر کے درمیان (یہ فرق ہے کہ یہ نہ ہی محافظ چوروں ڈاکوؤں کو رشہ دے کر راستوں کو مخدوش بناتا ہے، اور وہ جس سے بڑھ کر محصول ٹھگتا ہے۔ جبکہ تاجر مال کے بدلے مال اچھے داموں برآمد کر کے ملکی معیشت کو فروغ دیتا ہے۔

کوٹلیہ کہتا ہے، جی نہیں، یہ سرحد کا کھوالا ہی ہے جو بیرونی مال کو خرابی خوشی آنے دیتا ہے جبکہ تاجر لوگ آپس میں ایک کر کے مال کی قیمتوں کو گھٹاتے بڑھاتے اور ایک پن پر سرپن منافع کھاتے یا ایک گنبد دھتے کے سو گنبد بناتے ہیں۔

کون سی چیز ہتر ہے۔ وہ زمین جو کسی خاندانی رئیس کے پاس ہو یا وہ جو چراگاہ کے لئے محفوظ کر دی جائے؟ میرے گرد کہتے ہیں رئیس کے پاس جو زمین ہوگی وہ بڑی زرغیر ہوگی، اور وہاں سے فوج کے لئے جوان بھی ملیں گے۔ اس کو اس لئے بھی ضبط نہیں کرنا چاہیے کہ کہیں مالک فساد نہ کھڑا کرے۔ اس کے برخلاف چراگاہ کی زمین کو کاشت کے قابل بنایا جاسکتا ہے۔ اس لئے اس

لے ابھی بات، کا ترجمہ گرد نے شاہی خاندان کے لوگ کیا ہے، جو تخت کا میدرد

بن سکتے ہیں۔ ع۔

کو الگ کر لینا چاہیے کیونکہ زرعی زمین چراگاہ سے زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔  
مگر کوملیہ کتاب ہے جی نہیں۔ خواہ کتنی ہی فائدے مند سہی، کسی خاندانی  
رئیس کے پاس جہیز میں ہر وہ پھڑانی چاہیے کہ فساد کا خطرہ اسی سے ہر سکتا ہے۔  
چراگاہ سے دولت اور مولشی حاصل ہوتے ہیں اور اگر فصلیں اگانے میں کمی نہ پڑتی  
ہو تو اسے رہنے دینا چاہیے۔

ڈاکوؤں اور وحشی قبائل کی بابت میرے گھر دیکھتے ہیں کہ ڈاکورات بے رات  
عورتوں کو اٹھلے جاتے ہیں۔ لوگوں کو مارے دھاڑتے ہیں، لاکھوں پن لوٹ  
لیتے ہیں جبکہ وحشی قبائل کسی سردار کے ماتحت، آس پاس کے جنگلوں میں گھومتے  
پھرتے دیکھے جاسکتے ہیں۔ اور ان سے ملک کے کسی ایک ہی حصے کو نقصان پہنچتا ہے۔  
کوملیہ کا کہنا ہے کہ نہیں۔ ڈاکو لاپرواہ لوگوں کو ہی لوٹتے ہیں اور آسانی سے  
شناخت بھی ہر جلتے ہیں اور ان کو دبایا جاسکتا ہے، جبکہ وحشی قبائل کے اپنے  
محفوظ ٹھکانے ہوتے ہیں، ان کی تعداد بھی کثیر ہوتی ہے، وہ بہادر بھی ہوتے ہیں  
اور روز روشن میں رٹنے مرنے پر مستعد۔ وہ ملکوں اور راجاؤں کو بھی تسخیر کر  
سکتے ہیں۔

ہاتھیوں اور دوسرے جنگلی جانوروں میں سے دوسرے جانور گوشت بھی  
میا کرتے ہیں کھالیں بھی، وہ گھاس کو زیادہ پھیلنے نہیں دیتے اور آسانی سے  
قابو میں آجاتے ہیں۔ ان کے برخلاف ہاتھی تباہ کار ہوتے ہیں۔ انہیں وسیع زمینوں  
کو تباہ کرتے بھی دیکھا گیا ہے۔ پکڑے اور سدھائے جانے کے بعد بھی بعید نہیں  
کہ تباہی مچا دیں۔

جہاں تک اندرونی پیداوار اور درآمدی اشیاء کا تعلق ہے۔ اندرونی پیداوار  
میں غلے، مولشی، سونا اور دیگر خام مال شامل ہے جن سے آبادی ملتی ہے  
اور افتاد کے وقت کام آتی ہیں۔ درآمدی اشیاء ان سے مختلف ہوتی ہیں۔  
یہاں تک افتاد و آفات کا ذکر تھا۔

ملہ منکر تہ میں ترگ وں دہر نون کا بن (اور ہستی و ن دہاتھی بن) کی اصلاح میں آہٹ لکھی گئی یہ راج



جہاں تک رکاوٹوں کا تعلق ہے۔ راہداری میں جو رکاوٹ کوئی سردار پیدا کرے وہ اندرونی رکاوٹ ہے۔ اور کوئی بیرونی دشمن یا وحشی قبائل پیدا کریں تو وہ بیرونی رکاوٹ کہلائے گی۔

مذکورہ رکاوٹوں اور افتاد و آفات کی بنا پر جرمالی دشواری پیدا ہوا ہے ٹھہراؤ کہتے ہیں۔ ٹیکسوں کی معافی، مالیے کا ادھر ادھر ہونا، غلط حسابات، کے ذریعے جزو برز، یا کسی ہمسایہ راجہ یا وحشی قبائل کی تحویل میں دیا ہوا مالیہ ٹھہراؤ کا باعث ہوتے ہیں۔ یہ مالی دشواریوں کا ذکر تھا۔

۵: فوج اور حلیف کے تعلق سے مشکلات و مسائل  
ہوں تو ان کا علاج کرنا اور رکاوٹوں اور مالی دشواریوں پر قابو پالینا ضروری ہے۔

مشکلات زدہ فوج وہ ہے جس کو عزت نہ ملی ہو، جو احساس رسوائی میں مبتلا ہو، جس کی تنخواہ ٹکی ہوئی ہو، جو بیماری کا شکار ہو، جو تنازعہ وارد ہو، جو طویل سفر سے لوٹی ہو، تھکی ہو، جو بھیج گئی ہو، جو سپا کر دی گئی ہو، جس کا مدد یا اگلا حصہ تباہ ہو چکا ہو (کا ننگے: پہلے ہی حملے میں بکھر گئی ہو) جو بڑے موسم میں گھری ہو، جو ناموافق علاقے میں پھنسی ہو، جس پر مایوسی و ناکامی کا احساس طاری ہو، جو غار جو کے آئی ہو (کا ننگے: جسے دوسرے چھوڑ جائے ہوں) جس کے جوان جوڑوں کی چاہ رکھتے ہوں (کا ننگے: جس میں بیویاں ساتھ ہوں) جس کے اندر غدار ہوں، جس کا بڑا حصہ آزرہ

لے، مستحکم، یا تغفل سے مراد خزانے میں آمد کارک جاننا، لے، سامنت آٹ ورنیت، سردار یا سیلانی (کا)، ٹوٹا دھوا، اسے شش نے فقط تحویل میں دیا ہوا کہ ہے، "ع" متاع بردہ کو سمجھ ہوئے ہوں قرض رہن پر، شاید مراد یہ ہو کہ سرداروں نے یا گشتی گماشتوں نے راجہ کے لئے لوٹ کر یا وصول کر کے رکھ لیا ہو گا اور ابھی چنپا یا نہ ہو گا۔ واضعہ علم۔ ح

۶: کٹر گریہ کے فعلی معنی بیویوں کا شاک، گریہ لانے بیویوں کی زندہ شکایت مقدمت مگر نیرالا کھلے۔ تجویج کے معنی گرفتہ اور گڑھی کے معنی شکایت کرنے والا ہیں۔ غالباً انگریزی کے

یا برہم ہو، جس میں تفرقہ ہو جو کسی بیرونی ملک سے آئی ہو دکانگلے کسی ملک سے بھاگ کر آئی ہو، جس نے کئی ریاستوں میں خدمت کی ہو دکانگلے دور تک بھری ہوئی، جو ایک خاص طرح کی جنگ اور پڑاؤ کی تربیت یافتہ ہو دکانگلے بہت قریب پڑاؤ کئے ہوئے، جو کسی خاص جگہ پر خاص قسم کی چال کے لئے تربیت پائے ہوئے ہو دکانگلے مکمل طور پر جذب کی ہوئی کڈا، جس کا راستہ روکا گیا ہو، جو گھری ہوئی ہو، جس کے غلے کی رسد کٹ چکی ہو۔ جس کی ملک اور سامان کا راستہ کٹ گیا ہو، جو اپنے ملک میں ہی رکھی گئی ہو دکانگلے تتر بتر کر دی گئی ہیں جو دوسرے ملک میں بھری ہوئی ہو، جو کسی اتحادی کی کان میں ہو، جس میں دشمن گھسے ہوئے ہوں، جسے پیچھے سے حملے کا خوف ہو، جس کا سلسلہ پیغام رسانی منقطع ہو گیا ہو، جس کا سالار چھین گیا ہو، جس کا سربراہ جاتا رہا ہو، جو نابینا، دانا خواندہ، ناتربیت یافتہ ہو۔

ان میں سے جو عزت سے محروم ہو اسے عزت دے کر محاذ پر بھیجا جاسکتا ہے مگر اس کو نہیں جو خود ہی احساس رسائی سے جل بھن رہی ہو۔ تنخواہ سے محروم اور بیمار میں سے تنخواہ سے محروم ادائیگی کے بعد بھی جا سکتی ہے مگر بیمار فوج نہیں۔

تازہ وارد اور طویل سفر سے آنے والی فوج میں سے تازہ وارد کو بھیجا جائے جب وہ دوسروں کے ساتھ گھل مل کر ماحول سے آشنا ہو جائے۔ مگر طویل مہم سے آئی ہوئی خستہ حال فوج کو نہیں۔

ٹھکی ہاری اور تعداد میں گھٹی ہوئی فوج میں سے ٹھکی ہاری فوج نہانے دھونے کھانے پینے، سونے کے بعد تازہ دم ہو کر جا سکتی ہے۔ وہ نہیں جس کی نفری

صفحہ ذکر شدہ کا بقیہ حاشیہ

مترجمین کا اشتباہ ہوا۔ گیرولڈ نے معنی صبح لئے مگر بات واضح نہ ہو سکتی۔ میرے فہم ناقص ہیں شکایت سے مراد بیویوں کی شکایت نہیں۔ یہ عذر ہے کہ بیویاں ساتھ لے کر جاتی ہیں، جان پر سوار ہیں یا ساتھ نہیں بھڑی ہوئی ہیں۔ کلنٹر کے معنی بیوی۔

گھٹ گئی ہو۔ یعنی اس کے افسر مارے جائیکے ہیں۔  
 پسپا ہو کر آنے والی اور اگلا حصہ کھو کر آنے والی فوج میں سے پہلی کونزید  
 جوائوں کے ساتھ بھیجا جاسکتا ہے، مگر اس کو نہیں جس کے سامنے کا بڑا  
 حصہ معرکے میں نباہ ہو گیا ہو۔

برے موسم اور برے خطرے میں پھنسی ہوئی فوج میں سے اول کو متاب  
 سامان اور پوشاک دے کر لام پہ لگایا جاسکتا ہے۔ مگر اس کو نہیں جو کسی  
 علاقے میں پھنس کے رہ گئی ہو اور نقل و حرکت نہ کر سکے۔

مابوس اور فزاری فوجوں میں سے اول کو دلاسا دے کر اور مطمئن کر کے  
 بڑھایا جاسکتا ہے، مگر اس کو نہیں جو ایک مرتبہ بھگدڑی ہو چکی ہو۔

جوڑووں سے مجڑے اور دشمن سے ملے فوجیوں میں سے اول کو ان کی  
 جوڑووں سے علیحدہ کر کے بھیجا جاسکتا ہے، مگر ان کو نہیں جو دشمن کے اثر میں  
 ہوں اور گویا اندوئی دشمن۔

آزردہ اور تفرقہ میں مبتلا فوجوں میں سے اول کو اگر اس کا کچھ حصہ برہم ہو  
 تو سمجھا بچھا کر یا اور مہربانوں سے راضی کر کے روانہ کیا جاسکتا ہے مگر اس کو نہیں جس  
 کے اندر پھوٹ پڑی ہوئی ہو۔

ان فوجوں میں سے جو کسی ایک یا کئی ریاستوں میں خدمت کر چکی ہوں  
 اس کو جو کسی سازش کے تحت یا کسی کی شہ پر نوکری چھوڑ کر نہ آتی ہو اپنے  
 افسروں اور جاسوسوں کی نگرانی میں دگر دلا، جنگل اور دوستوں کی پناہ میں ابھيجا  
 جاسکتا ہے مگر اس فوج کو نہیں جو کئی ریاستوں میں نوکریاں کر کے چھوڑ چکی ہو۔

یہ پیش کش کا اعناض ہے۔ مگر شاید سامنے کے حصے یا مدرسے ہی مراد ہو۔ ح

”سستتر متر“ میں سستتر کے معنی جنگل میں ہیں اور پناہ بھی، اور متر کے معنی دوست۔  
 تینوں متر جہیں نے بالکل الگ معنی لئے ہیں۔ کاننگ: وہ کسی جگہ پناہ لے کر یا کسی دوست کی  
 پناہ میں آکر ہوشیاری سے لڑے گی۔ میرن: فہم ناقص میں یہ معنی زیادہ قابل قبول ہیں۔ بشرطیکہ  
 ”پناہ لے کر“ نہیں پناہ مل جانے پر کہا جائے۔ ح

وہ خطرناک ہو سکتی ہے۔

ان فوجوں میں سے جنہوں نے کسی ایک طریق جنگ کی تربیت پائی ہو، دیگر دلا، کانٹکے جس کا پڑاؤ جس دشمن کے قریب ہو یا جنہیں کسی مقام کی جنگ کی تربیت دی گئی ہو۔ جسے خاص جنگی چالیں سکھائی گئی ہوں دیگر دلا، دشمن کی فوج سے گتھم گتھا ہونے یا بھیجی جاسکتی ہے۔ مگر وہ نہیں جسے کسی خاص مقام کے لئے طریق جنگ اور پڑاؤ کی تربیت دی گئی ہو۔ دینوں مترجمین نے نکتے کو نہیں پکڑا۔ غالباً مراد یہ ہے کہ جس نے دشمن کا قریب سے مشاہدہ کیا ہو وہ بہتر رہے گی، بمقابلہ اس کے جسے دشمن خوب آزا چکا ہو۔ (اللہ اعلم بحج) ہود میں سے جس کا راستہ روکا گیا ہو، اور جو گھری ہوئی ہو، اول کسی اور طرف سے لے جا کر اس دشمن پر چڑھایا جائے جس نے ایک طرف کا راستہ روکا ہو۔ مگر جس کی نقل و حرکت سب طرف سے رکی ہوئی ہو وہ ایسا نہیں کر سکتی۔

جس فوج کے غلے کی رسد کا راستہ رکا ہوا ہو اسے کسی اور طرف سے غلہ فراہم کر کے لڑایا جائے یا اسے دوسری اشیاء (ترکاری پھل، گوشت وغیرہ) مینا کی جائیں۔ مگر اس کو نہ بڑھایا جائے جسے سامان اور ملک نہیں پہنچائی جاسکتی۔ وہ فوج جو اپنے ہی ملک میں رکھی گئی ہو دیگر دلا، بکھری ہوئی، قطعے کے وقت توڑی جاسکتی ہے دیگر دلا، جوڑی جاسکتی ہے، لیکن جو کسی اتحادی کی کمان میں ہوگی وہ بہت دور ہوگی۔

جس فوج میں باغی سپاہی گھسے ہوئے ہوں اسے کسی معتبر افسر کی کمان میں علیحدہ کر کے روانہ کیا جاسکتا ہے مگر اس کو نہیں جسے عقبی حملے کا خطرہ ہو۔

وہ فوج جس کا رابطہ ٹوٹ گیا ہو اسے سلسلہٴ پیغام رسانی کو بحال کر کے یا مقامی لوگوں یا دیہاتیوں کا تحفظ دلا کر معروف جنگ کیا جاسکتا ہے مگر اس کو جس کا کوئی لیڈر نہ ہو۔

نہیں جس کا لیڈر جاتا رہا ہو اسے دوسرے لیڈر کی کمان میں بھیجا جاسکتا ہے مگر اس فوج کو نہیں جو نا تربیت یافتہ ہو۔

برائیوں اور مشکلات کو دور کرنا، نئے جوانوں کو بھرتی کرتے رہنا دشمن کی گھات سے بچ کر رہنا اور فوجی افسروں میں یکجہتی کا ہونا، فوجی مشکلات سے عہدہ برآ ہونے کے یہی طریقے ہیں۔

راجہ کو چاہیے کہ ہمیشہ اپنی فوج کو دشمن کی پیدل کی ہوئی مشکلات سے بچاتا رہے، اور دشمن کی فوج کی مشکلات سے فائدہ اٹھا کر اسے زک دینے کا موقع نہ جانے دے۔

خرابی کا جو بھی سبب دریافت ہو، اس کا فوری علاج اور آئندہ کے لئے سید باب کرنا چاہیے۔

دوستوں کے تعلق سے مشکلات: حسب ذیل صورتوں میں دوست یا حلیف ایک بار پھر کرنے کے بعد دوبارہ آسانی سے بگڑ سکتا ہے:

جبکہ اس کا حلیف خود یا دوسروں کے ساتھ مل کر یا کسی دوسرے راجہ کے زیر اثر اس کے بیٹے اپنے ہی حلیف کے خلاف چڑھائی کرے، یا جسے اتحاد کو نبھانے کی قدرت نہ یا کر چھوڑ دیا جائے، یا کسی لالچ یا بے دلی کی بنا پر پہلو تہی کی جائے؛

جبکہ دوست کو دشمن خرید لے اور وہ میدان سے بھاگ کھڑا ہو؛  
جبکہ دو غلی پالسی کے تحت کسی ایسے فریق سے معاہدہ کر لیا جائے جو اپنے حلیف کے خلاف خود یا دوسروں کے ساتھ مل کر چڑھائی کر رہا ہو؛  
جبکہ خوف، مخافت یا سستی کے باعث آڑے وقت میں ساتھ نہ دیا جائے؛  
جبکہ اسے زیادہ دینا پڑے یا اس کا حق پورا نہ ملے، یا جو ملنے کے بعد بھی ناخوش ہو دیکر دلا جس کی دینے کے بعد تحقیر کی جائے؛

جس سے خود یا کسی دوسرے کے ساتھ مل کر یا اس کے ذریعے اس کی دون چھینی جائے یا جو معاہدہ توڑ کر (کاٹنگے، جو کڑی شرط کو نبھانے کے باعث کسی اور سے دوستی کرے) لے

لے مراد یہ کہ جس سے ایسی کڑی شرطیں کی جائیں کہ وہ ان کو نبھانے کے اور دوسری طرف دیکھنے نہ

جسے بے توفیق ہونے کے سبب روک دیا جائے، یا وہ جو اپنے دوست کی اہمیت کے باوجود دشمن بن گیا ہو رکائے: جس سے مدد کی درخواست کرنے کے بعد، ناقابل سمجھ کر منہ پھیر لیا گیا ہو اور دشمن بنا لیا جائے۔

(اس کے برخلاف) وہ دوست جس نے دوستی کا تقاضا پورا کیا ہو، یا عزت کا مستحق ہو (گیر ولا، غیور با وقار ہو) یا جس کو لا علمی کی بنا پر آزر دیا گیا ہو، (گیر ولا، جس کی توقیر میں غفلت برتی گئی ہو)، جو مستعد ہونے کے باوجود ذمہ داری اٹھانے کا اہل نہ ہو (کا نیگے) جس کی قوت کو پینپنے نہ دیا گیا ہو، (گیر ولا) جس کو دشمن نے فاتح سے دوستی کی بنا پر دھتکار دیا ہو، جو کسی دوسرے کے غم سے اس طرف رجوع کرے، یا جو کسی دوسرے کی بربادی دیکھ کر غم زدہ ہو گیا ہو (گیر ولا، فاتح کے ہاتھوں کسی دوسرے کی بربادی) یا جس کو اپنے دشمنوں کے اتحاد سے خطر لاحق ہو (گیر ولا، فاتح کو کسی دشمن سے اتحاد کرتے دیکھ کر ڈرا ہو) یا جسے سازش کے تحت فاتح سے الگ کر لیا گیا ہو۔ ایسوں کی دوستی حاصل کی جاسکتی ہے اور برقرار بھی رہے گی۔

ۛ لہذا ایسے اسباب کو پیدا نہ ہونے دیا جائے جن سے دوستی معرضِ خطر میں پڑ جائے۔ اور اگر پیدا ہوں تو ان کا مناسب تدابیر اور دوستانہ رویے سے جلد تدارک کیا جائے۔

## باب نہم

## حملہ آور کی کارروائی

### ۱: طاقت کا اندازہ، وقت اور عرصہ گاہ کا تعین

”فاتح کو اپنی اور اپنے دشمن کی بابت صحیح علم ہونا چاہیے۔ اور طاقت، موسم اور موقع کے وقت کا تعین اور نئی بھرتی، ممکنہ عواقب (دکانگے، عقبی بغاوت) جانی و مالی نقصان، اور اپنے اور دشمن کے متوقع فوائد و خطرات کا تالک کر لینے کے بعد پوری قوت سے بڑھنا چاہیے، ورنہ چپ بیٹھنا چاہیے۔“

میرے گرد کہتے ہیں قوت و دلولہ میں سے دلولے کو فوقیت ہے۔ جو راجہ معتمد، توانا، بہادر، مضبوط منہ گوں سے بری، ہتھیاروں کو جوڑنے دکانگے استعمال کرنے) کا ماہر ہو۔ وہ اپنی فوج کی مدد سے جو ثانوی حیثیت رکھتی ہو، طاقتور دشمن پر غالب آسکتا ہے دکانگے جس کے پاس صرف فوج فراہم دے کی فوج خواہ تھوڑی ہی ہو تو اس کی قیادت میں ہر کارندائیاں انجام دے سکتی ہے۔ مگر وہ راجہ جس میں دلولہ نہ ہو۔ بڑی فوج کے باوجود تباہ ہو سکتا ہے۔

کوٹلیہ کتا ہے جی نہیں جس کے پاس طاقت ہو، وہ اس کے بل پر دوسرے پر غالب آسکتا ہے جس کے پاس صرف دلولہ ہو۔ جو شیلے راجہ کو ہرانے یا تسخیر کرنے کے بعد وہ دوسرے راجاؤں اور سوراؤں کو ساتھ ملا سکتا ہے، نئی فوج بھرتی کر سکتا ہے، اور اپنے سواروں، ہاتھیوں، رتھوں وغیرہ کا رخ بدھ رہا ہے بے روک ٹوک موڑ سکتا ہے۔ طاقتور حکمران خواہ عورتیں ہوں یا نوجوان، لنگڑے نابینا، جو شیلے لوگوں کو ساتھ ملا کر یا خرید کر زمین پر قبضہ کر سکتے ہیں اور کرتے رہے ہیں۔

میر و گرو کہتے ہیں طاقت (دولت اور فوج) مہارت و حکمت عملی پر فائز ہے۔ کیونکہ کوئی راجہ خواہ جنگی حکمت عملی کا ماہر ہو، طاقت کے بغیر اہم بن کر رہ جاتا ہے، کیونکہ حکمت عملی ایک مدت تک ہی کام آتی ہے۔ جس کے پاس طاقت نہ ہو وہ راج کو کھو بیٹھتا ہے، جیسے سوکھا پڑنے پر پھوٹے ہوئے بیج سوکھ کر رہ جاتے ہیں۔

کونٹریہ کتا ہے جی تہیں حکمت عملی بہتر ہے جس کے پاس علم کی بخشی ہوئی بینائی ہو اور سیاسی تدبیر رکھتا ہو وہ تھوڑی سی کوشش سے اپنی حکمت عملی کو کام میں لا کر کامیابی حاصل کر سکتا ہے؛ معاہدات، جاسوسی، کیمیبائی رگیر و لا غنی، ترکیب سے کام لے کر اس دشمن پر قابو پا سکتا ہے جس کے پاس قوت بھی ہو اور ولولہ بھی۔ لہذا طاقت، ولولہ اور حکمت عملی میں سے آخر الذکر ہی افضل ہے۔

عرصہ گاہ سے مراد زمین، وہ جو ہمالہ سے لے کر سمندر تک ایک ہزار یو جن تک پھیلی ہوئی ہے۔ اور بڑی متنوع ہے جس میں جنگل، پہاڑ، دیہات، میدان سطح مرتفع سب کچھ شامل ہے۔ اسی سرزمین پر اسے وہ ہم اختیار کرنی چاہیے جو اسے دولت و اقتدار دلا سکے۔ وہ خطہ جہاں اس کی فوج آسانی سے چل کر دایا کر سکے اور دشمن کے لئے سازگار نہ ہو، موزوں ترین رہے گی۔ اس کے برعکس ہو تو برصغیر، اور بین زمین ہو تو درمیانہ درجے کی قرار پائے گی۔ موسم یا جاڑے کا ہو گایا گرمی یا برسات۔ وقت کی تقسیم یوں ہے: رات دن، پندرھواڑہ، مہینہ، رُت، راس، سال، ادوگ، دپانچ سال کا دور، ان اوقات میں وہ ایسے کام کرے جو قوت اور دولت کی افزائش کا ذریعہ بنیں۔

میرے گرو کہتے ہیں کہ قوت، عرصہ اور وقت میں سے قوت زیادہ اہم ہے، کیوں کہ جس کے پاس قوت ہو وہ ہر طرح کی مشکلات پر قابو پا سکتا ہے جیسے زمین کی نامحوری، سردی، گرمی، برسات۔ بعض کہتے ہیں اصل اہمیت

لے تن میں ہنشد "کے رمز و حکمت سے کام لینے کا ذکر ہے۔ ہنشد دیدوں کا ضمیر ہے  
لے تن میں اسے "چکر ورتی" کہا گیا ہے، سمندر کی حدود تک پھیل ہوئی سرزمین یا مملکت ہے



عرصہ کارزار کو حاصل ہے، کیونکہ ڈھب کی جگہ پر بیٹھا ہوا کتا مگر مجھ کو  
کھینچ سکتا ہے۔ گڑھے میں سے مگرچہ کتے کو نہیں گھسیٹ سکتا۔  
دوسرے کہتے ہیں کہ وقت زیادہ اہم ہے کیونکہ دن میں کو اُلو کو مارا کرنا  
ہے، رات کے اندھیرے میں اُلو کو مارنا۔

گوبلیک کہتا ہے نہیں۔ قوت، عرصہ اور وقت میں سے ہر ایک دوسرے کے  
لئے باعث تقویت ہے۔ جس کو ان تینوں میں برتری حاصل ہو، اپنے مرکزی  
ٹھکانے پر پلایا ہوا فوج اس کی حفاظت اور عقبی دشمن اور آس پاس کے جنگلی  
قبائل کو روکنے کے لئے چھوڑ کر، اور حسب ضرورت خزانہ اور فوج ساتھ لے  
کر ماگھ دسمبر کے مہینے میں دشمن پر چڑھائی کرے، جس کی خوراک کی رسد پرانی اور  
بے مزہ ہو گئی ہو اور جس نے نہ رسد نہ لی ہو، قلعے بغیر مرمت کے پڑے ہوں؛  
تاکہ دشمن کی برسات کی فصل اور مٹیوں بھرتیاں کی فصل تباہ کر سکے۔ آخر دشمن کی خزاں  
کی فصل اور بہار کی ٹھیک بھری دار تباہ کرنی ہو تو پچیت (مارچ) میں چڑھائی کرے  
جیٹھ کے مہینے میں اس دشمن کے خلاف چڑھائی کرے گا جس کے گھاس چارے  
ایندھن کے ذخیرے ختم ہو چکے ہوں گے، اور جس نے قلعوں کی مرمت نہ کرائی  
ہوگی، تو دشمن کی بہار کی فصل اور برسات کی مٹیوں بھر فصل تباہ کر سکے گا۔  
یا وہ اس پڑنے کے موسم میں اس دیں پر چڑھائی کرے جہاں کا موسم گرم ہو  
اور جہاں گھاس چارے اور پانی کی قلت ہو یا وہ گرمیوں میں اس دیں پر چڑھائی  
کرے جہاں سورج کہر میں پھپھا ہو اور جہاں گہری گھائیاں اور گھنی بھاٹیاں  
ہوں، یا وہ برسات میں اس دیں پر چڑھائی کرے جہاں اس کی فوج اچھی  
طرح کا ردائی کر سکتی ہو اور دشمن کو اس کا موقع نہ ہو۔ وہ ماگھ (دسمبر)  
اور تیش (پوس) جنوری کے مہینوں میں بے دھارے مار سکتا ہے، مارچ (چیت)  
اور اپریل (میساکھ) کے مہینوں میں درمیانی مسافت کے؛ مئی جون (جیٹھ) اسٹھ

لے منسکرت کشمی پٹھی (قب ف: منسکرت) مراد میری لائے ہوئے: بحر سے ہے ص

میں تھوڑی مسافت کے لئے اور دشمن کے (نزدیک رہنے کے لئے، ایک چوتھی قسم کی یلغار بھی دشمن کے خلاف کی جاسکتی ہے، جبکہ وہ مشکل میں گھرا ہو۔ مشکل میں گھرے دشمن پر چڑھائی کی بحث "اعلان جنگ کے بعد حملہ" کے زیر عنوان آچکی ہے۔

میرے گورو کہتے ہیں کہ مشکل میں گھرے ہوئے دشمن پر حملہ کرنے سے نہیں بڑکنا چاہیئے۔ مگر کرملیہ کہتا ہے کہ جب اپنے وسائل کافی ہوں تو چڑھائی کی جائے کیونکہ دشمن کے احوال کا ٹھیک ٹھیک پتہ لگانا آسان نہیں ہوتا۔ جب کبھی چڑھائی کر کے دشمن کو تباہ کرنا ممکن نظر آئے تو ضرور دھاوا کیا جائے۔ جب موسم گرم نہ ہو تو، دھاوا زیادہ تر ہاتھیوں کو ساتھ لے کر کیا جائے۔ ہاتھیوں کو زیادہ پسینہ آنے سے جذام ہو جاتا ہے، اور جب نہانے اور پینے کیلئے کافی پانی نہ ہو تو وہ سست پڑ جاتے ہیں اور مندی ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جس ملک میں پانی وافر ہو، اور برسات کے دنوں میں زیادہ تر ہاتھیوں کی فوج لیکر چلنا چاہیئے۔ جہاں صورت برعکس ہو یعنی بارش کم بنتیلا اور پانی نہ ملے وہاں گدھے، اونٹ، گھوڑے کام دے سکتے ہیں۔

ریگستان پر چڑھائی برسات میں کرنی چاہیئے اور چاروں قسم کی فوج ساتھ لینی چاہیئے (ہاتھی، گھوڑے، رتھیں اور پیادے) لڑائی کے لئے بلبے اور تھوڑے فاصلے کے پروگرام زمین کی ساخت کو ملحوظ رکھ کر بنائے چاہئیں یعنی ہمارے یا ناہموار اور وہاں وادیاں ہوں گی یا میدان۔

چہ اگر ہم پھرتی ہو تو ہر طرح کے دشمن کے خلاف دھاوا تھوڑی مدت کا ہونا چاہیئے، لیکن بڑی ہم ہو تو لمبی مدت کا بھی ہو سکتا ہے۔ بارشوں میں پڑاؤ باہر کرنا چاہیئے دکانگے، ہو سکتا ہے کہ برسات میں بیرون ملک ڈیرہ ڈالنا پڑے۔

لے یہاں متن ناقص ہے۔ شش درمادیہ ہے کہ ایسے میں وقت اور مسافت کا خیال نہ کیا جائے۔

## جزو ۲: لام بندی کا وقت ساز و سامان، دفاعی فوج کی ترتیب

مختلف قسم کے فوجیوں سے کام لینے کے اوقات یعنی مول بل ریشینی سپاہی، پھر تک بل (کرائے کے سپاہی) شریٹی دستے (گیر ولا مخصوص آلات کے ماہر گروہ) بشر بل دوست راہ کی بھیجی ہوئی فوج، آبشر بل غیر یا غیر ملکی دوست کے علاوہ، اور آٹوی بل قبائلی وغیرہ۔

جب راہ یہ سمجھے کہ اس کی پشتینی فوج ضرورت سے زیادہ ہے، یا اس میں کچھ لوگ باغی ہیں، یا جب دشمن کی پشتینی فوج زیادہ بڑی نظر آئے جو دفاعی کا شہرہ بھی رکھتی ہو، اور جس سے مقابلے کے لئے بڑی ہوشیاری کی ضرورت ہو، یا کہ لمبی دور میں پشتینی فوج ہی سفر کی صعوبتیں اٹھا سکے گی، چاہے سرزمین اچھی ہوں اور موسم ساگرا، یا یہ کہ کرائے کے فوجی اور دوسرے جوان چاہے اچھی شہرت رکھتے ہوں پوری طرح بھروسے کے قابل نہیں مباد دشمن کے بہکائے میں آ جائیں جس پر حملہ کرنا ہے، یا جب دوسرے فوجی تعداد میں گھٹے ہوئے نظر آئیں، تو پشتینی فوج ہی کو لام پر لگانا چاہیئے۔

جب وہ یہ سمجھے کہ کرائے پر بھرتی کی ہوئی فوج پشتینی فوج سے زیادہ ہے۔ دشمن کی پشتینی فوج پھرتی بھی ہے اور اس سے خوش بھی نہیں جبکہ اس کی کرائے کی فوج کم بھی ہے اور کمزور بھی، اور یہ کہ اصل لڑائی سپاہی چالوں کی لڑائی ہوگی فوج کم حرکت میں آئے گی، اور یہ کہ حملہ مختصر ہوگا جس میں زیادہ نقصان کا اندیشہ نہیں، اور یہ کہ اس کی اپنی فوج چوکس ہے، اس میں بناوٹ کا خطہ نہیں اور یہ کہ مقابلہ کمزور دشمن سے ہے، تب کرائے کی فوج کو لے جانا چاہیئے۔ جب وہ یہ سمجھے کہ میرے پاس جنگجو قبائلی دستے بہت ہیں اور ان پر

---

لے کا نچے کے حاشیہ کے مطابق ”شرعی“ دستے اپنے سردار کی سرکردگی میں بھرتی کے لئے آتے تھے لے آئیک کے معنی آوارہ، بے ٹھکانا، سرگرداں اور بلا قبائلی۔ مخ

دفاع اور حملہ دونوں صورتوں میں اعتبار کیا جاسکتا ہے، اور یہ کہ اسے تھوڑے ہی عرصے کے لئے معاذ پر جانا ہے، اور یہ کہ دشمن کے پاس بھی جنگجو قبائلی دستے بھی زیادہ ہیں اس لئے وہ بھی باقاعدہ جنگ کی جگہ دھوکے کی لڑائی لڑنا چاہیے گا، تو اس صورت میں جنگجو (گوریلا) دستوں کو ساتھ لے جانا چاہیے۔ جب وہ یہ سمجھے کہ دوست کی طرف سے جو ٹھک آتی ہے اسے اندرون ملک اور بیرون ملک دھاووں میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے اور یہ کہ اسے تھوڑے ہی عرصے کے لئے جانا ہے۔ اور اصل لڑائی صرف دھوکے بازی کی نہ ہوگی، اور یہ کہ دوست فوج کو ویران علاقوں، شہروں یا میدانوں میں لگا کر دشمن کے ساتھی سے بھرپور، وہ خود اپنی فوج کو دشمن سے مقابلے کے لئے بڑھا سکے گا، اور یہ کہ اس کا کام اس کا دوست بھی پورا کر سکتا ہے دکانگے نہیں کا دوست ایک مشترک مہم میں ساتھ دے رہا ہے اور یہ کہ اس کا دوست اس سے قریب اور سلوک کا مستحق ہے یا یہ کہ اسی کو دوست کی زائد فوج سے کام لینا ہی ہوگا دکانگے، اچھلے اس کی فوج کے باغی عناصر کو ختم کرادوں (تو اسی صورت میں دوست کی فوج سے ضرور کام لینا چاہیے۔

جب وہ یہ سمجھے کہ اسے کسی شہر یا میدان یا ویران علاقے کی بنا پر اپنے طاقتور دشمن کو ایک دوسرے دشمن سے لڑوانا ہوگا، اور اس لڑائی سے اس کا ایک نہ ایک مقصد ضرور حل ہوگا جیسے کہ بے دین شخص نکلتے اور سونے کی لڑائی سے فائدہ اٹھاتا ہے اور یہ کہ اس لڑائی سے وہ اپنے دشمن کے اتحادیوں یا وحشی قبائل کی شرانگیز قوت کو ختم کر دے گا، اور یہ کہ وہ اپنے قریبی اور طاقتور دشمن کا مورخ دوسری طرف موڑ دے گا اور اس طرح اندرونی بغاوت سے نجات پالے گا جو اس کا دشمن کر سکتا تھا، اور یہ کہ دشمنوں یا کھتر جاؤں کے درمیان لڑائی کا وقت آگیا ہے، تو ایسے موقع پر دشمن فوج کو بروئے کار

لانا چاہیئے۔ یہی بات قبائلی فوج کے بارے میں بھی درست ہے۔

جب وہ دیکھے کہ قبائلی فوج دشمن کی آمد کے راستے پر پڑتی ہے اور یہ کہ سرک دشمن کے لئے دشوار گزار ہوگی اور یہ کہ دشمن کی فوج میں زیادہ تر قبائلی ہیں تو جیسے ایک پلوا پھل کو دوسرے پلوا پھل سے ٹکرا کر توڑا جاتا ہے (وہے کو لوہا کا ٹاپا ہے) ایسی صورت میں مختصر فوج کو ختم کرنے کے لئے قبائلی فوج سے کام لینا چاہیئے۔

ان کے علاوہ ایک اور قسم کی فوج بھی ہوتی ہے جس میں سب ایک طرح کے لوگ ہونے ضروری نہیں۔ یہ بڑی جوشیلی ہوتی ہے اور راجہ کی اجازت سے یا اس کے بغیر ہی راشن اور رسد بھی ہو یا نہ ہو روک گادشمن کے علاقے میں لوٹ مار کے لئے اٹھ کھڑی ہوتی ہے، بے وقت کی بارش وغیرہ سے بچاؤ کا بھی خود ہی انتظام کر لیتی ہے اور جب چاہیں برخواست بھی کی جاسکتی ہے۔ دشمن کے لئے اس کا مقابلہ دشوار ہوتا ہے۔ اور اگر ایک ہی جگہ اور فائنٹ کے لوگوں پر مشتمل ہوں تو اسے ایک مربوط اور طاقتور دستہ سمجھنا چاہیئے رک: تو اسے آسانی سے نہیں توڑا جاسکتا، یہاں تک مختلف فوجوں کی بھرتی کے اوقات کا بیان تھا۔

ان فوجوں میں سے قبائلی فوج کو تنخواہ کے بدلے عام اجناس یا مالِ غنیمت کا حصہ دیا جاتا ہے۔

جب دشمن کی فوج کے دھاوے کا وقت آجائے تو اس کا راستہ روکنا ہوگا یا اسے کہیں دور کی طرف روانہ کرنا ہوگا۔ یا اس کی نقل و حرکت کو غیر مؤثر بنا ہوگا، یا جھوٹا وعدہ کرے اس کے حملے کو سر و دست ٹالنا ہوگا اور جب اس لئے تینوں رتبے مختلف تعداد اور بلجے ہوئے معنی بیان کرتے ہیں۔ تجویز ہے کہ ”اُتر“ فوج کو شن اور گیر و لئے دشمن فوج گزار دیا جو ناقابلِ فہم بات ہے دشمن فوج راجہ کے اختیار میں کہاں سے آگئی؟ اس کے بھاگ کر آنے کا بھی ذکر نہیں ہے۔

لے متن میں ہے: اُتسا ہی (اُتسا ہجوش و خروش والی) کہا گیا ہے۔ مراد والیئر فورس۔ ج  
لے اصل متن میں بھرتی کا ذکر نہیں صرف وقت رونے (کال) کہا گیا ہے۔ ... (اگلے صفحہ پر)

کے حملے کا وقت گزر جائے تو دھتاتادی جائے گی۔ راجہ کو ہمیشہ اپنے وسائل کو بڑھانے اور دشمن کے عزائم کو پسپا کر کے اپنی قوت کو بڑھاتے رہنا چاہیے۔

ادوپرکے پیراگراف کی تمام عبارت کے ک، گ نے بالکل دوسرے معنی لئے ہیں۔ خلاصہً ک: جب دشمن کو فوجی بھرتی کی ضرورت ہو تو بیرونی فوج کو اپنے قبضے میں رکھا جائے، یا کسی اور طرف بھیج دیا جائے یا غیر موثر بنا دیا جائے، یا تتر بتر کر دیا جائے، یا جب ان کی ضرورت نہ رہے تو برخواست کر دیا جائے۔ گ: اگر دشمن کو مشکل حالات درپیش ہوں تو چاہیے کہ دشمن کے پاس سے مدد کے لئے آئی ہوئی فوج کو اپنے پاس ہی رکھا جائے یا ادھر ادھر بھیج دیا جائے اور اگر چھوڑنا ہی پڑے تو اس کا معادضہ روک لیا جائے۔ یا چھوٹی ٹکڑیوں میں بانٹ کر الگ الگ چھ ٹہنوں میں رکھا جائے جب دشمن کی مدد کا وقت بیت جائے تو چھوڑ دیا جائے۔ (ن) ۱۰

ادوپر جن فوجوں کا ذکر ہوا ان میں سلسلہ وار مقدم مؤخر سے بہتر ہے۔ پشتینی فوج کرائے کی بھرتی سے بہتر ہے، کیوں کہ وہ ہمیشہ مالک کے ساتھ رہی ہے اور مسلسل تربیت پاتی رہی ہے۔

کرائے کی فوج جو قریب ہی سے بروقت حاصل کی جاسکتی ہے اور فرمانبردار ہوتی ہے وہ جنگجو جھتوں سے بہتر ہے۔

جنگجو جتنے جو راجہ سے جذباتی ہم آہنگ رکھتے ہوں، اور ان کی توقعات بھی مماثل ہوں وہ دوست ملک کی فوج سے بہتر ہیں۔

دشمن کی فوج جو کسی آریہ کی کمان میں ہو، وہ قبائلی فوج سے بہتر ہے۔ دونوں لوٹ مار کے شوقین ہوتے ہیں۔ جب لوٹ مار کا موقع نہ ہو یا مشکلات کا سامنا ہو تو ملائیں ثابت ہو سکتے ہیں۔

میرے گرد کہتے ہیں برہمن، چھتری، ویش اور شودر میں سے جو فوج برہمنوں پر مشتمل ہو وہ بہادری کی بنا پر دوسروں کی نسبت قابل ترجیح ہے۔

دقیقہ ماشیہ منہ گذشتہ مول بل کال، اور مراد بھرتی سے نہیں لام پر لگانے سے ہے (deployment) ملے سنکرت تن کی اشاعتی زبان کی یہ دو تعبیریں جو تریب المعنی میں ہیں، ریاہ قرین تیس ہیں

کوٹلیہ کا کنبہ کہ جی نہیں دشمن برہمنوں کے آگے جھک کر انہیں اپنے ساتھ لا سکتا ہے، چھتری جو ہتھیاروں کے استعمال میں سدے ہوئے ہوتے ہیں، بہتر ہیں یا ویش یا شور جو زیادہ تعداد میں دستیاب ہوتے ہیں (دگ: اور شاید ان میں بہت سے بہادر بھی نکل آئیں۔ ج) فوج بھرتی کرتے وقت یوں سوچنا چاہیے کہ میرے دشمن کے پاس ایسی ایسی فوج ہے، مجھے اس سے مقابلے کے لئے کیسی فوج تیار کرنی چاہیے۔

ہاتھیوں کی فوج کا مقابلہ وہ فوج کر سکتی ہے جس کے پاس ہاتھی، کھیل، شکٹ گھوڑے، گناڈا، لکڑی کا ڈنڈا، پراس دایک ۲۴ انچ لمبا ہتھیار، لاٹھیاں اور سریے ہوں ایسی فوج کے پاس اگر چھر، ڈنڈے، ازہ، انکس اور برچھے بھی اچھی مقدار میں ہوں تو انھوں سے ٹکرا سکے گی، اور گھوڑوں کی فوج سے بھی۔

گھوڑے زرہ بکتر سے لیس آدمیوں کے خلاف مؤثر ہوں گے۔ زرہ بکتر سے لیس جوان (گیر ولا) ہاتھی یا گھوڑے، رتھیں، دفاعی ہتھیار سے لیس پیدل فوج چاروں قسم کی فوجوں کا مقابلہ کر سکتی ہے یعنی ہاتھی، رتھیں، سوار اور پیدل۔

چنانچہ دشمن کی فوج کا کامیابی سے مقابلہ کرنے کے لئے اپنی فوج کے چاروں شعبوں کی طاقت کا خیال رکھتے ہوئے، بھرتی کرنی چاہیے۔

**جزو ۳: عقبی دفاع اور اندرونی و بیرونی فتنوں کی روک تھام**

پیچھے کی طرف سے تھوڑا سا خطہ ہو اور سامنے کی طرف بہت بڑا فائدہ تو پیچھے کے خطرے کو زیادہ اہمیت دینی چاہیے، کیونکہ فدا یا دشمن کے آدمی اور دشمن قبائلی تھوڑی سی عقبی پریشانی کو بڑھا بھی سکتے ہیں۔ اپنی ہی ریاست کے آدمی سامنے کے فائدے کو حاصل کرنے پر تڑپ سکتے ہیں۔ جب ایسی صورت پیش ہو (یعنی تھوڑا سا خطہ پیچھے اور بڑا فائدہ آگے) تو ایسی کوشش کی جائے کہ عقبی دشمن کو اپنے ملازمین اور دوستوں کا نقصان اٹھانا پڑے (دک: آگ: سامنے کا متوقع فائدہ اپنے ہی ملازم اور دوست مل کر برابر کرادیں گے) لہذا یہ دیکھتے ہوئے کہ فائدہ ہزار میں ایک یا نقصان سو میں ایک ہے، آگے نہ بڑھا جائے۔ مشہور ہے کہ نصیب

لے شکٹ: چکر دے کر دلائے جالا کہ ہے۔ ج۔ ۳۔ بھلا، اس کے معنی پھینکا بھی ہیں۔ ج۔

کا سرا سوتی کی نوک کی طرح ہوتا ہے۔ عقب میں شوریش ہو تو مصالحت اور دوسری سیاسی چالوں سے کام لیا جائے، اور سامنے سے ہونے والے فائدے کو حاصل کرنے کے لئے فوج کے سالار باولی عہد کو بھیجا جائے۔ یا اگر راجہ عقبی شوریش کو آسانی سے دبا سکتا ہو تو خود بھی آگے بڑھ سکتا ہے۔ اگر اندرونی فساد کا خطرہ ہو تو سرغنوں کو اپنے ساتھ لے جائے۔ یا اگر بیرونی علاقے میں شوریش کا خطرہ ہو تو مشتبہ لوگوں کے بیٹوں اور بیویوں کو یرغمال کے طور پر قلعے میں بلا کر رکھے، رکائے، ساتھ لے جائے۔ دیران (سرحدی) علاقوں کے محافظ کی فوج کو مختلف حصوں میں تقسیم کر کے انہیں کئی سرداروں کی تحویل میں دے دے۔ یا وہ اپنی ہم پر جانا ترک کر دے کیونکہ جیسا کہ کہا گیا، اندرونی خطرات، بیرونی خطرات سے زیادہ اہم ہوتے ہیں۔

اندرونی سازش سے مراد کسی وزیر، پردہت، سپہ سالار یا دلی عہد کی سرکش ہے۔ راجہ ان سے اس طرح نبٹ سکتا ہے کہ یا تو اپنی ہی کوئی غلطی ہو تو اس کا ازالہ کر دے، یا کسی بیرونی خطرے کی طرف توجہ مبذول کرائے۔ اگر پردہت سخت ندادی کا مرتکب ہوا ہو تو اسے یا تو توبہ کر دیا جائے یا دیس نکالا دے دیا جائے۔ جب دلی عہد ایسا کرے تو قید یا قتل کر دیا جائے، بشرطیکہ دوسرا حکمارا چھ چلن والا موجود ہو۔ انہی مثالوں پر وزیروں اور سپہ سالاروں کے معاملے کو بھی قیاس کر لینا چاہیئے۔

جب شاہی خاندان کا کوئی بیٹا یا بھائی یا رشتہ دار ریاست پر قبضہ جانا چاہے تو اسے اچھی امیدیں دلا کر ٹھنڈا کیا جائے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو اس سے اس بات پر مصالحت کر لی جائے کہ جس علاقے پر اس کا قبضہ ہے وہ اس پر راج کرے، یا کوئی اور معاہدہ کر کے یا کسی بیرونی دشمن کے ذریعے سازش کر کے، یا اس کو کسی دشمن کی عہداری میں سے یا کسی اور ناپسندیدہ شخص سے زمین دلا کر مصالحت کر لی جائے، ملے تینوں ترجموں کی عبارت قدرے مختلف گراہی ہی گنجلک ہے۔ مطلب یہ سمجھ میں آئے کہ سامنے کے متوقع فائدے کو دس گنا گنا کر اور عقبی خطرے کو دس گنا بڑھا کر دیکھنا چاہیئے یا فائدہ سوچ ہی ہو تو ایک اور خطرہ ایک ہی ہو تو سوچنا چاہیئے۔



یا اسے کسی بہم پر مخالفت فوج دک: اس سے بڑی فوج، گ: قبائلی لشکر کے ساتھ روانہ کر دیا جائے جو اسے قرار واقعی سزا دے دے یا کسی سرحدی راجہ یا وحشی قبائل کے ساتھ جنہیں وہ ناراض کر چکا ہو۔ یا وہی پاسی اختیار کی جائے جو ایک قید کئے ہوئے شہزادے کو ٹھیک کرنے یا دشمن کے گانوں پر قبضہ کرنے کے سلسلہ میں اختیار کی جاتی ہے۔

مہاشتری کے علاوہ دوسرے وزیر جو شورش اٹھائیں وہ وزیروں سے منسوب اندرونی شورش کہلاتی ہے۔ اس کے لئے بھی ضروری سیاسی اقدامات کرنے چاہئیں۔ کسی ضلعی حاکم (رائٹر کھن) سرحد کے محافظ یا قبائلی سردار یا مفتوحہ راجہ کی سرکشی، بیرونی شورش کہلاتی ہے۔ انہیں ایک دوسرے سے لڑوانا چاہیئے۔ ان میں سے کوئی قلعہ بند ہو تو اسے کسی جمہوریہ راجہ، قبائلی سردار، اس کے خاندان کے کسی دعویدار یا قید کئے ہوئے راجہ کے ذریعے پکڑوانا چاہیئے۔ یا کسی دوست سے اس کا اتحاد کر دینا چاہیئے تاکہ دشمن کے زیر اثر نہ آجائے یا کوئی جاسوس اس کو دشمن کے ساتھ ملنے سے باز رکھے اور کہے: ”یہ دشمن تمہیں اپنا آلہ کار بنانا چاہتا ہے اور تم کو اپنے مالک سے لڑوانا چاہتا ہے اور جب اس کا مطلب نکل جاتے گا تو وہ تمہیں اپنے دشمن یا وحشی قبائل سے لڑنے بھیجے گا یا کسی شورش زدہ علاقے میں رکھے گا۔ اور یہی بچوں سے پھر ادا ہے گا اور جب تم کمزور ہو جاؤ گے تو تمہیں تمہارے مالک کے حوالے کر دے گا یا تم سے صلح کر کے تمہارے مالک کو خوش کر دے گا۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم اپنے مالک کے بہترین دوست کے پاس جاؤ: اگر وہ اس تجویز کو مان لے تو اس کی عزت افزائی کی جائے اگر انکار کرے تو جاسوس اس سے کہے: ”مجھے تم کو دشمن سے علیحدہ کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اور کسی کو اس کے قتل پر مامور کر دے یا کچھ لوگ

ملہ متن میں سامنت (انرا، اور آڑی (قبائلی) فوج ہی کا ذکر ہے۔ اصلاً: دور کی ذکر بیرونی ح

ملہ عبارت بے ربط ہے صحیح مفہم یہ ہے کہ تمہاری جان کے بدلے اس سے صلح کر لے گا۔  
ملہ دوسرے مترجمین نے مطلب صحیح سمجھا ہے: جاسوس اس سے کہے کہ تمہارا ساتھی مد اہل نہیں قتل کرنے کیلئے بھیجا گیا ہے۔

بہادر بن کر اس کے ساتھ ہر لیں اور ان سے کہا جائے کہ اسے مار دیں۔ یہاں تک شورشوں کا بیان تھا۔ دشمن کو ایسی شورشوں میں مبتلا کرانا اور خود ان سے بچنا چاہیے۔

جو شخص شورش پیدا کرنے اور اسے دبانے کا اہل ہو اس کے خلاف غصہ سازش سے کام لینا چاہیے اور جو آدمی قابل اعتماد ہو، مفید مطلب ہو اس کے ساتھ مل جانا چاہیے مگر یہ اطمینان کر لینا چاہیے کہ اس کے ارادے اچھے ہیں اور وہ ضدی نہیں ہے۔ کانگھے: شریر نہیں ہے۔ غالباً مراد یہ کہ سر پہر نہیں ہے (دور کے علاقوں کے لوگ مرکزی علاقوں کے لوگوں کے ساتھ یہ سوچ کر سازش کرتے ہیں: اگر اس نے راجہ کو مار کر مجھے راجہ تسلیم کر لیا تو میرا دوسرا مقصد مل ہوگا، دشمن کی موت اور اس کی زمین پر قبضہ۔ یا اگر دشمن نے اس کو مار دیا تو اس کے رشتہ دار اور ان کے ساتھی اور دوسرے لوگ جو سازش میں شامل تھے جو خوفزدہ ہوں گے کہ انہیں بھی یہ سزا ملنے والی ہے۔ اور میرے دشمن کے لئے وہ بھی دوسرے بن جائیں گے۔ اور راجہ سمجھے گا کہ اسے مقبرہ آدمی حاصل نہیں ہیں۔ یا اگر راجہ نے کسی پر شبہ نہ کیا تو میں خود اس کے حکم سے (گیر دلا: جعلی خط بھجوا کر) اس افسر یا اس افسر کو مرادوں گا۔

اسی طرح اندرونی لوگ یہ سوچ کر دور کے لوگوں سے سازش کرتے ہیں کہ: میں اس راجہ کا (گیر دلا: دور کے سازشی کا) خزانہ لوٹ لوں گا یا اس کی فوج کو تباہ کر دوں گا، یا راجہ کو اس کے ذریعے مرادوں گا۔ یا اگر راجہ نے منظور کیا تو اسے کسی بیرونی دشمن یا قبائلیوں سے لڑنے کے لئے روانہ کرادوں گا۔ اچھلے اس کے ساتھیوں کے حلقے میں ابتری اور آپس میں تیر پیدا ہو جائے۔ تب اسے اپنے قبضے میں آسانی سے رکھ سکوں گا اور اس سے مصالحت کر لوں گا، یا میں خود اس کے راجہ پر قبضہ کر لوں گا یا اس کو قید کر دوں گا، یا میں اپنے مالک اور بیرونی باغی دونوں کی امداد پر قبضہ کر لوں گا، یا اپنے راجہ کے دشمن کو باہر بھجوا کر اسے مرادوں گا، یا میں دشمن کی راجہ

سے تینوں مترجمین کے قیاسات الگ الگ ہیں اور عبارتیں بہت مختلف ہیں۔

پر قبضہ کروں گا جب وہ (سپاہیوں سے) خالی ہوگی۔ (کانٹھکے دور علاقے کے سازشی کے ٹھکانے پر قبضہ کروں گا۔ جب وہ اس میں نہیں ہوگا، گیر دلا؛ دور کے علاقے کے سازشی کو اس کے کسی دشمن سے مل کر اس کے ذریعے مراد اداں گا، یا جب وہ جنگ میں پھنسا ہو گا تب اس کی سوتی (عبد حانی کو لوٹوں گا) اگر کوئی آدمی بھلی نیت کے ساتھ باہمی فائدے کے لئے سازش میں شریک کرنا چاہے تو اس کے ساتھ سمجھوتہ کر لینا چاہیے۔ کوئی شریر آدمی اس طرح کا پیش کش کرے تو اسے قبول کر کے بعد میں دھوکا دے دینا چاہیے۔

✽ دشمن کو دشمنوں سے، رعایا کو رعایا سے، رعایا کو دشمنوں سے اور دشمنوں کو رعایا سے بچانا چاہیے اور ایک عاقل آدمی اپنی ذات کو ہمیشہ اپنی رعایا اور دشمن دونوں سے بچائے گا لک: عاقل راجہ کو چاہیے کہ دوسروں کو دوسروں سے اپنے لوگوں کو اپنے لوگوں سے، اپنے لوگوں کو دوسروں سے اور دوسروں کو اپنے لوگوں سے بچائے، اور اپنی ذات کو اپنے لوگوں اور دوسروں سے دگر ولا؛ دانا راجہ کو چاہیے کہ جس غیر کو شریر سمجھتا ہے اس کی بات دوسروں پر ظاہر نہ کرے، اور اپنے جو شریر ہوں۔ ان کی بات اپنوں پر ظاہر نہ کرے، اسی طرح دونوں طرح کے شریروں کی بات ایک دوسرے پر ظاہر نہ ہونے دے۔ اپنے شریر لوگوں کی پراہوں سے حفاظت کرے اور ان کے موافق یا مخالف مطلب کو اپنی طرف سے ظاہر نہ کرے (یعنی)

۱۷۔ اس اشلوک کے معنی تینوں مترجمین نے الگ الگ لئے ہیں۔ اصل الفاظ یہ ہیں:

پُرے پرے بھیہ، سترے سترے بھیہ۔ سترے پرے بھیہ، سترے پرے

رکھیا سوک بھیہ، پرے بھیہ شو، ریشہ باتا، ویشوتا

غیر ملکیوں سے اپنیوں کو اپنوں سے، اپنوں کو غیروں سے بچا کر رکھا جائے یعنی آپس میں ملنے نہ دیا جائے اور خود کو ان سب سے بچایا جائے (محفوظ رکھا جائے) سارا فقرہ ”رکھتہ“ کی تفسیر فشرع سے پیدا ہوا ہے۔ چونکہ یہ سازشوں کے نہ کرنا تھا ہے، میری فہم ناقص تھی، چنانہ کی یہی تفسیر ہو سکتی ہے۔

## جزوہ چان مال اور منافع کے نقصان کا جائزہ

تریت یافتہ آدمیوں کا کم ہونا نقصان ہے، غلے اور زر کی کمی خرچ کھلائے گی۔ جبکہ متوقع فائدہ ان دونوں سے بڑھ کر بہت ہی دشمن کے خلاف کو بیج کرنا چاہیئے۔

متوقع فائدے کی صورتیں یہ ہیں۔ وصول شدہ وجہ ملکیت میں آجائے، عارضی، اطمینان بخش، باعث عداوت، فری، سستا، وافر، جاری، بے ضرر جائز، وافر، بابرکت، بے ضرر، جائز، اولیں۔

جب فائدہ آسانی سے حاصل ہو اور مستقل رہے تو اسے وصول شدہ کہیں گے اس کے برخلاف ہو تو عارضی یہ سازگار نہیں ہوتا۔

البتہ اگر یہ خیال ہو کہ فائدہ حاصل کر کے دشمن کے خزانے، خرچ اور دوسرے دفاعی وسائل کو نقصان پہنچایا جاسکے گا، اور اس کی املاک کانوں، جنگلات، نہروں، سڑکوں کو اپنے کام میں لایا جاسکے گا۔ اس کی رعیت کو مفلس کر دیا جائے گا یا انہیں اپنی طرف کو بیج کرنے پر مجبور کیا جاسکے گا، اور جب وہ اس حال کو پہنچ جائیں گے تو میرے دشمن سے نفرت کرنے لگیں گے یا میں اپنے دشمن کو کسی دوسرے دشمن کے خلاف بڑھا سکوں گا، میرا دشمن مایوس ہو کر اپنے کسی رشتے دار کے پاس بھاگ کر پناہ لے گا، یا میں اس کی زمینوں کو بہتر بنا کر اسے لوٹا دوں گا اور پھر وہ میرا پکا دوست بن جائے گا تو پھر عارضی فائدے کو حاصل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ مستقل اور عارضی فائدے کی تشریح تھی۔

جو فائدہ راجہ کو کسی برے راجہ سے حاصل ہو وہ اس کی اپنی رعیت اور دوسرے لوگوں کے لئے اطمینان بخش ہوتا ہے، اس کے برخلاف ہو تو نفرت پیدا کرتا ہے۔

”یگیہ“ پرش کا مطلب شش۔ سہ ہر۔ فون آدی لیا ہے، دوسرے مترجمین نے جتے ہوئے جانور اور جران (یگیہ) جتے ہوئے Koko اس کا سہ اصل ہے۔ ج)

اس طرح اگر فائدہ وزیروں کی صلاح اور توقع کے مطابق حاصل نہ ہو تو بددلی پیدا کر رہے اور وہ سوچتے ہیں کہ اس راجہ کو جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑا ہے (اور یہ ہماری وجہ سے ہوا ہے)۔ جو فائدہ وزیروں کی صلاح کو رد کر کے حاصل کیا جائے نفرت پیدا کرتا ہے اور وہ سوچتے ہیں کہ اب راجہ ہم سے بچھے گا۔ اس کے برخلاف ہو تو وہ فائدہ مناسب ہو گا۔ اس طرح دونوں طرح کے فائدہ ور کی تشریح ہو گئی۔ اطمینان بخش اور باعث عداوت۔

جو فائدہ محض فوج کو آگے بڑھا کر حاصل کیا جاسکے وہ فوری کہلاتا ہے۔ جو صرف سیاسی گفت و شنید سے حاصل کیا جاسکے وہ مستمانع ہوا جس میں صرف خوراک کی رسد کا نقصان ہو (جو فوج پر صرف کی جائے گی) وہ بے ضرر فائدہ ہے، جس میں صرف تھوڑا سا مالی نقصان ہے۔ اگر سردست بہت کچھ ہاتھ لگے تو یہ دافر فائدہ کہلائے گا۔ جس سے آئندہ بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے، وہ برکت والا فائدہ ہو گا۔ جس کو بلازحمت حاصل کیا جائے وہ بے ضرر فائدہ ہے۔

جو مستحق طریقہ سے حاصل کیا گیا وہ جائز فائدہ ہے۔ (گیر ولا؛ کھلی دروازہ میں دھرم کا خیال رکھتے ہوئے)۔ جو فائدہ سانحی راجاؤں کی طرف سے کسی شرط کے بغیر وصول ہوا اسے اولین کہتے ہیں۔

اگر فائدہ دوزرائع (کاٹنگلے مہتموں) سے یکساں متوقع ہو تو وقت، محل، طاقت اور وسائل کا لحاظ کیا جائے (جو اس کے لئے درکار ہوں گے) نیز اطمینان سے منتظر لافظ کئی معنی میں آیا ہے۔ کہیں سادش اور چالبازی کے لئے، کہیں مذاکرات کے لئے شش۔

علا شش، coming first، کانگلے، farthest، فائق، افضل، اولیٰ۔ سنسکرت ”پہرہنگ“ سے مراد غالباً یہ ہے کہ حلیفوں کے مابین تقسیم کی بابت کسی شرط کے بغیر جو پہلے حاصل کرے اسی کا۔ ۲

یابطینانی اور عداوت کا (جو اس سے پیدا ہو سکتی ہے) نیز یہ کہ اس سلسلے میں کوئی سازش یا سیاسی جوڑ توڑ لازم آتے ہیں یا نہیں؛ فاصلہ ہے یا دُوری ہو رہی یا آئندہ نتائج کیا نکلیں گے؛ مستقل فائدے کی صورت ہے یا نہیں؛ فائدہ وافر ہو گا یا جھڑ، اور اس فائدے کی طلب کرے جس میں ان میں سے بیشتر خصوصیات موجود ہوں۔

جو باتیں فائدے کے حصول میں مانع ہوتی ہیں وہ یہ ہیں: جذبات، غصہ، بزدلی، نرم دلی، شرم و لحاظ، غیر آریائی طرز عمل، اُڑ، ترس دوسری دنیا کی نو، اگر دلا: عاقبت کا (دُر) نیک کے اصول پر سختی سے کاربند ہونا، فریب، احتیاج، حسد، لاپرواہی، موسموں کی سختی، جاڑ، گرمی، برسات سے بچنا، اور مبارک و نامبارک دنوں کے توہم میں پڑنا۔

جذہ جو نادان آدمی ستاروں کی چال پوچھتا رہے گا۔ اس کے ہاتھ سے دولت نکل جائے گی، دولت کا ستارہ خود دولت ہے (کانگلے، مقصد ہی کو مقدر کا ستارہ سمجھ کر سامنے رکھنا چاہیے، آسمان کے ستارے کیا کریں گے؟ لائق آدمی کو بھی دولت سونکوششوں کے بعد ملتی ہے، اور دولت سے دولت مائل ہوتی ہے، جیسے ایک ہاتھی کے ذریعے دوسرا ہاتھی پکڑا جاتا ہے۔

## جذوہ: بیرونی اور اندرونی خطرات

معاملات اور دوسرے معاملات میں بیع طریقے سے انحراف بد معاملگی ہے جس سے فتنہ و فساد پیدا ہوتا ہے۔

مختلف قسم کے فتنے یہ ہیں: وہ جس کی بنا باہر پڑے اور مدد اندر سے کی جائے وہ جس کی بنا اندر دنی ہوا اور مدد باہر سے ملے وہ جس کی بنا بیرون ملک ہو اور مدد بھی باہر سے ملے، اور وہ جس کی بنا بھی اندر دنی ہو اور مدد بھی اندرون ملک سے ملے۔

جب بیرونی لوگ اندرونی لوگوں سے مل کر یا اندرونی لوگ بیرونی لوگوں سے مل کر سازش کریں تو نتائج بڑے سنگین ہوتے ہیں۔ سدد دینے والوں کی لے کلند کا: ۱۵ شش

کامیابی کے امکانات ابتداء کرنے والوں سے زیادہ ہوتے ہیں رک : مدد دینے والوں کے خلاف کامیابی زیادہ مفید ہوتی ہے، گ : جنہیں ورغلا یا گیا ہو انہیں کسی طریقے سے بس میں کر لینا زیادہ مفید ہوتا ہے کیونکہ جب فتنے کا بانی منہ کی کھائے گا تو پھر کسی اور کو نہیں اُکسائے گا نہ بیرونی لوگ آسانی سے اندر کے لوگوں کو بھڑکا سکتے ہیں نہ اندر کے لوگ باہر کے لوگوں کو۔ بیرونی لوگ اپنی غیر معمولی کوششوں میں ناکام ہو کر اس وجہ ہی کو تقویت پہنچائیں گے جس کے خلاف سازش کرنی چاہی تھی۔

جب اندرونی لوگ باہر والوں کو اکسا رہے ہوں تو انہیں ٹھیک کرنے کے دو طریقے ہیں : مصالحت اور انعام و اکرام، کسی کو اونچا منصب اور عزت بخشنا مصالحت ہے۔ ٹیکسوں کی معافی اور سرکاری کام دلانا انعام ہے۔

جب بیرونی لوگ (اندرونی سازش میں) مدد کر رہے ہوں تو یا تو پھوٹ ڈلوای جا سکتی ہے یا زور استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جاسوس ان کے دوست بن کر بیرونی لوگوں سے کہیں یہ راجہ تم کو اپنے جاسوسوں کے ذریعے تباہ کرنا چاہتا ہے جو بظاہر اس کے باغی بن کر تم سے ملے ہیں۔ ہوشیار رہو۔ اسی طرح جاسوس سازشوں میں گھل مل کر ان کو بیرونی لوگوں سے الگ کرنے کی کوشش کریں۔ یا طرار جاسوس مفتح پا کر ہتھیار یا زہر سے ان کا کام تمام کر دیں۔ یا بیرونی مددگار کو دعوت دے کر بلا لیں اور ختم کر دیں۔

جب بیرونی لوگ بیرونی لوگوں کے ساتھ مل کر یا اندرونی لوگ اندرونی لوگوں کے ساتھ مل کر سازش کریں اور کچھ مقدمہ مقصد پر نکلے ہوں تو نتائج بہت خطرناک ہو سکتے ہیں۔ فساد کی جڑ کاٹ دی جائے تو فساد نہیں رہتے، لیکن فساد کو ختم کرنے سے فساد نہیں مٹتا۔ دوسروں میں پھیل سکتا ہے اس لئے موجب باہر والے سازش کریں تو پھوٹ یا زور استعمال کیا جائے۔ جاسوس دولت بن کر بیرونی سازشوں سے کہیں دیکھو تمہارا راجہ انہی ہی بڑائی اور بھلائی چاہتا ہے اس لئے قدرتی طور پر تمہارا مخالف ہے پھر طرار جاسوس بیرونی راجہ کے آدمیوں میں مل کر ان کو ہتھیار زہر یا کسی طریقے سے مروادی، اور اس کا الزام دوسرے ساتھی پر رکھ دیں۔

جب اندرونی لوگ اندرونی لوگوں کے ساتھ مل کر سازش کریں تو راجہ ان کو مناسب موقع سیاسی چالوں سے سیدھا کرنے وہ ان لوگوں کے ساتھ جو کھلے طور پر باغی نہ ہوئے ہوں مصالحت کی پالیسی اختیار کرے۔ اغامات یہ کہہ کر دیئے جائیں کہ ہم ان کی خداداری اور وضع داری سے بہت خوش ہیں یا ان کے حالات متعاضی ہیں کہ ان کے ساتھ سلوک کیا جائے۔ کوئی جاسوس دوست بن کر اندرونی آدمی سے کہے ”راجہ تمہارے دل کی بات جاننا چاہتا ہے تم اس کو سچ سچ بتا دو“ یا اندرونی سازش کرنے والوں میں یہ کہہ کر پھوٹ ڈلوادی جائے کہ ”یہ آدمی تمہارے خلاف راجہ سے لگائی بجھائی کرتا رہا ہے“ اور فتنوں سے بچنے کے وہی طریقہ اختیار کئے جائیں جو بڑا کے تحت بیان کئے جا چکے ہیں۔

چاروں قسم کے خدشات میں سے اندرونی خدشے سے پہلے سُننا چاہیے کیوں کہ جیسا کہ پہلے کہا گیا اندرونی فتنہ مارا آئیں کے طور پر بیرونی فتنے سے زیادہ شدید ہوتا ہے۔

یہ خیال رکھنا چاہیے کہ مذکورہ فتنوں میں سے ترتیب وار پہلا دوسرے سے زیادہ شدید ہوتا ہے۔ نیز یہ کہ اس کی بنا ڈالنے والے کتنے موثر یا قوی ہیں۔ اگر زیادہ اہم نہ ہوں تو ان کو معمولی طریقے سے ختم کیا جاسکتا ہے۔

### جزو ۶: باغیوں اور دشمنوں سے میل رکھنے والے

بے قصور لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو باغیوں کے ساتھ ساز باز سے الگ ہو جائیں، دوسرے وہ جو دشمنوں سے الگ رہیں۔

شہریوں اور مصافحات کے لوگوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ رکھنے کے لئے راجہ نے کمال نے بالکل مختلف مفہم دیا ہے۔ خالص فخرے دو طرح کے ہیں: جو مرت باغیوں کی طرف سے لاحق جو اور جو مرت دشمنوں کی طرف سے لاحق ہوا۔ پچھلے جزو میں مشترک سازشوں کا ذکر تھا لہذا ”مُرش مُتدھا“ اور ”مُشر مُتدھا“ کا یہی مفہوم سمجھنا چاہیے۔ شش کا مفہوم بقیہ متن سے کوئی ربط نہیں رکھتا نہ متن میں ”بے قصور“ innocent لوگوں کا ذکر ہے۔

لے ک گ، شہریوں اور مصافحات والوں کے خلاف دشمن میں علیحدہ رکھنے کا کوئی ذکر نہیں ہے



سب سیاسی طریقے اختیار کرے سوائے تشدد کے۔ تشدد بڑے لوگوں کے خلاف دکانگے  
 بڑی جمعیت کے خلاف نہیں چل سکتا اور اگر کیا بھی جائے تو کارگر نہیں ہوتا، بلکہ بڑی  
 فزائی کا باعث ہو سکتا ہے۔ البتہ باغیوں کے اکابر کے خلاف جزا سزا دے جزو  
 میں بیان کردہ اقدامات کیے جاسکتے ہیں۔

اپنے لوگوں کو بیرونی دشمن سے علیحدہ رکھنے کے لئے معالحت اور دوسرے  
 سیاسی طریقوں سے کام لینا چاہیے تاکہ دشمن کے خاص ایجنٹوں کی کوششیں  
 ناکام بنائی جاسکیں دکانگے، معالحت یا سیاسی طریقے وہاں برتنے جائیں جہاں  
 اصل دشمن یا اس کے ساتھیوں کے ٹھکانے واقع ہوں گے

لائق ایجنٹوں کی خدمات حاصل کرنے میں کامیابی کا دار و مدار راجہ پر ہے،  
 کوششوں کی کامیابی کا مدار وزیروں پر اور لائق ایجنٹوں کے ذریعے کامیابی حاصل  
 کرنے کا مدار دونوں پر ہے دکانگے: اصل دشمن سے نبٹنا راجہ کا کام ہے، جس کے متوسلین  
 سے نبٹنا وزیروں کا۔ دونوں کے خلاف کامیابی کا مدار راجہ اور وزیروں پر گہر ولا:  
 منتری کی اٹھائی ہوئی آفت کا نندارک خود بوجہ کرے الخ

اگر باغیوں اور وفادار لوگوں کے اتحاد کے باوجود کامیابی حاصل ہو تو یہ مخلوط  
 کامیابی کہلائے گی۔ دکانگے، باغیوں اور وفاداروں کا اتحاد مخلوط خطرہ کہلائے گا۔  
 جب لوگ اس طرح متحد ہوں تو کامیابی وفادار لوگوں کے ذریعے حاصل کی جاسکتی  
 ہے، کیونکہ جب سہارا ختم ہو جائے تو سہارا لینے والا بھی ختم ہو جاتا ہے۔

لے ”ہائین“ کا ترجمہ شش اور گ نے اہم لوگ اور گ نے بڑی جمعیت کیا ہے جو میرے خیال میں  
 متن کا صحیح مفہوم ادا کرتا ہے۔ ح

لے شش اس باب کے موضوع کو غلط ملاحظہ کر رہے ہیں یہ جزو خاص بیرونی یا خاص اندرونی سازش  
 کے بارے میں ہے یہاں ذکر ایجنٹوں کا نہیں بیرونی عناصر کے سرفتنے اور اس کے متبعین کا ہے۔ ح  
 لے یعنی ملک سے باہر۔ ح یہ عبارت بالکل بے ربط ہے۔

لے یہ عبارت بے ربط ہے۔ ”مشرقت“ (مخلوط) کا مفہوم شش مخلوط کامیابی اور گ مخلوط خطرہ لیتے  
 ہیں جو زیادہ قابل فہم ہے۔ ح

جب دوست اور دشمن مل جائیں تو ان کے خلاف کامیابی مخلوط کامیابی کہلائے گی۔ (دکانگے: مخلوط خطرہ کہلائے گا) جب اس طرح کامیابی رک: خطرہ مخلوط ہو جائے تو اسے دوست کے ذریعے حاصل کرنا چاہیے، کیونکہ دوست کے ذریعے کامیابی آسان ہے۔ دشمن کے ذریعے نہیں۔

اگر دشمن صلح نہ چاہے تو اس کے خلاف مسلسل سیاسی چالیں جاری رہنی چاہئیں۔ دوست کو جاسوسوں کے ذریعے اس سے علیحدہ کر لینا چاہیے یا اس کو توڑنے کی کوشش کی جائے جو ان اتحادیوں میں سب سے آخری ہو رک: دشمن حلقے کی سرحد پر ہیں کیوں کہ اس کے بعد درمیانی درجے والے رک: درمیان میں ملحقہ خود ہی ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گے۔ یا درمیان والے کو اپنا یا جائے۔ اس کے بعد جو سردوں پر ہوں اتحاد قائم نہیں رکھ سکتے۔ دمنقریہ کہ ان کے اتحاد کو توڑنے کی ہر ممکن تدبیر کرنی چاہیے۔

بھلے راجہ کو اس کے نسب و شراد، علمیت اور اطوار کی تعریفیں کر کے اور اس کے خاندان سے اپنے قدیمی تعلقات جاکر رام کرنا چاہیے۔ یا (دوستی کے فوائد) جتنا کہ اور اپنی طرف سے دشمنی نہ ہونے کا یقین دلا کر۔

یا کسی راجہ کو جس کے ارادے نیک ہوں، یا جس کی ہمت پست ہو چکی ہو، اور جس کے وسائل و لڑائیوں میں مسلسل ہزیمت اٹھانے سے ختم ہو چکے ہوں، جس کو بہت ساجانی مالی نقصان اٹھانا پڑا ہو، یا بہت عرصے دہمتوں پر باہر رہا ہو، جس کو کسی اچھے دوست کی ضرورت ہو، جس کو کسی دوسری طرف سے خطرہ ہو، جو دوستی کی واقعی قدر کرتا ہو، مصالحت کے لئے راضی کیا جائے۔

ایسے راجہ کو جو جریں ہو، اور جس کی فرج کو نقصان اٹھانے پڑے ہوں، تیدیوں اور سرداروں کے ذریعے جو دباں پہلے سے مامور ہوں دک گ تپسویوں وغیرہ کو ضامن بنا کر صلح کے لئے تحائف بھیجے جائیں۔

ملہ عبارت ہے ربط۔ مراد یہ ہے کہ ساتھی کو سرخنے سے علیحدہ کرنے سے۔ مخلوط خطرہ، دور کیا جاتا ہے۔ ملہ "آنت شتائی" آخری مقام والا۔

خائف پانچ طرح کے ہوتے ہیں، کسی مطالبے کو ترک کر دینا، جرویا جاتا رہا ہے اسے جاری رکھنا، جو لیا گیا ہو اسے واپس کر دینا، اپنی دولت میں سے کچھ دینا کسی دوسرے کی دولت پر دھاوا بولنے میں مدد کرنا۔

جب دراجہ ایک دوسرے کی طرف سے خائف ہوں تو ان میں پھوٹ ڈلوائی جاسکتی ہے۔ جوزیاہ پست ہمت ہو اس کو تباہی کا خوف دلایا جائے اور کہا جائے کہ یہ راجہ دوسرے سے صلح کرنے کے بعد تم سے سمجھ لے گا۔ ایک دوست کے فدیے صلح کی بات چیت جاری ہے جس میں تم کو شریک نہیں کیا گیا۔ جب اپنے ملک سے یا کسی دوسرے ملک سے تجارتی سامان دشمن کے ملک کو جائے، تو جاسوس یہ افواہ پھیلا دیں کہ یہ سامان اس راجہ کے ملک سے آیا ہے جس پر حملہ کیا جانے والا ہے۔ جب سامان بہت سا جمع ہو جائے رک : جب یہ افواہ خوب پھیل جائے، تو دشمن کو ایک جعلی خط اس مغنوں کا بھیجا جائے کہ یہ سامان میں نے تم کو اس لئے بھیجا ہے کہ تم اتحاد کے خلاف جنگ کر دیا اس سے الگ ہو جاؤ۔ تب تم کو باقی ماندہ موجودہ سامان بھی ملے گا۔ پھر جاسوس دوسرے راجائی سے کہیں کہ یہ سامان اس کو تمہارے دشمن نے بھیجا ہے۔

کچھ ایسا سامان جو صرف دشمن کے ملک میں بنتا ہو اور جگہ نہ ملتا ہو جمع کیا جائے یہ سامان جاسوس تاجروں کے رویے میں دوسرے اہم دشمنوں کے ہاتھ بیچ دیں اور ان سے کہیں کہ یہ دراصل تمہارے حلیف راجہ نے اس راجہ کو مہیا کیا تھا جس کے خلاف تم جنگ کرنے والے ہو۔

دشمن کے امرا میں سے کچھ بچے سازشیوں کو دولت اور عزت سے نواز کر دشمن کے ساتھ رہنے کو بھیجا جائے جو ہتھیار، زہر اور لگانے کا سامان ساتھ رکھیں۔ پھر راجہ اپنے ایک وزیر کو نکال دے۔ اس کے بیوی بچوں کو چھپا کر مشہور کر دیا جائے

یہ تینوں ترجموں میں خاصا اختلاف ہے۔ خلاصہ مطلب بیان کیا گیا۔ تن میں یہ بھی ہے کہ خط ابھرتا ہے معاف دیئے ہوئے آدمی کے ہاتھ بھیجا جائیگا۔ دوسرے مترجمین نے موت کی سزا پائے ہوئے کو کھلے

شیش نے لکھ نظر انداز کیا ہے۔ ع سے دوسرے مترجمین : اپنے آدمیوں میں سے

وہ رات کو مر وادیئے گئے ہیں۔ پھر وہ رئیس دوسرے رئیسوں کو (دشمن) راجہ سے ملائے۔ وہ دشمن کو ہدایت کے مطابق ماریں تو انہیں آزاد کر دیا جائے، اگر ایسا نہ کریں انہیں گرفتار کر لیا جائے (گیر و لا، دیں گرفتار کر دیا جائے) جس شخص نے اس کا اعتبار حاصل کر لیا ہو وہ اس سے کہے کہ اسے فلاں فلاں رئیس سے بشارت رہنا پائیے، پھر دونوں ریاستوں سے تحفہ پانے والے ہدایت بھیج دیں اس رئیس کو مر وادیا جائے۔

طاقتور اور حوصلہ مند راجہ سے یہ کہا جائے کہ تم اس راجہ کے ملک پر قبضہ کر۔ ہمارا صلح نامہ حسب سابق برقرار رہے گا پھر جاسوس اس راجہ کو ان راجاؤں، ارادے سے باخبر کر دیں اور اتحاد کو ٹوڑ وادیں۔ دوسرے، جاسوس دوست بن اسے یہ بتائیں کہ دوسرے راجہ تیری جان کے درپے ہیں۔

کسی دشمن راجہ کا کوئی بہادر سپاہی، یا باغی یا گھوڑا، یا جاسوسوں کے ذریعے مروادیا جائے، یا وہ اسے اغوا کر لیں، تو دوسرے جاسوس دشمن سے کہیں کہ یہ موت اس کے آدمیوں کی باہمی عداوت سے واقع ہوئی ہے۔ جس کی کو اس قتل پر لگا یا گیا تھا اس سے کہا جائے کہ وہ یہی کام پھر کرے تو اسے نماندہ رقم بھی دے دی جائے گی۔ وہ یہ رقم دونوں ریاستوں سے تحفہ پانے والے وصول کرے گا۔ جب راجہ کے ہاں اس طرح تفرقہ پڑ جائے تو ان میں بعض کو اپنے ساتھ ملا لیا جائے۔

یہی نظایر سپہ سالار، راجکار اور دشمن کے دوسرے فوجی افسروں کے بارے میں بھی اختیار کی جاسکتی ہیں۔

عبارت بہم رہتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ چھ ہرے عیار لوگوں کو یکے بعد دیگرے جاسوس بنا کر بھیجا جائے۔ پہلا جس کے بیڑی بچے گویا مارے گئے، دوسرے کو متعارف کرائے گا کہ یہ بھی وہاں سے ہرگز آئے ہیں۔ پھر اگر وہ کام کو گزریں تو تیسرا دن عیار جو بھڑے، اگر وہاں کے ہر جائیں تو ان جہانڈا پھوڑ کر دیں گرفتار کر دیا جائے۔ پھر چھل خطے کے ذریعے جس میں دشمن راجہ کو مر وادیئے کی بات ہو دشمن راجاؤں میں پھوٹ ڈلوای جائے کہ یہ حکمران سے زائد اور بے عمل ہے۔

اسی طرح مخالف اتحادی ریاستوں کے درمیان نفاق کے بیج بوائے جا سکتے ہیں۔

غنیہ جاسوس ہتھیار، زہریا دوسری ترکیبوں سے قلعہ بند راجہ کا جو کینہ صفت ہریا مشکلات میں گھرا ہوا کام تمام کر سکتے ہیں۔ کوئی بھی چھپا ہوا جاسوس موقع پا کر ہتھیار، زہریا آگ کے ذریعے یہ کام کر سکتا ہے۔ ایک ہی طرار جاسوس وہ کام کر سکتا ہے جس کے لئے دوسروں کو بڑے ساز و سامان کی ضرورت ہوگی رکنا چکے، ایک ہی قاتل وہ کچھ کر سکتا ہے جو ایک فوج نہیں کر سکتی۔

یہاں تک پہنچا گئے حکمت عملی کا ذکر ہوا دیگر دلا : چار طرح کی چیزائیوں کا، سام، دام بھید اور دنڈ (ان میں سے ترتیب وار چلے ہے وہ اپنے بعد والے سے زیادہ سہل ہے۔ مصالحت (سام) میں ایک ٹکڑے ہوتا ہے، دام دشمنانہ (رشوت) میں دو، کیوں کہ یہ مصالحت کے بعد آتا ہے۔ سازش (بھید) میں تین، جو سام اور طام کے بعد ہے، اور تشدد (دنڈ) میں چار، کیونکہ سام، دام اور بھید اس سے پہلے آتے ہیں۔

اندرونی دشمنوں کے خلاف بھی یہی ذرائع اختیار کئے جا سکتے ہیں۔ رک: ان کے خلاف جراحی اپنے ہی دیں میں ہوں ڈگ : حملہ آور دشمنوں یا دوستوں وغیرہ کے خلاف) فرق اتنا ہے کہ معتبر اور سربر آوردہ اشخاص کو قیمتی تحائف کے ساتھ مقامی دشمنوں میں سے کسی ایک کے پاس رکھو : مخالف اتحادیوں میں سے کسی ایک کے پاس جبکہ وہ اپنے مقام پر ہوں حملہ آور نہ ہوئے ہوں (یہ بھی کہ ترغیب دی جائے کہ وہ دوسرے کو مر دے ساگر وہ مان جائے تو اپنی اپنے راجہ کو

ملہ سام، میٹھی بات، دام، رشوت تحائف، بھید غنیہ کا دلا، دنڈ تشدد کا دلا، کارطی ملہ یہاں شش نے ایک جگہ کو نظر انداز کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں تک ان دشمنوں کے خلاف کارطی کا ذکر تھا جو حملہ آور ہوں۔ اسی لئے شش نے باقی عبارت کا مطلب بھی خبط کر

دیا۔ عبارت یکسر بے ربط دے معنی ہو گئی۔ وہ دشمنوں کے جتنے کارطی (manufactures)

کہتے ہیں جو عجیب ہے ع

مطلع کر دیں۔ اگر نہ مانے تب بھی دونوں ریاستوں سے تنخواہ لینے والے مشہور کرادیں کہ معاہدہ ہو گیا ہے اور اپنے راجہ سے کہیں کہ سو کیجو یہ تمہارا اتحادی تھا اسے دشمن سے ساز باز کر رہا ہے۔ بہتر ہے کہ تم خود ہی پہلے اس سے صلح کرو یا اودہ (بہی قبول کرنا) یا بیاہ (بیٹی دینا) کے ذریعے دو فریقوں میں نیا رشتہ کرادیا جائے تاکہ وہ دوسروں سے الگ ہو جائیں۔

یا کسی ہمسایہ راجہ، قبائلی سردار، دشمن کے خاندان کے کسی فرد یا معتبوب راجہ کے ذریعے مقامی دشمنوں کو ملک سے باہر ختم کرادیا جائے رک گ: ہروٹی دشمنوں کو اپنے ملک پر حملہ کرنے سے پہلے ج: یا کسی قافلے پر یا وحشی قبائل کے ذریعے مقامی دشمن کو اس کی فوج کے ساتھ مردادیا جائے رک گ: ان کے قاتلوں، باربرداری کے جانوروں، لکڑی اور ہاتھیوں کے جنگلوں کو تباہ کرادیا جائے ج: یا کچھ لوگ جو دشمن ہی کی برادری سے تعلق رکھتے ہوں خود کو اس کا مفندار ظاہر کر کے موقع ملنے پر اسے ٹھکانے لگا دیں اور جاسوس بھی خفیہ طور پر آگ، نہر یا ہتھیار سے کام لے کر دشمن کو ٹھکانے لگانے کی تاک میں رہیں۔

✽ جب ملک میں مقامی دشمن بڑھ جائیں دیگر ولا، دشمن اور دوست کی طرف سے مشترک طور پر اٹھائی گئی آفت میں، ان کو زہر خورانی کے ذریعے ختم کر دیا جائے چالاک دشمن کو جاسوسوں کے ذریعے ٹھکانے لگا دیا جائے یا ان کا اعتبار حاصل کر کے انجانے میں زہر ملا گوشت کھلایا جائے۔

لہ شش اس نام کا دروائی کو مقامی دشمنوں کے خلاف کھڑے ہیں، اور دوسرے مترجمین ہروٹی دشمنوں کے خلاف جبکہ وہ حملہ آور نہ ہوئے ہوں ادا بھی اپنے ہی مقام پر ہوں۔ پہلا مفہوم قرین قیاس نہیں۔ شش کا ترجمہ اسی لے بے ربط ہو گیا ہے اور وہ جنگل تباہ کرانے کا ذکر بھی حذف کر گئے۔ ظاہر ہے کہ یہ کارروائی مقامی لوگوں کے خلاف بے معنی ہوتی ج: لہ ایک نیچے میں عبارت کچھ مختلف ہے جس کا مادہ دھونے یہ مفہوم لیا ہے کہ جس طرح چڑی مار نقلی پر نہرے اور گوشت والی چال بازی سے کام لیتے ہیں اسی طرح چرکتا ماجر اپنے دشمنوں کو جو ملک میں بھر گئے ہوں ابلانے میں زہر ملا گوشت کھلا کے مردامے (پیشانی)۔

## جزو ۲: حصول متاع اور احتمالِ ضرر

جذبات پر قابو نہ رکھنے سے اپنے لوگ برگشتہ ہو جاتے ہیں۔ سیاسی غلطیوں سے بیرونی دشمن پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ دونوں شیطانی کړتوت ہیں۔ جو فائدہ حاصل ہونے پر رک؛ حاصل نہ ہوتی دشمن کی قوت و مقدرت میں اضافہ کرے، یا حاصل ہونے کے بعد دشمن کو واپس کرنا پڑے، یا جو بہت جانی و مالی نقصان کے بعد حاصل ہو، وہ قیامت سے خالی نہیں۔ مثلاً جو دولت ہمسایہ راجاؤں کے ساتھ مل کر اور ان کے بل پر حاصل کی گئی ہو، یا وہ جس پر دشمن کی نظر ہو اور وہ اس کو حاصل کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہو، یا وہ دولت جو مقابل کی سمت سے حاصل کی جائے اور عقب میں کسی دشمن کو مخالفت پر اکسائے یا وہ دولت جو کسی دوست کو تباہ کر کے یا معاہدے کو توڑ کر حاصل کی جائے اور اس علاقے کے راجاؤں کی نظر میں ہدفِ ملامت بنے، ایسی تمام دولت یا فائدہ خطرے سے خالی نہیں ہوتے۔

جو دولت چاہیے ہی آدمیوں یا بیرونی دشمنوں کی مخالفت یا ناراضگی کا باعث بن جائے، آفت لانے والی دولت کہلاتی ہے۔ جب یہ سوالات اٹھیں کہ اس میں فائدہ ہے یا نہیں، اس میں نقصان ہے یا نہیں؛ کیا فائدے میں نقصان مستمّر ہے، کیا نقصان میں فائدہ مضمّر ہے، تو ایسی صورت کو مشکوک یا غیر یقینی صورتحال کہا جائے گا۔ چنانچہ کسی دشمن یا دوست کو بھڑکانا رک؛ دشمن کے دوست کی فائدہ مند ہے یا نہیں۔ کیا دشمن کی فوج کو دولت و عزت کا لالچ دے کر اپنی طرف بلانا نفرت پیدا کرے گا یا نہیں۔ یہ سوالات غیر یقینی کیفیت کے حامل ہیں ان سب صورتوں میں سے وہ صورت اختیار کرنی چاہیئے جس میں فائدہ قطعی ہو اور نہ دونوں انگریزی ترجمے مفہوم سے عاری ہیں لہذا ہاں گیر دلا سے استفادہ کیا گیا ہے۔ تماش: ان شکوک میں سے حصولِ دولت کی بابت شک قابلِ ترجیح ہے بہ نسبت نقصان یا عداوت کی بابت شک کے؛ وہ فائدہ سے تعلق رکھنے والے شک کی صورت پر عمل کرے۔ رح

نظر سے پاک۔

دولت جو مزید دولت پیدا کرے، دولت جو مزید دولت نہ پیدا کرے،  
دولت جو آئندہ نقصان کا باعث ہو (گیر ولا کا اضافہ یہ تین طرح کے  
فوائد ہوئے) وہ نقصان جس سے فائدہ حاصل ہو، وہ نقصان جس سے کوئی  
فائدہ حاصل نہ ہو، وہ نقصان جس سے مزید نقصان ہو، یہ چھ نقصان وہ دولت  
کی شکلیں ہیں (گیر ولا: یہ نقصان کی تین شکلیں ہیں)۔  
مقابل کے دشمن کی شکست جس سے عقبی دشمن بھی ٹھنڈا ہو جائے  
یہ دولت پیدا کرنے والی دولت ہوتی ہے کسی غیر جانبدار راجہ کی مدد کے حاصل کی  
ہوئی دولت اس کے برعکس نتیجہ نیز دولت نہیں۔ دشمن کی اندرونی طاقت کو رک  
دشمن کے ہمسایہ درمیانی راجہ کو رک دینا نقصان وہ دولت ہے دشمن کے ہمسایہ  
راجہ کو آدمیوں اور رقم سے مدد دینا ایسا نقصان ہے جس میں فائدہ معفر  
ہے کسی راجہ کو بڑھاوا دے کر یا کمزور راجہ کو تعزیت پہنچا کر کسی کے خلاف  
کھڑا کر دینا نقصان بے فائدہ ہے۔ کس برتر دشمن کو تاؤ دلا کر چپ بیٹھ رہنا  
اور کچھ نہ کرنا ایسا نقصان ہے جس سے مزید نقصان پہنچ سکتا ہے۔

ان صورتوں میں بالترتیب پہلی صورت اگلی صورت سے بہتر ہے۔ یہ  
عملی اقدامات کا بیان تھا۔

جب آس پاس کے تمام حالات دولت کے حصول کے لئے موافق ہوں  
تو اسے ہم جتنی دولت اندوزی کہتے ہیں رک، ہر طرف سے دولت کا خطرہ۔  
لے دراصل تین ہی چھ نتائج کی شکلیں اس ترتیب سے بیان کی گئی تھیں، جنہیں انگریزی مترجمین نے  
دولت کی شکلیں قرار دیا اور عبارت ناقابل فہم ہو گئی گیر ولا نے قدرے نفرت سے کام لیا ہے مگر بات  
واضح کر دی ہے۔ ”۱۔ ارتقاء“ دولت کے معنی ہیں بھی آتا ہے فائدہ، معنی، مطلب کے لئے بھی۔ ج

۲۔ اصل لفظ ”ارتقاء“ ہے جس کے نفلی معنی ہوئے ”دولت کی بقاء“ مراد یہ کہ حصول دولت  
کے ساتھ کچھ خطرات قائم ہو سکتے ہیں اور یہ انہی میں سے ایک صورت ہے۔ ج



اگر ہم جہتی حصول دولت میں مقبض دشمن مانع آئے، تو یہ مشکوک فائدے کی ذیل میں آئے گی۔ ان دونوں صورتوں میں کامیابی حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کسی دوست یا مقبض دشمن کے دشمن کی امداد حاصل کی جائے۔ جب چاروں طرف سے حصول دولت کے امکان کے ساتھ چاروں طرف سے خطرہ لاحق ہو تو یہ چاروں طرف سے خطرناک دشمنی صورت حال کہلائے گی۔ جب کوئی دوست مدد کے لئے آجائے تو یہ مشکوک صورتحال میں بدل جائے گی۔ ان دونوں صورتوں میں کامیابی قبائلی فریق اور مقبض دشمن کے دشمن کی مدد سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ جب کسی ایک طرف یا دوسری طرف سے فائدے کے حصول میں دشمن کاٹھ ٹالیں جس کا تو ممکن نہ ہو تو اسے خطرناک دولت کہیں گے۔ اس صورت میں بھی ہم جہتی حصول دولت والی صورت کی طرح اس طرف رخ کرنا چاہیے جو ہم مثبت فائدے کی توقع ہو۔ اگر دونوں طرف سے برابر کی توقع ہو تو اس طرف کا رخ کیا جائے جو قریب ہو، اور فائدہ یقینی اور آسانی حاصل کیا جاسکے۔

اگر دو طرف سے مشکلات کا فہرہ ہو تو یہ دو طرفہ خطرات والی دولت ہوئی۔ اس صورت میں بھی ہم جہتی خطرات والی صورت کے مطابق کامیابی دوستوں کی مدد سے ہو سکتی ہے۔ اگر دوست میسر نہ ہوں، تو کسی ایک طرف کے خطرے پر حلیف کے ساتھ مل کر جو آسانی سے اپنا یا جاسکے قابو پانے کی کوشش کی جائے۔ دونوں طرف کے خطرے پر کسی بڑی طاقت کے ساتھ مل کر قابو پایا جاسکتا ہے۔ اور اگر چاروں طرف سے خطرہ ہو تو اپنے وسائل پر انحصار کر کے خطرے کو ٹالے اور یہ ممکن نہ ہو تو راجدھانی اور اپنا سب کچھ چھوڑ کر چلا جائے، کیونکہ اگر جان ہے تو دوبارہ اپنے راج پاٹ کو پالینا یقینی ہے رک؛ دوبارہ راج پاٹ پالینا بھی دیکھا گیا ہے، رگ؛ ہو سکتا ہے، جیسا کہ سیتا تر (رگ؛ راجہ نل) اور اودین کے حالات میں دیکھا گیا ہے۔

جب ایک طرف سے فائدے اور دوسری طرف سے حملے کا امکان ہو تو

لے "انزخاپت ج" لے قوسین کے الفاظ متن سے نامک ہیں اور بے فائدہ۔ ج

اس صورتحال کو نفع و نقصان کی مخلوط صورتحال کہیں گے۔ اس صورت میں وہ فائدہ حاصل کیا جائے جس سے خطرے کو بھی ٹالنا ممکن ہو رک : پہلے خطرے کو ٹال کر پھر نفع کے حصول کی کوشش کی جائے۔ گ : اگر فائدہ حاصل کرنے سے خطرے کا تذکرہ ہو سکے تو فائدہ حاصل کیا جائے، ورنہ خطرے سے بچنے کی کوشش کی جائے۔ یہی بات اس صورت میں بھی صلوٰۃ آئے گی جبکہ چاروں طرف سے فائدہ اور اس کے ساتھ چاروں طرف سے خطرے کا امکان ہو۔

جب ایک طرف سے ضرر کا خوف ہو اور دوسری طرف سے نفع کا حصول مشکوک ہو تو اسے دو طرف سے نفع و نقصان کی مشکوک صورت حال کہیں گے۔ ایسے میں پہلے خطرے کو دفع کیا جائے، جب یہ ہو جائے تو پھر مشکوک فائدے کی طرف بڑھا جائے، سبھی مثالوں پر ہمہ جہتی خطرے اور فائدے کی غیر یقینی صورتحال کا قیاس کرنا چاہیئے۔

جب ایک طرف سے فائدے کی امید اور دوسری طرف مشکوک نقصان کا خوف ہو، تو اسے دو جانبی نفع و نقصان کی مشکوک صورتحال کہیں گے۔ اسی پر ہمہ جہتی نفع و نقصان کی مشکوک صورتحال کا قیاس کرنا چاہیئے۔ ایسی صورت میں عناصر حکومت کو لاحق ہونے والے مشکوک خطرات کو بالترتیب دفع کرنا چاہیئے۔ چنانچہ مشکوک خطرے کی صورت میں دوست کو چھوڑا جاسکتا ہے، فوج کو نہیں۔ پھر فوج کو چھوڑا جاسکتا ہے، خزانے کو نہیں۔ اگر سارے عناصر حکومت کو بیک وقت بچانا ممکن نہ ہو تو کم از کم کچھ عناصر کو بچایا جائے۔ ان عناصر میں سے پہلے ان جاندار عناصر کو خطرے سے بچایا جائے جن کی وفاداری مسلم ہو اور ان میں شریہ اور جریس لوگ ملے ہوئے نہ ہوں۔ بے جان عناصر میں سے پہلے اس کو بچایا جائے جو زیادہ قیمتی اور مفید ہو جن عناصر کو بچانا ممکن ہوا نہیں صلح کے معاہدے یا غیر جانبداری، یا ایک سے صلح دوسرے سے جنگ کی پالیسی پر عمل کر کے بچایا جائے جن کو بچانے کے لئے زیادہ کوشش کی ضرورت ہو

لے ک گ : شریہ اور جریس لوگوں کو چھوڑ کر

ان کے لئے دوسرے طریقے استعمال کرنے پڑیں گے۔

تخفیف، ٹھہراؤ اور افزائش کی پالیسی پر اسی ترتیب سے عمل کیا جائے، جو بھی مقابلہ زیادہ فائدہ مند نظر آئے۔ اسی پر غیر یقینی نفع و نقصان کا بھی قیاس کرنا چاہیے، جو ہم کے دوران میں یا ختم پر درپیش ہو۔

چونکہ ہر مہم میں نفع و نقصان کا اخیال ہوتا ہے، اس لئے بہتر یہ ہے کہ وہ فائدہ حاصل کیا جائے جس سے عقبی دشمن اور اس کے ساتھیوں کو ٹھنڈا کیا جاسکے، جانی و مالی نقصان کی تلافی ہو سکے، آئندہ ہم کے لئے ساز و سامان مہیا کیا جاسکے، جو کچھ ادا کرنا ہے وہ ادا کیا جاسکے اور ریاست کے بچاؤ کو مضبوط بنایا جاسکے۔ نیز اپنی ریاست کے اندر مشکوک فائدہ یا نقصان ہمیشہ ناقابل برداشت ہوتا ہے رک، لگ، خطرو یا غیر یقینی صورتحال کا مقابلہ اپنی ریاست کے اندر رہ کر زیادہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔ (ج)۔ اسی پر مہم کے دوران رونما ہونے والی فائدہ نقصان اور غیر یقینی صورتحال کو قیاس کرنا چاہیے لیکن مہم کا ختم پر یہ بہتر ہوتا ہے کہ کمزور یا گرانے کے قابل دشمن کو زیر کر کے فائدہ حاصل کیا جائے بجائے اس کے کہ غیر یقینی نقصان کی صورت حال میں خود کو مبتلا کیا جائے، مبادا دشمن مشکلات پیدا کریں۔ اس راجہ کے لئے جو کسی اتحاد کا پیشوا نہ ہو بہتر ہوتا ہے کہ مہم کے دوران میں یا ختم پر غیر یقینی نفع و نقصان کی صورت میں داؤ لگا جائے، کیونکہ اس کے لئے مہم کا جاری رکھنا لازم نہیں ہوتا۔

ارنٹھ دھرم اور کام (مادی فائدہ، دینی بھلائی اور نفسانی حظ) ان کو ملا کر "ارنٹھ تری ورگ" یعنی ارنٹھ (مغایا تمتع) کے تین روپ کہتے ہیں۔ اور ان کو اسی ترتیب سے فوقیت حاصل ہے۔

ضرر، گناہ اور رنج یہ تین ملا کر "ارنٹھ تری ورگ" یا چھارے کے تین روپ کہلاتے ہیں۔ ان کے تدارک کو اسی ترتیب سے اہمیت دینی چاہیے۔ دولت یا ضرر، دھرم یا پاپ، خطب یا رنج، ان میں مساوی شک کا ہونا "سنشے تری ورگ" یا غیر یقینی صورتحال کے تین روپ ہیں۔ ان میں سے اول

کوٹانی کے مقابل زیادہ اہمیت حاصل ہے، اس لئے جہاں تک ممکن ہو، اول کا تحفظ اور کوٹانی کا تدارک مقدم ہے۔ یہاں تک مناسب موقع اقدامات کا بیان نہ تھا۔ اور خطرات کی بحث ختم ہوئی۔

بیٹے، بھائی یا رشتہ دار کی طرف سے اٹھائی ہوئی شورش کا دفعیہ سام رام و مصالحت اور داد و دہش کے ذریعے کرنا ہی بہتر ہوتا ہے۔ شہری یا دیہی آبادی یا فوجی افسروں کی شورش کا تدارک داد و دہش اور پھوٹ ڈولوانے کے ذریعے۔ ہمسایہ راجہ یا قبائلی سردار کی طرف سے خطرے کا مقابلہ پھوٹ ڈولوانے اور طاقت کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ یہ فطری تدابیر ہیں۔ غیر معمولی حالات میں برعکس تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں۔

دوستوں اور دشمنوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ہمیشہ پیچیدہ کارروائیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک تدبیر دوسری تدبیر کو تقویت دیتی ہے۔ اپنے جن ذبیروں پر دشمن شک کرتا ہو ان کے ساتھ مصالحتانہ طرز عمل دوسری تدابیر کو بے ضرورت بنا دیتا ہے۔ دغا باز ذبیروں سے دام کے ذریعے دشمنوں کے اٹھانے سے نفاق انگیزی اور طاقتور فریق کے ساتھ تشدد کی کارروائیوں کے ذریعے بٹھانا چاہیئے۔

جب سنگین اور معمولی خطرات ملے جلتے ہوں رکتے سنگین اور معمولی خطرات کی صورت میں حسب موقع، خصوصی تدبیر، یا علیٰ عملی تدبیر یا تمام تدابیر یک وقت استعمال کی جائیں۔

”صرف یہی تدبیر کارگر ہو سکتی ہے کوئی دوسری نہیں“ یہ خصوصی تدبیر یا جبری صورت ہے۔ یہ تدبیر یا وہ تدبیر موثر ہو سکتی ہے۔ یہ محل انتخاب یا متبادل تدابیر ہیں۔ یہ تدبیر بھی چاہیئے اور وہ تدبیر بھی۔ یہ غلط تدابیر کا موقع ہے۔

مذکورہ بالا درجہ تدابیر کو علیحدہ علیحدہ یا دوسرے تین سے ملا کر صورتیں بنتی ہیں، دو دو کو ملا کر ۶ صورتیں مزید اور چاروں کو ملا کر ایک۔ چنانچہ ان تدابیر کو ۱۵ متبادل صورتوں میں اختیار کیا جاسکتا ہے۔ اگر فطری طریق کار کی جگہ

المی ترتیب سے کام لینا لازم آئے تب بھی اتنی ہی صورتیں بنیں گی۔  
 اگر ایک ہی تدبیر کارگر ہو جائے تو اسے یک اقدامی کار برآری کہیں گے  
 دو تدابیر مل کر کام کر ہی تو دو اقدامی، تین تدابیر سے کام بنے تو سہ اقدامی اور  
 چاروں زیر عمل آئیں تو چہرہ اقدامی کار برآری کہلائے گی۔ چونکہ دولت کی بنیاد  
 دھرم پر ہے دگ؛ چونکہ مادی دولت روحانی بھلائی کی جڑ ہے، گ؛ دھرم کام  
 اور ارتقا کا باعث ارتقا لا بھ یعنی حصول دولت ہے، ح اور غطاس کا مقصد تو اس  
 طرح کی دولت حاصل کرنے کو جو نیکی دولت اور خط و سرور میں افزائش کا باعث  
 ہو، کامل متبع کہتے ہیں۔ یہاں تک کامیابیوں کی مختلف صورتوں دگ، اخلاط پر  
 غالب آنے کا بیان تھا۔

آفات سماوی جیسے کہ آگ، سیلاب، امراض، وبا، قحط اور دیوروں کی لائی  
 ہوئی پتائیں بھی خطرات میں شامل ہیں۔ ان سے امان پانے کی صورت دیوتاؤں اور  
 برہمنوں کی پر جگ ہے۔

✽ دیوروں کی آفات نہ ہوں یا بہت ہوں دگ گ؛ بارش نہ ہو یا بہت زیادہ  
 ہو، یا دیوتاؤں کی لائی ہوئی آفات کا سامنا ہو ح) تو آخر دید میں بتائی ہوئی رد  
 ہلا کی رسوم کا ادا ہونا اور ریشیوں کا ریاضت کو نہ ہی ان آفات کو کمال سکتا ہے۔

# باب دھم جنگی کارروائی

## جزو ۱: چھاؤنی قائم کرنا

کسی مناسب مقام پر جسے تعمیرات کے ماہر، فوج کا کماندار، کاریگر اور مہتمم کو انتخاب کریں، مدور، مستطیل، مربع یا مل دقوع کے لحاظ سے کسی موزوں شکل کا قطعہ چھاؤنی کے لئے گھیر جائے جس میں چار دروازے، چھ سوئیں اور نو ضلع ہوں۔ کھائی اور فصیل اور دھمے اور چوکیاں ہوں جہاں فوج قیام کر سکے یا خطرے کی صورت میں پناہ لے سکے۔

شمال کی طرف نویں ضلع میں ایک ہزار کماندہا اور اس سے نصف چوڑا راجہ کا ڈیرہ ہوگا اور اس کے غریب جانب راجہ کا رنواس اور اس کے انتہائی سرے پر محل کے محاذ۔ سامنے کے رخ پر جاکی جگہ (دک گ : دربار کی جگہ) اس کے داہنی طرف خانانہ اور اجمارا احکام کا دفتر (معتدی) بائیں طرف شاہی فیصل خانہ اصطل اور رتھ خانہ۔

راج محل کے گرد اور ایک دوسرے سے ۱۰۰ اکان کی دوری پر چار حصار کھینچے جائیں۔ پہلے میں گاڑیاں دوسرے میں کانٹوں دار نیلیں، تیسرے میں لکڑی کے گھبے اور چوتھے میں فصیل ہو۔ سامنے کے پہلے احاطے میں مہمانتری اور پروہت رہیں گے، اس کے داہنی طرف توشہ خانہ، اس کے بائیں طرف خالص (گودلا : دھاتیں لکڑی وغیرہ) کا گودام اور اسلمہ خانہ دوسرے ضلع میں پشتینی فوج، گھوڑوں اور رتھوں کے اصطل، سپہ سالار کا مکان۔ تیسرے ضلع میں ہاتھی جتھہ بند بھرتی، چوتھے میں بھیر کی نفری اور اتحادی اور بیرونی فوج اور اس کے کمانڈر۔ سوداگر اور لوٹنیس بڑی شہر کے ساتھ ساتھ رکھی جائیں۔

چھاؤنی کے باہر چڑی مار، کتے پالنے والا (ک، شکاری) نقادوں اور آگ کے ساتھ (گیر ولا، دھول اور آگ کے ذریعے دشمن کی خبر دینے والے) نیز جاسوس چوکیدار (گیر ولا، گوالوں وغیرہ کے بھیس میں) دشمن کی آمد کے رستے میں پوشیدہ کھائیاں کٹوئیں اور غار دار تیار لگائے جائیں۔

راجہ کی حفاظت کے لئے مقرر ۱۸ دستے باری باری پہرہ داری کریں اور دن کو بھی جاسوسوں سے چوکنار بننے کے لئے چوکیاں مقرر ہوں۔ آپس کے لڑائی و لگے، شراب خوری اور جوئے کی قطعی ممانعت ہو۔ آنے جانے کے لئے ہر شدہ پروانہ راجہ داری ضروری ہونا چاہیے۔ چھاؤنی کی تفصیل کا محافظ سپاہی اعظم کے چال چلن پر نظر رکھے۔

✽ چھاؤنی کا منتظم اپنے آدمیوں اور کاریگروں کو لے کر چھاؤنی کے رستے پر آگے جائے اور (گیر ولا، راجہ کی آمد سے پہلے) حفاظتی انتظامات کرے اور کٹوئیں کھدوائے (دک گ: پانی کا انتظام کرے)

## جزو ۲: چھاؤنی سے کوچ اور مشکلات یا حملے

### کے وقت فوج کا ہجاء

رستے میں پڑنے والے گائندوں بستیوں، جنگلوں کی فہرست ضروری معلومات کے ساتھ تیار کرائی جائے کہ وہاں سے گھاس، ایندھن اور پانی کتنی مقدار میں حاصل ہو سکتا ہے۔ فوج کا کوچ ٹھوڑے اور لمبے قیام کی بابت طے شدہ پروگرام کے مطابق ہونا چاہیئے۔ خوراک اور ضروری اشیاء ہنگامی ضرورت کے لئے مطلوبہ مقدار سے دوگنی مقدار میں ساتھ لینی چاہئیں۔ اگر غلہ وغیرہ ڈھونے کا دوسرا انتظام

لے ایک نصف میں یوں بھی ہے کہ افسر موصوفہ مشنریہ پال بلا اجازت چھاؤنی سے باہر جانے والے سپاہی کو کپڑے۔ شیش (بھی زیادہ قابل فہم ہے۔ ح)

نہ ہوتو سپاہی خود تھوڑا تھوڑا ڈھوکر لے جائیں، یا کسی مرکزی مقام پر  
ذخیرہ کو دیں رک، راستے میں آنے والے مقامات پر۔

آگے آگے نایک (کمانڈر) چلے، بیچ میں ساجہ اور اس کی عملات، دونوں  
جانب سوار اور محافظ دستے (باہر ت سارا)، بیضوی قطار بندی کے پر لے  
سروں پر ہاتھی اور فاضل فوج، چار و سمت وہ فوج جو جنگ کی زندگی سے مانوس  
ہوں اور ہیر وغیرہ اتحادی فوج اور ان کے ساتھ کی نفی اپنا راستہ خود طے کرے۔  
جو فوج موزوں جگہ پر مورچے نبھال لے اسے جنگ میں فائدہ رہے گا۔

افنی دسبے کی فوج ایک دن میں ایک یوجن (۵ میل چل جیتی ہے،  
اوسط دسبے کی ڈیڑھ یوجن، اور اعلیٰ دسبے کی دو یوجن۔ اس سے رفتار کا اندازہ  
کیا جاسکتا ہے۔ کمانڈر پیچھے پیچھے چلے اور آگے بڑھا کرے رک؛ عقب میں  
چلے اور پڑاؤ کرے۔ ع)

اگر سامنے سے مزاحمت ہو تو ”گھڑ نالی ترتیب“ سے بڑھنا چاہیئے، عقب  
سے ہو تو ”چکر لے کی ترتیب“ سے پہلوؤں سے ہو تو اسی ترتیب سے رک  
صاف کی گ؛ چکر والی (دینی چار پانچ قطاروں میں جن میں سے ہر ایک کا  
میمنہ میسرہ اور دنبالہ موجود ہیں سب ہی طرف مزاحمت کا سامنا ہوتو ”پوستہ“  
صورت میں رک؛ ہر طرف سے چوکس) جب تنگ راستے سے گزرا جائے تو  
”سوزنی ترتیب“ (دسبے کی طرح کی) ترتیب کے ساتھ۔

---

سے گیدولا، دس سینا پتیوں (سالاروں) کا نایک۔

سے دو کئے والے ہانڈوں سے مراد دو جانب بھی ہو سکتا ہے، کیونکہ یہ سوار  
دونوں پہلوؤں ہی پر چسپیں گے۔ ع سے یہاں کچھ مضمون شش کے بلانے لگا ہے  
آسی پاس کے جنگل سے ضروری شاید حاصل کرنا ”پرسار“ ہے، اپنے دیس کا سامان ”دودھ“  
ہے، دوست کی فوج کو ”آسار“ کہا جاتا ہے، مانیوں کے پڑاؤ کی جگہ کو ”اپسار“ کہتے ہیں۔ ع  
لے اس عبارت کے نزاجم میں بھی اختلاف موجود ہے۔ ”گھڑ نالی“ ترتیب سے مراد ”باقی لے منظر پر“



جب ایک فریج کے ساتھ صلح اور دوسرے کے ساتھ جنگ کرنی ہو تو ان دوستوں کو بچانے کے لئے اقدام کرنا چاہیئے جو دشمنوں کے خلاف لگے لے کر آ رہے ہوں جیسے کہ کوئی عقبی دشمن، اس کا ساتھی، کوئی وسطی راجہ یا غیر جانبدار راجہ۔ راستے کی رکاوٹوں کا معائنہ کر کے انہیں صاف کیا جائے۔ مالی صورت حال، فوج کی حالت، دوستوں اور دشمنوں اور وحشی قبائل کی جمعیت بارش کے امکانات اور موسم کی کیفیت، ان سب باتوں کو گہری نظر سے جانچنا چاہیئے۔

اگر دشمن کے قلعے اور رستہ کے ذخیرے خستہ و خراب ہوئے نظر آئیں، جب یہ خیال ہو کہ دشمن یا اس کے دوست کی کرائے کی بھرتی مشکلات پیدا کرنے والی ہے، جب سازش کرنے والے (شاید حلیفوں سے مراد ہے) تیز تر بڑھنا چاہیں، یا دشمن کے (حملہ آور کے ساتھ) صلح کر لینے کے آمنا رہوں تو آہستہ کوچ کیا جائے، ورنہ رفتار تیز رکھی جائے۔

فوج کو ندیوں میں سے ہاتھیوں یا گڑے ہوئے پانیوں پر تختے ڈال کر بنائے ہوئے عارضی پلوں، یا کشتیوں، لکڑی کے ٹھکوں، بانسوں کے گھٹوں، توتیوں کھال منڈے ٹوکروں، چوگھڑوں گاؤں کار (۹) اور وینکار (۱۰) کے ذریعے پارا تارا جائے۔

اگر دشمن پارا ترنے میں مزاحمت کرے تو کسی اور جگہ سے عبور کر کے دشمن پر گھات لگائی جائے۔

جب فوج کو کسی طویل سمرانی راستے سے گزرنا ہو جہاں گھاس ایندھن پانی نہ مل سکتا ہو تو اس کے تحفظ کا پورا اہتمام کیا جائے۔ یا جب اسے کسی دشوار گزار راستے سے جانا ہو، یا راستے میں دشمن کے حملوں کا سامنا ہو، جب وہ لمبے سفر

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) غالباً سنسکرت کی شکل والی (پننچوڈھٹ) ہے۔ وجرہ، بجلی یا اندر کے ترشلی کو بھی کہتے

ہیں اور اس کے ایک معنی سہرا بھی ہیں غالباً ترشلی ترتیب ہی سے مراد ہوگی۔ شش نے میرا نکالیا ہے۔

سے بھوک پیاسی آئی ہو، جب اسے پہاڑی راستے پر چڑھنا پڑتا ہو، جب اسے دلدل، ندی، ٹھہرنوں سے گزرنا ہو، جب وہ کسی پتلے اور دشوار گزرتے میں پھنس گئی ہو، جب وہ پڑاؤ کرے، کھانا کھائے یا ٹھکی ماندی اور تندرستی ہو، جب اسے بیماری یا خوراک کی کمی درپیش ہو، جب اس کے بہت سے سپاہی، گھوڑے ہاتھی بیمار پڑ گئے ہوں، جب اس کی نفی کافی نہ ہو یا مشکلات کی زد میں ہو تو اس کی خاص احتیاط رکھی جائے اور اگر دشمن کی فوج کو ایسے حالات میں پائے تو اسے تباہ کرنے میں تامل نہ کرے۔

جب دشمن کی فوج پتلے راستے سے گزر رہی ہو جہاں سے صرف ایک دقت میں ایک آدمی گزر سکتا ہو، تو اس کی نفی کا اندازہ خوراک، گھاس چارے، بستروں اور دوسری ضروریات، چولہوں، انگلیٹھیوں، جھنڈوں اور ہتھیاروں کی مقدار سے کیا جاسکتا ہے۔ اپنے سامان کو ہمیشہ دشمن کی نظر سے چھپا کر رکھنا چاہیے۔

✽ راجہ کو چاہیے کہ اپنی پشت پر کسی پہاڑی یا دریائی قلعے کو رکھ کر جس میں بھرپور سامان رسد موجود ہو مقابلے کے لئے بڑے یا پڑاؤ کرے۔

جزو ۲: دھوکے کی چالیں، اپنی فوج کو بڑھاوا دینا اور

## دشمن سے لڑانا

جس کے پاس طاقتور فوج ہو اور اس کی سیاسی چالیں کامیاب رہی ہوں جس نے خطرات کا خاطر خواہ تدارک کر لیا ہو، وہ کھلی جنگ لڑ سکتا ہے خصوصاً جبکہ میدان بھی موافق منشا ہو۔ ورنہ چال بازی سے کام لینا ہوگا۔

دشمن پر اس وقت وار کیا جائے جب اس کی فوج مشکلات میں گھری ہو اور اس پر بھرپور حملہ ہوا ہو (دستِ دباؤ میں ہو۔ ج) جب وہ ناموافق جگہ پر ہو، جو اپنے لئے زیادہ موافق ہو، یا جس کو اپنے عناصر دولت پر زیادہ قابو حاصل ہو دشمن کے غدار عناصر یا اس کے دشمنوں یا وحشی قبائل کے ذریعے اپنی

پسپائی کا غلط تاثر قائم کرائے، جبکہ وہ کسی محفوظ اور موافق مقام پر مورچہ بند ہو اور اس بہانے اس کو وہاں سے نکال کر دوسرے مقام پر مالا جائے، جو اپنے لئے موافق ہو، جب دشمن کی فوج گٹھی ہوئی، یکجا صورت میں ہونو باغیروں کے ذریعے کھد پڑ جائے۔ جب دشمن تمہاری پسپائی کی غلط فہمی میں آکر تعاقب کرے تو اس پر ایک دم پلٹ کر حملہ کیا جائے اس طرح کہ اس کی فوج میں جھگڑا مچ جائے اور اپنی فوج تتر بتر نہ ہونے پائے۔ سامنے سے مقابلے کے بعد جب وہ پلٹے تو پیچھے سے ہاتھی اور گھوڑے اس پر چڑھ دوڑیں ساگر سامنے کا حملہ کار گرنہ ہونو عقب سے دھاوا کیا جائے۔ عقبی حملہ کار گرنہ ہونو سامنے سے آکر مقابلہ کیا جائے۔ اگر ایک حملے میں کامیابی نہ ہونو دوسرے پہلو سے آیا جائے۔

یاد دشمن کو اپنے ہی باغیوں یا دشمنوں یا قبائلیوں سے لڑا کر، اپنی تازہ دم فوج سے اس وقت حملہ کیا جائے جب حریف مستحال ہو۔ یا اس کو اپنی پسپائی کا غلط تاثر دینے کے بعد جب وہ بہت مطمئن ہو تو شہ دے کر مقابلے پر لایا جائے یا اسے یہ سچی پڑھا کر کہ حملہ آور فوج کی بہرہ کھر گئی ہے۔ رسد لانے والے تاجر دغا دے گئے ہیں اور ذرائع رسد و رسائل تباہ ہو گئے ہیں۔ چونکہ تاجر اجماع میں اس پر دھاوا بول دے۔ یا اپنی مضبوط فوج کو کمزور باور کرا کے اس کے حملے کا جھمک کر مقابلہ کیا جائے۔ یا دشمن کے مویشی پکڑ کر یا اس کے کتوں کو مار کر رک : دشمن کو مویشی پکڑنے یا شکار کرنے کی شہ دے کہ اس کے بہادروں کو مورچوں سے نکلنے کی ترغیب دی جائے اور باہر نکال کر مارا جائے۔ یا دشمن کے جوانوں کو رات کی نیند نہ لینے دی جائے۔

ان کو جب وہ خستہ مال یا دھوپ اور گرمی سے بولائے ہوئے ہوں تو سائے میں سے نکل کر مالا جائے۔ یا اپنے ہاتھیوں کو روٹی اور چمڑے کی جھوٹ سے ڈھانپ کر شیخو مارا جائے رک : ہاتھیوں کے پاؤں چمڑے اور روٹی کے گروں سے ڈھانپ کر، گ : پروں پر چمڑے کے خول پہنائے ہوئے ہاتھیوں سے ۱۷ یا ان پر تیسرے پہر حملہ کیا جائے جب وہ دن پھر چوٹس رہ کر ٹھک گئے

جوں یا پوری فوج اس پر اس وقت حملہ کیا جائے جب سورج اس کے سامنے  
اور ہوا مخالف ہو۔

صحرائی خطہ، مشکل مقام رک، گ، جنگل، ولدلی زمین، پہاڑی وادی  
اونچی نیچی زمین، کشتیاں، مویشیوں کا گلتہ، چھکڑوں گاڑیوں کی قطار، گھڑ اور  
رات کا اندھیرا۔ ان سب سے شہنشاہ مارنے میں فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔

چال بازی کی جنگ کا موزوں وقت لڑائی کے آغاز میں ہوتا ہے رک: یہی  
مواقعہ حملہ شروع کرنے کے لئے بھی موزوں ہوتے ہیں۔ (ج)

جہاں تک کھلی یا ستھری جنگ کا تعلق ہے، راجہ اپنے فوجیوں کو اکٹھا کر کے  
ان سے یوں خطاب کرے "مجھے بھی اپنی طرح ایک تنخواہ دار خادم سمجھو۔ اس دس کو  
جس کی دولت سے ہم تم منتح حاصل کرتے ہیں پچاٹا ہے۔ میں جس دشمن کا نام لے  
رہا ہوں اسے تم کو تباہ کر دینا ہے رک: میری درخواست ہے کہ دشمن کو تباہ کر دو۔  
گ: جسے میں دشمن کہوں وہ آپ کے ہاتھوں ضرور مارا جانا چاہیے۔  
اس کا وزیر اور پردہ پست یوں کہیں۔

دیدوں میں لکھا ہے کہ قربانی ادا کرنے کے بعد جس میں پردہ پست کی دشنا  
چکانی باپ کی ہو، قربانی کرنے والے کو جو اجر ملتا ہے، وہی اس ویر کو بھی ملتا ہے  
جو میدان جنگ میں بہادری سے لڑ کر مارا جائے۔ اس بارے میں دو افسانے بھی ہیں:  
\* وہ مرتبہ جو برہمن اپنی بے شمار قربانیوں اور تپسیاؤں سے حاصل کرتے ہیں  
خیر کی جنگ میں جان دینے والا بہادر ایک دم اس سے بھی اونچا مرتبہ پا جاتا ہے۔  
\* پانی سے بھرے اور دریا گھاس سے ڈھکے کورے سکورے کا پانی  
اس کے نصیب میں نہیں ہو گا اور وہ ترک میں جائے گا جراتے مالک کے لئے  
جس کا دیا کھاتا ہے لڑنے سے جی چرائے۔

جوتشی اور راجہ کے ساتھیوں میں دوسرے آدمی اس کے فوجیوں کو ہمت  
لے کر لانے دھرم دیکھ لکھا ہے، لیکن اصل میں دھرم کا ذکر نہیں "شریو" ہے، یعنی اچھی  
یا غیر کی جنگ۔ ع۔

دلایں اور ان کو بتائیں کہ راجہ کی فوج کتنی مضبوط اور ناقابل شکست ہے، اور  
یہ کہ وہ دیوتاؤں سے میل لگتا ہے اور ہر بات سے باخبر ہے۔ اسی طرح کی  
باتوں سے دشمن کے فوجیوں کو دبا دبا کرنے اور ان کی ہمت توڑنے کی کوشش  
کی جائے۔ (جلد ۱۲، صفحہ ۱۰۷) چنانچہ جنگ (ج)

جنگ سے ایک روز پہلے راجہ برت رکھے اور اپنے ہتھیار لے کر اپنی  
رہت میں دراز ہو جائے۔ وہ اگلی پوجا بھی کرے، آخر دید کے منتر پڑھے اور  
دیوتوں کے دیوتاؤں اور میدان جنگ میں جان دے کر آسمان میں اونچا مرتبہ  
حاصل کرنے والوں سے پراعتنا کرے اور خود کو برہمنوں کے حوالے کر دے۔ راجہ  
اپنی فوج کے مرکز میں جنگی مہارت رکھنے والے اعلیٰ ذات کے بہادر اور وفادار لوگوں  
کو رکھے جو اپنے اعزاز و اکرام سے مطمئن ہوں۔ جہاں خود راجہ ہوگا وہاں اس کے  
ساتھ اس کے باپ، بیٹے بھائی اور دوسرے جنگی مہارت رکھنے والے لوگ ہوں گے  
اور ان کے ساتھ جھنڈے یا سروں پر لٹیریاں (تاج، گلنیاں) نہیں ہوں گی،  
راجہ باقی پر یار تھ میں سوار ہوگا، اگر فوج بیشتر سواروں اور ہاتھیوں پر مشتمل  
ہو، ورنہ وہ سواری لے جو فوج میں زیادہ تعداد میں موجود ہو، یا زیادہ سہمی  
ہوئی۔ کوئی دوسرا شخص راجہ کے بھیس میں فوجوں کو ترتیب دینے کا کام کرے  
دک: فوج کے آگے رہے)

شاعر اور نجومی دک: قصیدہ خواں، گ: تاریخی کتھا میں سنانے والے:  
فوجیوں کو بتائیں کہ بہادروں کی منزل جنت ہے، اور بزدلوں کا مقام دوزخ  
اور مختلف فوجی ٹولوں کی ذات، خاندان، کارناموں اور کردار کے گن گائیے  
پر و بہت کے پچیلے اعلان کریں کہ کیا کیا انہیں کئے گئے ہیں اور ان کے کیا کیا  
مبارک اثرات ہوں گے۔ جاسوس، کارگیر اور منجم بھی اپنی کامیابی کی بشارت  
اور دشمن کی تباہی کی خبر دیں۔

فوجیوں کو انعام اور اعزاز سے خوش کرنے کے بعد سپہ سالار ان سے  
یوں خطاب کرے: دشمن راجہ کو مارنے کا انعام ایک لاکھ پن، دشمن کے سالار کو

قتل کرنے کا ۵۰ ہزار پن، سرداروں کو قتل کرنے کا دس ہزار پن، ہاتھی کو مارنے یا رتھ کو تباہ کرنے کا ۵ ہزار، گھوڑے کا ایک ہزار، پیدلوں کے دستے کے نکھیا کو مارنے کا سو پن، سپاہیوں کا سر لانے پر سو روپیہ فی سر۔ جب کچھ لوٹ میں ہاتھ لائے اس کے علاوہ دگنی تخواہ۔ یہ اطلاع ہر دس آدمیوں کے جیسے کے سردار کو پہنچا دی جائے۔

وید اپنے جراحی کے آلات، دواؤں اور مرہم پٹریوں کے ساتھ اور عورتیں بیکوان اور شربت پانی کے ساتھ فوجیوں کے پیچھے پیچھے رہیں اور ان کو بڑھاوا دیتے رہیں۔

فوج کو اچھے مقام پر اس طرح کھڑا کیا جائے کہ اس کا رخ جنوب کی طرف نہ ہو۔ سورج اس کی پشت پر ہو اور وہ وقت پر تیزی سے آگے بڑھ سکے۔ اگر میدان اور مقام اپنے موافق نہ ہو تو گھوڑے دوڑائے جائیں دیگر دولا؛ گھوڑے دوڑا کر دشمن کے مورچے کو توڑ دے (اگر مورچہ اپنے موافق نہ ہو، اور وہاں فوج گھر جائے یا اسے پسا ہو یا پڑے، تو خواہ ٹھہری رہے یا پسا ہو ان دونوں صورتوں میں اس کا مار کھانا لازمی ہے۔ مورچہ موافق ہو تو خواہ کھڑی رہے یا حرکت کرے دونوں صورتوں میں غالب رہے گی۔ اچھی طرح دیکھنا چاہیے کہ آس پاس اور آگے پیچھے کی زمین ہموار یا ناہموار یا متنوع قسم کی۔ ہموار زمین پر ترتیب ٹنڈے کی شکل میں ہونی چاہیے یا کنڈلی کی شکل میں۔ ناہموار زمین پر گھٹی ہوئی رک؛ سانپ کی طرح یعنی کنڈلی کی طرح، یا متفرق ٹولیوں میں بٹی ہوئی۔

دشمن کی فوج کا زور توڑ کر راجہ صلح کی بات چیت کرے، اگر فوجیں مساوی ہوں تو صلح کی درخواست ادھر سے آنے پر صلح کرے، اور اگر دشمن کی فوج کمزور ہو تو اسے بالکل تباہ کرنے کی کوشش کرے؛ مگر ایسی فوج کو نہیں جس نے اچھا مورچہ سنبھال لیا ہو اور مرنے مارنے پر تلی گئی ہو۔

جب ٹوٹی ہوئی فوج جان سے بے پروا ہو کر نیا وار کرتی ہے تو اس کے دھوکہ دینا دشوار ہوتا ہے۔ لہذا ٹوٹی ہوئی فوج کو عاجز نہیں کرنا چاہیے۔

## جزء ۴: جنگ کا میدان، پیدل، سوار، رتھوں اور ہاتھیوں کے کام

چھاؤنی اور محاذ دونوں جگہ پر پیادہ، سوار، رتھوں اور ہاتھیوں کے لئے  
موزوں مقام کا انتخاب ضروری ہے۔ ان فوجیوں کے لئے جو ریگستان، جنگلات  
وادوں یا میدانوں میں لڑنے کی تربیت پائے ہوئے ہوں اور ان کے لئے جو کھائیوں  
یا اونچی جگہ سے، دن یا رات کو لڑنے کا تجربہ رکھتے ہوں، اور ہاتھیوں کے لئے جو  
دیباٹی، پہاڑی دلدلی اور جھیلوں، تالابوں والے مقامات سے آئے ہوں، اور  
گھوڑوں کے لئے ایسے محاذ تلاش کرنے چاہئیں جو ان کی نقل و حرکت کے لئے  
موزوں ہوں۔

رتھوں کے لئے ایسی زمین چاہیے جو کھلی، سخت، ٹیلوں گڑھوں اور  
جائزوں کے یا گاڑیوں کے ڈالے ہوئے گہرے نشانات سے متبراجہاں دھڑے  
کو جھکے نہ لگیں اور بہتوں کو پھنسانے پر ہے، درخت پورے جھاڑیاں، ٹھنڈے  
نہ ہوں، پانی گڑھے، چیونٹیوں کے بنائے ہوئے ٹیلے نہ ہوں، کانٹے نہ ہوں،  
ہاتھیوں، گھوڑوں اور پیادوں کے لئے اونچی نیچی زمین بھی، کیپ یا محاذ پر  
کافی ہوتی ہے۔ کنکریلی زمین جس میں چھوٹی جھاڑیاں ہوں جنہیں آسانی سے  
پھلانگا جاسکے اور جس میں بہت کانٹے نہ ہوں، گھوڑوں کے لئے موزوں  
ہوتی ہے۔ جہاں بڑے بڑے پتھر ہوں، سوکھے یاہرے درخت ہوں اور  
چیونٹیوں کے ٹیلے، وہ زمین پیدل فوج کے لئے اچھی ہوتی ہے رک: داپکا  
کے لئے کافی چوڑی پٹی بھی جو۔ ع) جو ناہموار ہو اور وہاں آسانی سے سرکے  
جلنے والی پہاڑیاں یا وادیاں اور آسانی سے اکھڑے جانے والے درخت دیا  
جھاڑیاں، ہوں، کانٹوں سے خالی نرم اور مرطوب ہو، وہ ہاتھیوں کے لئے اچھی  
ہے۔ جو کانٹوں سے خالی، خاصی ہموار اور پھیلی ہوئی ہو، وہ پیدل فوج کے لئے  
اچھی ہے رک: جس میں واپسی کا راستہ کھلا ہو، جو اور زیادہ کھلی ہو رک:

جس میں واپسی کا راستہ دگنا چڑھا ہو) جہاں، دلدل، کیچڑ پانی درختوں کے ٹھنڈے نہ ہوں اور پتھر کی بنیاں بھی نہ ہوں وہ گھوڑوں کے لئے بہترین ہے۔

جہاں ریت، مرطوب مٹی، پانی، گھاس، خود رو پودے ہوں، مگر کانٹے نہ ہوں، (جنہیں کتوں کے دانت کہا جاتا ہے) اور بڑے درختوں کے گڈے آڑے نہ آتے ہوں وہ زمین رتھوں کے لئے مناسب ہے۔

مختلف طرح کی فوج کے لئے موزوں زمین کا بیان کیا گیا۔ کیمپ اور محاذ دونوں اسی حکم میں آتے ہیں۔

گھوڑوں سے جو کام لئے جاتے ہیں وہ یہ ہیں: مقبوضہ زمین، کیمپ اور جنگل کی مساحت اور معائنہ، تاکہ جنگی نقل و حرکت کے لئے مناسب مورچوں میدان، پانی کے ذخیرے، پانی کو عبور کرنے کے مقامات اور ہوا کے رخ کا لحاظ کرتے ہوئے فوج کو ترتیب دیا جاسکے۔ لک یا مدد کے لئے آنے والی فوج کو تحفظ دینا یا (مخالفت ہوتو) مارنا۔ فوج کی قطاروں کو پھیلانا یا لمبا کرنا، پہلوؤں کا تحفظ، بڑھاتی ہیں یا کم کرنا، دشمن کی فوج کو کھڈیڑنا اور کچلنا، حملے کی مدافعت، قبضہ کرنا، قبضے سے چھڑانا، فوج کا رخ دوسری طرف موڑنا، خزانہ اور شہزادوں کو لے جانا، دشمن کے عقب پر حملہ کرنا، بھاگتے ہوؤں کا پیچھا کرنا، گھیر کر لانا۔ ہاتھیوں کے کام یہ ہیں: فوج کے آگے چلنا، ٹرکس، کیمپ کا میدان اور پانی لانے کے رستے بنانا یا ہموار کرنا، پہلوؤں کا بچاؤ، پانی میں جم کر کھڑا ہونا یا عبور کرنا، دشوار گزار یا ناقابل تسخیر جگہوں میں گھس جانا، آگ لگانے اور آگ بجھانے میں مدد کرنا، فوج کے چار شعبوں میں سے ایک کو زیر کرنا، دکنگ، تنہا معرکہ سر کرنا، بکھری ہوئی فوج کو گھیر کر لانا، گٹھی ہوئی فوج کو منتشر پتھر کرنا، خطرات کو زد کرنا، دشمن کی فوج کو کچلنا، خوفزدہ کرنا اور بھگانا، فوج کی شان و شکوہ میں اضافہ کرنا، حسب موقع کسی مورچے پر قبضہ کرنا یا اسے ترک کرنا، دیواروں، دروازوں، کھنموں یا میناروں کو ڈھانا، خزانہ لے جانا۔

رتھوں کے کام یہ ہیں، فوج کو تحفظ دینا، چاروں قسم کی فوج کے



حملے کو روکنا، مورچوں پر قبضہ یا ان کا ترک، بکھری ہوئی فوج کو سمیٹ کر لانا، دشمن کی مجتمع فوج کو بکھرا نا، دشمن کی فوج پر رعب ڈالنا، شان میں اضافہ، زور و شور۔

ہر جگہ رک: اور ہر موسم میں، ہتھیار اٹھا کر چلنا اور لڑنا یہ پیادہ فوج کا کام ہے۔

کیمپ، راستوں، پلوں، کنوؤں، ندیوں نالوں کا معائنہ، آلاتِ حرب سلمانِ رسد ڈھو کر لے چلنا، زمینوں کو اٹھا کر لانا اور ان کے ہتھیاروں کو شکوٹا، یہ بہیر کے فرائض ہیں۔

\* جس راجہ کے پاس گھوڑے کم ہوں، وہ ان کے ساتھ بیلیوں کو ملائے اسی طرح باغی کم ہوں تو فوج کے صدر میں خچروں اونٹوں اور چیکڑوں کو رکھے۔

### جزوہ: میدان جنگ میں فوج کی ترتیب

پانچ سو کمانوں کے فاصلے پر کیمپ قائم کر کے، لڑائی کا آغاز کیا جائے۔ کچھ عینیدہ دستوں کو الگ کر کے، دشمن کی نظروں سے پوشیدہ کسی مناسب مقام پر کھڑا کر دیا جائے اور سپہ سالار باقی فوج کی کمان سنبھال لے۔ پیدل سپاہیوں کو ایک دوسرے سے ایک شتم (۱۴۔ انگل) کے فاصلے پر رکھا جائے، سواروں کو تین شتم کے فاصلے پر، رتھوں کو چار شتم کے فاصلے پر اور باغیوں کو اس سے یعنی رتھوں سے، دگنے یا گنے فاصلے پر۔ اس طرح کسی دھکا بیل کے بغیر املینان سے آگے بڑھیں۔

ایک کمان کے معنی (۵ x ۲۴ = ۱۲۰ انگل)۔ تیرا ہا زوں کی قطاریں پانچ پانچ کمان کے فاصلے پر رہیں، سواروں کے پرے تین تین کمانوں کے فاصلے پر، رتھوں اور باغیوں کی قطاریں پانچ پانچ کمانوں کے فاصلے پر۔

۱۶ شتم کی یہ تعریف درست معلوم نہیں ہوتی۔ ایسی گچ پیک میں فوج کیسے حرکت کر سکتی ہے۔ ج

میں نے، میسرے اور صدر کے درمیان پانچ پانچ کمانوں کا فاصلہ چاہیئے۔  
سواروں کے مقابل تین پیادے ہونے چاہئیں، ہاتھی یا رتھ کے مقابل ۵ پیادے  
یا پانچ سوار، گھڑ سواروں، ہاتھیں اور رتھوں کے ساتھ اتنے ہی خدمت گار  
ہونے چاہئیں۔

تین تین رتھوں کے تین دستے وسط میں، اور اتنے ہی میں، میسرے اور  
دونوں پہلوؤں پر ہونے چاہئیں۔ اس طرح کل ۴۵ رتھ ہوں گے، گھوڑے ۲۲۵،  
پیادے ۶۷۵ اور اتنے ہی خدمت گار۔ اسے ہمارا ترتیب کہتے ہیں۔ رتھوں کے  
دستوں میں دو درتھ کے اضافے سے ان کی تعداد ۲۱ تک بڑھائی جاسکتی ہے  
اس طرح کہ طاق عدد قائم رہے اور کل دس طرح کی ترتیبیں بن سکتی ہیں۔ زائد  
فوج کو بھی اسی طرح مرتب کیا جاسکتا ہے۔ زائد رتھوں میں سے دو تہائی کو  
دونوں بازوؤں اور پہلوؤں پر رکھا جائے، باقی کو سامنے۔ اضافہ کئے جانے  
والے رتھ ابتدائی ترتیب سے ایک تہائی کم ہونے چاہئیں۔ اسی ترتیب و تقسیم  
پر گھوڑوں اور ہاتھیوں کو بھی قیاس کرنا چاہیئے۔ اضافہ ک: زائد تعداد اس طرح  
کھپائی جائے کہ گھڑ چر نہ ہونے پائے، گ: جب تک کہ بھیڑ نہ ہونے لگی ہوئی  
سینا کو ہلاتے رہنا چاہیئے۔ ج ۱

زائد فوج کو ”اداپ“ کہتے ہیں، پیدل فوج کی کمی کو ”پرتیا و ادپ“ چاروں  
قسم کے دستوں میں سے کسی کی فاضل تعداد کو ”افوا و ادپ“ (اداپ کی مثل) اگر  
باغی فوج کا اضافہ کیا جائے تو یہ ”اتیا و ادپ“ (حد فاضل) کہلائے گا۔ اپنے  
وسائل کے مطابق، اپنی فوج کو دشمن کی فاضل فوج یا پیادہ فوج کی کمی دگ: دشمن  
کے پرتیا و ادپ سے (مماہر گنا رکھنا چاہیئے۔

لے معنی صاف نہیں۔ ج کہ پتیا ہلا۔ پیدل فوج کی کثرت پرتیا و ادپ ہے۔ جس ش سے  
دو شہ کا مطلب انگریزی مترجمین نے باغی، سرکش لیا ہے۔ گرو دلا۔ راہر کے فاعل لیکن  
غالباً مصنف کی مراد مخالفت فوج سے ہے جسے بہ سال نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ طائی کے  
دقت باہنوں کو شامل کرنے کا کیا مطلب خصوصاً جبکہ ان کی شناخت بھی ہو؟۔ ج

دھتوں کی ترتیب کا اطلاق ہاتھیوں کی ترتیب پر بھی ہوتا ہے۔ گھوڑوں، دھتوں اور ہاتھیوں کی مخلوط ترتیب بھی اس طرح کی جاسکتی ہے کہ ہاتھیوں کو بدنوں سرور پر رکھا جائے، پہلوؤں پر گھوڑوں اور خاص دھتوں کو رگ : بیچ میں دھتوں کو۔ (ج) جس ترتیب میں سامنے ہاتھی، بازوؤں پر رتھ اور پہلوؤں میں گھوڑے ہوں، وہ دشمن کے صدر کو توڑ سکتی ہے رگ : یہ ترتیب ہاتھیوں کو پیچ میں رکھنے کے کارن مہیدہ بھیدی کہلاتی ہے (ج) اس کے برخلاف جو ترتیب ہو وہ دشمن کے بازوؤں پر دباؤ ڈال سکتی ہے۔ ہاتھیوں کی ایک ترتیب یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آگے ان ہاتھیوں کو رکھا جائے جو جنگ کے لیے سدھائے گئے ہوں۔ بازوؤں میں رگ : عتبہ میں، وہ جو سواری کے لیے ہوں، اور پہلوؤں میں شریر ہاتھی گھوڑوں کی ترتیب یوں ہو سکتی ہے کہ صدر میں بکتر بند گھوڑے، بازوؤں میں بنیر بکتر کے گھوڑے۔ پیادوں کی ترتیب میں آگے زرہ پوش پیادے، تیر انداز پیچھے اور بنیر زرہ کے پیادے بازوؤں میں یا بازوؤں پر گھوڑے، پہلوؤں پر ہاتھی، اور سامنے رتھ۔ اس طرح جس ترتیب سے مجی دشمن پر غالب آیا جاسکے۔ اختیار کی جائے۔

بہترین فوج وہ ہے جس میں بھاری پیدل دستے اور ایسے ہاتھی گھوڑے موجود ہوں جو اپنی نسل، جوانی، توانائی، دم خم، عمر رسیدہ ہونے پر بھی بھاگنے، دوڑنے کی اہلیت، تند مزاجی، بہز مندی، ثابت قدمی، آن بان، فرمانبرداری اور بھاد کی بنا پر امتیاز رکھتے ہوں۔ (اسے "ساربل" کہتے ہیں۔ ج)

بہترین پیادوں، سواروں اور ہاتھیوں کا ایک تہائی صدر میں دھنا چاہیے۔ اور دو تہائی میمنے میسرے پر۔ ان سے پیچھے ان سے کمتر اور ان کے پیچھے میسرے درجے کے، علی ترتیب یا علی جلے ایک تہائی اعلیٰ دو تہائی کمتر۔ سب طرح کی ترتیبیں آئی چاہئیں۔ (ک) سب سے کام لینا چاہیئے۔ گ : سب طرح کی

فوج کو استعمال میں لانا چاہیئے۔ ح) کمزور فوج کو کناروں پر کھڑا کرنے سے دشمن کی فوج کی زد میں آنا پڑے گا۔ د) دشمن کو دبایا جاسکے گا، گ) کمزور فوج کو آگے رکھنے سے دشمن کا سارا زور اس پر پڑے گا۔ ح) اگلے چپنے ہوئے دستوں کو آگے رکھنے کے ساتھ بازوؤں کو بھی آتنا ہی مضبوط رکھنا چاہیئے۔ بہترین فوج کا ایک تہائی پیچھے رہنا چاہیئے۔ اور کمزور فوج کو پیچ میں۔ یہ ترتیب دشمن کے حملے کے خلاف ٹوڑ ہے گی۔ فوج کو مرتب کرنے کے بعد بازوؤں صدر اور پہلوؤں کی ایک یا دو ٹکریوں کے ساتھ دشمن پر حملہ کیا جائے۔ اور باقی فوج سے دشمن کو جا کھڑے رکھا جائے

اگر دشمن کی فوج کمزور ہو جس میں ہاتھی اور گھوڑے کم ہوں اور اس میں فدا بھی موجود ہوں، تو اس پر بیشتر چنیدہ فوج کے ساتھ بھرپور ہتھ بول دیا جائے۔ اپنی فوج کا جو حصہ کمزور ہو اس کی تعداد بڑھا کر مضبوط بنانے کی کوشش کی جائے۔ جس طرف سے دشمن کمزور ہو یا جدھر سے حملے کا خطرہ ہو ادھر پیادہ فوج رکھی جائے۔

گھوڑوں سے جنگ کرنے کی چالیں یہ ہیں :- دشمن سے جا بھڑانا، دشمن کو پہلو سے جا کر گھیرنے کی کوشش کرنا، پیچھے کی طرف دوڑنا، ٹھہرے ہوئے دشمن کو دم نہ لینے دینا، اپنی فوج کو گھیر کر لانا، کا دے کاٹنا، دائرہ بنانا، اسی طرح کی متفرق نقل و حرکت۔ عقب کو علاحدہ کرنا، صدر، بازوؤں، کناروں اور عقب سے میدہ باندھ کر بڑھنا، بکھری فوج کو تحفظ دینا، اور دشمن کی بکھری فوج پر ٹوٹ پڑنا

۱۔ تینوں ترجموں کا مفہوم مختلف ہے۔۔۔ ک) باقی فوج حملہ کرنے والوں کی پشت پر ان کی مدد کا سہ ہے۔ گ) باقی فوج دشمن کے حملے کو روکے۔

۲۔ اصل متن میں ان چالوں کے اصطلاحی نام دیئے گئے ہیں۔ ابھرت، پھرت، پھرت، ابھرت، ابھرت، گوشترا، نڈل، اوونش، بھگنا فپات، ان کے مترجمین نے اپنے اپنے طور پر خلاصے مختلف معنی لیے ہیں، جو چنداں معتبر نہیں۔ بلکہ عبارت

”متفرق نقل و حرکت“ کو چھوڑ کر، ہاتھیوں کی جنگی چالوں میں بازوؤں اور صدر کو مترتیر کرنا، سوئی ہوئی فوج پر جادھمنا شامل ہیں۔

ٹھہرے ہوئے دشمن کو ہنکانے بھگانے کو چھوڑ کر، رعھوں کی جنگی چالوں میں دشمن سے جا بھڑنا، ٹوٹ پڑنا اور اپنے مقام پر کھڑے ہو کر لڑنا شامل ہیں۔ پیادہ فوج کی چالوں میں ہر وقت ہر طرف حملے کے لیے مستعد رہنا اور اچانک حملہ کرنا شامل ہیں۔

۱۰۔ اس طرح طاق یا جنت قطاریں باندھ کر، چاروں قسم کی فوج کو یکساں مضبوط بنا کر ۲۰۰ کمپنوں کے فاصلے پر جا کر راجہ اپنی محفوظ فوج کے درمیان رہے۔ اور محفوظ فوج کے بغیر لڑنے کا خیال نہ کرے کیونکہ محفوظ فوج ہی بکھرے ہوئے دستوں کو گھیر کر لاتی ہے۔

جزوہ ۶ : ڈنڈا، ناگ، گنڈلی اور پھیلواں ترتیب  
صدر اور بازو جو دشمن پر چھپٹ سکے۔ ناگ والی ترتیب (بھوگ) کہلاتی ہے۔ دو بازو، دو پہلو، ایک صدر اور محفوظ فوج برہسپتی کے پیروں کے مطابق فوج کی ایک ترتیب ہے۔ اس طرح جو مختلف شکلیں بنتی ہیں ان میں سے خاص یہ ہیں :- ڈنڈا، ناگ، گنڈلی اور پھیلواں۔

فوج کو مقابل کھڑا کرنا (رک، گ : ترجہا کھڑا کرنا) ڈنڈا ترتیب کہلاتی ہے، ایک قطار میں اس طرح کھڑا کرنا کہ ایک کے پیچھے ایک بڑھے، ناگ ترتیب ہے رک : تمام ڈویژنوں کو ساتھ لے کر ایک کے پیچھے ایک کو لگانا ناگ ترتیب ہے، گ :- فوج کے کئی و جاگوں یا حصوں کی طرف سے کئی بار گھماؤ ڈال کر جو ”دیوہ“ یا ترتیب بنے وہ ”بھوگ دیوہ“ ناگ ترتیب ہے) اے  
لے شش کی یہ عبارت اصل سنکرت متن سے بالکل مختلف ہے جو یوں ہے : دو بازو،

ایک صدر اور محفوظ فوج، یہ اُشنا کے نزدیک فوج کے چار اجزاء ہیں، اور دو بازو، دو پہلو، صدر اور محفوظ فوج۔ یہ برہسپتی کے نزدیک (چھ اجزاء ہیں)۔ ج ۷۷ غزن تینوں مفہوم الگ اور خاصے ناقابلِ فہم ہیں۔ ج

ذبح کو الگ الگ ٹکڑیوں میں تقسیم کر دینا کہ سب اپنے اپنے طور پر عمل کریں پھیلاؤں ترتیب ہے۔

ڈنڈا ترتیب میں بازو، پہلو اور صدر ہم وزن ہوتے ہیں۔ اس کے پہلوؤں کو آگے بڑھایا جائے تو اسے پزدر کہتے ہیں (یعنی دشمن کے پرے کو توڑنا، اگر بازوؤں اور پہلوؤں کو پیچھے ہٹایا جائے تو اسے ذردھک کہتے ہیں۔ اگر بازوؤں کو پھیلا دیا جائے تو اسے اسہید جسے سہارا نہ جاسکے، اگر بازوؤں کی ترتیب کے بعد صدر کو آگے نکالا جائے تو اسے عقابی ترتیب کہتے ہیں۔ ان چاروں ترتیبوں کو الٹ دیا جائے تو بالترتیب کمان، مرکز کمان، قبضہ اور قلعہ کہلاتی ہیں۔ وہ ترتیب جس میں بازوؤں کو کمان کی طرح مرتب کیا جائے وہ بنجہ (دفاع) کہلاتی ہے۔ اس میں اگر صدر آگے نکلا ہو تو دبے (حیث) کہلاتی ہے، وہ جس کے بازو اور پہلو ایک سیدھ میں ہوں، سھول گزن (بڑکتی) کہلاتی ہے۔ وہ جس میں صدر کو دبے سے وگن کر دیا جائے وصال مے (دسیع فتح) کہلاتی ہے۔ وہ جس کے بازو آگے بڑھا دیئے گئے ہوں، چوکھ (ذبح کا کھڑا) کہلاتی ہے۔ اور اسی ترتیب کو انٹ دیا جائے تو، جھسایہ (فہم ہای) کہلاتی ہے۔

ڈنڈا ترتیب جس میں فوج کا ایک حصہ دوسرے کے پیچھے کھڑا کیا جائے وہ کوبی دیوہ (سوزنی یعنی سوئی جیسی ترتیب) کہلاتی ہے۔ جب اس ترتیب میں دو قطاریں ہوں تو اسے ذیہ دیوہ (مجموع، ک: جوشن) کہتے ہیں لے چار قطاریں ہوں تو دوسرے (دفاع) کہتے ہیں۔ یہ ڈنڈا ترتیب کی مختلف صورتیں تھیں۔

ناگ ترتیب میں اگر بازو، پہلو اور صدر کا دل یکساں نہ ہو تو اسے منہرپ ساری (سانپ کی چال) کہتے ہیں یا گوٹز کا (گائے کے پیشاب کی دھار) جب اس ترتیب میں صدر دو قطاروں پر مشتمل ہو اور بازو ڈنڈا ترتیب کی طرح تو اسے تنگٹ (چھکڑا) ترتیب کہتے ہیں، اور برعکس صورت کو کمر (مڑیچھ)

لے ذیہ بازو بند یا جوشن کو کہتے ہیں۔ شش کے ہاں، aggregate شاید

کی جگہ چھپ گیا ہو، دھن بے عمل ہے۔ ج

والی ترتیب۔ چھکڑا ترتیب کو جس میں ہاتھی، گھوڑے اور رتھ شامل ہوں، ماری پتھنک (؟) کہتے ہیں۔ یہ ناگ ترتیب کی قسمیں تھیں۔

گنڈلی ترتیب جس میں صدر، میمنہ، میسرہ اور بازوؤں کی تخصیص مل جاتی ہے، سر فکھ کہلاتی ہے (جمہ جتی) یا سر تو بھدر (سر اسر بھا گوان) جس میں آٹھ ڈویژن شامل ہوں اُسے وجھد فنج (کہتے ہیں) یہ گنڈلی ترتیب کی قسمیں تھیں۔

جب بازو، پہلو اور صدر کو الگ الگ کھڑا کیا جائے تو اسے پھلی ہوئی ترتیب کہتے ہیں۔ جب اس میں پانچ ڈویژن شامل ہوں تو اسے وجر ہیرا (کہتے ہیں) یا گووہ (گمر پھ) اگر اس میں چار ڈویژن شامل ہوں تو اسے اُدیابنک (چھی) کہتے ہیں یا کاک پدی (کوٹے کا پنجہ) تین ڈویژن ہوں تو اڑوہ چندریکا (آدھا پانڈا) یا کرکٹ شرنگی (؟) سہ یہ پھیلوان ترتیب کی قسمیں تھیں۔

جس ترتیب میں رتھ آگے ہوں، بازوؤں میں ہاتھی اور پیچھے گھوڑے اُسے ارشٹ کہتے ہیں (یعنی مبارک) ہاتھی، گھوڑے، رتھ اور پیادے ایک دو سرے کے پیچھے ہوں تو اپر تھت (ناقابلِ پیائی)۔

ان میں سے راجہ پر در کے مقابل دروہک کو لائے۔ ڈروہک کے مقابل آسہیکو، ٹینپہ رعقابی (کا سامنا چاپ (کمان) سے کرے۔ قبضہ کا مقابلہ قلہ سے کرے۔ ستمول کرن کے سامنے وصال دے کو لائے۔ داری پن نک کے آگے سر تو بھدر کو لائے۔ اور سب طرح کی چالوں کے خلاف درجے سے کام لے۔ پیادہ سواروں، رتھوں اور ہاتھیوں میں سے وہ پہلے کا مقابلہ بالترتیب اس کے بعد والے سے کرے، اور تھوڑی فوج کا مقابلہ بڑی فوج سے۔

فوج کے مختلف شعبوں میں سے ہر دس دستوں کے اوپر ایک کمانڈر ہونا چاہیئے۔ جسے پیرک کہتے ہیں۔ دس پیرک ایک سینا پتی کے ماتحت ہوں گے۔

۱۔ اصل متن میں پاری پن نک ہے۔ ہر جانب پران۔ ح

۲۔ تیس دھڑ کے معنی میرا لیتے ہیں۔ لیکن دھڑ بھلی (ساعت) کو بھی کہتے ہیں۔ رگ نے بھی معنی لئے ہیں جو زیادہ قرین قیاس میں۔ ح سہ گ: لیکڑے کے سینک دالا۔ ح

دس سینا پتی ایک نایک رسالہ اعلیٰ کے تحت ۔

فوج کے مختلف اعضا کی پہچان ان کے بل کی آواز، جھنڈے اور پھر پرے سے ہوگی رک : ایک دوسرے سے بل کی آواز اور جھنڈیوں کے ذریعے پیغام رسانی کا رابطہ رکھیں گے کہ کب آکر ملنا ہے ۔ کب رگنا ہے ، کب ٹکڑیوں میں تقسیم ہونا ہے ، کب مڑنا ہے ، کب حملہ کرنا ہے ۔ ج ، فوج کی ترتیب ، نقل و حرکت ، پڑاؤ کرنا ، مارچ کرنا ، پیچھے مڑنا ، حملہ کرنا اور مساوی طاقت کو سامنے لانا ، دیگرہ میں کامیابی کا مدار حرکت کے وقت اور مقام پر ہوگا ۔

\* دشمن کی فوج کو سرسیمہ کرنے کی تدابیر یہ ہیں : فوج کی شان و شکوہ کا مظاہرہ خفیہ تدابیر ، طرار جاسوسوں کی کارروائی ، جبکہ دشمن دوسری طرف متوجہ ہو ، جادو ٹونا ، راجہ کے دیوتاؤں سے تعلق کا پرچار ، رتھوں اور ہاتھیوں کی سج دھج ۔  
\* باغیوں کو اکٹا ، مویشیوں کے گھٹوں سے کام لینا ، دشمن کے کیمپ کو آگ لگانا ، اس کے بازوؤں اور عقب کو تباہ کرنا ، دشمن کے ملازموں کے ذریعے اس کے ہاں بھوٹ ڈلوانا ۔

\* یا اس کو یہ باور کرانا کہ اس کا قلعہ جل گیا ، یا تاراج ہو گیا ۔ یا اس کے خاندان کا کوئی فرد یا دشمن یا قبائلی سردار اس کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا ہے ۔ اس طرح کی تدابیر سے دشمن کو ہراساں کیا جائے ۔

\* کسی تیرانداز کے تیرے کوئی مرے یا نہ مرے لیکن عاقل آدمیوں کی سوچی ہوئی چالوں کی زد سے ماں کے پیٹ میں چھپا ہوا بچہ بھی نہیں بچ سکتا ۔ (گ) :  
اس لیے جنگ میں بدھی ہی کو طاقت سمجھنا چاہیئے ۔ ج )



## مختلف گروہوں سے نمٹنے کے طریقے

جُزنّا : پھوٹ ڈلوانا اور خفیہ سزائیں

کسی ننگھ کو اپنے ساتھ ملا لینا، فوج اور دولت اور حلیف حاصل کرنے سے بڑھ کر سب سے راجہ مصالحت اور تحالف کے ذریعے ان ننگھوں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرے جو دشمنوں کے قابو میں نہ آسکیں گے اگر اپنے ساتھ ان کے تعلقات استوار ہوں۔ لیکن جو راجہ کے مخالف ہوں ان کو آپس میں رٹو اکرا اور خفیہ سزائوں کے ذریعے سیدھا کیا جلائے۔

کبوج اور سوراشر جیسے دیہیوں کے کھڑی زراعت، تجارت کے ساتھ ہتھیار بھی چلاتے ہیں رک، کبوج، سوراشر، شرتی اور دوسرے لوگ، لچھوک، درچک، ٹلک، مدرک، ٹکر، گرو، پانچال وغیرہ راجہ کا لقب رکھتے ہیں۔ جاسوس ان سب گروہوں میں جا کر ان کے باہمی حسد، نفرت اور لڑائی کے دوسرے اسباب کا پتہ لگائیں، اور ان کے درمیان نہایت ہوشیاری اور پوری تیاری کے ساتھ عداوت کے بیج بوئیں۔ کسی ایک سردار سے کہیں کہ فلاں فلاں تمہاری مذمت کرتا ہے۔ آچار یہ کے روپ میں اُن کے درمیان پھگانا دوائیاں چھڑیں رک : شاگردوں کو آپس میں لڑائیں اور دیا، کلا، جوئے یا کھیلوں کے مسائل پر اختلاف پیدا کریں۔ طرار جاسوس سرداروں کے درمیان تنازعات کھڑے کریں، مثلاً شراب خانوں، تماشا گاہوں وغیرہ میں کمتر سرداروں کی بڑے چڑھ کر تعریف یا دوست بن کر نوجوانوں کے حسب نسب کے جھوٹے پسمنے گئی

گائیں اور انہیں مہم جوئی کی شہ دیں۔ اعلیٰ خاندان والوں کو دوسروں کے ساتھ کھان پان اور رشتے ناتے سے روکیں یہ کتر لوگوں کے ساتھ ربط و ضبط رکھنے والوں کا چرچا کریں کہ یہ تو اپنی اعلیٰ حیثیت اور رراتی برتری کو بٹہ لگانا ہے۔ دک: کتر لوگوں کو شہ دیں کہ وہ برتری کا دعویٰ کریں۔ یا طر آرجاسوس رات کو کسی کی اٹلاک تباہ کر دیں یا مویشی چرا کے ان لوگوں کے درمیان جن کے قانونی جھگڑے چل رہے ہوں، خون خرابہ کرا دیں۔ ان سب تنازعات میں راجہ کتر اور کمر در فریق کی مدد کرے تاکہ وہ بڑوں سے ٹکڑے سکے۔ جب وہ الگ الگ ہو جائیں تو انہیں ان کے اپنے دیس سے نکال کر دوسری قابل کاشت زمینوں پر پانچ پانچ دس دس گھروں کی ٹکڑیوں میں آباد کر دیں، کیونکہ ساتھ رہ کر وہ ہتھیاروں کے استعمال کی تربیت حاصل کر سکیں گے۔ دک: کہ مبادا ساتھ رہیں تو ہتھیار بند ہو جائیں۔ ان کو تینبہہ کر دی جائے کہ آپس میں کوئی گھڑ جوڑ کیا تو سزا دی جائیگی۔ راجہ کسی ایسے شہزادے (سردار؟) کو جو اعلیٰ خاندان کا ہو مگر بے دخل یا قید کر دیا گیا ہو گدی کا وارث مقرر کر دے۔ پھر جاسوس جوتش کے ماہرینہ قوت وغیرہ کے بھی میں جمعتوں کے درمیان اس کی اعلیٰ صفات کا چرچا کریں اور ان کے بھلے لوگوں پر زور دیں کہ وہ اس کی ملاحمت کا دم بھریں اور اس کی ذات صفات کے گن گائیں۔ جو لوگ آمادہ ہو جائیں ان کو راجہ امداد بھیجے تاکہ دوسروں کو ساتھ ملا سکیں۔ جب کہ فی جھڑپ ہو جائے۔ تو جاسوس کھالوں کے بھی میں کسی مرے ہوئے عزیز کو تندر چڑھانے کے بہانے ان لوگوں میں شراب کے سیکڑوں گھڑے تقسیم کر دے جن میں دن بوٹی کارس ملا دیا گیا ہو۔ مندروں اور قربان گاہوں کے دروازے یا دوسری جگہوں پر، محافظوں کی نظر کے سامنے جاسوسی یہ جھوٹا اعلان کریں کہ انہوں نے (مجھے کے دشمنوں کے ساتھ) معاہدہ کر لیا ہے، اس کے کیا مقاصد ہیں اور کیا معاہدہ ملے ہوا ہے۔ اور دشمن کی طلافی مہروں کی

۱۔ شہزادہ ظاہر کرے۔ ع  
۲۔ گہرولا: جب رطانی پھڑ جائے۔ ع

تھیلیاں سامنے رکھ دیں۔ جب جتھوں سے سامنا ہو لو وہ جاسوس) ان کو بتائیں کہ انہوں نے خود کو دشمن کے ہاتھ بیچ دیا ہے، اور انہیں لڑنے کی دعوت دیں یا جتھوں کے سریشیوں یا دوسری قیمتی اہلک پر قبضہ کر کے ان میں سے منتخب چیزیں جتھے کے سردار کے حوالے کر دی جائیں، اور جتھوں سے کہا جائے کہ یہ رقم سردار کو جتھوں کے درمیان جھگڑا پیدا کرنے کے لیے دی گئی تھی۔

انہی ترکیبوں پر چھاؤنیوں میں اور قبائلی سرداروں کے درمیان نفاق پیدا کرنے کا قیاس کرنا چاہیئے۔

یا جاسوس جتھوں میں سے کسی سردار کے زعمی بیٹے سے کہے کہ تم تو غللی راجہ کے پوتہ ہو، تمہیں دشمنوں کے خوف سے یہاں رکھ بھڑا ہے۔ جب وہ اس بھڑے میں آجائے تو راجا سے امداد بھیجے، اور اسے جتھوں کے خلاف جنگ پر اکسائے۔ جب مقصد پورا ہو جائے تو راجہ اس لڑکے کو بھی ختم کرا دے۔

طوائفوں، تاجپنہ گانے والیوں کے اڈے چلانے والے سرداروں تک رسائی حاصل کر کے ان کو خوبصورت دل بھانے والی عورتوں سے روشناس کریں۔ پھر ان میں سے کسی کی منظور نظر کو کسی دوسرے کے پاس پہنچا دیا جائے اور ظاہر کیا جائے کہ وہ اسے اڈا لے گیا ہے، اور اس طرح ان کو آپس میں لڑوا دیں۔ پھر طرار جاسوس اپنا کام کریں اور اعلان کر دیں کہ مرنے والا مجنت اور رقابت کے چکر میں مارا گیا ہے۔

کوئی عودت جس نے اپنے عاشق کو مایوس کیا ہو، اور پھر صاف کر دی گئی ہو اس سردار کے پاس جا کر کہے کہ دوسرا سردار میرے تمہارے پاس آنے میں مانع ہے حالانکہ میں تمہاری ہوں۔ اور جب تک وہ زندہ ہے میں تمہارے پاس

---

لے تمام عبارت سراسر مبہم ہے، اور دوسرے تراجم بھی جزوی اختلافات کے ساتھ ایسے ہی بے ربط ہیں۔ خلاصہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ جتھے کے ایک جتھے کو اگسا کرا دیا دے کر پھر اس کا بھائی دوسروں کے سامنے بھڑکایا جائے۔

نہیں رہ سکتی، اور اس طرح دوسرے کو قتل کروا دے۔  
 یا کوئی عورت جسے زبردستی اٹھایا گیا ہو اس شخص کو کسی باغ کے آس پاس  
 یا عشرت گاہ میں جاسوسوں کے ہاتھوں قتل کرادے یا خود ہی اس کا کام تمام  
 کر دے اور پھر یہ مشہور کر دے کہ میرے اس محبوب کو نملوں نے مارا ہے۔  
 کوئی جاسوس سنیا سی بن کر کسی عاشق کو ایسی دوا میں دے جن سے محبوب  
 رام ہو جاتا ہے اور اس میں زہر ملا دے، اور پھر چپکے سے کھسک جائے۔ دوسرے  
 جاسوس اس قتل کو کسی کے سر منڈھ دیں۔

یا بیوہ یا دوسری سکھائی ہوئی جاسوس عورتیں راجہ کے پاس امانت رکھے  
 ہوئے دھن کے مطالبے کا قفیضہ اٹھائیں اور جھوٹوں کے سرداروں کو اپنے حسن سے  
 (جب وہ راجہ کے سامنے آئیں) اپنی طرف مائل کریں۔  
 کوئی طوائف یا رقاصہ یا معینہ کسی عاشق سے خفیہ جگہ ملاقات طے کرے۔  
 اور جب وہ آئے تو جاسوس اُسے مار ڈالیں یا گرفتار کر لیں۔

کوئی جاسوس کسی سردار سے جو عورتوں کا شوقین ہو کہے کہ اس کا نو میں ایک  
 گھر کا مالک مر گیا ہے، اس کی بیوی کسی راجہ کے محل کے لائق ہے، اُسے بھتیجا  
 لو، اس کے بھتیجے جانے کے پندرہ دن بعد کوئی رشتی جتھے کے لوگوں کے سامنے  
 اس پر الزام لگانے کے اس نے اس کی بیوی یا سالی یا بہن یا بیٹی کو زبردستی گھر

---

لے یہ عبارت بھی بہم ہے۔ دوسرے تراجم کا مفہوم یہ ہے کہ: جاسوس عورتیں مالدار  
 بیواؤں یا بیواؤں کا روپ دھار کر اور کسی مذکورہ ورثے یا امانت کی بابت جھگڑا اٹھا کر  
 محکمران کا ذیل کے سرداروں کا دل موہ لیں۔ لگت: کوئی دھنی بیوہ یا عزیٰ بی کے کارن پیشہ کرنے  
 والی سہاگن یا استری کے جھیس میں کوئی مرد ورثے یا امانت دیزرہ کا قفیضہ لے کر تصفیہ کرانے  
 کی غرض سے جتھے کے سرداروں کے پاس بنائیں اور انہیں اپنے بس میں کر لیں۔ گ: کے ترجمے  
 میں کئی تفصیلات اصل سنسکرت متن سے زائد ہیں۔ پھر بھی نکتہ واضح نہیں ہوا۔ غالباً یہ  
 سرداروں تک رسائی پانے کی ایک ترکیب بتائی گئی ہے۔ ج

میں ڈال رکھا ہے۔ اگر مجھے دالے اس کو سزا دیں تو راجہ ان کا ساتھ دے اور انہیں بد چلن لوگوں کے خلاف کارروائی پر آمگائے۔ طرار جاسوس ہمیشہ ایسے سنیا سی کورات کے وقت دودھجوادیں۔ ہوشیار منتخب جاسوس سردار پر الزام لگائیں کہ اس نے برہمن کو قتل کر دیا ہے اور ایک برہمن عورت کو خواب کیا ہے۔

کوئی جاسوس جوتشی بن کر کسی سردار سے کسی عورت کے نصیبے کی تعریف کیسے جس کا بیاہ جلد ہونے والا ہو اور کہے کہ وہ رانی بننے کے لائق ہے اور ایسے بیٹے کو جنم دے گی جو راجہ ہو گا۔ اپنا سارا دھن دے کر اُسے خرید لیا جائیگا لاؤ۔ جب اُسے حاصل کرنا ممکن نہ ہو گا تو جاسوس ان کا بندھ کر اویں گے، اور پھر جھگڑا لازمی طور پر اُٹھے گا۔

کوئی یقینی کسی سردار سے کہے جو اپنی بیوی کو بہت چاہتا ہو، کہ فلاں سردار نے جسے اپنی جوانی پر بڑا گھمنڈ ہے مجھے تمہاری بیوی کو پر جانے کے لیے بھیجا ہے۔ میں دشمن کے ڈر کے مارے اس کا خط اور یہ زیور تمہاری بیوی کے لیے لے آئی ہوں۔ تمہاری بیوی بے قصور ہے۔ اس سردار کے خلاف جینہ کاہ دانی ہونی چاہیے۔ میں تمہیں سرخ رو دیکھنا چاہتی ہوں۔

اس طرح کے جھگڑوں میں جو خود ہی کھڑے ہو جائیں یا جاسوس کھڑے کر ایش۔ راجہ کو ہمیشہ کمزور فریق کا ساتھ دینا چاہیے تاکہ وہ بد لوگوں کے خلاف کارروائی کریں یا راجہ خود انہیں دہلی سے نکال کر ملک کے دوسرے علاقوں میں بھجوا دے۔

اس طرح وہ جھگڑوں کا واحد راجہ بن کر اُبھرے گا۔ پھر وہ گروہ بھی ایسے راجہ کے ماتحت اُسنے کے بعد اس طرح کی سازشوں سے ہوشیار رہیں۔

مختلف گروہوں کے سردار کو چاہیے کہ ان سب لوگوں میں مقبولیت حاصل کرے جو نیک زندگی گزارتے ہوں یا اپنے نفس پر قابو رکھے اور ایسی ماہ اختیار کرے جسے وہ سب لوگ پسند کریں جو اس کے تابع ہوں۔

## طاقور دشمن سے نمٹنا

جزو۱: راج دُوت کا کام

جب راجہ پر کوئی طاقور دشمن حملہ کرے تو وہ خود کو سچ اپنے بیٹوں کے اُس کے حوالے کر دے اور (بیتے ہوئے دھارے میں) سرکندے کی طرح رہے۔  
(اگ: اُس کے سامنے بیت کی طرح جھک جائے)  
بھاروداج کہتے ہیں کہ جو کوئی طاقور کے سامنے جھکتا ہے، وہ گویا اندر  
دبارش کے دیوتا، اُس کے سامنے جھکتا ہے۔

مگر دشمن لاکش کا کہنا ہے کہ کمزور راجہ اپنے تمام وسائل کے ساتھ مقابلہ کرے، کیونکہ بہادری ہر شکل پر غالب آجاتی ہے، اور لڑنا کمتری کا فطری تقاضا اور فرض ہے، چاہے جنگ میں فتح ہو یا شکست۔

کوٹلیہ کہتا ہے کہ نہیں، جو کوئی دریا کے کنارے یککڑے کی طرح جھک جائے  
معیبت کے دن گزرتا ہے۔ جو اپنی تھوڑی سی فوج کے ساتھ (بھاری فوج سے)  
ٹکڑے وہ گویا بغیر کشتی کے سمندر کو پار کرنا چاہتا ہے۔ لہذا کمزور راجہ یا تو خود کو  
طاقور راجہ کی پناہ میں دے دے یا کسی ناقابلِ تسخیر قلعہ میں جم جائے۔  
حملہ آور میں قسم کے ہوتے ہیں:- انصاف پسند فاتح، شیطان صفت فاتح،  
اور حریف فاتح۔

---

لے دوسرے مترجمین نے "کمزور راجہ کی بابت" عنوان دیا ہے جو اصل عنوان "ابلی یس" کے مین مطابق ہے۔ ج

ان میں سے اول اطاعت سے مطمئن ہو جاتا ہے۔ لہذا کمزور راجہ اس کی امان میں آجائے۔

اپنے دشمنوں سے چوکتا، حلیص راجہ جو کچھ زر زمین وغیرہ اطمینان سے ہاتھ لگے اُسے غنیمت سمجھتا ہے۔ ایسے کو دھن دولت سے خوش کر دینا چاہیئے۔ شیطان صفت راجہ صرف مفتوح کی زمین، خزانے، بیٹوں، بیویوں پر قبضہ کرنے سے مطمئن نہیں ہوتا بلکہ اس کی جان بھی لینا چاہتا ہے۔ ایسے کو زر زمین دے دلا کر جتنا دور رکھا جائے بہتر ہے۔

جب ان میں سے کوئی کمزور راجہ کے خلاف حرکت کرنے والا ہو تو کوشش کرنی چاہیئے کہ معاہدے سے معاملہ ٹل جائے یا پھر سازش کی جنگ (منتریدھ) کا آسرا لیا جائے۔ یا میدان جنگ میں شاطرانہ چالوں سے کام لیا جائے۔ وہ دشمن کے آدمیوں کو آمار چڑھا دیا تحفے تحائف دے کر اپنے ساتھ ملا سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اپنے آدمیوں کی سازش کی روک تھام اُن میں پھوٹ ڈلو کر یا خفیہ سزائیں دے کر کی جانی چاہیئے۔ جاسوس خفیہ طور پر بھتیار، زہر یا آگ کے ذریعے قبضہ کر لیں۔ دشمن کے عقب پر ہر طرف سے دباؤ ڈلوایا جائے۔ قبائلی لوگوں کی مدد سے اس کی عملداری میں تباہی پھیلانی جائے، یا دشمن کے خاندان کے کسی معتوب یا مقید فرد کو اس کی ریاست پر قبضہ کرنے کے لیے کھڑا کر دیا جائے۔ جب وہ شرارت بدتمی ہی جائے اور جو کچھ کر سکتا ہے کر گزرے تو اس کے پاس صلح کے لیے اچھی بیچھے جائیں یا اُسے برہم کیے بغیر صلح کر لی جائے۔ اگر وہ پھر بھی بڑھتا رہے تو کمزور راجہ اُسے اپنی چوتھائی دولت اور فوج دے کر صلح کی پیش کش کرے، اور ادائیگی ایک دن اور ایک رات گزرنے پر موقوف رکھی جائے۔

ماتور راجہ پیش کش کو قبول کرے تو ایسے ہاتھی اور گھوڑے بیچھے جائیں جو قابو میں نہ آئیں یا انہیں زہر دے کر بھیجا جائے۔ اگر دشمن فوج کے خناس افسروں کو بھیجنے کا مطالبہ کرے تو ایسے آدمی بیچھے جائیں یا فوج کے وہ حصے بھیجے

جائیں جن میں غدار گھسے ہوئے ہوں۔ یا دشمن یا قبائلی لوگ اور یہ سب کسی اپنے معتبر افسر کی کمان میں ہوں یا ترکیب کرے کہ اس کے دشمن اور اس کی فوج کے ناپائیدہ عناصر دونوں تباہ ہوں۔ یا ایسی فوج بھیجی جائے جو طرار جاسوسوں پر مثل ہو اور اپنے غیر مطمئن آدمیوں کو دشمن کے پاس بھیجنے سے پہلے مطمئن کر دے۔ رک: یا ایسے تیز مزاج لوگوں کو بھیجے جو جنگ کو برداشت نہ کر سکیں اور دشمن کو نقصان پہنچائیں یا نہایت وفادار پشتینی سپاہی جو دشمن کو موقع ملنے پر غرہ پہنچا سکیں، اگر دشمن دولت چاہتا ہو تو ایسی اشیاء بھیجی جائیں جو بک نہ سکیں اور ایسا سامان جو جنگ میں کارآمد نہ ہو، اگر دشمن زمین مانگتا ہو تو ایسی زمین دی جائے جو بعد میں واپس لی جاسکے، جس پر کسی دوسرے دشمن کا دانت ہو جس کا دفاع مشکل ہو یا جسے آباد کرنے کے لیے کثیر صرفے کی ضرورت ہو یا پھر وہ اپنی راجدھانی کو چھوڑ کر سارا ملک حوالے کر کے صلح کر لے۔

راجہ حکمت سے کام لے کر دشمن کو وہی کچھ پیش کرے جو کوئی دوسرا دشمن اس سے چھین کر لے جاسکے۔ اور دولت سے زیادہ اپنی جان کی پروا کرے، کہ دولت کے انبار ہوتے جان دی تو کیا ملا؟

### جزو ۳: خفیہ ریشہ دوانیاں

اگر دشمن صلح کے معاہدے کی پابندی نہ کرے تو اس سے کہا جائے: بہت سے راجہ دشمنوں کے ہاتھوں پسا ہوئے تم کو ان نادان مکرانوں کی پروری نہیں کرنی چاہیئے۔ اپنی دولت کا بھی خیال رکھو اور دھرم کا بھی، جو لوگ تمہیں خطرات میں پڑنے پر اُکساتے اور جرم کرنے اور دولت برباد کرنے کا مشورہ دیتے ہیں وہ دوست نہیں دشمن ہیں۔ ایسے جیالوں سے لڑنا جو جان کی پروا نہیں کرتے، نادانی ہے۔ ایسا کام کرنا جس سے دونوں جانب خون خرابہ ہو بڑا پاپ ہے جو دمن میسر ہے اُسے ٹھانا اور اچھے دوست کو گنونا (مراد اپنی ذات) نفع کمانا نہیں مگر سچا نقصان اٹھانا ہے۔ اس راجہ کے بھی کچھ دوست ہیں جنہیں وہ تمہارے نیچے اسی دولت کے بل بوتے پر لگا دے گا جو تمہاری مدد سے مجھے



نقصان پہنچا کر حاصل کرے گا۔ اور وہ تم پر ہر طرف سے پل پڑیں گے۔ اس راجہ کا اثر و رسوخ و سطی اور غیر جانبدار ریاستوں میں برقرار ہے۔ اور تم اپنا اثر و رسوخ کھو چکے ہو، چنانچہ اب وہ منتظر ہیں کہ موقع ملے تو تم کو آدبائیں۔ صبر سے مزید نقصان برداشت کرو، اسے ابھی اور نقصان برداشت کرنے دو تا ب ہم آسے اس امن کے قلعے سے نکال باہر کریں گے جس پر سے اس کا اثر زائل ہو چکا ہے۔ لہذا تمہیں زیب نہیں دیتا کہ ان بدخواہوں کی بات پر کان دھرو جو دوست بن کر سامنے آتے اور بہکاتے ہیں تاکہ تم اپنے حقیقی دوستوں کو مشکل میں ڈالو اور پھر تمہارے دشمن اپنے مقاصد پورے کر سکیں، خود کو بھی جو کھوں میں ڈالو اور ناحق نیمبر بار ہو۔

اگر دشمن اس صلاح کو نظر انداز کر کے بڑھتا ہی چلا آئے تو کمزور راجہ اس کی رعیت میں فتنہ پیدا کرنے کے لیے ان حربوں سے کام لے جو جھٹوں سے سمجھ بڑا ہونے کے سلسلے میں بیان کیے گئے ہیں۔ نیز اس جزو میں جس کا تعلق خفیہ طریقوں سے دشمن کو گھیرنے سے ہے وہ طرار جاسوسوں اور زہر دینے والوں کو بھی کام پر لگائے۔ دشمن کے اپنے ٹھکانے میں، ان تحفظات کے توڑ پر جو راجہ کی جان کی حفاظت کے سلسلے میں بیان کیے گئے ہیں طرار جاسوس اور زہر دینے والے اپنی کارروائی انجام دیں۔ طوائفوں کے اڈے چلانے والے دشمن کی فرج کے سرداروں کو خوبصورت جوان عورتوں کے ذریعے رجھائیں، اور ان کے درمیان رقابت کے جھگڑے پیدا کرائیں۔ اس طرح جو بھڑپیں ہوں ان کے بعد مارے ہوئے فریق کو دوسری جگہ منتقل ہو جانے یا جاسوسوں کے ذریعے اپنے راجہ سے مل جانے اور اشتراک عمل کی ترغیب دی جائے۔

یاجو سراما عشق میں مبتلا ہو جائے اس کو جاسوس سنیا سی، دواؤں میں زہر ملا کر دے دیں۔

کوئی جاسوس سوداگر کے بھیس میں دشمن راجہ کی رانی کی کسی خواہش سے عشق کا اظہار کرے اور اس پر خوب پیسہ لٹائے، پھر اُسے چھوڑ دے۔ سوداگر کا ملازم

جاسوس رانی کے عمل میں تعینات کسی دوسری جاسوس عورت کے ذریعے ایک دوا یہ کہہ کر پہنچائے کہ اس سے برگشتہ عاشق دوبارہ ملیں ہو سکتا ہے۔ وہ خواص دوا کو سوداگر پر آزمائے، اور کامیاب ثابت ہونے کے بعد رانی سے کہے کہ یہ دوا راجہ پر بھی آزمائی جائیے، اور پھر دوا کے بدلے زہر رکھ دے۔

کوئی جاسوس جو نشی بن کر راجہ کے بڑے وزیر کو اس بھڑے پر چڑھائے کہ اُس میں راجہ بننے کے پورے آثار پائے جاتے ہیں۔ کوئی فقری اس وزیر کی بیوی کو بھی یہی پٹی پڑھائے کہ وہ رانی بننے والی ہے اور ایک راجہ کو جنم دے گی۔ یا کوئی عورت وزیر کی بیوی بن کر اُس سے کہے کہ جاسوس جو کسی بڑے افسر کی بیوی ہو اس سے کہتے کہ راجہ میرے پیچھے پڑا ہے اور ایک فقری میرے پاس یہ زیور اور خط لے کر آئی ہے۔

یا کچھ جاسوس بادرجیوں کے روپ میں لپٹانے والی دولت و وزیر کے پاس یہ کہہ کر لے جائیں کہ یہ راجہ کے حکم سے آئی ہے۔ اور کسی فوری مہم کے لیے ہے۔ ایک دوسرے جاسوس سوداگر بن کر وزیر سے کہے کہ مہم کی ساری تیاری مکمل ہے اور اس دولت پر کسی بہانے قبضہ کر لے۔ اس طرح ایک، دو یا تین جھینڈ جیلوں سے کام لے کر مشترک دشمنوں کے وزیروں کو مہم جوئی پر آگایا جائے تاکہ وہ اپنے راجہ سے کٹ جائیں۔

دشمن کے علاقوں میں جاسوس یہ افواہ پھیلائیں کہ راجہ سخت خشکلات میں گھر گیا ہے اور اس کی جان کے لئے ہیں۔ اس لیے علاقے کے حاکم نے سرکاری ملازموں سے کہا ہے کہ جتنا جس کسی سے وصول کر سکتے ہوں زبردستی چھین لیں۔ رات کو جاسوس لوٹ مار شروع کر دیں اور خون آلود ہتھیار اور رسیاں وغیرہ حاکم کے گھر میں ڈلوادیں۔ اسی طرح محصل اعلیٰ اور دوسرے حاکموں کے خلاف نفرت لے کر ساری عبارت بے ربط ہے۔ کنگ نے نکتے کو ٹھیک سمجھا ہے۔ یعنی بادرجی دولت

وزیر کو دکھائے کہ یہ راجہ نے آپ کو زہر دینے کے لیے مجھے بخشی ہے۔ اور ایک سوداگر اگر تصدیق کرے کہ اس نے راجہ کے حکم سے زہر بادرجی کے حوالے کیا ہے۔ ج

پیدا کرائی جانے۔ جب لوگ محصل اعلیٰ سے بدول ہو جائیں تو اسے مرادیا جائے۔ اور اس کی جگہ اُس کے خاندان کے کسی آدمی کو یا کسی ایسے شخص کو جو نظر بند رہا ہو مقرر کر دیا جائے۔ لے

✽ دشمن کی طرف سے خطرے کی افواہ پھیل کر جاسوس شاہی حرم اور شہر پناہ کے دروازوں اور غلے کے گوداموں کو آگ لگوا دیں اور ان کے محافظوں کو قتل کر دیں۔

جزو ۳: سپہ سالار کا قتل اور ریاستوں کو بھڑکانا

دشمن راجہ اور اس کے معاصروں سے قریب رہنے والے جاسوس، رازدارانہ طور پر پیادہ، سوار، رمحوں اور ہاتھیوں کی فوج کے کمانڈروں کے خیر خواہوں سے دوست بن کر کہیں کہ راجہ ان سے ناراض ہے۔ جب ان کے آدمی جمع ہوں رک: جب افواہ خوب پھیل جائے، تو جاسوس احتیاط کے ساتھ محافظوں سے بچ کر (رک: رات کے وقت، خطرے سے تحفظ کی تدابیر اختیار کر کے) کمانڈروں کو راجہ کی طرف سے طلبی کا بہانہ کر کے کسی جگہ لے جائیں اور وہاں سے واپسی کے وقت کمانڈر کو قتل کر دیں۔ رگ: کمانڈروں سے کہیں کہ فلاں وقت تم کو راجہ نے بلایا ہے، اور جب وہ گھر سے نکلیں تو انہیں قتل کر دیں۔ دوسرے سپاہی جو اس پاس ہوں وہ مشہور کریں کہ یہ قتل راجہ کے حکم سے ہوا ہے۔ جاسوس دشمن کے دیس سے نکالے ہوئے سرداروں سے بھی کہیں کہ جیسا ہم سمجھتے تھے ویسا ہی ہوا۔ اب تم کسی اور طرف نکل جاؤ۔ رک: جو قتل نہ ہوئے ہوں، ان سے کہا جائے کہ جو ہم کہتے تھے وہی ہوا۔ اب تم جان بچا کر بھاگ جاؤ۔

بعض لوگ جنہیں دشمن، راجہ سے حسبِ خواہش نہ ملا ہو۔ ان سے جاسوس کہیں کہ راجہ نے سرحدی حاکم سے کہا ہے کہ فلاں فلاں شخص دشمن سے ملا ہوا ہے کیونکہ ہم اس کی خواہش پوری نہیں کر سکے۔ اس لیے اس کا کام تمام کر دو۔ پس پھر

لے یہ عبارت گنہگ ہے اور تینوں ترجموں میں نمایاں اختلاف ہے، خلاصہ مفہوم درج کیا گیا ہے۔ دشمن کی عملداری میں تقرر کون کرائے گا۔ اور نظر بند کو کیونکر نکال کر لایا جائے گا۔ یہ بات بھی نہیں گھسی۔ ج

جاسوس اپنی مخصوص کارروائی کریں۔

جن لوگوں کو راجہ نے ان کی خواہش کے مطابق خوش کر دیا ہوا ان کو بھی جاسوس یوں ہی کہیں گے کہ راجہ نے سرحدی حاکم سے ان کی بابت کہا ہے کہ اگرچہ ہم نے ان کی باتیں بادلِ نخواستہ مان لی ہیں تاکہ وہ مطمئن ہو جائیں۔ مگر وہ دشمن سے ملے ہوئے ہیں۔ تم ان کی سرکوبی کرو۔ پھر جاسوس اپنی مخصوص کارروائی کریں۔

ان لوگوں کو بھی جو راجہ سے اپنا حق طلب نہ کرتے ہوں، جاسوس یوں ہراساں کریں کہ راجہ نے سرحدی علاقوں کے حاکم سے کہا ہے کہ یہ لوگ اپنا حق مجھ سے نہیں مانگتے اس کا سبب اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ یہ دشمن سے مل گئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ مجھے ان کے جرم کا پتہ چل گیا ہے۔ تو تم ان کا قلع قمع کر دو۔ بس پھر جاسوس اپنی مخصوص کارروائی کریں۔

اسی پر مختلف گروہوں کے خلاف کارروائی کا قیاس کرنا چاہیے۔ کوئی جاسوس جو دشمن راجہ کے ذاتی ملازموں میں شامل ہو، راجہ کو بتائے کہ اس کے فلاں فلاں وزیر سے دشمن کے آدمیوں نے ملاقات کی ہے۔ جب وہ اس کا یقین کر لے تو کسی آدمی کو دشمن کا آدمی بنا کر راجہ سے کہا جائے کہ یہی وہ آدمی ہے۔

دشمن کی فوج کے اعلیٰ افسروں، وزیروں اور دوسرے عہدہ داروں کو ذرا وہ زمین کی پیش کش کر کے ورغلا یا جائے کہ وہ اپنے راجہ سے ٹوٹ کر ادھر آجائیں۔

اگر کوئی شہزادہ دیا کمانڈر انچیف، قلعے کے قریب یا اس کے اندر رہتا ہو تو جاسوس اس سے کہیں "تم ہی سب سے لائق ہو۔ تم ہمت سے کیوں کام نہیں لیتے۔ اپنا حق بزور حاصل کرو، ورنہ ولی عہد شہزادہ تمہیں تباہ کر دے گا۔"

یا کمانڈر انچیف کے خاندان کے کسی آدمی یا نظر بند شخص رک : معتبہ شخص کو سونا پیش کیا جائے اور کہا جائے کہ وہ دشمن راجہ کی اندرونی فوج یا سرحدی فوج کے کسی حصے کو تباہ کر دے۔

یا جنگلی قبائل کو دولت اور عزت کی پیش کش کر کے دشمن کی عملداری تاراج کرنے پر اکسایا جائے، یا دشمن کے عقبی دشمن سے کہا جائے "میں تمہارے لیے

نجات کے پہل کی حیثیت رکھتا ہوں ساگریں نہ رہا تو راجہ تم سب کو ڈبو دے گا۔ تو  
ایسے مقدمہ ہو کر عمل کریں اور دشمن کی یلغار کو پاپا کر دیں۔ اسی طرح ریاستوں کے حلقے  
کے سب یا کچھ ارکان کو یہ پیغام بھیجا جائے کہ مجھ سے نبھنے کے بعد یہ راجہ  
تمہارے خلاف قدم اٹھائے گا۔ اس سے ہوشیار رہیں۔ میں ہی وہ شخص ہوں جس  
پر آپ بھروسہ کر سکتے ہیں۔“

✽ قریبی دشمن کے خطرے کی پیش بندی کے طور پر راجہ وسطی یا غیر جانبدار  
راجاؤں کو (ان کی پسند کے تحفے) بھیجتے ہیں۔ یا پھر اپنی تمام اہلک دشمن کے دم و  
کرم پر چھوڑ دیں۔ رک، وہ کسی وسطی یا غیر جانبدار راجہ سے مدد کی التجا کرے اور جان  
بچانے کے لیے اپنا سب کچھ اس کے حوالے کر دے۔

### جزو ۴: ہلاک جاسوس

راجہ کے جاسوس جو دشمن کے قلعوں میں بیوپاریوں کے طور پر یا گانڈوں میں  
کسانوں، گواہوں کے طور پر سرمدوں پر فیروں کے طور پر رہتے ہوں، قریبی دوسرے  
دشمن راجہ یا قبائلی سردار یا دشمن راجہ کے تخت کے دعویدار کسی شخص یا مستوب  
راجکار کو تاجروں کی معرفت خفیہ پیغام بھیجیں کہ وہ آسانی سے اگر اس علاقے پر  
قبضہ کر سکتے ہیں۔ جب ان کے منائد سے خفیہ طور پر ہدایتیں تو انہیں تمام کمزوریاں بتا  
دی جائیں اور ان کے ساتھ مل کر کارروائی کی جائے۔

یا کسی دیس نکالا دیے ہوئے تہزادے کو دشمن کے کیمپ میں پہنچا کر کوئی  
جاسوس جو دشمن راجہ کے ہاں شراب فروش کے طور پر کام کرتا ہو، سیکڑوں شراب  
کے پیسے مل کر بوٹی کا رس ملا کر جشن منانے کے لیے تقسیم کر دے یا پہلے دن سادہ  
شراب دے اور اگلے دن زہریلی ہوئی شراب یا دشمن کے افسروں کو پہلے خالص  
شراب دے اور پھر جب وہ نشے میں آجائیں تو پھر زہریلی شراب پلا دے۔

کوئی جاسوس جو دشمن کی فوج کے چپ افسر کے طور پر کام کرتا ہو، وہ بھی  
شراب فروش والی چال چل سکتا ہے۔

تاجروں اور لپکا ہوا گوشت، چاول اور شراب وغیرہ بیچنے والے جاسوس تازہ

مال سستے داسوں فروخت کرنے کا اعلان کر دیں، اور دشمن کے آدمیوں کے ساتھ زہریلی اشیاء بیچ دیں۔

عورتیں اور بچے تاجروں سے شراب، دودھ، دہی، مکھن، تیل وغیرہ اپنے زہر بھرے برتنوں میں خریدیں، بعد میں قیمت کی بابت جھگڑا کر کے واپس دوکانداروں کے برتن میں انڈیل دیں۔ جاسوس خریدار وہ سارا مال خرید لیں۔ اور ایسی ترکیب سے ان لوگوں کے ہاتھ بیچ دیں جو دشمن کے ہاتھی گھوڑوں کو خوراک دینے پر مامور ہوں۔ اسی طرح جانوروں کے لیے زہریلی خوراک بیچنے کی کوشش کرے۔ مویشیوں کے تاجر دشمن کے کیمپ کے قریب لڑائی کے وقت اپنے مویشیوں کو کھلا جھوڑوں تاکہ فوجیوں کی توجہ جنگ کی طرف سے ہٹ جائے۔ رگیز دلا: ان کی نیند خراب ہو، یا تند مزاج شہر جانوروں کو کیمپ کے قریب لاکر چھوڑ دیں اور ان کی آنکھوں میں پھونکنا کا خون پٹکا دیں۔ اسی طرح شکری کے بھیس میں جاسوس اپنے خونخوار جانوروں کو، پسیرے زہریلے سانپوں کو اور ہاتھیوں کے یو پارے مست ہاتھیوں کو چھوڑ دیں۔ طر آجاسوس پیچھے ہٹ کر پیادہ، سوار، رتھوں یا ہاتھیوں کے کمانداروں کو چپکے سے ٹھکانے لگا دیں یا ان کی قیام گاہوں کو بھونک دیں۔ دشمن کے باغی، مخالف اور قبائلی اس کے عقب میں کھنڈت ڈالنے یا ملک اور رسد کی آمد کو روکنے پر مامور کئے جائیں یا جنگل میں چھپے ہوئے جاسوس اس کی سرحد میں داخل ہو کر تباہی پھیلائیں، اور اس کی رسد کو جب وہ تنگ راستوں سے لائی جا رہی ہو برباد کر دیں۔

رات کی لڑائی کے وقت جاسوس دشمن راجہ کی راجدھانی کے قریب پہلے سے خفیہ طور پر لگائے ہوئے جھونپود وغیرہ کے ذریعے اعلان کر دیں کہ ہم نے ملک فتح کر لیا ہے اور راجدھانی میں گھس رہے ہیں۔ راجہ کے محل میں گھس کر راجہ کو قتل کر دیں یا جب وہ ادھر ادھر بھاگے تو پلھریا وحشی قبائلی اور فوجی افسر جو گھات میں لگے ہوں یا کسی ستون یا جنگل کے پیچھے چھپے ہوں اُسے مار ڈالیں یا شکاریوں کے

۱۔ مردہ غالباً یہ ہے کہ راجہ کی راجدھانی پر بھون مارا جائے جبکہ اس کی نو بیس محاذ پر ہوں۔

بھیس میں راجہ کو اس دقت مار دیں جب وہ اپنے سپاہیوں کو محلے کی دیوایات دے رہا ہو یا محلے کی لمبل اور بھاگ دوڑ کے دقت خفیہ جنگی جہاں سے کام میں یا جب وہ کسی تنگ راستے سے گزر رہا ہو تو گھات میں لگے ہوئے آدمی اس پر ٹوٹ پڑیں یا کسی پہاڑی پر سے یا درخت کی اوٹ میں سے یا بڑ کے سائے میں سے نکل کر یا پانی میں اس پر حملہ کریں یا دریا کا بند توڑ دیں تاکہ وہ تیز پانی کی رود میں بہہ جائے یا وہ کسی قلعے میں یا دادی میں پناہ لے تو آگ کے گولے پھینکیں یا زہریلے ساپ بھوڑ دیں۔ کسی جھاڑیوں کے جھنڈ میں ٹھہرا ہو تو اُسے آگ لگوا دیں۔ صحرا میں ہو تو دھواں چھوڑ دیں۔ کہیں قلعے میں ٹھہرا ہو تو زہر دلوائیں۔ اور پانی میں اترے تو مگر مچھ یا کسی اور خونخوار جانور کا لقمہ بنوا دیں یا جلتے ہوئے گھر سے باہر نکلے تو اُسے دھریں۔

✽ اس طرح کی ترکیبوں سے جیسی کہ باب ۱۳ جزو ایں بیان کی گئی ہیں، یا دوسری کارگر ترکیبوں سے راجہ کو اس مقام سے جہاں وہ ٹھہرا ہو یا جہاں سے بھاگ نکلنے کی کوشش کرے، پکڑا جائے۔

### جزو ۵ : خفیہ جہاں یا پڑھائی کے ذریعے مکمل فتح

دشمن کو ان مندروں اور یا تراؤں پر مارنے کی تدبیر اختیار کی جائے جہاں وہ پوجایا قربانی کے لیے جایا کرتا ہو۔ کوئی بھاری چھرا اس ترکیب سے لٹکا یا جائے کہ جب وہ مندر کے دروازے میں داخل ہو تو رسی ڈھیلی کر دینے سے اس پر آن پڑے۔ سب سے اونچی منزل سے اس پر ہتھیار یا پتھر بڑھکا دیئے جائیں یا کوئی بھاری مٹی دیوار کے سہارے اس طرح لگائی جائے کہ اس پر گرائی جاسکے۔ یا اس فرش پر جہاں وہ کھڑا رہنے یا بیٹھنے کا عادی ہو زہریانی یا آگ برہمن ملا کر چھڑک دیا جائے یا پھولوں یا سفوف یا دھوئی کے ذریعے زہر دے دیا جائے۔ یا اس کی نشست کے بند کھول کر اس کے نیچے بنے گڑھے میں گرادیا جائے جس میں برہمچیاں لگا دی گئی ہوں یا جب وہ گرفتاری کے ڈر سے ملک سے فرار ہو تو اُسے گھیر گھا کر جنگی قبائلوں یا کسی دشمن کی طرف بھٹکا دیا جائے جو اس کا منتظر ہو۔

یاجب رہ اپنے قلعے سے جملگے تو اسی طرح دشمن ریاست کی طرف پہنچا دیا جائے  
جو بعد میں فتح کی جانے والی ہو۔ دشمن کے آدمیوں کو بھی اپنے بیٹوں یا بھائیوں  
کے پاس حراست میں کسی پہاڑی یا جھل یا دریا کے پہنچے ہوئے قلعے میں رکھا  
جائے جو دشمن کے علاقے سے دور ہو۔

دشمن کی نقل و حرکت میں رکاوٹ ڈالنے کے طریقے ایک اور جزو ہیں  
”مفتوح راجہ کا کردار کے عنوان سے درج ہیں

ایک یوجن دہم میل کی مدد سے گھاس اور ایندھن کی کھڑی جلادی جائے  
دک: قلعے کے گردا گرد یا پانی خراب کر دیا جائے یا بہا دیا جائے۔ قلعے کے گرد  
ٹیلے، کنویں، گڑھے اور کانٹے بنایا مٹا دیئے جائیں۔ دشمن کے قلعے کے اندر جانے والی  
سڑگ کا منہ چوڑا کر کے اس کے سامان رسد یا سردوں کو نکال لیا جائے اور خود  
دشمن راجہ کو بھی اسی طرح اغوا کر لیا جائے۔ قلعے کے باہر کی کھائی کا پانی سڑگ میں  
چھوڑ دیا جائے۔ دشمن کے قلعے کی تفصیل کے پاس مشتبہ مقامات پر اور قلعے کے  
باہر کے مکان میں جہاں کٹواں ہو، جست کے برتن خالی رکھ دیئے جائیں جن سے  
ہوا کا رخ معلوم ہو سکے۔ (جو زیر زمین سڑگ میں سے آئے گی) جب سڑگ

لے اس عبارت کا مفہوم تینوں تراجم میں بہت مختلف ہے۔ ک: جب دشمن نزدیک آ  
پہنچے تو راجہ اپنے ساتھیوں کو جو طویل عمارت کے شانہ سر کیس قلعے کے اندر لے جائے اور جو  
اس قابل نہ ہیں انہیں دشمن کے ایسے علاقے میں بھیج دے جو بعد میں فتح کیا جائے والا ہو۔ اور  
دیہات کے لوگوں کو کسی پہاڑی یا دریائی قلعے میں بند کرانے لگ: اگر دشمن اپنے قریبی دیہات کا ہو  
تو اس کے دیہاتیوں کو پکڑ کر بند کر دیا جائے اور دشمن کے قید کئے ہوئے شورش کرنے والوں کو  
چھوڑ دیا جائے۔ دشمن کے ایسے آدمی کو جسے بعد میں ضرور ٹوٹنا پڑے خود ہی اس کی طرف بھیج  
دیا جائے۔ دشمن راجہ کے پہاڑی، دریائی قلعوں وغیرہ کو اس کے وزیروں یا رشتہ دار کے اختیار  
میں دے دیا جائے۔

لے تینوں مترجمین نے سنسکرت کی جمل عبارت کی الگ الگ تفسیر کی ہیں۔ مثلاً: ک: دشمن  
کے کیمپ تک ایک سڑگ بنائی جائے جو کئی جگہ سے کھلی ہو... یا اگر دشمن زمین و دریا سے



کی سمت دریافت ہو جائے تو اس کے مخالف ایک دوسری سرنگ بنائی جائے  
یا سرنگ کو کھول کر اس میں دھواں یا پانی بھر دیا جائے۔

قلعے کے دفاع کا بندوبست کر کے اور اسے اپنے خاندان کے کسی فرد کے  
پسر و کر کے دشمن شاید مخالف سمت بھاگ جائے رک، گ، خود راجہ قلعے کے  
دفاع کا بندوبست کر کے، دشمن سے مخالف سمت نکل بھاگے جہاں اسے دوست  
اور ساتھی اور رشتہ دار مل سکیں یا وحشی قبائل یا دشمن کے باغی جن کے پاس بھاری رسد  
ہو۔ یا جہاں سے دشمن کے متنب پر یا اس کے ملک پر حملہ کیا جاسکے یا اس کی رسد  
کو روکا جاسکے۔ یا جہاں سے دشمن پر درخت لٹکا کر اُسے مارا جاسکے، یا اپنی پشتی،  
معتد فوج کے لیے مدد حاصل کی جاسکے۔ یا وہ کسی اور ملک میں چلا جائے جہاں حب  
دلخواہ شرائط پر مسلح کرنا ممکن ہو۔

اس دراجر کے، دشمن کے اتحادی اس کے پاس ایلمچوں کے ذریعے پتیا بھیج  
سکتے ہیں کہ یہ تمہارا دشمن ہمارے ہاتھ پڑ گیا ہے۔ ہمیں تجارتی مال یا تحائف کے طور  
پر دھن اور بھاری فوج بھیجو۔ ہم یا تو اُسے زنجیر کر کے تمہارے پاس بھیج دیں گے یا  
اُسے یہاں سے نکال دیں گے۔ اگر بات مان لی جائے تو جو دود فوج آئے اس پر

تو اس سے زیادہ گہری سرنگ کھودی جائے حتیٰ کہ اس کا پانی راستے تک آجائے یا فیصل کے قریب  
ایک ڈھکا ہوا کنواں۔۔۔ پانی کی بالٹیاں یا جست کے برتن کھودائے جائیں جن سے کھدائی  
ہونے کا پتہ چل سکے گا۔ یہ یقیناً ہوا کے رخ سے زیادہ قابل فہم بات ہے۔ ج، گ، دشمن کے پڑاؤ  
میں ایک چوڑے منہ کی سرنگ بنا کر دشمن کے سرداروں کو اور موقع آنے پر خود اس کو اس میں چھپنا  
دیا جائے۔ اگر دشمن قلعہ میں آنے کے لئے سرنگ بنائے تو فیصل کے چاروں طرف اتنی گہری کھدائی  
کھودی جائے کہ پانی نکل آئے یا اگر یہ شکل ہو تو گہرے گہرے کنوئیں کھودا دیئے جائیں۔

ذہین پڑھنے والا ان تینوں فرموں میں دی ہوئی مشترک جزویات کو باہم مربوط کر کے  
مصنف کا مافی الضمیر بڑی حد تک پاسکتا ہے۔ محدث یہ ہے راجہ بلند بندہ۔ یا تو خود  
سرنگ کھود کے چھا بھرے، یا اُدھر سے کھودی جاری ہو تو اس کاؤں معلوم کر کے اس کے  
راستے پر سوراخ کرے اور دھواں یا پانی پھوڑ دے۔ ج

خود تہفہ کر لیا جائے۔ لے

یا قلعہ کا محافظ پیغام بھیجے کہ ہم قلعہ حوالے کرتے ہیں، اور جب غامرہ کرنے والی فوج کا ایک حصہ قلعے میں داخل ہو جائے تو اُسے پہلے تو اعتماد میں لیا جائے اور پھر مروادیا جائے۔ اسی طرح اعتماد حاصل کر کے دشمن کی فوج کو قلعہ کے باہر ایسی جگہ لے جائیں جہاں انہیں گھر کے مارا جاسکے۔ لے

یا کوئی دوست بن کر غامرہ کرنے والے راجہ کو خفیہ پیغام بھیجے کہ قلعے کے اندر غلہ، شکر، تیل یا نمک ختم ہو گیا ہے۔ تازہ رسد فغان راستے سے آرہی ہے اس پر قبضہ کر لو۔ پھر باغی، بدلتی یا قبائلی جو اس کام پر مامور ہوں یا سوت کی سزا پائے ہوئے مظلوم زہریلی خوراک کی رسد لے کر اسی جگہ پہنچیں۔ دوسری رسدوں کا بھی اسی پر قیاس کرنا چاہیے۔

یا حملہ آور سے صلح کر لے کے بعد اسے موعودہ زر کا ایک حصہ فوراً دے دے اور باقی رفتہ رفتہ دے۔ اس اثناء میں دشمن کی فوج صحت پڑ جائے گی۔ پھر اُسے آگ، دھرم یا تلوار سے زیر کر لیا جائے۔ یا اس کے آدمیوں کو ساتھ ملا کر اُسے ابھی کے ہاتھوں مروادیا جائے۔

یا اگر اس کے وسائل ختم ہو جائیں، تو وہ قلعہ سے کسی سڑنگ کے ذریعے، یا سینہ لگا کر راہ فرار اختیار کرے۔

یا دشمن پر رات کے وقت حملہ کرے۔ اگر ناکام رہے تو پلچھ کا بھیس بنا کر کچھ ساتھیوں کے ہمراہ نکل جائے یا اُسے ارٹھی کی صورت میں اٹھالے جائیں یا عورت کا بھیس بنا کر کسی ارٹھی کے پیچھے چلے جیسے کہ کوئی عورت اپنے پتی کی ارٹھی کے پیچھے چل رہی ہے۔

یو جاشترادھ وغیرہ کے موقع پر پانی یا چادروں میں زہر ڈلوادیا جائے یا چھپے لے مراد یہ کہ جعلی پیغام راجہ کے ساتھیوں کی طرف سے جانے گا جو قلعے سے نکل بھاگے ہوں گے۔ یہ بظاہر اپنے راجہ سے غداری کر رہے ہیں، لیکن دراصل دشمن کو دھوکہ دینے کے لیے ایک سیاسی چال ہے۔ رے شش کا مفہوم بے ربط اور ناقابل فہم تھا اس لیے غلامتہ لکھا۔ ج

ہوئے قاتل راجہ کو مار ڈالیں یا اگر راجہ کو قتلے ہی میں پھینکا پڑے تو کسی کھوکھلی دیوار کے اندر یا مندر کی صورتی کے اندر یا قربان گاہ کے اندر کھانے پینے کا سامان لے کر چھپ جائے اور جب لوگ اس کی طرف سے غافل ہو جائیں تو کسی سڑنگ کے ذریعے باہر نکل آئے اور محل میں گھس کر دشمن کو سوتے میں مار ڈالے یا کسی ستر کے اندر (اس پر چھت یا بوجھ گرا کر) یا جب دشمن کسی ایسے کمرے میں سویا ہوا ہو جس میں نہریلے مادے پھیلا دیئے گئے تھے یا لاکھ کا بنا ہوا تھا، تو اُسے آگ لگا دی جائے یا سڑنگ یا تہ خانے میں چھپے ہوئے خاموش دشمن کا اس وقت خاتمہ کر دیں جب وہ باغ میں چہل قدمی کر رہا ہو۔ یا کسی اور جگہ تفریح میں معروف ہو۔ اور چھپے ہوئے جاسوس اُسے نہر دے دیں یا چھپی ہوئی عورتیں اس پر سانپ یا زہر پھینک دیں یا وہ جاسوس جو اس کے حرم تک رسائی رکھتے ہوں موقع دیکھ کر کسی بھی ترکیب سے اس کو ہلاک کر دیں اور چپکے سے نکل جائیں۔ ایسے موقعوں پر انہیں آپس میں بات چیت کے لیے خفیہ اشاروں سے کام لینا چاہیئے۔

✽۔ باجے تاشے کی مخصوص ضربوں سے دوسرے جاسوسوں کو بھی جو خفیہ طور پر دشمن کے محل میں کام کر رہے ہوں، اکٹھا کر لیا جائے۔

## قلعہ سر کرنے کی جنگی چالیں

جزو ۱: اتفاق کے بیج بونا

جب راجہ دشمن کی کسی ہستی کو لینے کا ارادہ کرنے تو اپنے آدمیوں کی خوب ہمت بندھائے اور دشمن کے آدمیوں میں ہراس پیدا کرائے اور مشہور کرے کہ وہ ہر بات سے باغریز ہے۔ اور دیوتاؤں سے رابطہ فبط رکھتا ہے۔

ہر بات سے باخبر رہنے کا ثبوت یوں ظاہر ہوگا، سرداروں کے گھروں اور نجی ملاز معلوم کر کے ان کو علیحدہ کرنا۔ رک: سرداروں کے گھروں کو راز معلوم کر کے ان کے سامنے رکھ دینا، گ: ان کے بڑے کاسوں کو جان کر انہیں تنبیہ کرنا۔ اعداؤں کے نام، جاسوسوں کے ذریعے معلوم کر کے ظاہر کر دینا۔ جو غلات، مصنوعات اُسے دی جائے اس کی خامیاں بتا دینا۔ اور غیر ملکی معاملات کی بابت حقائق کو خاص علامات کے ذریعے جانچ لینے کا دعویٰ جو دوسروں کو نظر نہیں آتیں۔ جبکہ درحقیقت تازہ معلومات اُسی وقت ایک کبوتر کے ذریعے پہنچی ہوگی۔

دیوتاؤں سے رابطے کا ثبوت یوں ظاہر کیا جائے گا: مندر میں مورتی کے اندر چھپے ہوئے جاسوس سے بات کرنا جو غینہ رستے سے اگر دہاں چھپا ہوگا: دیاسے ناگ: رک: (دودنا) دیوتا کے روپ میں سر نکالنے والے جاسوس کو برنامہ کرنا۔ رات کو پانی کے نیچے سمندر جھاگ۔ ایندھن کے تیل میں ملا کر پانی کے نیچے آگ لگا کر دکھانا۔ ایک تختے کے سہارے جو پانی کے نیچے چھپا اور رستوں کے ذریعے کسی چٹان سے بندھا ہوگا، پانی میں کھڑے ہو کر دکھانا۔ پانی میں ایسے ہی کچھ اور کرتب جو جادو کا متاثر

لے گا، تیز دھار میں ناؤ ایک جگہ ٹھہری ہوئی دکھائی دے گی۔ ۲

کہنے والے دکھاتے ہیں، اور ان میں دریائی بنوؤں کے پیٹ کی جھلی سر اور منہ ڈھلپنے کے لئے استعمال کرتے ہیں، اور ناک پر سرخ چتی وار ہرن ریتیل، کی آنت، لیکٹرے، سوساریا اور ملاؤ کی چربی کا محلول رک، گ، سوبار ا بال کر لگاتے ہیں۔ اس طرح درون یا مانگ دیوتا کی کنیا میں دیا میں تیرتی ہوئی دکھائی جائیں گی۔ اور راجہ اُن سے باتیں کرے گا۔ راجہ کے منہ سے غصے کے وقت دھوئیں کے بادل نکلیں گے۔ (گیرولا: دواؤں کے استعمال سے) ۱۷

بخوی، دست شناس، زلپکے بنانے والے، قعدہ گو رک: پران پڑھنے والے) شگون لینے والے نیز جاسوس اور ان کے مددگار، خاص طور پر وہ جو راجہ کے کمالات کا شاہدہ کر چکے ہوں، وہ دور و نزدیک راجہ کی غیر معمولی قوتوں کا پرچار کریں اور دیوتاؤں سے اُس کے تعلق کو ملک بھر کے لوگوں کو بتائیں۔ اسی طرح دوسرے ممالک میں بھی مشہور کریں کہ دیوتا راجہ کے سامنے نمودار ہوتے ہیں اور اس پر آسمان سے ہتھیار اور دولت اُترتی ہے۔ جو کشتی، قسمت کا حال بتانے والے دھوم مچائیں کہ راجہ خوابوں کی تعبیر بتانے کا ماہر ہے۔ پرند و چرند کی بولی سمجھتا ہے رک، گ: جو کشتی خوابوں کی تعبیر بتانے والے، قیافہ شناس اور جانوروں کی بولیاں سمجھنے والے راجہ کی فتح کا یقین دلائیں۔ اور دشمن سے نہ صرف اس کے برعکس باتیں منسوب کریں بلکہ کہیں کہ اُس کے جنم دن پر آسمان سے دھول کی آوازوں کے ساتھ آنگ (شہاب ثاقب) ٹوٹ کر بر سے پڑے۔ رک: دھول، بجا کر راجہ کے جنم پتر سے یہ شہاب ثاقب ہونے کا اعلان کریں گے، گ: تاروں کے ٹوٹنے اور دوسری علامات سے یہ نتیجہ نکالیں کہ اس راجہ کو بڑی خرابی کا سامنا ہونے والا ہے۔

راجہ کے ایلچی دشمن کے آدمیوں سے دوست بن کر کہیں کہ راجہ اپنے ملک میں

---

۱۷ اس طرح کے شجہدوں سے جو قدیم راجہ سیاسی مقصد سے دکھایا کرتے تھے، صاف ظاہر ہے کہ پرانوں کی دیوتا کیونکر وجود میں آئی۔ چنانچہ کے انہما حقیقت کے بعد کو لہذا ان کو سمجھ نہیں سمجھ سکتا۔ شش۔ ۱۷ جنم پتر سے یہ شہاب ثاقب عجیب بات ہے۔

آنے والوں کا کتنا خیال کرتا ہے، اس کی فوج کتنی مضبوط ہے، اور اس کے مخالف کیسی منہ کی کھانے والے ہیں رگ: دشمن کے افسروں سے کہیں کہ راجہ سے انہیں کتنی قدر دانی ملی، وزیر اور فوجی سب اُس کے راج میں خوش ہیں۔ وہ اپنے ملازموں کے ساتھ باپ کا سا برتاؤ کرتا ہے۔ اور معیبت میں سہارا دیتا ہے۔ اس طرح کی باتوں سے دشمن کے آدمیوں کو توڑنے کی کوشش کریں۔ ان طریقوں کا کچھ ذکر آگے بھی آئے گا۔ رگ: اور کچھ طریقے یہ ہیں:)

وہ دشمن راجہ کو ایک ادنیٰ لگھاتائیں رک: وہ غنٹی لوگوں کو گدھے کے ذکر سے اُکسائیں، گ۔ وہ کامی اور غنٹی لوگوں سے کہیں کہ تم کو راجہ نے گدھا بنا رکھا ہے، فوجیوں سے کہیں کہ راجہ لکچھا، *artocarpus lacucha* کی ٹہنی ہے لہ۔ رک: فوجی افسروں کو لکڑی اور شاخ کو مارنے کا ذکر کر کے اُکسائیں، گ: فوجیوں سے کہیں کہ راجہ تم کو غصہ ایک لٹھ گردانتا ہے۔ جو پریشان ہوں اُن سے کہیں کہ راجہ ساحل پر ایک بکرا ہے، رک: جو ڈرے ہوئے ہوں اُن کو گتے سے پھڑپھڑے ہوئے مینڈے کا نام لے کر اُکسائیں، گ: جو سہمے ہوئے دکھائی دیں اُن سے کہا جائے کہ تم غصہ قربانی کے مینڈے ہو، جن کی ہشک کی گئی ہو اُن سے کہا جائے راجہ برسنے والی کھلی ہے رک: جو ڈرے ہوئے ہوں اُن کو برق و باران کے ذکر سے اُکسایا جائے، گ: ان سے کہا جائے کہ تم اس برق و باران کے نیچے کیوں ٹھہرے ہوئے ہو، جو یلوس ہوں ان سے کہا جائے کہ راجہ ایک بانس کا ٹکڑا ہے، بے ثمر درخت، لہے کا گلا یا زبردستی دالا بادل ہے رک: ان کو بے ثمر بانس، کو دے کو چادل کا گولا اور جادو سے اٹھایا ہوا نقلی بادل یا دلاکن اُکسایا جائے، جن کی پُر غلوں خدمت کی ناکامی کی گئی ہو اُن سے کہا جائے کہ راجہ بد صورت خدمت کا زیور ہے رک: جنہیں عزت دی گئی ہو اُن سے کہا جائے کہ یہ ہالندیدہ بیوی پر نفرت کرنے والے شوہر

لے گ نے ٹھٹھٹھا ہے متن میں لٹھ ہی ہے۔ ج

لے گ، صرف مینڈھا کھا ہے لیکن غالباً معصفت کی مراد قربانی کے بکرے سے ہے ج

کی طرف سے زیور لادنا ہے، گ: ان سے کہا جائے کہ بچپن ہی کو زیور پہنانے کا کیا فائدہ؟ جو بادشاہ کے منظور نظر ہوں اُن سے کہا جائے کہ وہ موت کا کتاؤں ہے، شیر کی کھال ہے، گ: جن کو خفیہ طور پر آنا یا گیا ہو، ان کو شیر کی کھال اور موت کے گٹھے کا ذکر کر کے اُکسایا جائے، گ: جنہیں دشمن راجہ نے ٹھکرا ہوا نہیں موت کے گھر اور بناوٹی شیر کی مثال دی جائے، جو اس کی مفید و بیش قدر خدمت انجام دے رہے ہوں انہیں: car کی ٹکڑی چیلنے، اونٹنی

گدھی کا دودھ (کھنکھن کے واسطے) بلونے کی مثال دی جائے، گ: ان سے پیلو کا پھل کھانے یا ادسے یا اونٹنی یا گدھی کا دودھ بلونے کا ذکر کر کے اُکسایا جائے، گ: اُن سے کہا جائے کہ انہیں تو پیلو کا پھل کھلا کر، ادسے دکھا کر اونٹنی اور گدھی کا دودھ پیتے پر لگادیا گیا ہے۔ ل

اگر دشمن کے آدمی قبول کر لیں تو انہیں راجہ کے پاس روانہ کر دیا جائے اور دوت و عزت سے نوازا جائے۔ جنہیں خود اک یا پیسے کی مزدورت، جو وہ انہیں دل کھول کر مہیا کیا جائے۔ جو نہ لینا چاہیں اُن کے یو ہی پتوں کے لئے زیور اور تحائف دیئے جائیں۔

جب دشمن کے آدمی غلط یا ڈاکوؤں یا وحشی قبائل کے ہاتھوں میں جوں تو جاسوس اُن سے کہیں کہ اڈ راجہ سے امداد طلب کریں اور اگر وہ نہیں دیتا تو کسی طرف نکل جاتے ہیں۔ اس طرح اُن کو راجہ سے بد دل کر کے اپنی طرف لایا جائے۔ جو وہ راضی ہو جائیں تو انہیں پیسے، غلہ اور دوسری مزدورت کی اشیاء ہیا کی جائیں۔ اس طرح چوٹ ڈال کر بڑا فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

جزو ۲: راجہ کو خفیہ تدابیر سے ورغلانا

ایک سر منڈایا جٹا بھاری سا بوجھ پہاڑ کی کھوئیں بسرام کرنا ہو، یہ دعویٰ کرے کہ اس کی عمر چار سو برس کی ہے، اور اپنے چیلوں کی بڑی تعداد کو لے کر دشمن کی راجدھانی کے قریب ڈیرہ جائے۔ اس کے چیلے پھول پات لے کر راجہ کے دربار لے۔ یہ تمام عہدت تن کی تعمیر میں کھلاہم کے اخلاط کو نمایاں اور دلچسپ مثال ہے۔

میں حاضر ہوں اور اس کو سادھو سے ملاقات کی صلاح دیں۔ اگر راجہ مان جائے تو وہ سادھو اسے پراچین راجاؤں کے قصے سنائے اور کہے کہ میں ہر سو سال بعد آگ میں اتر کر پھر بالک بن جاتا ہوں، اور اب چوتھی بار اترنے والا ہوں۔ آپ اس سکے پر موجود ہیں تو اچھا ہو، میں آپ کی تین خواہشیں پوری کر دوں گا۔ راجہ تیار ہو جائے تو اس سے کہے کہ آپ یہاں سات دن رات اپنے اہل و عیال کو ساتھ لے کر تفریح اور تماشوں میں گزاریں۔ جب وہ رہنے لگے تو اُسے ایک رات چپکے سے پکڑ لیا جائے۔ (گریولا: مارڈالا جائے)

یا کوئی جٹا دھاری یا سرمنڈا سادھو اور اس کے بہت سے چیلے یہ دعویٰ کریں کہ وہ زمین کے نیچے چھپی ہوئی چیز دیکھ لیتا ہے، اور کسی چینیوں کے ٹیلے (گریولا: بانجی) کے اندر ایک بانس کا ٹکڑا بکرے کے خون میں بھرے کپڑے میں پیٹ کر اس پر سونے کا برادہ چھڑک کر رکھ دیں۔ رک: تاکہ وہاں چوڑیاں پہنچ جائیں۔ یا کوئی سونے کی ٹنگی جس میں سے سانپ آجائے۔ پھر چیلے راجہ سے جا کر کہیں کہ وہ سادھو چھوٹا پھلتا خزانہ تلاش کر سکتا ہے۔ وہ ثبوت مانگے تو دسوں کی ٹنگی نکال کر اپیش کر دیا جائے۔ یا ٹیلے کے نیچے کچھ اور سونا چھپا کر رکھ دیا جائے اور سادھو راجہ سے کہے کہ اس خزانے کا محافظ ایک سانپ ہے جسے بعض قربانیاں کر کے نکالا جاسکتا ہے۔ جب راجہ مان لے تو اس سے کہا جائے کہ اس مقام پر سات مائیں گزارے اور پھر وہی سابقہ کارروائی۔

کوئی سادھو جو چھپے ہوئے خزانے تلاش کر لینے کا دعویٰ کرے، رات کو اکیلی جگہ اپنے جسم کو جادوئی ترکیب سے آگ کی طرح دکھتا ہوا دکھائے، اور چیلے راجہ کو یہ منظر دکھائے لائیں۔ سادھو راجہ کی بتائی ہوئی خواہش پوری کر دینے کا وعدہ کر

---

۱۔ متن میں اتنا ہی ہے کہ اس کے رہتے ہوئے کارروائی کریں۔ ج: تھ پیش نظر متن میں "دلیک" ہے جس کے معنی چوڑیوں کا ٹیلہ شش نے درست کیے۔ دوسرے مزجین نے دلیک سمجھ کر صرف چوڑی مرادی۔ دونوں نغلوں میں خفیف مگر واضح فرق ہے۔ ج: تھ یہاں پیشہم کے نغلی معنی blooming لیے گئے یعنی کھلتا ہوا، حالانکہ (باقی اگلے صفحہ پر)



کے اسے دہاں سات سات رہنے کو کہے۔ باقی صبح سابق۔

یاسادھو راجہ کو جادو کا وہ کرشمہ دکھائے جسے جھبھٹ کہتے ہیں، اور اسی طرح سات رات دن اگر رہنے کو کہے رک: جادو کے قصوں سے پرچائے۔ دگ: شعبہ بازیوں سے بچائے۔ الخ)

یا کوئی بنا ہوا بالکال سادھو ملک کے نگران دیوتا کو قابو میں کرنے کا دعویٰ کرے رک: کسی مانے ہوئے دیوتا کے مندر پر قرضہ جاکر، اپنے کرشموں سے راجہ کے ذیروں وغیرہ کو پرچائے اور رفتہ رفتہ راجہ تک رسوخ بڑھائے۔ دگ: انہی کے ذریعے راجہ کو مرادے)

یا کوئی سادھو پانی کے نیچے رہنے کا ڈھونگ رچائے رک: اور کنارے پر بنی ہوئی سرنگ کے ذریعے نکل جایا کرے، یا کسی دیوتا کے مجسمے میں خفیہ راستے سے چھپ جائے، اور اس کے چیلے کہیں کہ یہ جل دیو درون ہے، یا ناگوں کا دیوتا، اور اُسے راجہ کو دکھائیں۔ پھر جب راجہ اُس سے اپنی خواہش بیان کرے تو سات دن رات اگر رہنے کو کہا جائے، اور وہ کاروائی۔

ایک پہنچا ہوا سادھو، راجہ رعائی کے رک: سرحد کے قریب ڈیرہ چلے۔ راجہ سے کہے کہ وہ اس کے دشمن کو بل کر دکھا سکتا ہے۔ جب وہ دشمن راجہ کے روپ میں تیار کی ہوئی صورت کو دیکھنے آئے تو اسے اکیلے میں مار دیا جائے۔

گھوٹل کے تاجر بدیش سے آکر راجہ کو گھوڑوں کی خریداری اور معائنے کے لیے آنے کی دعوت دیں، جب وہ گھوڑے دیکھنے میں محو ہو تو اذافری میں اُسے ختم کر دیا جائے یا بد کے ہوئے گھوڑوں سے کچلا دیا جائے۔

شہر کے باہر رات کے وقت کسی قربان گاہ رک: متبرک پیر، گ: سادھی یا ششان، میں گھس کر جاسوس کھوکھلے بانسوں یا نلیکوں کے ذریعے بانڈیوں میں سلگتی

فخلم سے آگے، عمارتوں میں پیستیم کے معنی کثیر، وافر بھی معات نے دیئے ہیں۔ ح: لے لے

فلک معنی مرگ جیسا ہی دیئے ہیں۔ ح: ویدوں کی رو سے پانی پر راج کرنے والا دیوتا۔ ج

من: متن کے لفظ "چتیتہ" میں ان سب معانی کی گنجائش ہے۔ اکثر الفاظ کئی معنی رکھتے ہیں ج

ہوئی آگ کو بجھ گائیں اور پکاریں رک، مبہم آوازوں میں بولیں اگر میں راجہ یا اس کے دیروں کا گوشت کھانا ہے۔ دیوتاؤں کی پوجا کی جلتے، دوسرے جاسوس، بھجی اور شگون پڑھنے والے بن کر اس بات کو دور تک پھیلائیں۔

یا جاسوس ناگ (ساپوں کے دیوتا) کے روپ میں جسم پر جلنے والا تیل (تیجن تیل) مل کر کسی مقدس نہر یا تالاب میں، لوہے کے نیزوں اور تلواروں کو گرکڑ کر تیز کریں اور چلا چلا کر دہی بات کہیں۔

جاسوس رکھوں کی کھال پہن کر منہ سے دھواں چھوڑتے ہوئے خود کو رکھش ظاہر کریں اور شہر کے گرد تین چکر دائیں سے بائیں لگا کر دہی بات کسی ایسے مقام پر کہیں جہاں ہرن اور گیدڑ بھیانک شور کر رہے ہوں رک، اکتوں اور گیدڑوں کے شور کے دقتوں میں، یا جاسوس رات کو کسی قربان گاہ یا دیوتا کے محبے کو جس پر ابرک چڑھی ہوئی ہو۔ تیجن تیل چھڑک کر آگ لگا دیں اور دہی بات چلا کر کہیں، اور دوسرے اس خبر کو پھیلائیں۔ یا کسی ترکیب سے خون دیوتاؤں کے عبتوں میں سے بہتا ہوا دکھایا جائے، اور مشہور کیا جائے کہ یہ راجہ کی شکست کی علامت ہے، چاند رات یا چاند کی پہلی کو شمشان کے نزدیک چیت کے درخت پر ایک ادھ کھائی لاش لٹکا لی جائے۔ کوئی جاسوس رکھش کے روپ میں پکارے کہ اُسے کھانے کے لیے ایک آدمی چاہیے۔ کوئی منجلا بہادر اگر دباؤ دیکھنے کو بڑھے تو جاسوس اُسے لوہے کے سریوں سے مار ڈالیں اور لوگوں کو یہ معلوم ہو کہ اُسے رکھش نے مارا ہے۔ راجہ کو اس کی اطلاع دی جائے۔ پھر بخومیوں کے بھیس میں جاسوس اس بلا کو ملنے کے لیے خام پوجا وغیرہ تجویز کریں اور کہیں کہ ایسا نہ کیا گیا تو راجہ اور پر جا پر بڑی آفات آئے گی۔ راجہ مان جائے تو اُس سے تنہا سات راتوں تک بعض رسوم ادا کرنے اور قربانیاں کرنے کے لیے کہا جائے۔ اور اس اثنائیں اس لے سن میں آگ کا کوئی ذکر نہیں لے تیجن: روشنی دینے والا۔ ج لے سن میں: دانسا کے معنی لغات نے سمجھ دیئے ہیں۔ اور داشتہ کے پرنوں کا شور۔ معلوم مترجمین نے کتوں یا ہرنوں کا مفہوم کو نکدیا۔ ج

کا کام تمام کر دیا جائے۔

دشمن راجہ کو بہکانے کے لیے یہ راجہ خود بھی پر جا کی سلامتی کے لیے اسی طرح کی ریاضتیں کر کے مثال قائم کرے۔

غیر معمولی واقعات کی بنا پر آفات کو روکنے کی تدابیر کے لیے راجہ لوگوں سے چندہ بھی وصول کرے۔

اگر دشمن راجہ باہتیموں کا شوقین ہو تو باہتیموں کے جھگ میں خوبصورت باہتیموں کا نظارہ کرنے کے لیے بلایا جائے۔ اور پھر ویران علاقے کی طرف بھٹکا کر اس کا کام تمام کر دیا جائے۔ یا قیدی بنا لیا جائے۔ ایسا ہی شکار کے شوقین راجہ کے ساتھ بھی کیا جاسکتا ہے۔

اگر دشمن عورت یا دوست کا رسیا ہو تو اسے ایک امیر خوبصورت بیوہ دکھائی جائے جو اپنی امانت کی بازیابی کے لیے فریاد لے کر آئے جو کسی عزیز کے پاس رکھوائی گئی تھی۔ پھر راجہ سے اس کی ملاقات کسی مقام پر طے ہو، اور جب وہ وہاں اس سے ملنے جائے تو زہر یا ہتھیار سے اس کا کام تمام کر دیا جائے۔

اگر دشمن راجہ یا تاراکے متعاموں، مندروں وغیرہ پر جانے کا شوقین ہو تو خفیہ مقامات پر چھپے ہوئے لوگ اس پر وار کریں۔

یہ جہاں راجہ کوئی کھیل تاشا دیکھنے جاتا ہو یا تیرنے کے لیے پانی میں اترتا ہو یا جہاں وہ دھتکار کا کلمہ زبان سے نکالے دگ، جہاں وہ دھتکار کے کام کرتا ہو۔ یا قربانیوں کے موقع پر، یا جب عورتوں سے ملتا ہو، یا کسی عزیز فریب کے کربا کرم میں شرکت کرے یا کسی کی عبادت کو جلے، کسی خوشی غمی کے موقع پر، عوامی ہوا روں پر، جہاں کہیں وہ غیر محفوظ یا غافل پایا جائے یا جب بادلوں نے گھر کو اندھیرا کر دیا ہو یا بھیڑ بھاڑ میں گھرا ہو یا جب کہیں آگ لگے اور وہ خود اسے دیکھنے کے لیے نکل آئے، یا جب وہ کپڑے بدل رہا ہو یا زیور سج رہا ہو یا بستر پر لیٹا ہو یا کہیں بیٹھا ہو یا ناؤ نوش میں مشغول ہو، ایسے ہی کسی اچھے موقع پر جاسوس اور چھپے ہوئے لوگ اسے دھول تاشے کی آوازوں کے درمیان ٹھکانے لگا دیں۔ اور جس طرح چپکے

سے داخل ہوئے تھے، اسی طرح چپکے سے نکل بھاگیں جیسے تماشا دیکھنے آئے تھے۔ اس طرح دشمن کو تعجب و تدبیر سے باہر لاکر ختم یا گرفتار کیا جاسکتا ہے۔

### جزو ۲ : محاصرے میں جاسوسوں کی کارروائی

راجہ اپنے کسی نہایت معتبر سردار کو برخاست کر دے۔ وہ دشمن راجہ کے پاس پناہ لے۔ اور اس کا اعتماد حاصل کر کے اسے اپنے ملک سے پیاہی اور دوسری امداد لاکر دینے کی پیش کش کرے، پھر اپنے جاسوسوں کو ساتھ لے کر اپنے راجہ کے کسی نااطاعت شکار گاؤ پر یا اس کے دوست کی کسی پسندیدہ بستی یا فوجی ٹکڑی پر حملہ کر کے دشمن راجہ کو مال غنیمت میں ہاتھی، گھوڑے اور آدمی جو اصل راجہ یا اس کے حلیف مخالفین میں تھے پیش کر کے اس کی خوشنودی حاصل کرے۔ رک: ہاتھی گھوڑوں کے بغیر، گ: جب اس کے پاس کافی جاسوس اکٹھے ہو جائیں، تب وہ دشمن راجہ کی اجازت سے یا اس کے دوست کے کسی نا پسندیدہ گاؤ سے مفتوحہ ہاتھی، گھوڑے، راجہ کے مخالف افراد اور پیاہی اور دوستوں وغیرہ کو گرفتار کر کے دشمن راجہ کے پاس بھیج دے۔ اسے

راجہ کے اس معتمد کو چاہیے کہ وہ ریاست کے کسی ایک دیس، نگہ یا قبائلی آدمیوں کو اپنے بنادٹی سوامی کی مدد کے لیے تیار کر کے پیران کے ساتھ خفیہ مشورہ کرے۔ جب وہ لوگ اصل صورت حال کو جان کر پوری طرح متفق ہو جائیں تو انہیں اپنے اصلی سوامی کی مدد کے لیے اس کے پاس بھیج دے۔ پھر ہاتھیوں کو کھڑے یا جنگل صاف کرنے کے بہانے بے خبر دشمن پر جا پڑے۔

۱۔ طرح کسی اعلیٰ افسر یا قبائلی سردار کو بھی جاسوس بنا کر بھیجا جاسکتا ہے۔

---

لے چونکہ دونوں انگریزی ترجمے مبہم تھے جن کا ترجمہ لا حاصل بلکہ محال تھا، اس لئے اگلی عبارت گ کے ہندی ترجمہ پر مبنی ہے۔ اس کے الفاظ اصل متن سے متبادر ہیں، لیکن زیادہ قابل فہم ہے۔ ۲۔ شش اور گ نے یہی کہا ہے، مگر یہ منہوس محل نظر ہے۔ متن کے الفاظ یہ ہیں کہ "اسی سے ایامیوں یا اعلیٰ عہدیداروں اور قبائلی سرداروں کی بات بھی صاف ہو جاتی ہے۔"

دشمن سے صلح کرنے کے بعد راجہ اپنے معتمد اعلیٰ عہدہ داروں کو برطرف کر دے۔ وہ دشمن سے درخواست کریں کہ راجہ سے ان کی مصالحت کرا دے۔ جب وہ اس مقصد کے لیے اپنی بھیجے تو راجہ اس کو ڈانٹے کہ تیرا راجہ میرے اور میرے ذیروں کے درمیان بھوٹ ڈوانا چاہتا ہے۔ اب تم کو دوبارہ یہاں نہ دیکھوں۔ تب ان برطرف ذیروں میں سے ایک دشمن سے جا ملے اور اپنے ساتھ جاسوس، شاکی افراد اور دھماڑی چوروں اور وحشی قبائلیوں کی جمیعت لے جائے جو دوست دشمن میں تمیز نہیں کرتے۔ دشمن راجہ کی خوشنودی حاصل کر کے، یہ وزیر راجہ کے افسروں سے جیسے کہ سرحد کامیافظ، قبائلی سردار، فوج کا کمانڈر، اُسے برگشتہ کرنے کی کوشش کرے اور کہے کہ یہ لوگ تمہارے دشمن سے ملے ہوئے ہیں۔ اور راجہ کے حکم سے ان کو قتل کر دے۔

یہ راجہ دشمن کو شہ دے کہ وہ اپنے دشمن سے بھڑ جائے ہم تمہاری مدد کے لیے تیار ہیں۔ اور پھر اسے دغا دے جائے اور اس کے دشمن کے ہاتھوں مر دے۔

یہ راجہ دشمن سے کہے کہ ایک طاقتور دلی ریاست ہمیں تنگ کرنا چاہتا ہے۔ ہم دونوں مل کر اُسے ٹھیک کر دیں۔ تم اس کی زمین یا خزانے پر قبضہ کر لینا۔ جب وہ اس صلاح کو مان لے اور آؤ بجگت کے ساتھ ملنے کے لیے آئے تو کوئی ہنگامہ کھڑا کر کے یا کھلے سر کے میں اُسے اور اس کے سردار دونوں کو مر دیا جائے۔

قبائلی سرداروں کو جاسوس بنانا مقصود نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ اس کے اور باغی گور زدیغرو

ان کے ساتھ بھی یہی چال چلی جاسکتی ہے۔ ایسا جلد پہلے بھی بہت جگہ آیا ہے۔ یہ لے یہاں بھی شش سے سہو ہوا ہے اس لیے کہ دشمن میں بے حد اختصار ہے۔ گانے مفہوم کو صحیح سمجھا ہے۔ موت کی سزا ہانے ہوئے قیدیوں کے ہاتھ ایسے بناؤں پینام بھجا کر جن سے ان افسروں کا رابطہ اس راجہ کے ساتھ ظاہر ہوتا ہو، دشمن کے افسروں کو موت کی سزا دلا دی جائے۔ یہ عبارت شش کے ہاں چھوٹ گئی ہے۔ ج س شش نے لکھا ہے وہ سارے دشمن سے جا کر مل گیا تھا۔ لیکن یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ وہ مثال ختم ہوئی۔ اب

یادشمن راجہ کے ساتھ دوستی کا دم بھرتے ہوئے۔ اس کو زمین پیش کرنے کے پہلے خاص تقریب کا اہتمام کر کے مدعو کرے، یا ولی عہد کی تقرری کی تقریب میں یا کسی کفارہ ادا کرنے کی رسم میں بلائے اور قید کر لے، جو اس قسم کی چالوں میں نہ آئے اُسے خفیہ طور سے مروا دیا جائے۔ اگر دشمن خود میدان میں نہ آئے۔ اور صرف اپنی فوج بھیجے تو اس فوج کو اس کے دشمن کے ہاتھوں مروا دیا جائے۔ اگر وہ راجہ کی فوج کے ساتھ مل کر نہ چلے بلکہ اپنی فوج کو الگ لے کر چلے تو اس کو دونوں فوجوں کے درمیان گیر کر تباہ کر دیا جائے۔ اگر وہ کسی کمزور دشمن کی طرف اکیلا ہی بڑھے کہ اس کی ریاست کے کسی علاقہ پر قبضہ کر سکے، تو اس کے دشمن کو ضروری امداد دے کر اُسے مروا دے۔ جب وہ اپنے مفتوحہ علاقے پر قبضہ کے لیے نکلے تو اس کی راجدھانی پر چڑھائی کر دی جائے۔

یاجب دشمن ساتھ مل کر کسی تیسرے کے خلاف چلنے پر آمادہ ہو جائے تو راجہ اپنے دوست راجہ کی جھوٹ موٹ ہتک کر کے اُس سے اپنے اوپر حملہ کرادے اور اس لڑائی میں دشمن مارا جائے۔ لے

جب دشمن کسی ایسے ملک کا کوئی قصبہ ہتھیانا چاہے جو راجہ کے دوست کا ہے تو راجہ اُس میں ظاہری طور پر شریک ہو کر اپنی فوج اس کی مدد کے لئے بھیج دے پھر دوست سے ساز باز کر کے، شکلات کا بہانہ کرے اور جب دوست راجہ کے ساتھ ملائی ہو تو دونوں فوجیں دشمن کی فوج کو گیر کر اُسے مار ڈالیں یا گرفتار کر لیں اور اس کا علاقہ آدھا آدھا بانٹ لیں۔

اگر دشمن اپنے دوست کی مدد سے کسی محفوظ قلعے میں پناہ لے لے تو اس کے ہمسایہ دشمنوں کو اکسایا جائے کہ وہ اس کے علاقے کو تاراج کریں۔ وہ اپنی فوج لے کر مقابلے کے لیے آئے تو اُسے تباہ کر دیا جائے۔ اگر دشمن اور اس کا دوست علیحدہ نہ ہوں تو ان کو الگ کرنے کے لیے دونوں کو فردا فردا پیش کش کی جائے

یہ دوسرا معاملہ ہے۔ پھر اپنے ہی سمجھ کو مردانے کا کیا ٹک ہے۔ ج

لے تینوں رتبے بہم ہیں، لیکن مطلب جو میں سمجھ سکا ہوں وہ درج کیا ہے۔ ج

کہ آؤ ہم مل کر دوسرے کی زمین پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ تو وہ فرد ایک دوسرے کو ایلچیوں کے ہاتھ پیغام بھیجیں گے کہ دیکھو یہ راجہ میری فوج کی مدد سے تمہارے علاقہ پر قبضہ کرنا چاہتا ہے، اور یہ ایلچی دونوں طرف سے محفوظ پانے والے جاسوس ہوں گے۔ پھر ایک راجہ طیش میں آکر اور شبہ میں پڑ کر حملہ کر بیٹھے گا، اور وہی کارروائی ہوگی۔

یا راجہ اپنے بعض عہدہ داروں کو جیسے کہ جنگلات کا نگران یا علاقوں کا حاکم یا فوجی کمانڈر یہ کہہ کر برطرف کر دے کہ یہ دشمن سے ملے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ دشمن کے پاس پناہ لے کر وہاں آپس میں پھوٹ ڈلوائیں اور فساد کے بیج بولیں اور موقع پا کر راجہ کو مرادیں، اور اس سلسلے میں خصوصی ایلچیوں رگ: موت کی سزا پاتے ہوئے قیدیوں سے پیغام رسائی کا کام لیا جائے۔

جاسوس شکاریوں کے جیسے میں، دشمن راجہ کے قلعے کے مدافع پر گوشت بچنے پہنچ جائیں اور محافظوں سے دوستی گانتھیں۔ اس سے پہلے دو تین بار چورم کی آمد کی خبری کر کے راجہ کا اعتماد حاصل کر لیں، اور اسے مشورہ دیں کہ وہ اپنی فوج کو دھتور میں تقسیم کر کے دو مختلف علاقوں میں متین کر دے۔ جب اس کے گائوؤں پر لوٹ مار زیادہ بڑھ جائے تو اس سے کہیں کہ ڈاکو بہت قریب آ پہنچے ہیں اور بڑا خطرہ ہے، زیادہ فوج لگانی پڑے گی۔ جب فوج آئے تو اسے پکڑ لیا جائے، اور پھر وہ راجہ کی فوج کو ساتھ لے کر رات کے وقت قلعے پر پہنچے۔ اور نعرہ لگائیں کہ ڈاکوؤں کا صفایا کر دیا گیا ہے۔ اور فوج اپنی ہم سے کامیاب ہو کر واپس آ رہی ہے۔ دروازہ کھولو۔ جب دروازہ راجہ کے حکم سے یا اندر چھپے ہوئے جاسوسوں کے مشورے سے کھول دیا جائے تو دشمن پر حملہ بول دیا جائے۔

لے شس کے لہن مطلب جسٹ ہے۔ مراد یہ نہیں کہ دشمن راجہ اور اس کا دست ایک

دوسرے کو لپیٹ بھیجیں گے بلکہ یہاں سے ملے ہوئے جاسوس (دونوں طرف سے) تنخواہ پانے والے، ان دونوں کی طرف جائیں گے، اور ان میں سے کوئی ایک طیش میں آکر دوسرے پر حملہ کر دے گا۔

کالگیر، آدمری لوگ، تماشاگر، تاجر وغیرہ چھپے ہوئے جاسوس دشمن کے قلعے میں موجود ہیں۔ کلڑی گھاس، فلد وغیرہ پہنچانے والے دیہاتی لوگ ان کو چھکڑوں میں چھپا کر ہتھیار پہنچاتے رہیں۔ اور ہنٹ بنے ہوئے جاسوس ڈھول ٹنگہ بجا کر خبردار کریں کہ ایک بھاری فوج پیچھے پیچھے چلی آرہی ہے جو سب کچھ تباہ کر دے گی۔ پھر جو افراد غری پئے تو اس کے دودان راجہ کی فوج کے لیے قلعے کے دروازے کھول دیئے جائیں، دشمن کی فوج کو تتر بتر اور راجہ کو مغلوب کر لیا جائے۔ دگ: قلعے کے بعض لوگوں کو قتل کر کے ٹنگہ بجا کر دہائی چٹائی جائے کہ دشمن پیچھے کے دروازے سے قلعے میں آگیا ہے۔ راجہ اس طرف متعلقے کے لیے جائے تو دوسری طرف کا دروازہ کھول کر اپنی فوج کو اندر داخل کرا دیا جائے۔

یاد دشمن کے ساتھ صلح اور امن وامان کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، اس کے قلعے میں اپنے سپاہی اور ہتھیار پہنچائے جاتے رہیں۔ یہ کام تاجروں کے ہمیں میں چھپے ہوئے جاسوسوں، تہارتی قافلوں، برات کے جلوسوں، گھوڑے پیچنے والوں اور دوسرے بیوپاریوں، سادھوؤں وغیرہ کے ذریعے کیا جائے۔ ان کا مقصد راجہ کو ٹھکانے لگانا ہوگا۔

یہ اور دوسرے جاسوس جن کا ذکر ”کھٹکتے خاروں کو دد کرنے کے“ سلسلے میں کیا گیا، چوروں کو گانٹھ کر دشمن کے مویشیوں اور تجارتی سامان کو بھی تباہ کرائیں جو ویران علاقوں کے قریب واقع ہو۔ دن بوٹی کے ذریعے اُس کے کھان پان کے سامان کو بھی خراب کیا جائے۔ جب اس کو استعمال کرنے والے گولے وغیرہ نشتے میں دھت

---

لے یہ شارح یا مترجم کو خود سوچنا تھا کہ دہائی اندر سے چٹائی گئی یا باہر سے اندر پیچھے سے مرا کیا ہے۔ جب ہتھیار اندر پہنچانے کا ذکر دیا گیا تو اہل ہرے کہنا اندر ہی چٹایا جائے گا۔ دشمن میں دیوتاؤں کی مورتیوں اور جھنڈوں میں ہتھیار چھپا کر لانے کا ذکر بھی ہے۔ ٹوٹش کے ہاں نہیں۔ ج۔



ہوں تو جاسوس گوائے، تاجر اور چوران ہر ٹوٹ پڑیں اور موٹی بھگالے جائیں۔  
سرمنڈے یا جٹا دھاری سنیا یوں کے بھیس میں جاسوس شکرشن دیوتا کے  
بجاری بن کر چڑھا دے، کھان پان میں من بوٹی کارس ملا دیں اور گوالد کے ریوڑ  
بھگالے جائیں۔

کوئی جاسوس شراب فروش بن کر، دیوتاؤں کے مجلس یا اریوں کو لے جاتے  
وقت یا کسی اور تقریب پر جمع ہونے والے مجمع کو شراب فروخت کرے اور گوالوں  
کو من بوٹی کارس ملا کر دے۔ پھر دوسرے ان پر ٹوٹ پڑیں اور گوال بھگالے  
جائیں۔

✽ دشمن کے دیران (دوران تادہ) علاقوں میں گانوں کو تباہ کرنے کی غرض سے  
داخل ہونے والے جاسوسوں کو جو اس کام کو چھوڑ کر دشمن کو تباہ کرنے پر لگ جائیں،  
چوروں کا روپ بھرے ہوئے جاسوس کہا جاتا ہے۔ رک: یا جنگی قبائل کو جو  
بستی کو لوٹنے کے لیے آئے ہوں۔ کئی ٹکڑیوں میں بانٹ کر تباہ کر دیا جائے۔ اگ:  
گانو کو تباہ کرنے کی نیت سے گانوں میں داخل ہونے والے قبائلیوں کے دل میں کئی  
طرح کی خوابیاں پیدا کر کے انہیں تباہ کر دیا جائے، لے

### جزو ۴: محاصرے کی کارروائی

محاصرے سے پہلے دشمن کو کمزور کرنا ضروری ہے۔ مفتوحہ علاقے کو بالکل پراسن  
رکھنا چاہیئے جہاں لوگ بے خوف ہو کر آرام سے سوئیں، اگر لوگوں میں سرکشی کے آثار  
پائے جائیں تو انہیں انعام و اکرام ٹیکسوں میں پھوٹ دے کر راضی کیا جائے، بشرطیکہ  
اس علاقے سے چلے جانے کا ارادہ نہ ہو یا لڑائی کا مورچہ دشمن کی غداری کے آباد  
علاقوں سے دور قائم کیا جائے۔ کوئیکر کی رائے میں کوئی بھی سرزمین جہاں کافی آبادی

لے یہ ایک سات الفاظ پر مشتمل اشوک کی مختلف تعبیریں ہیں، الفاظ ہیں، گرام گھات ہریشا  
گانو کی گھات میں گھسنے والے، وادیا، وکشیپیہ، متنوع، ترتر، بہدھا، اونیوم، قبائلیوں میں  
کئی طریقوں سے، گھاتیے، دتی (مار دیا جائے) چورانانہ پسر پاہ، چوروں میں لے لیے، پڑ کر تباہ  
(اعلان کردہ نقطہ ہر)

نہ ہو ملک نہیں کھلا سکتی۔ (دک : آبادی کے بغیر دیس اور دیس کے بغیر راج نہیں ہوتا) اگر لوگ مقابلے و مقاومت پر اتر آئیں تو ان کے کھلیان گودام اور فصیلیں جلا دی جائیں اور کاروبار تباہ کر دیا جائے۔

۱۰ تجارت زراعت کی تباہی سے لوگ فرار ہو جائیں گے۔ اور سرداروں کو چپکے سے مروا دینے سے دیس خالی ہو جائے گا۔ دک : ریاست کے بنیادی عناصر کا زوال ہو گا، ۱۱

اگر راجہ یہ سوچے کہ میرے پاس دافر غلہ بھی ہے اور دوسرا سامان بھی اور موسم بھی سازگار ہے، جبکہ دشمن کے لیے موسم سازگار نہیں اور اس کے ہاں بیماری بھی پھیل رہی ہے، کال بھی ہے اور ذخیرے تباہ اور دفاعی فوج کم ہو چکی ہے، اور اس کی کرایے کی فوج اور اس کے دوست کی فوج بھی زدہ حالت میں ہے، تو وہ فوراً ہمارے شروع کر دے۔

اپنے کیمپ کی حصار بندی کرے۔ آمدورفت اور رسد کی وصولی کا رات معفوظ کر لے، دیکمپ کے گرد خندق کھدوائے اور فصیل اٹھائے اور دشمن کے قلعے کے باہر کی کھائی کا پانی خلاب کر دے یا اسے خالی کر دے۔ اور خالی ہو تو بھروادے گا۔ اور پھر فصیل اور دستوں، مددوں پر زیر زمین سرنگوں سے کام لے کر حملہ کرے۔ اگر کھائی بہت گہری ہو تو اس میں مٹی بھروائی جائے۔ اگر قلعہ بہت مضبوط ہو تو اسے شینوں سے اٹایا جائے۔ سوار دروازوں سے اندر داخل ہونے کی کوشش کریں۔ حملے کے دوران دقتے و دقتے سے راجہ کو صلح کا پیغام بھی دیا جاتا رہے جس میں پہلی، دوسری تیسری یا ساری چالیں چلی جائیں۔

پرنندوں کو پکڑ کر جن کے گھونسلے قلعے کے اندر ہوں، جیسے کہ گدھر، کوسے، تیر، طوطے، مینا، کبوتران کی دھنوں سے آگ لگانے والا مادہ باندھ کر چھوڑ دیا

۱۲ بنیادی عناصر: راجہ، راج، وزیر، خزانہ اور فوج۔

۱۳ پیکر لاش ش کے ہاں نائڈ ہے۔ ۱۴ گھیر دلا، مٹی سے پاٹ دے۔

جائے۔ اگر کیمپ قلعے سے دور ہو اور وہاں اونچائی پر تیر اندازوں اور علم برداروں کے لیے مورچے بنے ہوں تو دشمن سے قلعے کو آگ لگوا دی جائے۔ (ک: گ: منش اگنی، انسانی آگ کے ذریعے) قلعے کے اندر رہنے والے جاسوس آگ کو بھڑکانے والا سفوف نیولے، بندر، بلی یا کتے کے جسم سے بازھ دیں (ک: ا: انہیں بانسوں کے انبار میں جھوٹ دیں) سکھائی ہوئی پھلی کے پیٹ میں چنگاری رکھ کر، بندر یا کتے یا کسی اور پرندے کے ذریعے (چھروں کو آگ لگانے کے لیے) بھجوا دی جائے۔

مرل: دگ: سرئی، دیودار، گل بنفشہ، گولگل، تارپین، ستے کارس۔  
دگ: سرج رس، ٹکڑا کا گوند، اور لاکھ۔ ان سب اجزاء کو گدھے یا اونٹ کی لید یا بھیر بکریوں کی مینگنوں میں ملا کر اُپلے سے بنایے جائیں تو آتش گیر مادہ تیار ہو جاتا ہے۔

چروخی *Pirangia sapida* گئی ہوئی باگوچی *qanzya*  
اور موم *serrahula* *anthelmintica* *beautea tondosa* کو گھوڑے، گدھے یا اونٹ کی لید یا گائے کے گوبر میں ملانے سے بھی آتش گیر مادہ تیار ہو جاتا ہے جسے قلعے کے اندر پھینکا جاسکتا ہے۔

یا تمام وصاتوں کا بلا جلا شگنی رنگ کا برادہ یا کبھی رنگ: نیم کنبھی، سیدہ، جست کا برادہ دیودار پلاس *beautea tondosa* اور بالوں کو موم کے تیل اور تارپین میں حل کر کے بھی آتش گیر مادہ تیار کیا جاسکتا ہے۔

اس مخلول میں دشواس گھاتی کی ایک ڈنڈی کو رنگ کر سب جست اور سیسے کے بنے ہوئے تیروں پر پیٹ دیا جائے تو آگ لگانے والے تر بن جاتے ہیں۔  
ٹک: منش اگنی۔ مرے ہوئے انسان کی ہڈی کو چکرے یا نیس کے ساتھ گڑنے سے پیدا کی جانے والی آگ ٹک: گ: یا سوکھے گوشت کے اندر چھ شش نے دشواس گھاتی کو بنائی تھی بھیا ہے ہم گب نے اس کا نقلی مفہوم لیا ہے ک: پر اعتماد لوگوں کو بے خبری میں ہلاک کرنے والا: گ: جہاں آگ لگنے کا قطعی امکان نہ ہو وہاں آگ لگانے والا: ح

تاہم اگر قلعہ ویسے ہی فتح ہو سکتا ہو تو آگ نہ لگائی جائے، کیونکہ آگ کا کچھ بھروسہ نہیں۔ اس سے نہ صرف دیوتا ناراض ہوتے ہیں بلکہ جانوں، دانوں، جہازوں، زر، خام اشیاء و چیزہ کا بھی بہت نقصان ہوتا ہے۔ ایسے قطعے کو سر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں جس کی متاع بھسم ہو چکی ہو۔ یہی تھا امرے کا ایک رخ۔

جب راجہ یہ دیکھے کہ اس کے پاس تمام مزدوری وسائل موجود ہیں اور کار گزار آدمی بھی، جبکہ دشمن بیمار ہے، اُس کے افسر ناقابلِ اعتماد ہیں، قلعے ناقامِ ذخیرہ ناکافی، کوئی دوست نہیں یا دوست دراصل غلط نہیں ہے تو یہ اس پر حملہ کرنے کا بہترین موقع ہے۔

اگر اتفاقاً یا قصداً آگ لگی یا لگائی گئی ہو، دشمن کے لوگ کسی قربانی کی تقریب میں شہک ہوں یا فوجوں کی قواعد دیکھ رہے ہوں یا نشے میں باہم الجھ پڑے ہوں یا دشمن کی فوج روزانہ کی جھڑپوں سے بہت تھک چکی ہو اور اُسے بہت ساجانی نقصان بھی اٹھانا پڑا ہو، جبکہ دشمن کے آدمی بہت دن کے جلگے ہوئے ہوں اور غافل سو رہے ہوں یا گہری گھٹنا چھائی ہو یا سیلاب آیا ہو یا بہت برف پڑی ہو یا کھر چھائی ہو تو بھرپور حملہ کر دیا جائے۔

یا محاصرہ چھوڑ کر راجہ اپنے کیمپ سے دور جنگلیں چھپ جائے اور جب دشمن باہر نکلے تو اُسے دبوچ لے۔

کوئی راجہ دشمن کا ہمدرد بن کر محاصرے کے دوران میں دوستی بڑھانے کی خواہش کرے اور پیغام بھیجے کہ تمہاری اصل کمزوری تمہارے اندرونی دشمن ہیں۔ اور یہی محاصرہ کرنے والے کی بھی کمزوری ہے، اور یہ شخص رجمہ محاصرہ کرنے والے راجہ سے الگ ہو کر تمہارے پاس آ رہا ہے (تمہارا حامی ہے) جب یہ ایلمی محصور دشمن کے اپنے ایلمی کے ساتھ واپس جا رہا ہو۔ حملہ آور راجہ اُسے پکڑ لے اور اس کے جرم کی تشہیر کر کے اُسے نکال دے اور محاصرے سے بے تعلقی کر دے۔ تب وہ دوست بن کر محصور راجہ سے کہے کہ باہر آ کر میری مدد کرو یا ہم تم ملی کر اس کو زیر کریں۔ جب وہ باہر آئے تو دونوں فوجوں کے درمیان گھیر لیا جائے۔

د محاصرہ کرنے والے راجہ اور اس کے بٹے ہوئے باغی کی فوجیں) اور یا تو وہیں مار دیں یا گرفتار کر لیا جائے اور اپنا ملک دونوں راجاؤں میں تقسیم کر دے۔ اس کی راجدھانی کی اینٹ سے اینٹ بجادی جائے، اور اس کے بہترین فوجیوں کو باہر نکال کر قتل کر دیا جائے۔

اس پر مفتوح راجہ یا قبائلی سردار رناتج کے ساتھ ساز باز کر کے محصور راجہ کو اطلاع دے کہ محاصرہ کرنے والا راجہ کسی بیماری کے سبب یا عسقی دشمن کی طرف سے اہم مقامات پر حملے کی بنا پر یا کسی فوجی بغاوت کی بنا پر، محاصرہ اٹھا کر اور طرف جانے کا ارادہ کر رہا ہے۔ دشمن اس کا یقین کرے تو راجہ اپنے کیمپ کو آگ لگا کر بھیجے ہٹ جائے، اور جب دشمن باہر نکلے تو اس کو دونوں طرف سے دبا دیا جائے۔ جیسا کہ پہلے کیا گیا۔

زہریلی اشیاء جمع کر کے اس سامان کو دشمن کی طرف بھیجا دیا جائے رگ:۔ یو پارہیں کے ساتھ سازش کر کے، یا دشمن کا کوئی بنا ہوا دوست راجہ اُسے پیغام دے کہ ادھر سے میں حملہ کرتا ہوں ادھر سے تم اُس پر ٹوٹ پڑو اور جب وہ نکلے تو اُسے دو طرف سے دبوچ لیا جائے جیسا کہ پہلے کہا گیا۔ جاسوس دوست یا رشتہ دار بن کر ہاتھوں میں پروانے قلعے کے اندر پہنچ جائیں اور وہاں سے اس کی تسخیر میں مدد کریں۔ یا کوئی راجہ محصور راجہ کا دوست بن کر یہ پیغام بھیجے کہ میں محاصرہ کرنے والے کیمپ پر فلاں وقت چھاپہ ماروں گا تم بھی ٹھیک اُسی وقت نکل پڑو۔ جب راجہ محاصرہ کرنے والے کیمپ میں شور و غوغا مٹ کر باہر نکل پڑے تو وہی کارروائی کی جائے۔ یا کسی دوست راجہ یا دشمن قبائل کے سردار سے کہا جائے کہ جب راجہ محاصرہ ڈالے ہوئے ہو تو دشمن کے کسی علاقے کو اپنے قبضے میں کر لے۔

جب دونوں میں سے کوئی قبضہ کرنے کے لیے بڑھے تو دشمن کے لوگ یا اُس سے پھرے ہوئے لوگوں کے ہر گزہ سے ساز باز کیا جائے کہ وہ حملہ آور دوست یا قبائلی سردار کو مار ڈالیں یا راجہ خود ہی کسی ترکیب سے اس کو زہر دوا دے۔ تب کوئی اور رگ لگ: جاسوس دوست بن کر محصور راجہ سے کہے کہ جو راجہ یا سردار مارا

کیا وہ دوست گمشدہ تھا کیونکہ اس نے خصل کے وقت دوست کے علاقے پر قبضہ کیا، اس طرح دشمن سے اپنے تعلقات بڑھا کر وہ اس کے ہاں نفاق پیدا کر لائے اور اس کے افسروں کو پھانسی دلوادے۔ اس کے بعد چوہر امن لوگ برا فردغہ ہو کر راجہ کے غلام اٹھ کھڑے ہوں گے، وہ انہیں دشمن کے پیٹھ پیچے مراد دے۔ پھر اپنے ساتھ اس کی کچھ فوج لے کر جو وحشی قبائل پر مشتمل ہو وہ اس کے قلعے میں گھس جائے اور اُسے فتح کروادے۔

جب قلعہ سر ہو جائے یا راجہ اُسے فتح کر کے اپنے کیمپ میں واپس آئے تو وہ دشمن کے ان سب فوجیوں کو مان دے جو خواہ میدان میں ہزیمت خوردہ پڑے ہوں یا فاتح کی طرف سے پیٹھ پیچھے کھڑے ہوں، جن کے بال بکھرے ہوں، ہتھیار پھینک دیئے ہوں یا زخمی ہوں اور خوف سے لرز رہے ہوں اور خود کو حوالے کر دیں۔ جب قلعے سے دشمن کے سارے آدمی نکل جائیں، اور وہ اندر باہر سے راجہ کے اپنے آدمیوں کی حفاظت میں ہو تو وہ فاسخانہ شان سے قلعے میں داخل ہو اپنے قریبی راجہ کے ملک پر قبضہ جانے کے بعد اب راجہ وسطی راجہ کی طرف توجہ مبذول کرے۔ اس کو زیر کرنے کے بعد غیر جانبدار راجہ کی طرف، اور یہ دنیا کی فتح کی طرف تدریجی اقدام ہو گا۔ جب وسطی اور غیر جانبدار راجہ ختم کئے جا چکے ہوں تو راجہ اُن کی سابقہ رعایا پر اپنی وجاہت اور اعلیٰ قابلیتوں کا رعب ڈال کر اُن کے دل موہنے کی کوشش کرے۔ اس کے بعد دوسرے بید علاقوں کا عزم کرے۔ یہ اگلا اقدام ہو گا۔ جب ریاستوں کا پورا حلقہ اس کے زیر نگین ہو جائے تو وہ اپنے دوست اور اپنے دشمن میں سے ہر ایک کو باری باری دد طرفہ دباؤ میں لا کر زیر کرے۔ یعنی اپنی اور اپنے دوست یا دشمن کی فوج کے درمیان گھیر کر تیسرا طریقہ ہوا۔

یادہ پہلے اپنے ہمسائے میں کسی بڑے راجہ کو جو قریب قریب ناقابل شکست

---

لے یہ عبادت تینوں ترجموں میں کسی قدر مختلف اور بے ربط ہے۔

مانا جاتا ہو، ختم کرے۔ اس فتح سے اپنی قوت کو دگنا کرنے کے بعد، دوسرے دشمن کی طرف بڑھے، اس طرح طاقت لگنی ہو جائے گی۔ اب تیسرے پر چڑھائی کرے یہ دنیا کی فتح کا چوتھا طریقہ ہے۔

پوری دنیا کو اپنا تابع کرنے کے بعد جس میں بھانت بھانت کے لوگ مختلف فرقوں اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے شامل ہوں گے وہ ان اصولوں کے مطابق راج کرے جو راجہ کے فرائض کے سلسلے میں بیان کیے گئے۔

سازش، جاسوس، دشمنی کے لوگوں کو توڑنا، محاصرہ اور حملہ یہ قلمدس سر کرنے کے پانچ طریقے ہیں۔

### جزوہ: مفتوحہ علاقے میں قیام امن

ہم جوئی کے مدنظر دو طرح کے علاقے ہو سکتے ہیں۔ غیر آباد یا آباد، اور یہ یا تو نئے ہوں گے جو پہلی بار قبضے میں آئے، یا وہ جو بازیاب کیے گئے یا وہ جو درختے میں پائے۔

نئے علاقے پر قبضہ کرنے کے بعد راجہ دشمن کے عیوب کے مقابل اپنی خوبیوں کا اور اُس کی خوبیوں کے مقابل دُگنی خوبیوں کا نقش بٹھائے۔ اپنے فرائض کو تندہی سے بجالائے، اپنے کاموں پر پوری توجہ دے۔ انعامات، ٹیکس، رعایت تحفہ، تحائف، عزت افزائی سے کام لے، اپنے خیر خواہوں اور رعیت کے سربراہان کو لوگوں کی بات سننے۔ جو لوگ دشمن سے ٹٹ کر اس سے آملے تھے انہیں موجودہ انعامات سے نوازے۔ اور جس کی خدمت جتنی زیادہ ہو وہ اتنے ہی انعام کا مستحق ہو گا۔ کیونکہ جو وعدہ خلافی کرے اس کا اعتبار نہ اپنوں میں رہے گا نہ غرضوں میں۔ عوام کی مرضی کا پاس کرے ورنہ نامقبول ہو جائے گا۔ وہ پرہیزگار کے پسندیدہ چلن اختیار کرے۔ وہی لباس، وہی بولی، وہی طور طریقے جو عوام میں پسند کیے جاتے ہوں۔ اُن کی مذہبی رسوم، میلوں، ٹھیلوں میں دلچسپی لے، اس کے منبر پر جہاں کے سرکردہ لوگوں کو جتاتے رہیں کہ دشمن نے اُن کے ساتھ کیا بدسلوکیاں کی تھیں اور ان کے مقابل یہ راجہ کتنا حسن سلوک برتا رہا ہے۔ اور ان کی خوشحالی

سے خوش ہوتا ہے۔ وہ مختلف صوبوں، دیہاتوں، فرقوں اور گروہوں کے ممتاز لوگوں کو انعامات اور معافیوں سے نوازے اور انہیں تحفظ کا احساس دلائے۔ مذہبی امور پر خاص توجہ دے رک گ؛ سبھی دھرموں کے دیوتاؤں کا مان کرے، عالموں، خطیبوں، نیک اور بہادر لوگوں کو دھرم، زمین اور معافیاں دے۔ سب قیدیوں کو چھوڑ دے اور دکھی روگی زدہ حال کی مدد کرے۔ جولائی سے ستمبر تک ہجرت کرے، میں رک گ؛ ہر چوتھے مہینے پندرہ دن کے لیے جانوروں کا ذبح کرنا منع ہو، پورن ماسی کے قریب چار دن کے لیے رک گ؛ سال میں چار پورن ماسیاں ایسی چھانٹ لی جائیں جب جانور ذبح نہیں ہوں گے، نیز راجہ اور دیش کے پتھروں پر بھی ایک ایک دن کے لیے موقوف رہے گا۔ ماداؤں اور بچوں کا ذبیحہ بھی بند کر دے اور تفتی کرنے کی بھی ممانعت ہو۔ وہ ایسے سب طور طریقے بند کر دے جن سے خزانے یا فوج کو نقصان پہنچتا ہو یا اخلاقی طور پر مذہم (دھرم) کے خلاف) ہوں۔ جرائم پیشہ اور پلچھ گروہوں کو مجبور کیا جائے کہ اپنے اپنے مقام بدلتے رہیں (رک گ؛ دور دور آباد کیا جائے، گ؛ تتر بتر کر دیا جائے، جو لوگ دغا دے کر دشمن سے ملے ہوں، فوجی افسر، قلعوں اور علاقوں کے محافظ وغیرہ ان کو سرحد پر دور لے جا کر بسایا جائے، گ؛ دور دور بسایا جائے جس سے وہ آپس میں ملنے نہ پائیں۔) ایسے لوگ جو خطرناک ہو سکتے ہوں، لیکن راجہ کو نقصان پہنچانے میں اپنی عافیت کو بھی خطرے میں ہی سمجھتے ہوں ان کو خاموشی سے تنبیہ کر دی جائے، رک گ؛ نقصان پہنچانے کے لیے موقع کے منتظر لوگوں کو چپکے سے ٹھکانے لگا دیا جائے، باغی لوگ جو دشمن کے ساتھ گزرتا کیے گئے ہوں انہیں دور دور بسایا جائے، رک گ؛ ان جگہوں پر جو باغیوں سے خالی کرائی جائیں اپنے دغا دار لوگوں یا دشمن کے معتب لوگوں کو لایا جائے۔ اگر دشمن کے خاندان کا کوئی آدمی مفتوحہ علاقے کے کسی حصے کو ہتھیانے کے واسطے ہوا اور جنگوں دیرانہ سے سرحد پر آکر چھاپے مارتا ہو، اسے کوئی بخر علاقہ یا دیگر زمین کا ہوتھائی حصہ اس شرط پر دے کہ مقررہ خراج اور فوج کے لیے



آدمی ماجہ کو دیں گئے۔ اس طرح وہ لوگوں میں نامقبول ہو جائے گا اور وہ اُسے اکھاڑ پھینکیں گے، رگ، اس طرح اپنی کے ہاتھوں اسے مروا دیا جائے، جو کوئی لوگوں میں اشتعال پیدا کرے اور ان کو ناراض کرے اُسے ہٹا دیا جائے اور خطرناک علاقے میں رکھا جائے گئے

جب کھوتی ہوئی سرزمین بازیاب ہو تو راجہ اپنی ان کمزوریوں کو دور کرے جن کی بناء پر وہ کھوتی گئی تھی اور ان اہلیتوں کو بڑھائے جن کی بدولت وہ واپس مل سکی۔

درشے میں پانی ہوئی عملہ اسی پر تسلط ہو تو ماجہ اپنے باپ کی کمزوریوں پر پردہ ڈالے اور اپنی اچھائیوں کو نمایاں کرے۔  
وہ دوسروں کی اچھی روایات کو اپنائے، اور اپنے ماں کی بُری روایات کو نہ چلنے دے۔

---

۱۔ تن میں زبردستی کا پتہ تھا صاف ہے، جو نہ جانے کتنا بڑا ہو۔ ”چتر بھاگم“ راجہ تھائی  
۲۔ اسے مراد غا ابا چترہ یا ملیے کا چوتھائی ہے۔ ج

۳۔ یہ مفہوم درست نہیں۔ یہ اُسی کا ذکر ہے جسے پل زمین دی گئی تھی جب اُس کے افسر وغیرہ شورش کریں اور لوگ برگشتہ ہو جائیں تو دہاں سے ہٹا کر ایسی جگہ بھیج دیا جائے جہاں اس کی موت کا سامان موجود ہو۔ ج

# باب چہارم انوکھی تدابیر

## جزو ۱: دشمن کو ضرر پہنچانے کے طریقے

چار جاتیوں کے نظام کو برقرار رکھنے کے لیے بدکرداروں کے خلاف غفیہ تدابیر اختیار کرنی چاہئیں، کچھ مردوں اور عورتوں میں سے وہ لوگ جو مختلف پیشوں حرفوں سے تعلق رکھتے ہوں یا ان کا سوانح بھر سکیں اور گونگے بہرے بونے، کڑے اندھے بن کر راجہ کے استعمال کی اشیاء میں کاکوٹ یا ایسے ہی دوسرے زہر ملا دیں، کام پر لگانے چاہئیں، گھات میں لگے ہوئے ہاسوس یا محل کے اندر کام کرنے والے، شاہی تفریحات، کھیل تماشوں، ناچ گانے کے جلسوں وغیرہ میں ہتھیاروں سے بھی کام لے سکتے ہیں۔ راتوں کو گھومنے پھرنے (راتری چاری) یا آگ کا کام کرنے والے (گنی جیوی) آگ بھی لگا سکتے ہیں (اشرا کے گھروں میں)۔

بعض جانوروں کے ڈھانچوں کا چورا جیسے کہ چتر (؟) مینڈک، گوند ٹیک کوکن *pardix livatica* تھ چتر کشت اور کھنکھورا، یا ایسے جانوروں

کا جیسے کہ کیکڑا، کبلی (؟) گرگٹ جسے شاٹ کنڈ *phyalist flexuosa*,

کی چھال کے سفوف میں ملا یا جائے یا پھپکی، اندھے سانپ، کرکنتھک (چکور پوتی

کیٹ (بدبودار کیرٹا) اور گومار کا سفوف بھلا رکھا *semecarpus*

*anacardium* اور وولنگ کے عرق میں ملا دیا جائے تو اس مرکب کے ملنے سے

لے ک گ: پیکرا سینڈک۔ ع۔ ٹے ک: جس کا بول دہرا زہر ملا ہوتا ہے۔ ع۔

سے ک: جنگلی تیر سے گ: کبلی کیرٹا ایک اونچا لمبا ہوتا ہے، بدن یکسر کرچلتا ہے اور

اس کے روئی جسم میں کھلی پیدا کرتے ہیں۔ ٹے گ: نے زخمی کند کھا ہے مگر زخمی کند یا زین

تہ کا لاطینی نام *arthorophyllum* ہے۔ ع۔

جودھواں پیدا ہو گا وہ فوری موت کا باعث ہو گا۔

مذکورہ بالا جانوروں میں سے کسی کو بھی کالے ساپ اور پریگو

panic seed کے ساتھ جلا کر پیس لیا جائے تو اس کی دھوئی سے بھی آدمی پھٹکا

نہیں کھاتا۔

دھما مارگوٹ luffa foetida اور یا تو دھان "کی جڑوں سے بنایا

ہو اسنفوف بھلاواں کے پھول anacardium semecarpus کے سفوف

کے ساتھ ملا کر دیا جائے تو ایک پندرہواڑے میں خاتمہ کر دیتا ہے۔ اور امتاس

کی جڑ کو بھلاواں کے پھول کے ساتھ سفوف کر کے اس میں ٹیکٹ "نانی کیڑے کا

بھی اضافہ کر دیا جائے تو مہینہ بھر میں ہلاک کر ڈالتا ہے۔

انسان کے لیے ایک چٹکی دکلا، تولے کا سولہاں حصہ) خچر اور گھوڑے کے

لیے اس سے دگنی مقدار، باقمی اور ادراونٹ کے لیے چوگنی مقدار بہت ہے۔ شت

کردم (؟) ایکڑ ٹے کیر narium odorum کڑوی توئی اور ٹھیلی

کو مدن (؟) اور کودوں کی بھوسی کے ساتھ یا انڈی کے بیجوں کے چھلکے اور

ڈھاک کے ساتھ سفوف کر لیا جائے تو اس کی دھوئی جہاں تک پہنچتی ہے ہر

جاندار کو ختم کر دیتی ہے۔

پوئی ٹیکٹ (ایک بدبودار کیڑا) ٹھیلی، کڑوی توئی، شت کردم کی چھال (؟)

shorea اور بیڑ بھوٹی کے سفوف کی دھوئی یا پوئی ٹیکٹ، کھنڈ رال

robusta۔ پودے کا گوند (ادیم وداری (؟) کو بکرے کے کھڑ اور سینگ کے

ساتھ سفوف کر لیں تو اس کی دھوئی اندھا کر دیتی ہے۔ کانٹے دار کرکچ کے پتے،

ہڑتال، گانجے کے بیج، لال روٹی کے بیجوں کے چھلکے۔ آس پھوٹ coreya

لے ک: مانگن۔ ح سہ کڑوی ترنی سے گنچہ امتاس مکھاس ہے مگر اس کا لاطینی نام

cassia folia ہے۔ ح سہ گیرولا، راگر، کمر، کیر، کسوری، کم کوم

اور کپور۔ چھ اجزاء کا مرکب ہے (شت: چھ۔ ح) سہ گیرولا، بھوٹے دھتورا،

کودوں اور دھان کی بھوسی۔ ح سہ گ: پات پھتی سے دیکھیں اگلا صفحہ

arborescens کھارچ (ٹمک) کا سفوف، گائے کے گوبر اور پشیا ب کے ساتھ ملا کر اس کی دھونی دی جائے تو آنکھیں پھوٹ جاتی ہیں۔

کبوتروں کی بیٹ اور پشیا ب، نیز مینڈک، گوشت خور جانوروں یا باقحی، آدمی سحر کا فصد، جو کی بھوسی، کیس رلوہے کا ہر اسلیفٹ، دھان، بنوے،

کڑکچ perium antidysentare کوشا لuffa

pentandra گائے کا پشیا ب، بھاڑی asiaucas hygrostyle

nimba meria، نیمب شیکرو hyperanthera

morunga، پھڑکھڑک (ایک قسم کی تلسی) کشیب پیلو کا

coreya arboria، اور جھنگ، سانپ کی کینپل، بھیل، یا تھی کے

ناخنوں اور باقحی دانت کا سفوف سب کو بدن (؟) کی بھوسی اور کدورو

paspalum scrobiculatum یا زرنڈی کے بیج اور پلاس

butea frondosa کے ساتھ ملا دیا ہے، جو اس مرکب کا دھواں جہاں تک پہنچنے کوئی زندہ نہیں بچ سکتا۔

کوئی آدمی جس نے لڑائی کے آغاز پر یا قلعے پر حملہ کرتے وقت اپنی آنکھوں کو مرہم اور طبی عریات سے محفوظ کر لیا ہو، کال

involucrata تھ کوٹ، costus نر (نرگل) اور شتادری

asperagu racemosus کو ملا کر بھلائے، یا سانپ کی کینپل، مور

کی دوس، جھگی تیز، پنج گشتھا۔ کو بھوسی کے ساتھ ملا کر پھونکے جیسے کہ اوپر بتایا گیا، یا گیلی یا سوکھی بھوسی کے ساتھ، تو اس سے سارے جانوروں کی آنکھیں

---

بیشک و فطرت نے روئی کو لال بتایا ہے۔ لیکن لال دراصل الگ ہے۔ روئی الگ رنگ : ہڑتال، منسل، لال گنگھی۔ ج تھ گ : کا پنج تھ گ : گو مکا : ایک بیل جو گائے کے پشیا ب کی طرح پھیلی ہے۔ ان سب نسخوں کے اجزاء ریمیزن ترجموں میں ایک دوسرے سے خاصے مختلف ہیں۔ ج تھ گیرولا، چکدرا تھ گیرولا، کوٹ، نرسل، شادی۔ تھ گیرولا، ادھ گیلی بھوسی۔

پھوٹ سکتی ہیں۔

مینا، کبوتر، بگلا اور چھوٹا بگلا، ان پرندوں کی بیٹ کو آگ یا پیلو یا سیٹھ کے دودھ کے ساتھ ملا یا جائے۔ تو اس سے سب جانداروں کی آنکھوں کو اندھا اور پانی کو زہریلا کیا جاسکتا ہے۔

جو، شال کی جڑ، من پھل (دھتورا؟) جانی (جائفل) کو آدمی کے موت میں ملا کر انجیر کی جڑ اور داری liquora تیرست (ایک زہر) اومبر (انجیر کی ایک قسم) اور کو درادو paspalam scorbiculatum یا ازندی کے درخت کے جوش دیئے ہوئے عرق کو پلاش butea frondosa کے ساتھ حل کیا جائے تو من رس تیار ہو جاتا ہے۔

شرابی a petula گو میو کش، کنٹکار solanum خارشورید؟ (گنچ کے بیج، لاگولی xantho-carpum، دوش مول؟) اور انگدی heart pea اور کرویر (ایک زہریلی بوٹی) اکشی پیلو کا coreya arborea، آگ کا پودا اور مرگ مارنی؟ سب کو من کے عرق کے ساتھ ملا یا جائے تو اسے من یوگ کہتے ہیں۔

مذکورہ بالا دونوں مرکبات کو ملا دیا جائے تو گھاس اور پانی کو زہریلا کر دیتے ہیں۔

چکور، گرگٹ، چھپکلی، اندھے سانپ کا دھواں دیوانگی پیدا کرتا ہے۔ گرگٹ اور چھپکلی کا ملا جلا دھواں کوڑھ پیدا کرتا ہے۔ اس کو چکبرے مینڈک کی آنٹوں اور شہد میں ملا دیا جائے تو سوزاک ہو جاتا ہے، اور انسانی خون میں ملا دیا جائے تو لے گیر دلا، ان اجزاء سے تیار کردہ سرمہ۔ ج لے اضافہ گیر دلا: جو پاگل یا بے ہوش کر دیتا ہے۔ ج لے گیر دلا: شرابی نام کی ٹھیلی کا پتہ، بوجھ، ہل اور اجمود کا آمیزہ۔ ج لے ان اجزاء کے عرق کو من یوگ کہتے ہیں۔

دق۔ دھس دوش (؟) مدن (دھتورا) کودوں کا سفوف زبان کو گنگ کر دیتا ہے  
ماتراک (؟) جوتک (؟) مور کی دم، مینڈک کی آنکھ اور پلو دشتوچک نامی مرض  
پیدا کرتے ہیں رگ: مہیضہ۔

پانچ کشتہ (؟) بوبائیک (؟) راج ورکش. cassia fistula اور  
مصولبب bassia latifolia کو شہد میں ملا کر دے دیا جائے تو  
بخار چڑھ جاتا ہے۔

بھاس پرندے کی جیبھا اور گھوس کی جیبھہ کو ملا کر گدھی کے دودھ میں حل  
کر کے دے دیا جائے تو آدمی بہرا بھی ہو جاتا ہے اور گونگا بھی۔ ان کی خوراک  
وہی ہوگی جو ادرامیوں اور جانوروں کے لیے اور پندرہ دن یا مہینہ بھر میں اثر  
کرنے کے لیے بتائی گئی۔ یہ مرکبات اس صورت میں زیادہ تیز ہو جاتے ہیں کہ  
ادویات کو جوش دے کر اور جانوروں کو چورا کر کے ملیا جائے یا سب ہی کو جوش  
دے لیا جائے۔

شال مالی bombax · heptaphyllum اور بدیری  
liquorice کا سفوف بزل وٹ شامبھ را ایک قسم کا زہر کے سفوف کے  
ساتھ ملا کر اس پر پھونڈن کا خون چھڑک دیا جائے تو اس زہر سے بچھا ہوا تیر  
جس شخص کو لگے گا وہ دس آدمیوں کو کاٹے گا اور وہ دس آدمی دوسروں کو کاٹیں گے  
بھلاواں semicarpus anacardium کے پھول یا تو دھاز

(؟) دھما رگ achyranthe aspera اور سال کے درخت (کی

لکڑی یا چھال ؟) بڑی لالچی، کاکشی رلال اینڈ منیم ملی مٹی (گوگل  
b. dellium اور ہلاہل (پھنگا ؟) بکری اور آدمی کے خون کا محلول دیا لگی پیدا  
کرے۔ اس کی ذرا سی مقدار آدمی دھرن دگ: تقریباً ایک تولہ) کے برابر  
کھل رگ: (ستو) میں ملا کر کسی تالاب میں ڈال دی جائے جو سمکناؤں کے برابر  
لمبا ہو تو اس کا سارا پانی زہر ملا ہو جائے گا۔ اور جو کوئی اسے پیے گا اسے زہر

نے جلی طریقے سے سمٹا رہا تھا جس زہر لگے گا، ماترہہ بھی۔ ع

چڑھ جائے گا۔

کسی مگر تجھ یا گڑھا کو رگ، گوہ یا ناگ کو تین یا پانچ مٹھی لال یا سفید سرسوں کے ساتھ زمین میں دفن کر دیا جائے، تو بعد میں جو اجل رسیدہ اُسے دیکھے گا، پھٹکا نہ کھائے گا۔

بجلی گرنے سے پیدا ہونے والے کوئلے کو، بجلی ہی سے جلی اور سلگتی جوتی لکڑی سے سلگایا جائے، اور اس آگ سے کزنک یا بھرنی پکھڑوں کی رات میں رُوڑ دیو کی پوجا کے لیے ہون کیا جائے، تو اس طرح جلائی ہوئی آگ کبھی نہیں بجھے گی۔  
\* لوہار کے گھر سے لائی ہوئی آگ میں شہد کی نذر دی جائے، شراب کیشد کرنے والے کے ہاں سے لائی ہوئی آگ میں شراب کی نذر دی جائے۔ اور ہون کی آگ میں گھی کی نذر رکنا نکلے: بازار کی آگ میں گھی کی نذر، گ: کہہار کی آگ میں شہد کی نذر، لہار کی آگ میں بھارنگی نامی دوا کی نذر۔ ج۔

\* اکھوتی بیوی رگ: پتی درتا عورت کے گھر سے لائی جانے والی آگ یں پھول مال کی نذر، بدجلین عورت کے ہاں کی آگ میں سرسوں کی نذر، نیچے کی ولادت کے وقت جلتی ہوئی آگ میں دگ: زچہ کے گھر کی آگ میں بھاری کی نذر، جس

لے شش نے گودھا کے معنی مگر جھ یسے مگر گوہ گودھ ہی سے مشتق ہے۔ گیر دلانے متن سے کچھ زیادہ تفصیل دی ہے: لال اور سفید سرسوں کے ساتھ ایک گوہ کو رگھرے میں بند کر کے جہاں اونٹ باندھے جاتے ہیں۔ اس جگہ گڑھا کھود کر ۴۵ دن تک، گاڑا جائے، اور اُس کے بعد کسی مرن جو گے سے وہ گڑھا کھدوا کر اس گھرے کو نکالا جائے۔ نکالنے ہی وہ گوہ فوراً نکالنے والے آدمی کو مار دیتی ہے۔ اسی طرح کالے سانپ کو بھی بند کر سکتے ہیں۔ (انتہی غالباً یہ تفصیلات گیر دلانے دل سے نہیں جوڑیں بلکہ اس موضوع پر دوسرے ذرائع سے ملی ہیں جن تک ان کی پہنچ تھی۔ بریکٹ کی عبارت قطعاً متن سے زائد ہے۔ متن میں ڈسنے یا کلٹنے کا بھی ذکر نہیں۔ ج لے شش کی عبارت نامربوط اور ناقابل فہم تھی۔ اس لیے یہاں سے اسے ترک کرنا پڑا۔ ج۔

گھر میں قربانی کی آگ جل رہی ہو اس گھر سے لائی ہوئی آگ میں چادروں کی نذر دی جائے۔

✽ چنڈال کی جلاتی ہوئی آگ میں گوشت کی نذر، شمشان کی آگ میں انسانی گوشت کی نذر رک، آگ: چنڈال سے لائی جانے والی آگ میں انسانی جسم کی نذر اور جو آگ ان سب آگوں کو ملا کر جلاتی جائے اس میں بکری اور انسان کی چربی۔ دگ، بکری کی چربی اور سوکھی برگد کی مکڑی) لے

✽ اگنی دیوتا کی شان میں منتر پڑھتے ہوئے راج درکش دگ: امتاس کے درخت کی چھٹیاں اس آگ میں ڈالی جائیں۔ یہ آگ کبھی نہ بجھے سکے گی۔ اور دیکھنے والوں کی آنکھوں کو خیرہ کر دے گی۔ دیگر دلا: نہ صرف تلے وغیرہ کو جسم کر دے گی بلکہ اس کے دیکھنے ہی سے دشمن ہوش کھو بیٹھے گا۔

آدنی کو ننتے! اوتنی کو ننتے! سر سوئی کو ننتے! سوتر دیونستے! اگنی کو پرنام! سوم کو پرنام، دھرنی کو پرنام۔ سما کو پرنام ہرگ: ان انسانوں نے سانحہ نذر دی جائے۔ ک: یہ اگنی منتر نہیں۔ غالباً اگنی ہوتر کے بعد بربت بات دالے لفظ میں۔

### جزو ۲: عجیب اور پُر فریب تدابیر

سرس (mimosa sirisa) گولر)

اور چھوکر a cacia. suma، کپیں کر گھی ملا کر کھائیں تو انسان اس کے سہارے چند دن تک فاقے سے رہ سکتا ہے کیسیر و کتول، اُتیل (costus)

لے متن میں بکری اور انسانی چربی کے ساتھ دھڑو کا نام ہے جس کے متعدد معنی ہیں انجیر کا درخت بھی شامل ہے۔ گیر دلا نے برگد کے معنی لیے ہیں۔ ک نے انسانی دھڑ لکھا ہے human dhruva. جو واضح نہیں۔ شش نے اس لفظ کو نظر انداز کیا ہے نہ شکر لفظ شمی کے معنی لغات الادبیہ نے ٹھنڈ کر دیئے ہیں۔ اور ٹھنڈ کر یا شمی

کالاطینی نام proropis spicigiora منجے انگریزی میں

کہتے ہیں۔ ایک دوسری نام سائگنی بھی ہے۔ ح



اور ایکھ کی جڑ کو کنول ٹنڈی، دُڑوا گھاس، دودھ اور گھی کے ساتھ ملا کر کھائیں تو ایک مہینہ کے لیے کافی ہے۔

ماش phraseolus radiatus جو، کھٹکی اور دُربھا روپو جایش استعمال ہونے والی ایک گھاس کی جڑ، گ: گشا کی جڑ کو دودھ اور گھی میں ملائیں، دلی ر ایک بیل، کا دودھ اور اس سے نکالا ہوا کھن برابر مقدار میں لے کر شال shorea robusta اور پرش پرنی hedys arum, gepodioides

کی جڑ دودھ میں ملائیں، یا دودھ اور روپو جایش استعمال ہونے والے گھی یا شراب شامل کریں۔ اس کے سہارے انسان مہینہ بھر ناتہ کر سکتا ہے۔

سرسوں دک: سیفد سرسوں) جسے سات راتوں تک سیفد بکرے کے پیشاب میں رکھا گیا ہو، اور پھر اس کے تیل کو ایک ماہ پندرہ دن رگ: ایک ماہ یا پندرہ دن اتونبی میں رکھا جائے تو اس کے (بردنی) استعمال سے دو پایہ اور چوپایہ جانوروں کا رنگ بدل جاتا ہے۔ رگ: اسے دُروپ کرن یوگ۔ دوسرا روپ بنانا کہتے ہیں

سیفد سرسوں کا تیل جو کے دانوں کے ساتھ ملایا جائے جنہیں سیفد گدھے کی لید میں رکھا گیا ہو جو سات راتوں سے زیادہ کھن، دودھ اور جو پر پلا ہو، اس مرکبے رنگت پٹ جاتی ہے۔ دک: جو کے دلنے جو گدھے کی لید میں سے نکالے گئے ہوں، گ: کسی آدمی کو سات دن تک مسٹھا اور جو کھلا کر سیفد گدھے کی لید اور جو کے ساتھ پکائے ہوئے سیفد سرسوں کے تیل کو لگانے یا کھانے سرسوں کا تیل جو ایسے بیجوں سے بنایا گیا ہو جو سیفد گدھے یا سیفد بکرے میں سے کسی ایک کے پیشاب اور لید میں رکھے جا چکے ہوں۔ دِلنے پر، جلد کو ایسا سیفد کر دیتا ہے کہ جیسے اک کا پودا یا (سیفد) پرندے کے پر (گرولا) نہ ہنکرت و دُروپ کو نم: برعکس روپ بنانا سے معلوم نہیں صحیح مراد کیا ہے تینوں ترجمے مختلف ہیں۔ دُروپ بنانے کا نسخہ ہے۔ ر: تے یہ تشبیہات شس کا افسانہ ہیں، لکھنے

لگانے یا کھانے سے، سفید سرخ اور الجھر کی بیٹ کا مرکب بھی رنگ گدا کرتا ہے۔  
سفید سرسوں کے بچوں کا تیل جو سات راتوں تک سفید بکرے کے پیشاب  
میں رکھے گئے ہوں، ملائی دار دودھ اور آگ کے دودھ، نمک اور دھان میں ملا کر  
لیپ کر لیا جائے تو پندرہ دن کے استعمال سے رنگ گورا کر دیتا ہے۔

سفید سرسوں کے تیل میں جس کے بیج پہلے تو بنی میں بند رکھے گئے ہوں،  
دلی کی تیل کے دودھ سے نکالا ہوا گھی ملا کر آدھ مہینے تک رکھا جائے تو اس کے  
لگانے سے بال سفید ہو جاتے ہیں۔ (رک: سفید سرسوں کا آٹا آدھے مہینے کڑوے  
کدیا پیٹھے کے حول میں رکھا جائے جبکہ وہ یں سے توڑا نہ گیا ہو۔)

ایک کدو، بدبودار کیرٹا دپوئی مکتا، اور سفید چھپکلی۔ ان سے بنایا ہوا لیپ  
بھی بالوں کو سیپ کی طرح سفید کر دیتا ہے۔

کسی کے جسم کے کسی حصے پر تندرک، ارٹھٹھا (soap berry) اور  
گائے گوبر کا لیپ کر کے اس پر بھلتا مک (semecarpus anacardium)  
کا عرق چھڑک دیا جائے تو اسے ایک مہینے کے اندر کوڑھ ہو  
جائے گی۔

گانجے کے بچوں سے بنایا ہوا لیپ بھی، جو سات راتوں تک سفید ناگ  
رکوبرا یا چھپکلی کے منہ میں رکھے گئے ہوں، کوڑھ لاتا ہے رگ: رتی کو سفید ناگ  
یا چھپکلی کے منہ میں رکھنے کے بعد جسم پر رگڑا جائے تو طوطے اور گکو (مردن غالباً)  
کوئل۔ ۲ کے اندھے کی زد دی سفیدی ملنے سے بھی کوڑھ ہو جاتی ہے۔  
چرونجی کے عرق کا کاڑھا کوڑھ کا علاج ہے۔

لہ گ: کے ہاں اجزاء میں پارس پل، کڑا پدول، مچھلی اور باڈ بڑنگ کا امانہ ہے۔  
لہ یہ سن کی غلط تیسر ہے۔ نباتی ریش سے جسے دودھ کہتے ہیں گھی نکاتا کیا معنی؟ ۲ تھہاں  
ایک نمہ اور گیر دلا والے سن اور تیرجے میں موجود ہے جوش ش کے ہاں نہیں۔ ۲ کہ گے نے  
طوطے کا پتا اور اٹھا لکھا ہے، ک لے اندھے کا پتا جس سے مراد یقیناً زد دی ہے۔ متی  
میں شکا پتا پتا ہے۔ شک (طوطا) پت + اٹھا۔ ۲

جو کوئی بڑکے درخت سے کشدیکے ہوئے عرق سے ہنٹے اور پھر سہم (زرد ، barleria) کی مالش کرے، وہ کالا ہو جائے گا۔ رگ : پیاباش کی مالش ، لے

گدھ اور کانگنی کے تیل (چربی؟ - ح) میں نکھیا اور سرخ نکھیا۔ رگ : ہڑتال اور مینٹیل، ملا کر استعمال کرنے سے بھی رنگ کالا ہوتا ہے۔ جگنوؤں کا چورا سرسوں کے تیل میں ملا کر جسم پر ملا جائے تو رات کو روشنی دیتا ہے۔

جگنو اور کچھوے یا سمندری جانوروں رگ : کی ٹیوں) کا چورا بھرنگ malabathram کپال رگلوں میں اگنے والی نباتات) اور کھیرا pentapetis acerifolia کرنی کارا mimosa catechu

سکونا) ایک چڑیا، اور گدھ کا چورا رات کو روشنی دیتا ہے۔ کسی کے جسم کو باری بھدرک کی لکڑی کے کوئلے میں مینڈک کا گوشت رگ چربی) ملا کر مل دیا جائے تو اس کا جسم رات کو روشنی دے گا (مگر کوئی تکلیف نہ ہوگی)۔

جسم پر پری بھدرک کی چھال اور تلوں کا لیپ کر دیا جائے تو رات کو روشنی ہو جائے گا۔

پیلور coreya arborea) کی چھال کے کوئلے سے بنایا ہوا گولا ہاتھ میں لیں تو جلنے لگتا ہے۔

کسی کے جسم پر مینڈک کی چربی مل دی جائے تو رات کو روشن ہو جائے (اور کوئی تکلیف نہ ہوگی) اس کے ساتھ ہی گوسا پھل religiosa) اور آم کا تیل (رس) بھی مل دیا جائے اور اس کے ساتھ

لے تن میں بنچر ہے جس کا مرادف لغات الادویہ نے پیاباشا لکھا ہے۔ ح

لے لغات پری بھدرک کے ایک معنی تیم لکھتی ہیں اور گ نے بھی معنی لیے ہیں۔ ح لے گ: اسم کی گھٹی کا تیل۔ ح

سمندری مینڈک، سمندری بھاگ اور سر جارس robusta کا عرق پھلک دیا جائے تو جسم آگ کی طرح روشن ہو جاتا ہے (اور کوئی تکلیف نہیں ہوتی)۔

کسی کے جسم پر تلوں کا تیل مینڈک یا کیکڑے یا دوسرے جانوروں کے گوشت کا افروہ تو وہ آگ جلا سکتا ہے (اور اُسے کوئی گزند نہ پہنچے گی) (رگ: آگ کے پاس جاتے ہی جل اُٹھے گا۔ ج)

کسی کے جسم پر بانس کی جڑ اور سیوالا (ایک آبی نباتات) کی جڑ اور مینڈک کی چربی کا سرکب مل دیا جائے تو وہ آگ سے جل اٹھتا ہے۔  
پاری بھدرک دگ: نیم) کی جڑ پرتی بل د: کی جڑ رگ: کھرنٹی کی جڑ (تھوہر اور کیلے کے کاڑھے کو مینڈک کی چربی ملا کر بیروں پر مل لیا جائے تو آدمی آگ پر دہلا گزند چل سکتا ہے۔

پرتی بل (کھرنٹی) تھوہر اور نیم جن کا کاڑھا بنایا جائے وہ ہوں جو درخت کے قریب آگے ہوں، اور مینڈک کی چربی (دیکھنی: ج) فردر شامل کی جائے۔  
پاؤں پر اس تیل کی مالش کے بعد آدمی سگتی بھڑکتی آگ پر اس طرح چل سکتا ہے جیسے پھولوں کی سیج پر۔

ہنس، کونج، مور اور دوسرے بڑے آبی جانور رات کو اس طرح اڑائے جاسکتے ہیں کہ ان کی دم سے ایک ہلتا ہوا جھکل بانڈھ دیا جائے۔ اس سے ایسا معلوم ہوگا جیسے آسمان سے شہاب ثاقب اتر رہے ہوں۔  
آسمانی بجلی کی پیدا کی ہوئی لگ لگ تو بجھا دیتی ہے۔

کسی چربے میں ماش کی وال عورت کے حیض کے خون میں بھگو کر اور اس کے ساتھ تھوہر اور کیلے کی جڑ مینڈک کی چربی میں بھگو کر ڈال دی جائے تو اس پر کوئی غلہ نہیں پکایا جاسکتا۔ اس کا ٹوڑ نہیں ہے کہ چربے کی صفائی کی جائے۔

chlorofolia

لے کھرنٹی کی اشام کے لاطینی نام

دیگرہ ہیں۔ (دلفات الادویہ۔ ج)

جب کوئی آدمی ادنٹ کی کھال کو آٹو اور گدھ کی چربی میں تر کر کے بنائے ہوئے اور بڑکے پتوں سے ڈھاپنے ہوئے جوتے پہن کر سفر پر جائے تو بچاں یوجن تک بلا تکان چل سکتا ہے۔

(جب ان جوتوں پر عقاب، بگلے، کوسے، گدھ، بلیغ، پلاو اور درہچالا پرندوں کی ہڈیوں کو گودایا مادہ منویہ چھڑک دیا جائے تو ۱۰۰ یوجن بغیر ٹھکے جاسکتا ہے) رک: یا شیر، چیتے، کوسے یا آٹو کا حرام مغز یا مادہ منویہ چھڑکا جائے نہ) گاجمن ادنٹی کو آگ پر بھونسنے سے ٹپکنے والی چربی میں سپت پرن *lechnitis scholaris* ملا کر یا گرگھٹ میں مردہ بچوں کو جلا کر حاصل کی جلنے والی چربی مٹنے سے بھی ۱۰۰ یوجن بے تکان چلا جاسکتا ہے۔

\* اس طرح کے عجیب اور دھوکے میں ڈالنے والے کرشمے دکھا کر دشمن کو مرعوب کرنا چاہیئے۔ غفہ دکھانا تو ایک عام حرکت ہے۔ اس قسم کے کمالات سے صلح کا رک: ریاست کا استحکام اچھی طرح ہو سکتا ہے۔

### جزو ۳ : دواؤں اور منسروں کی تاثیر

رات کو گھومنے والے جانور بلی، ادنٹ، بھیرٹیا، سؤر، سیبہ، بگلی، تیر (؟) کوتا، آتو میں سے کسی ایک مدد یا زیادہ کی داہنی اور بائیں آنکھیں نکال کر ان کا الگ الگ سُر مہ بنایا جائے۔ پھر جو کوئی داہنی آنکھ میں لگائے گا، وہ گھپ اندھیرے میں بھی دیکھ سکے گا۔

ایک تو سُنڈ کی آنکھ دوسری جگنو کی یا کوتے اور میتا کی دونوں ر سے بنائی ہوئی دوا، کو جو کوئی آنکھوں میں پھیرے گا وہ رات کو صاف طور سے دیکھ سکتا ہے۔ تین دن رات فاقہ کرنے کے بعد کوئی شخص پُشیہ تارے کے پتھر میں کسی ایسے آدمی کی کھوپری حاصل کرے جو کسی ہتھیار سے مارا یا پھانسی چڑھایا گیا ہو۔ اُس کھوپری میں مٹی بھر کر جو پودے اور انہیں بکری اور بھیرٹ کے دودھ سے سینھے

لے شش نے سنکوت نام سواہیہ نشانوں کے ساتھ دہرا دیئے تھے۔ یہ نام کاٹنے کے

ترجمے سے لیے گئے، مگر ملا کے ہاں اور بھی مختلف ہیں۔ ج

پیلو کا ایک گولا سا بنا کر یا اسی کی جڑ کے اندر انگار رکھ کر اور اسے دھاگے سے پیٹ کر منہ میں رکھ لیا جائے تو دھوئیں کے بادل کے بدلے منہ سے نکل سکتے ہیں رک، پیلو کا گولا اسی کی جڑ یا دھاگے سے باندھ کر کٹا کے بھل اور آسم کا تیل (رس) آگ پر ڈال دیا جائے تو وہ آندھی میں بھی نہیں بجھے گی۔ (رک گ، آندھی اور مہینہ میں بھی) سمندر بھاگ میں تیل ملا کر آگ لگا دی جائے تو وہ پانی میں جلتا ہوا تیرتا رہے گا۔

کسی بندر کی ہڈیوں کو بانس کی چکری چھڑی سے الٹ پلٹ کر کے سلگائی جانے والی آگ یا کسی ہتھیار سے تل کیسے گئے یا پھانسی چڑھا ئے ہوئے آدمی کی بائیں پسی سے یا کسی مرد یا عورت کی پسلیوں کو کسی اور مرد کی پسلیوں سے الٹ پلٹ کر کے سلگائی جانے والی آگ کے گرد کوئی آدمی دائیں سے بائیں تین مرتبہ گھومے تو وہاں کوئی دوسری آگ نہیں سلگ سکے گی۔

چھچھو ندر، پھنجن اور کھار کیٹ کو گھوٹے کے پیناب کے ساتھ الگ الگ پس کران کی نگہی بنائی جائے تو آدمی کے پانوں میں پڑی ہوئی زنجیر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑتی ہے۔

ایسکانت رنگ آفتاب، یا کسی اور قیمتی پتھر کو کھنڈا، دردر (؟) اور کھار کیٹ کے گوشت سے حاصل کیسے ہوئے عرق میں تر کر کے توڑا جا سکتا ہے۔ (رک گ، قویہ پتھر بھی زنجیر کو توڑ سکتا ہے) تارک، ہلکدھے اور کانک ایک قسم کا گدھا، اور بھاسا چڑیا کی پسلیوں کو کنول کے عرق کے ساتھ ملا کر تیار کیا ہوا لیپ دوپایہ اور چوپایہ جالوند کے پیروں پر کیا جا سکتا ہے (جبکہ سفر پر جائیں)

لک نے گٹا، کو ایک ہی پھل کا نام سمجھ کر کھا ہے اور تشریح فردری نہیں سمجھی۔ لیکن گ نے کش اور آرم۔ آرم دو پھل بتائے ہیں جو زیادہ قابل فہم بات ہے۔ لک نے ایسکانت کا ترجمہ *lodeston* یعنی مقناطیس کیا ہے۔ جو درست نہیں معلوم ہوتا۔ یہ آخری قیمتی پتھر کو توڑنے کی ضرورت کیوں پیش آئے گی؟ لکھوں کے اجزائیں تو لکھوں میں

جب وہ جو پھوٹ آئیں تو ان کی مالا پہن کر آدمی دوسروں کی نظروں سے غائب ہو کر گھوم پھر سکتا ہے۔

تین دن فاقہ کرنے کے بعد، پشیم ستارے کے طلوع ہونے والے دن کسی کتے، اتوا اور بگلی کی دونوں آنکھیں نکال کر انہیں الگ الگ پیس کر لپٹ بنائے، اور پھر سابقہ ترکیب سے اپنی آنکھوں میں لگائے، تو وہ اس طرح گھوم پھر سکتا ہے کہ دوسرے اُسے نہ دیکھیں۔

تین دن فاقہ کرنے کے بعد، پشیم ستارے کے طلوع ہونے والے دن پُرش گھائی رُپناگ ادرخت کی شاخ سے ایک سلائی گول سروں کی تیار کرائے۔ پھر رات کو گھومنے والے کسی جانور کی کھوپری میں اُنجن بھر کے اس کھوپری کو کسی مردہ عورت کے اندام نہانی میں رکھ کر عیونک دیا جائے پھر اسے پشیم ستارے کے پچھتر پر نکال کر آنکھوں میں لگایا جائے تو آدمی دوسروں کو دکھائی دیئے بغیر گھوم پھر سکتا ہے۔

گ: جسم یا سایہ دکھائی دیئے بغیر گھوم سکتا ہے۔  
جہاں کسی انی ہو تر برہن کی چتا پھونکی جائے وہاں بیٹھ کر کوئی آدمی تین رات دن روزہ رکھے پھر پشیم ستارے کے طلوع کے دن کسی ایسے آدمی کے کپڑوں کا تھپلا بنائے جو قدرتی موت مرا ہو، اور اس تھپلے میں اس برہن کی راکھ بھرے۔ پھر اس تھپلے کو کاندھے پر لاد کر جہاں جائے گا دوسروں کی نظر سے پوشیدہ رہے گا۔  
سانپ کی گینچلی میں کسی ایسی گائے کی ہڈیوں کا گودا بھرا جائے جو کسی برہن کے کرایا کرم پر قربان کی گئی ہو۔ پھر وہ جس مویشی کی کمر پر ہوگی وہ دوسروں کی نظروں سے غائب ہو جائے گا۔

پرچلاک پرندے کی کھال میں کسی ایسے آدمی کی راکھ بھر دی جائے جو سانپ کے ڈسنے سے مرا ہو، تو اس سے برہن یا بیضر مٹی ہو جاتا ہے۔

سانپ کی گینچلی میں اتوا اور بگلی کے گھٹنے، دُم اور میٹھ کو میں کر بھر دیا  
آج ہمارے مختلف ہیں، بلکہ بعض نئے بھی کم پائیش ہیں۔ ح۔ لے۔ جُرش کو لغات الادویہ نے  
نالے کا درخت کھا ہے۔ ح۔ لے جو مقدس اُگ کو جلائے رکھے۔ ح۔

جائے تو اس سے پرندے غیر مرئی ہو جاتے ہیں۔

غیر مرئی بنانے کے یہ آٹھ طریقے ہیں جو بیان کیے گئے۔

✽ میں وردھن کے بیٹے بالی کو پرنام کرتا ہوں، اور شامبر کو جو سو طرح کے ظلم جانتے ہیں، اور بھندیر پاک کو، نرکا، نکھا اور کنجا کو۔

✽ میں دیول اور نادو کو پرنام کرتا ہوں۔ ساد رنگا کو کو، اور ان سب کی اجازت سے تم کو گہری نیند میں پہنچاتا ہوں۔

✽ جس طرح اجگر گہری نیند سوتا ہے اسی طرح وہ فوجی بھی سو جائیں جو بیتوں پر کڑی نگرانی رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کے ہزاروں کتے، سینکڑوں لال بطنیں اور گدھے گہری نیند سوتے رہیں گے۔ اور میں گہری نیند سوتے گھس جاؤں گا۔ کتوں کو سوتا رہنے دو۔

✽ منو کے سامنے بھگنے اور شیر کتوں کو باندھنے اور ان سب دیوتاؤں کو پرنام کرنے کے بعد جو آسمان پر ہیں اور ان برہمنوں کو جو زمین پر انسانوں کے درمیان ہیں۔

✽ اور ان کو جو ویدوں کے علم پر حاوی ہیں اور پتیا کے زدر سے کوہ کیلاش دیوتاؤں سے منسوب، تک پہنچ چکے ہیں، اور تمام رشیوں کو پرنام کرنے کے بعد میں تجھے گہری نیند سلاتا ہوں۔

✽ پتیکھا دھیری، باہر آتا ہے۔ سب گروہ رخصت ہو جائیں۔ منو کو چڑھا دو۔ اوائل تے۔ بدول تے! اے

اور پر دیتے ہوئے منتر کا عمل یوں ہے :

تین دن رات برت رکھنے کے بعد ڈھلتے چاند کی چودھویں تاریخ کو جو پشیمے ستارے سے منسوب ہے دک، جب پشیمے طلوع ہوتا ہے، کسی چنڈال عورت

لے یہاں سے منتر شروع ہوتا ہے، جن کا استعمال آگے بتایا گیا ہے۔ رات میں ان ناموں کی کوئی تشریح نہیں۔ شش نے پتلے ”کھا ہے۔ اصل متن میں آؤتے ہے یہ مخاطب الہی و لئی سے بھی ہو سکتا ہے۔ اتا ونا سے بھی۔“



سے ملکھا دیکھن (ناخن؟) خرید لیے جائیں۔ انہیں ماش کے دانوں کے ساتھ ایک ٹوکری رگ : ڈبے میں رکھ کے علیحدہ علیحدہ مرگٹ میں دبا دیا جائے۔ رگ : سنان مرگٹ میں، رگ : مرگٹ میں کھلی جگہ (جڑھوں دن نکالی کر کماری (ایلوے؟) کے ساتھ پس کر گولیاں بنائی جائیں۔ جب بھی ایک گولی اوپر دیا ہوا منتر پڑھ کر پھینکی جائے گی تمام جاندار گہری نیند سو جائیں گے۔

اسی طریقے پر عمل کرتے ہوئے رگ : چند الن سے خرید کر تین سیبھ کے کانٹے مرگٹ میں علیحدہ علیحدہ گاڑ دئے جائیں۔ اگلی چودھویں کو انہیں کسی جلی ہوئی لاش کی راکھ کے ساتھ، وہی منتر پڑھ کر ایک ساتھ پھینکا جائے تو اس جگہ سارے جاندار گہری نیند سو جائیں گے۔

✽ میں سون پٹی دیوی کو پرنام کرتا ہوں اور برہمنی کو، برہادی کو، گشت دھوج کو، رگ : کن گھاس کے جھنڈے والے برہمن کو، تمام سانپوں کو اور دیولیوں کو اور تمام پھولیوں کو :

✽ تمام برہمن اور کھتری میرے قبضے میں آجائیں۔ سارے دییش اور خود میرے حکم کے تابع ہوں۔

✽ ادا دیے ! اوکلے ! تم کو نستے، ادا دیو ہارے ! پھاکے، کوئیٹوے، دبا لے او دنت کٹاکے، تم کو نساکار !

سب سدھ (رشی مٹی) گہری نیند سو گئے۔ میں سورج نکلنے تک ساری رشی

لے ک نے ہلاکھا کی کھڑی ہوئی شے کھا ہے۔ رگ : نے چوہے کے ٹکڑے (غالبا چوہے کے کترے ہونے روٹی کے ٹکڑے مراد ہے) دیکھن کے لفظی معنی کتری کھڑی ہوئی چیز، ہلاکھا کے معنی مہم ہیں۔ چوہے کو بھلاکار "کہتے ہیں : بل بنانے والا۔ رگ : کے ٹکڑے لکار "مٹی ہوئی ٹوکری ناخن کے لیے اس کی ضرورت نہ ہوگی۔ رگ : شش نے انگلی داگ، کی نسبت شے سے کی ہے۔ رگ : نے مرگٹ سے۔ رگ : معلوم نہیں شش نے کماری کے معنی ایلا کہاں سے لیے دوسرے مترجمین نے کماری ٹکی کے ہاتھ سے لپدا کر کھا ہے۔ یہی درست ہے۔ رگ : ہے چنگر تین کالی تین سیند دھاریوں والے۔ رگ :

کو اس کی آخری حد تک گہری نیند سلاتا ہوں۔ پرنام !

مذکورہ بالا منتر کا استعمال یوں ہے :-

جب کوئی آدمی سات (دن) رات برت رکھ کر سیہہ کے تین سفید موٹے جلیے کانٹے حاصل کر کے چاند کے اندھیرے پندرھواڑے کی چودھویں رات کو کھدیر کی لکڑی mimosa catechu اور دوسری کڑیوں کے ۱۰۸ ٹکڑوں اور شہد اور گھی سے منتر پڑھتے ہوئے ہون کرے۔ اور پھر ان میں سے ایک کانٹا کسی گافریا گھر کے دروازے پر گاڑ دے، تو وہاں کے سب ذی نفس گہری نیند سو جائیں گے۔

✽ میں بالی کو پرنام کرتا ہوں جو دیروچن کا بیٹا ہے، اور شام برکو جو سوطر کا جادو جانتا ہے اور نکینا، نرک، کبھ اور مہان راکھشن مانتر کچھ کو؛  
✽ اور ارا مالو، پرمیلا، متھولکا، گھتوبھل کو اور کرشن کو اور اس کے سب بھگتوں کو شہرہ آفاق استری پولوی کو !

✽ مقدس منتروں کو پڑھ کر میں لاش کی ہڈی یا گودے کو اپنے مقصد کے لیے استعمال کرتا ہوں۔ سک کے راکھسون کی بے ہو۔ ان سب کو پرنام ! بستی کی حفاظت پر ڈٹے ہوئے سب کتنے گہری نیند سو جائیں اور شام سے صبح تک جب تک میرا مقصد پورا ہو سوتے رہیں۔ پرنام !  
اس منتر کا استعمال یوں ہوگا۔

چار (دن) رات برت رکھنے کے بعد چاند کے اندھیرے پندرھواڑے کی ۴۴ دیں کو شمشان میں جانور کی قربان کرنے کے بعد، یہ منتر پڑھتے ہوئے کسی لاش کی ہڈیوں کا گودا جمع کر کے پتوں کی ٹوکری (دو دن) میں ڈال دے۔ پھر اس ٹوکری کو سیہہ کے نوکدار کانٹے سے چھید کر گاڑ دے۔ تو اس پاس کی سب آبادی سو جائے گی۔

✽ میں اگنی دیوتا کی پناہ مانگتا ہوں اور دسوں کھونٹ کی تمام دیویوں کی !

لے گیر دلانے منتروں کے تہیے نہیں دیئے۔ دونوں انگریزی ترجمے جلدی طور پر مختلف ہیں۔ ۵

ساری رکاوٹیں دور ہو جائیں اور سب چیزیں میرے قابو میں آجائیں!

اس منتر کا استعمال اس طرح ہے:

تین (دن) مات برت رکھنے کے بعد، پشتہ تارے کے پچھتر کے دن  
مصری کے ۲۱ ٹکڑے تیار کر کے شہد اور گھی سے آگ میں ہون کریں، اور مصری کے  
ٹکڑوں کی ہار پھول کے ساتھ پوجا کر کے ان کو گاڑ دیں۔ پھر پشتہ کے اگلے پچھتر  
پدان کو نکالیں اور اوپر کا منتر پڑھتے ہوئے کسی مکان کے دروازے کے کواڑ پر  
ایک ٹکڑا اور اندر چار ٹکڑے پھینکیں۔ دروازہ کھل جائے گا۔

چار دن رات، برت رکھنے کے بعد چاند کے کالے پندرہ واڑے کے چودھویں  
دن انسانی ہڈیوں سے ایک بیل کی عورت بنائیں اور اس کی پوجا کریں اور اوپر  
دالا منتر پڑھتے جائیں۔ تب ایک گاڑی دو بیلوں کے ساتھ منتر پڑھنے والے کے  
سانے آئے گا۔ رجو اس پر چڑھ کر اسے آسمان میں لے جاسکتا ہے اور چاند  
سورج اور سیاروں سے پرے تک گھوم سکتا ہے۔

بھونچا، گنبدی، تونبا، گٹکا، اور سارگھا جس کے پاس ایک عورت کا  
بھاگ رگ: اندام نہانی ہے۔ (رک: تیری بے ہوا)

اس منتر کو چھپنے سے دروازہ کھل جائے گا اور گھر والے سو جائیگے تین (دن) رات  
برت رکھنے کے بعد پشتہ تارے کے پچھتر پر کسی ایسے آدمی کی کھوپڑی میں مٹی  
بھر کر جو کسی ہتھیار سے مارا گیا ہو یا پھانسی چڑھا ہو۔ دتی (دلیری) بودیں (رک):  
ترٹی، گت، ترٹی یا دلہر بودیں اور اُسے پانی سے سیچیں۔ اگلے پچھتر پر دینی، ۲ دن  
بعد ان پودوں سے ایک رتی بنائیں۔ پھر جب یہ رتی کسی کچی ہوئی گمان کے  
اگلے کاٹی جائے گی تو وہ گمان بھی آپ سے آپ کٹ جائے گی۔

پانی میں رہنے والے سانپ کی کینچلی کو کسی ایسی مٹی سے بھرا جائے جس پر  
کسی مرد یا عورت نے پھونکا ہو۔ (رگ: لا: مرد یا عورت کی پھونکی ہوئی چتا کے  
اوپر کی مٹی) پھر اسے کسی آدمی کے منہ یا ناک کے سامنے لے جائیں تو دونوں سوچ  
جائیں گے۔ (رک: ناک اور منہ دونوں سے سانس بند ہو جائے گا۔)

کتے رک گ - وڑ) کی ادھڑی میں مرد یا عورت کی پھونکی ہوئی مٹی (رگ) چتا کے اوپر کی مٹی) بھر کر اسے بندر کی آنتوں سے باندھ دیا جائے تو آدمی کا جسم قدامت و قوتش بڑھ جاتا ہے۔ رک : پیشاب پاخانہ بند ہو جاتا ہے۔ رک :  
پاخانہ بند ہو جاتا ہے ۱۲

اگر دشمن کی عورت راج رُکھ (cassia fistula) کی ٹکڑی سے تراش کر اس پر کسی بھوری گلے کے پت پھریٹے جائیں جو چاند کے ڈھلتے پہرے کی چودھویں کو کسی ہتھیار سے ماری گئی ہو، تو دشمن اندھا ہو جاتا ہے۔

چار دن (رات تک برت رکھنے کے بعد چاند کے انیسرے پہرے کی چودھویں تاریخ کو کسی پھانسی پائے ہوئے آدمی کی ہڈیوں سے کھمبے بنائی جائیں۔ جب ان میں سے کوئی ٹیکل (دشمن) کے پیشاب یا پاخانے میں ڈالی جائے گی۔ تو اس کا جسم بھول جائے گا۔ (رک گ : پیشاب پاخانہ بند ہو جائے گا) اُس کی نشست یا پانوں کے نیچے رکھ دیں تو وہ دق سے مر جائے گا۔ اور اس کی دوکان یا کیمت یا گھر میں گاڑ دیں تو روزی سے محروم ہو جائے گا۔ یہی عمل ایسے درخت کی ٹکڑی سے بھی کیا جاسکتا ہے جن پر بجلی گری ہو۔

x. چھوٹی انگلی کا ناخن (پتروم اور اجنم) نیم nimba melia

کا مار (bdellium) مدھو (celtis orientalis) بندر کا بال

اور آدمی کی ہڈی سب کو ایک ساتھ مرے ہوئے آدمی کے کپڑے میں باندھ کر، کسی آدمی کے گھر میں گاڑ دیا جائے، یا اُسے کوئی پھلانگے تو وہ آدمی اور اس کے بیوی بچے تین پندھواڑوں کے اندر مر جائیں گے۔

x. جب چھپکلی کا ناخن، نیم، کام، مدھو اور آدمی کی ہڈی جو طبیعت موت مراد ہو، کسی کے قدموں کے نیچے گاڑ دیئے جائیں،

۱۔ اصل لفظ "انہکار" کے معنی پھلانا ہیں جس کی یہ مختلف تعبیر کی گئی ہیں۔ ۲۔ اصل الفاظ کی تعبیر تینوں ترجموں میں مختلف ہے۔ ۳۔ نے بیشتر اصل الفاظ ہی دہرایئے ہیں۔ ۴۔ دکن میں پیدا ہونے والا پتروا پھل انج (ناخن کا ذکر دونوں جگہ نہیں۔ ۵۔)

✽ یا اس کے گھر کے پاس یا فرجی ٹاڈیا بستی یا شہر کے قرب و جوار میں تو وہ آدمی زیادہ لوگ (تین پندھواڑوں کے اندر اپنے بیوی بچوں ادا مال و متاع کے ساتھ تباہ ہو جائیں گے۔

بھڑ، بھڑ، بندر، بلی، نیوے، برہمن، بھلی ذات کے آدمی، لگائے اور اٹو کے بال جھج کیے جائیں۔

✽ اور ان میں پاخانہ دگ، دشمن کا پاخانہ ملا دیا جائے تو فوری موت واقع ہو جاتی ہے۔ (دگ: اس کو چھوتے ہی) جب کسی میت کے پھولوں کا بار اور جلتے ہوئے مردے کی چربی اور نیوے کا بال اٹھ پھو کی کھال، ہمال کی کمی اور ایک سانپ کسی آدمی کے پیروں کے نیچے گاڑ دیئے جائیں تو اس کی انسانی جون بدل جائے گی۔ دگ: نامرد ہو جائے گا۔) جب تک کہ وہ گڑی ہوئی چیزیں دور نہ کی جائیں۔

تین دن رات فاقہ کرنے کے بعد، پشیدہ تارے کے دن کسی ایسے آدمی کی کھوپڑی میں مٹی بھر کر جو ہتھیار یا پھانسی سے مراد ہو، اس میں رتی کے بیج بوئے اور پانی سے سینچے جائیں۔ اگلی چاند رات یا چودھویں کو جبکہ پشیدہ تارا طلوع ہو، پودوں کو نکال کر ان سے برتن رکھنے کی گول اینڈ دیاں بنائی جائیں۔ ان پر جو برتن رکھے جائیں گے۔ ان کا پانی یا کھانا کبھی ختم نہیں ہوگا۔

رات کے وقت جب کوئی جشن یا تماشا ہو رہا ہو تو کسی مری ہوئی لکڑی کے تھن کاٹ لیے جائیں اور انہیں شعل کے شعلے سے جلا دیا جائے، پھر انہیں بیل کے موت میں ملا کر کسی کورے برتن کے اندر کی سطح پر پیستر کی طرح پھیر دیا جائے۔ اس برتن کو جب گاؤں میں بائیں سے دائیں لے کر گھومیں گے تو سارے گاؤں میں جتنا مکھن تیار ہوا ہو گا وہ سب اس میں آکر بھر جائے گا۔

چاند کے اندھیرے پہرے کی چودھویں کو جبکہ پشیدہ تارے کا نکھتر ہو، ایک کتے کے آٹھ تناسل میں رک گ: کتیا کی فرج میں لہرے کا چھلہ چڑھا دیا جائے پھر جب وہ خود بخود گر پڑے تو اٹھا لیا جائے۔ اس پھلے کو ہاتھ میں لے کر جو

کوئی کسی پھل کا نام پکارے گا، وہ پھل خود بخود اس کے پاس آجائے گا۔  
منتروں اور دواؤں اور دوسری جادو کی ترکیبوں سے، اپنے آدمیوں کو  
بچایا اور دشمن کے آدمیوں کو مضر پہنچایا جاسکتا ہے۔

جزو ۴: فوج کو ضرر سے بچانے کی تدابیر

دشمن کی جانب سے اپنی فوج کے خلاف استعمال ہونے والے زہر اور  
زہریلی گیس کا توڑ اس طرح ہوگا۔

راجہ کے استعمال کی اشیاء بشمول اعصاب و نوافی ایسے نیم گرم پانی سے دھوئیں جو  
لھسوٹے، کیتھا، کالی پاڈری یا پائل، کھرنیٹی، سونا پاٹھا، پنسوا، شراب، دونا  
درکش کا کاٹھا بنا کر چدن، سالادور کی ریندر یا گیدڑی یا کتیا کے خون سے سان کر  
بانس کا پانی ملا کر تیار کیا گیا ہو لے اس سے زہر کی تاثیر جاتی رہتی ہے۔

سرخ جتی دار ہرن کے پت اور نیولے، نیل کنٹھ اور گوہ کے پت کو ٹیلے کے  
چورے میں ملا کر دگ: کالے سنبھاؤ اور رائی کے چورے میں ملا کر (بتائے گئے نسخے  
سے پاگل بنا دینے والے زہروں کا توڑ ہو جاتا ہے۔

سنبھاؤ، بزنا، دُوب، چولاٹی، بانس کا اگر بھاگ اور نین پھل سے بھی من  
بوٹی کا توڑ ہوتا ہے۔

شیرگال و تائبوٹی vitex indica  
tabernoe montana coronaria trifolia

دُرن crataea roxburgh ii اور دلی (ایک یل؟)  
دگ: شیرگال و تائبو، دھتورا، سنبھاؤ، بزنا اور گچ پھل کی جڑوں کا ملا کر یا الگ الگ  
کاٹھا (دودھ میں ملا کر دیا جائے تو من کے مرکبات کا توڑ کرتا ہے۔

کیڈریہ vanguardia spinosa کاتیل بھی دیوانگی کو دور کرتا ہے۔  
دگ: کانفل (کیڈریہ) کانٹے دار کجروا، پوتی اور تلون کاتیل بھی ناک میں ڈالنے

لے یہاں اجزاء کے ہم گ سے ایسے گئے ہیں تھے اصل میں دونا ہے۔ دیوانگری میں ن اور  
ت کے ہم آواز حروف غصے ملتے جلتے ہیں۔ اسی لئے غائباً شب ہوا۔

سے بھی ہیجان کو تسکین ہوتی ہے)

galer. dupa اور نکت مال panic seed پرینگو

arborescens (ناک سے چڑھایا جائے۔ دگ، مہندی یا کنگنی اور کمرنج ان دونوں کا مرکب) کوٹ، (costus) اور لودھ (کاسرب دن کو دینے کرتا ہے۔

anthecum کانفل (glauc. arborescens) درختی

tuberosum. (دگ: سونک پرنی) اور ونکارگ: یاد بڑنگ) ناک کے ذریعے استعمال کیا جائے تو درد سر اور سر کے دوسرے عوارض کو دور کرتا ہے۔ دگ: پیس کر سفوف کی شکل میں)

tabernoe پرینگو، جھینڈ (rubia manjit. رنگر)

montana coronaria. (پگھلی لاکھ بھود: ہلدی اور شہد کا مرکب

ان دونوں کو جو رسی سے پیٹے گئے ہوں، پانی میں دو بے ہوں یا زہر کھائے ہوں یا کوڑوں سے مارے گئے ہوں یا ادھیائی سے گرے ہوں، بھال کرتا ہے۔

خواراک آدمی کے لیے ایک اونس (۱۶) ہے دگ: ۱۶ ماشے) گلے گھوڑے کو اس سے دگنی، اور باقی اذیت کے لیے اس سے چوگنی۔

ادیر دیٹے ہوئے نسنے کے اندر سونا رکھ کر دگ: سونے کے پترے میں پیٹ کر گولی بنالی جائے۔ دگ: تمویذ کے طور پر باندھ لیا جائے، تو ہر طرح کے زہر کا اثر زائل کر دیتا ہے۔

جیونی، سیفد بنھاو، کالی پاٹوری، پشپ ردواکی بوٹی) اور اریل ان سب کا تمویذ بنا کر اس میں تھی جن یا نیم کے پیڑ میں پیدا ہونے والے میل کا پتہ شامل کر دیا جائے تو سبھی طرح کے زہریلے اثرات زائل ہو جاتے ہیں۔

لے نکت مال اور کمرنج اور بوٹی کونجی کے مختلف نام ہیں۔ ج لے اس جگہ متن میں کوئی غلطی ہے مطلب واضح نہیں ہے دش شہاسی لے ہیجان گبر دلا سے استغلاہ کیا گیا ہے۔ دش شہاسی "منی" کے لفظ میں الجھ گئے۔ تمویذ کی طرف خیال نہ کیا۔

یہ ان دواؤں سے منڈھے ہوئے ڈھول کی آواز بھی زہر کو ڈال کر دیتی ہے۔  
جو کوئی ایسے جھنڈے یا پھر پرے کو دیکھے جو ان دواؤں میں جھگو یا گیا بودہ بھی زہر  
کے اثر سے نجات پالے گا۔

\* ان تدابیر سے خود کو اور اپنے آدمیوں کو محفوظ کر لینے کے بعد راجہ دشمن کے  
خلاف زہر پلا دھواں پھوٹے اور دوسرے مرکبات سے کام لے۔

x

## باب پنجم اجزائے متن کی ترتیب وار تقسیم

### جزو واحد

انسانی معیشت کا مادہ دار ارتھ یا دولت پر ہے ارتھ دراصل زمین کا نام ہے اور وہی  
دولت بھی ہے۔ وہ علم جو زمین کو حاصل کرتا اور قابو میں رکھنا سکھاتا ہے، ارتھ شاستر ہے۔  
اجزاء و اقسام کلام جن پر یہ متن مشتمل ہے، یوں ہیں :-

- ۱۔ موضوع (ادھیکرن) ۲۔ نہرست مندرجات (رد و صان) ۳۔ جملہ (یوگ)
- ۴۔ لغت (پیدارتھ) ۵۔ استدلال (مختصر تھ) ۶۔ اجمال (آدیش) ۷۔ توضیح (برہیش)
- ۸۔ تعلیق (ایڈیش) ۹۔ اقتباس (آپ دیش) ۱۰۔ اطلاق (آئی دیش) ۱۱۔ پیش بندی
- پر دیش ۱۲۔ تشبیہ (آپمان) ۱۳۔ کنایہ (ارتھاپتی) ۱۴۔ شک (سنشے) ۱۵۔ حوالہ
- پر ننگ ۱۶۔ استنباط (دیو پرینے) ۱۷۔ مذف (واکیہ شیش) ۱۸۔ توہین (انومت)
- ۱۹۔ تشریح (ویاکھیان) ۲۰۔ اشتقاق (برودچن) ۲۱۔ قبیل (ندرشن) ۲۲۔ استدلال
- (آپ دگ) ۲۳۔ اصلاح (نوسنگیا) ۲۴۔ مفروضہ (پوکروکش) ۲۵۔ تردید (ارتھیش)
- ۲۶۔ مکیہ (ایکانت) ۲۷۔ تعلیق (اناکت وکشن) ۲۸۔ حوالہ سبق (آئی کرات وکشن)
- ۲۹۔ تحدید (نوگ) ۳۰۔ امتیاز (وکپ) ۳۱۔ اتصال (چمٹے) ۳۲۔ قیاس (ادھیہ)۔

وہ مقدمہ جس کے لیے بیان اختیار کیا گیا ہے۔ مثلاً: یہ ارتھ شاستران

۱۔ جوڑنا، ملانا۔ مراد ترکیب نحوی۔ ۲۔ سہ دراصل مثبت سے منفی کا استنباط ہے دومی،  
منطقی تفسیر۔ ۳۔ لفظ سوال کا جواب۔ ۴۔ حکم ناطق۔ ۵۔ تہ آئندہ کی بابت توقع کا اظہار۔ ۶۔



تمام تالیفات کے خلاصے کے طور پر مرتب کیا گیا ہے جو اس عنوان سے اساتذہ نے ملک گیری و ملک داری کے تعلق سے تحریر کی تھیں۔ (۱-۱)

کتاب کے ابواب و اجزاء کا ترتیب وار بیان فہرست مندرجات ہے

(۱-۲)

مفہوم کی ادائیگی کے لیے الفاظ کو ترتیب دینے کو جملہ بنانا کہتے ہیں مثلاً:  
چونکہ تین دید چاروں مذہبی اسووں کا تعین کرتے ہیں، ان کی افادیت الخ (۱-۳) لے  
لفظ جو اپنے معلومہ معنی میں مستعمل ہو لغت ہے۔ م: جو کوئی اپنے باپ  
دادا سے پائی ہوئی دولت کو ضائع کر دے اُسے ”مولاہرا“ کہتے ہیں۔

وہ بات جو کسی بات کو ثابت کرتی ہے دلیل ہے، اس کا بیان استدلال۔  
م: (چونکہ) دولت کے بغیر لذات یا خواہشات کی تکمیل ممکن نہیں (لہذا دولت  
اہم ہے) (۱-۴)

مختصر بیان اجمال ہے۔ م: کتاب علم سے حواس پر قابو اور نظم و ضبط  
کی تربیت ہوتی ہے۔ (۱-۵)

مفصل بیان تشویح ہے۔ م: کان، جلد، نگاہ، زبان اور ناک کے ذریعے  
سماعت، لمس، رنگ، ذائقے اور بو کے احساس سے بے پردا ہو جانا حواس پر قابو  
کہلاتا ہے۔ احکام حکمت کی پابندی کا یہی تقاضا ہے۔ (۱-۶)

یہ بتانا کہ عمل کیسا ہونا چاہیے، تلقین ہے، م: وہ روحانی بھلائی اور مادی  
خیر و عافیت میں فعل و افعالیہ بغیر جسمانی لذات حاصل کر سکتا ہے۔ (۱-۷)

فلاں نے یہ کہنا ہے، حوالہ یا اقتباس ہے۔ م: سنو کے پیر دیکھتے ہیں کہ وہ  
بارہ آدمیوں کی کونسل بنائے، برہمنی کے پیر دیکھتے ہیں، نہیں سولہ ہونے چاہئیں، اور  
اشاما کے پیر دیکھتے ہیں میں، کوٹلیہ کا کہنا ہے حسب ضرورت (۱-۱۵)۔

لے جملوں کے آخر میں باب اور جز کے حوالے ہیں۔ ح: یہ یہاں شش نے فاش غلطی کی

ہے۔ انہوں نے مثال کے جملے کی جگہ ویزہ ویزہ کو مثال سمجھ لیا کہتے ہیں۔ ح: فاضل باتوں کی طرف  
ویزہ ویزہ کہہ کر آشاہ کرنا۔ حالانکہ دائرہ یوں کے صاف معنی جملہ بنانا ہیں۔ ح

کسی کہی ہوئی بات یا اصول کو کسی مماثل صورت حال پر عائد کرنا المطلقاً با  
تطبيق ہے، م: دین کی (عدم ادائیگی) کی بابت اصول وان پر بھی لاگو ہونگے (۲۶-۲۷)  
جو بات آئندہ کہی جائے گی اس کا ذکر پیش بندی ہے، م: ان میں سے  
کسی کا بھی اعتماد مصالحت کے مختلف طریقوں سے حاصل کیا جائے جیسے کہ تحائف  
یا تفرقہ اندازی یا دھمکی سے کام لیا جائے، جیسا کہ ہم "مشکلات" کے تحت بیان  
کریں گے۔ (۱۳-۱۷)

کسی جاتی یا بھی چیز کو بطور مثال پیش کرنا تشبیہ ہے۔ م: وہ ان کے ساتھ  
پدارتہ شفقت اور مہربانی سے پیش آئے۔ (۱-۲)

جو بات کہیے بغیر ظاہر ہو، وہ کنایہ ہے۔ م: جہانگیرہ شخص بادشاہ کے  
منظور نظر کسی شخص کے ذریعے بادشاہ کی عنایات کا امیدوار ہو سکتا ہے جو خود  
بھی پسندیدہ اطوار کا مالک اور شاہانہ خصوصیات کا حامل ہو۔ (۳-۵)  
کنایت ایسے شخص کے ذریعے نہیں جو منظور نظر نہ ہو، نہ ایسے بادشاہ کا جو شاہانہ  
خصوصیات نہ رکھتا ہو۔

جب دلائل و متضاد باتوں کے حق میں یکساں ہو تو یہ غیر یقینی یا مشتبہ یا  
مشکوک صورت حال کہی جائے گی۔ م: کون سے دشمن کے خلاف چڑھائی کی جائے  
جس کی رعایا مغلوں کی طرف توجہ دلائی ہو یا وہ جس کی رعایا مغلوں اور باغی ہے؟  
کسی سابقہ مثال کی طرف توجہ دلانا نظر ہے۔ م: اسے زمین دی جائے گی  
جس پر یہ کاشت کرے گا۔ اور اپنے ساتھ دوسروں کو اسی طرح کام پر لگائے گا  
جیسے کہ اوپر بیان ہوا۔ (۱۰-۱۱)

کسی مثبت بات سے متضاد صورت حال کی بات نتیجہ کارنا استنباط  
ہے۔ م: ان سب باتوں سے خلوص نیت کا اظہار ہوتا ہے۔ اس کے برعکس ہو  
ہو تو ناراضگی۔ (۱۶-۱۱)

مکمل جملے میں سے کچھ لفظ (تعداداً) چھوڑ دیئے جائیں تو اسے حذف کہتے  
ہیں۔ م: وہ نذر نہ ہوں تو بادشاہ اپنے پیہروں کے بغیر رہ جاتا ہے۔ (۱-۸)

یہاں "پرنس" کی طرح "حذف" ہے۔

کسی قول کو بلا تردید دہرانا توثیق ہے۔ م: میمنہ، میسرہ اور صدر، اُدشانا کے قول کے مطابق یہ ہے میدان جنگ میں فوج کی تربیت۔

بات کو کھول کر سمجھانا، تشریح ہے، م: خاص طور پر جوئے کی بدولت شاہی استیلاؤں کو تباہ ہو گئے۔ ناحیہ کو بہتیمانہ بدترین گناہ ہے جس سے سیاسی شعور نائل ہو جاتا ہے۔ (۸-۳)

مصدر کی صرف صورت کو مشتق کہتے ہیں۔ اس کی اصل کی طرف توجہ دلانا اشتقاق ہے۔ م: جو بات انسان سے اس کی سرست چھین لے اُسے اس لیے "ذیل" کہتے ہیں۔ (۸-۱)

کسی بات کو مثال دے کر واضح کرنا تیشل ہے۔ م: جو اپنے سے زیادہ طاقتور راجہ سے لڑنے جلے اس کی ہیئت کڈائی ایسی ہوگی جیسے ہاتھی کے سامنے پیادہ۔ (۷-۳)

کسی کھیتے میں سے کسی امر کو خارج رکھنا اشتنا ہے، م: راجہ پیر دنی فوج کو ہمیشہ اپنے سے قریب رکھے سوائے اس صورت میں کہ اندرونی بغاوت کا خطرہ ہو۔ (۹-۲)

جو لفظ کسی مخصوص مفہوم کے لیے اختیار کر لیا گیا ہو وہ اصطلاح ہے۔ م: جو راجہ اچھے کردار اور بادشاہی کے لوازم سے مالا مال ہو، وہ حکمت عملی کا سرچشمہ ہوگا اور ہم اسے "فاتح" کہیں گے۔ (۶-۲)

کوئی قول جس پر بحث کی جائے (دعویٰ یا قضیہ) کہلائے گا، م: بھر دواج کا کہنا ہے کہ بادشاہ کے مقابلے میں وزیر پر مصیبت پڑے تو زیادہ خرابی کی بات ہے۔ (۸-۱)

کسی مسئلے پر آخری فیصلہ حکم نامہ ہے، م: راجہ کی سلامتی مقدم ہے اس کی ذات پر ہر جا کی نلاح و بیایا تباہی و بربادی موقوف ہوتی ہے۔ راجہ کی ذات

---

۱۔ اصل جملے میں "ذیلی" فعل کے طور پر آیا ہے۔ "ذینتہ" (نہا) کو دیتی ہے۔ ج

ساری پر جا کا خلاصہ ہے۔ (۱-۸)  
جوابات بردقت اور ہر جگہ درست ہو وہ کلیہ ہے۔ م: یاد شاہ کو ہر وقت

مستعد اور چونکر رہنا چاہیئے۔ (۱۹-۱)

متن کے کسی نمائندہ حصے کی طرف توجہ دلانا تعلق حوالہ ہے۔ م: ہم ترازو

اور باٹ کی بابت اپنے مقام پر بحث کریں گے (باب ۲، جزو ۱۹) ۱۳

متن کے کسی کچھلے حصے کا حوالہ دینا حوالہء ماست ہے۔ م: وزیروں کی خصوصیت

کتاب کے شروع، درمیان اور اختتام پر واضح کی گئی ہیں۔ (۱-۲) لہ

یہ کہنا کہ کیا کیا جائے کیا نہ کیا جائے تنجید یا حکم واجب العمل ہے۔ م: پس

اسے نیکی کی تلقین کی جائے اور صحیح اقدار سکھائی جائیں۔ (۱۴-۱)

یہ یادہ اس طرح یا اس طرح قلیل کی مثالیں ہیں، م: یا اگر حرف بیٹیاں ہوں

جو پہلی چار قسم کی شادیوں میں سے کسی سے پیدا ہوئیں تو وہ مالک ہوں گی (۲۰-۱۲)

یہ بھی اوردہ بھی، یوں بھی ادیوں بھی اتصال کی مثالیں ہیں۔ م:

اپنا پیدا کیا ہوا بیٹا باپ اور اس کے رشتہ داروں کا وارث ہوتا ہے۔

ان ہوئی بات کی بابت توقع قیاس ہے۔ م: ایسے معاملات کو منسوخی ک

فیصلہ کرنے والے ثالث اس طرح طے کرائیں گے کہ لینے اور دینے والے دونوں

ذاتیوں کے ساتھ انصاف ہو۔

چنانچہ یہ شاستر مذکورہ بالا ترتیب و تقسیم کے ساتھ دنیا اور آخرت کی بھلائی

کے لئے ترتیب دیا گیا ہے۔

یہ دھرم، ارتھ اور کام کے حصول و تحفظ کا ذریعہ ہے اور جو باتیں ان کی غم

ہیں ان کی بیخ کنی کرتا ہے۔

یہ شاستر اسی کا لکھا ہوا ہے جس نے اپنے جذبے سے شاستر اور شستریا کو

نیا جیون دے کر دھرتی کو نندارا جاؤں سے چھڑایا۔

